بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

نام کتاب : امجد الاحادیث (الجزء الثانی)

نام مولف : مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی بہرائچی، دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ 0728087863 (0027)

تصحیح و پروف ریڈنگ : حضرت مولانا عبدالمبین خاں مصباحی، بہرائچی وحضرت مولانا حافظ سید محمد ندیم ظفر قادری اعظمی

کمپوزنگ : یزدانی کمپیوٹر سینٹر متصل مدرسہ شمس العلوم گھوسی (فون: ۲۲۲۳۷۴۴)

سن اشاعت : رمضان شریف ۱۴۲۶ھ، نومبر ۲۰۰۵ء

تعداد اشاعت : گیارہ سو (۱۱۰۰)

صفحات :

قیمت :

ناشر : احسن العلماء پبلیکیشنز دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ (Ph:0027-366357863)

تقسیم کار : اسلامک پبلیشر، دہلی

نکاح کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۱: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً. (النساء آیت/۳)

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو، دو اور تین، تین اور چار، چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک کرو۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۲۲۲: وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ. وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ. (النور آیت۳۲ الی ۳۳)

اور نکاح کردو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے۔ اور چاہئے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کر دے اپنے فضل سے۔ (کنزالایمان)

احادیث

۱۳۳۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ. (السنن لابن ماجه ج۱/۱۳٤ صحيح البخاری ج۲/۷۵۸)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جوانو! تم میں جو

کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزہ رکھے کہ روزہ قاطع شہوت ہے۔(بہارشریعت ج ۷/۳۰۲)

۱۳۳۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ : مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ. (السنن لابن ماجه ج ۱/ص ۱۳۵)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو خدا سے پاک وصاف ہوکر ملنا چاہے وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

۱۳۳۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : مَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِىْ فَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِىْ وَاِنَّ مِنْ سُنَّتِى النِّكَاحَ. (كنز العمال ج ۸ ص ۲۳۷ باب فى ترغيب النكاح)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے طریقے کو محبوب رکھے وہ میری سنت پر چلے اور میری سنت سے نکاح ہے۔ (بہارشریعت ج ۷/۳)

۱۳۳۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : اِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ.

(السنن للنسائى ج ۲ ص ۷۱ باب المرأة الصالحة)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر متاع نیک عورت ہے۔ (بہارشریعت ج ۷/۳)

۱۳۳۴: عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم اِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَّهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ اِنْ اَقْسَمَ اِلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِىْ نَفْسِهَا وَمَالِهِ. (السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۱۳۵)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تقوے کے بعد مومن کے لیے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اسے دیکھے تو خوش کردے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کردے اور کہیں کو چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے۔(خیانت وضائع نہ کرے) (بہارشریعت ج ۷/۳)

١٣٣٥ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ . رواه البيهقی (مشکوۃ ص ٢٨٣ باب عشرة النساء)

ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے چار چیزیں ملیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی ۔ (١) دل شکر گذار (٢) زبان یاد خدا کرنے والی (٣) اور بدن بلا پر صابر، اور ایسی بی بی کہ اپنے نفس اور مال اور شوہر میں گناہ کی جویاں نہ ہو۔

١٣٣٦ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلٰثَةٌ وَ مِنْ شِقْوَتِهٖ ثَلٰثَةٌ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الصَّالِحُ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ السُّوْءُ وَالْمَسْكَنُ السُّوْءُ وَالْمَرْكَبُ السُّوْءُ . (مسند الامام احمد ج ١/١٦٨)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے ہیں اور تین چیزیں بدبختی سے، نیک بختی کی چیزوں میں نیک عورت اور اچھا مکان (یعنی وسیع یا اس کے پڑوسی اچھے ہوں) اور اچھی سواری اور بدبختی کی چیزیں بدعورت، برا مکان، بری سواری۔ (بہار شریعت ج ٣/٧)

١٣٣٧ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ اِمْرَأَةً صَالِحَةً فَقَدْ اَعَانَهٗ عَلٰى شَطْرِ دِیْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِی الشَّطْرِ الْبَاقِیْ . (کنز العمال ج ٨/٢٣٧)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جسے اللہ نے نیک بی بی نصیب کی اس کے نصف دین پر اعانت فرمائی تو نصف باقی میں اللہ سے ڈرے (تقوی و پرہیزگاری کرے)

(بہار شریعت ج ٣/٧)

١٣٣٨ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ .

(السنن لابن ماجه ج ١ ص ١٣٥)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ

سے کیا جاتا ہے (نکاح میں اس کا لحاظ رہتا ہے) (۱) مال (۲) حسب (۳) جمال (۴) دین اور تو دین والی کو ترجیح دے۔ (بہار شریعت ج ۷ ر ۳، ۴)

۱۳۳۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ اَلْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِیْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِیْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ. (جامع الترمذی ج۱ ص ۲۹۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) اور مکاتب کہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے (۳) اور پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔ (بہار شریعت ج ۷ ر ۴)

۱۳۴۰ : عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اِنِّیْ اَصَبْتُ اِمْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَّمَنْصَبٍ اِلَّا اَنَّهَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُهَا فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَنَهَاهُ فَقَالَ : تَزَوَّجُوا الْوَلُوْدَ الْوَدُوْدَ فَاِنِّیْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ.

(السنن للنسائی ج۲ ص ۷۰ کتاب النکاح)

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں نے عزت ومنصب ومال والی ایک عورت پائی مگر اس کو بچہ نہیں ہوتا کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟ حضور نے منع فرمایا پھر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کی حضور نے منع فرمایا تیسری مرتبہ حاضر ہو کر پھر عرض کی ارشاد فرمایا ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی بچہ جننے والی ہو کہ میں تمہارے ساتھ اور امتوں پر کثرت ظاہر کرنے والا ہوں۔

(بہار شریعت ج ۷ ر ۴)

۱۳۴۱ : عَنْ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَطِيْعُوا اللّٰهَ فِيْمَا اَمَرَكُمْ بِهٖ مِنَ النِّكَاحِ يُنْجِزْ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ مِنَ الْغِنَا قَالَ تَعَالٰى : اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ. (کنز العمال ج۸ ص ۸۵ حدیث ۴۸۹۴)

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا تم اس کی اطاعت کرو اس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اگر وہ فقیر ہونگے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ (بہار شریعت ج ۷/۴)

۱۳۴۲ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمْ عَجَّ شَيْطَانُهٗ يَقُوْلُ : يَا وَيْلَهٗ عَصَمَ ابْنُ آدَمَ مِنِّيْ ثُلُثَيْ دِيْنِهٖ . (كنز العمال ج۸ص۲۳۹ كتاب النكاح)

جابر رضی اللہ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے۔ ہائے افسوس ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچا لیا۔ (بہار شریعت ج ۷/۴)

۱۳۴۳ : عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِي الْمُغَلَّسِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ كَانَ مُؤْسِرًا لِاَنْ يَّنْكِحَ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنَّا . (كنز العمال ج۸ص۲۳۹ كتاب النكاح)

میمون بن ابی المغلس سے مروی سرکار ﷺ فرماتے ہیں جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نکاح کرے پھر نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہار شریعت ج ۷/۴)

۱۳۴۴ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً لِعِزِّهَا لَمْ يُزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا ذِلًّا وَ مَنْ تَزَوَّجَهَا لِمَالِهَا لَمْ يُزِدْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا فَقْرًا وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِحُسْنِهَا لَمْ يُزِدْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا دَنَاءَةً وَمَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً لِيُغِضَّ بَصَرَهٗ وَيُحْصِنَ فَرْجَهٗ وَيَصِلَ رَحِمَهٗ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهَا وَبَارَكَ اللّٰهُ لَهَا فِيْهِ.

(كنز العمال ۲۴۴/۸ باب في آداب النكاح حديث ۳۹۰۲)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا جو کسی عورت سے بوجہ اس کی عزت کے نکاح کرے اللہ اس کی ذلت میں زیادتی کرے گا اور جو کسی عورت سے اس کے مال کے سبب نکاح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور جو اس کے حسب کے سبب نکاح کرے گا تو اس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس لیے نکاح کرے کہ ادھر ادھر نگاہ نہ اٹھے اور پاکدامنی حاصل ہو یا صلہ رحم کرے تو اللہ عزوجل اس مرد کے لیے اس عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لیے مرد میں۔ (بہار شریعت ج ۷/۶)

محرمات کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۳: وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ آبَاءُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَّسَاءَ سَبِيْلًا. حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْأَخِ وَبَنٰتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهٰتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوْا بِأَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ. (النساء آیت ۲۲ الیٰ ۲۴)

اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گذرا وہ بے شک بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ، حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورت کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اور ان بی بیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو گذرا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں۔ یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے

اور فرماتا ہے:

۲۲۴: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ. (البقرة آیت ۲۲۱)

اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگر چہ وہ تمہیں بھاتی ہو۔ اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگر چہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (کنز الایمان)

احادیث

۱۳۴۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: نَهَی النَّبِیُّ ﷺ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَالْمَرْاَةُ وَخَالَتُهَا. (صحیح البخاری ج۷۶۶/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ کو۔ (بہار شریعت ج۱۹/۷)

۱۳۴۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْهَا اَوِ الْمَرْاَةُ عَلٰی خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِهَا. (جامع الترمذی ج۲۱٤/۱ باب ماجاء لا تنكح المرأة على عمتها)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے اس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اس کی پھوپھی سے یا خالہ کے ہوتے اس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے اس کی خالہ سے۔ (بہار شریعت ج۱۹/۷)

۱۳۴۷: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: نَعَمِ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ. (صحیح البخاری ج ۷٦٤/۲ بَابُ یُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ

والدارمی ج۸۹/۲ والترمذی ج۱۳۷/۱)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورتیں ولادت (نسب) سے حرام ہیں وہ رضاعت سے حرام ہیں۔ (بہار شریعت ج۷/۱۹)

۱۳۴۸: عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: نَعَمْ اَنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ (الصحیح لمسلم ج۴٦٦/۱ کتاب الرضاع)

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے انہیں حرام کردیا جنہیں نسب سے حرام فرمایا۔ (بہار شریعت ج۷/۱۹)

ولی کا بیان

احادیث

۱۳۴۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَلثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْمَرُ وَ اِذْنُهَا سُکُوْتُهَا. (الصحیح لمسلم ج۴۵۵/۱ باب استیذان الثیب فی النکاح، مشکوۃ المصابیح ص۲۷۱)

ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ثیب ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے اور بکر (کنواری) سے اجازت لی جائے۔ اور چپ رہنا بھی اس کا اذن ہے۔ (بہار شریعت ج۷/۳۴)

۱۳۵۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ جَارِیَةً بِکْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَذَکَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِیَ کَارِهَةٌ فَخَیَّرَهَا النَّبِیُّ ﷺ

(مشکوۃ المصابیح ص۲۷۱ الفصل الثالث باب الولی فی النکاح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک نوجوان لڑکی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کردیا اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیا یعنی چاہے تو اس کا نکاح جائز کردے یا رد کردے۔ (بہار شریعت ج۷/۳۴)
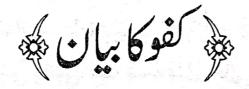
احادیث

۱۳۵۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا خَطَبَ اِلَیْکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ.

(جامع الترمذی ج۱/۲۰۷ ابواب النکاح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایسا شخص پیغام بھیجے جس کے خلق و دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کردو اگر نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم ہوگا۔ (بہار شریعت ج۷/۴۴)

۱۳۵۲: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَهٗ یَا عَلِیُّ! ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوۃُ اِذَا آتَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ، وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا کُفُوًا.

(جامع الترمذی باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل ج۱ ص۴۳)

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی نبی ﷺ نے فرمایا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو نماز کا جب وقت آجائے، جنازہ جب موجود ہو، بے شوہر والی کا جب کفو ملے۔

(بہار شریعت ج۷/۴۴)

مہر کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٢٥: فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا .(النساء آیت ٢٤)

تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے تو اس میں گناہ نہیں بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

٢٢٦: وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا. (النساء آیت ٤)

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

٢٢٧: لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ج وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًا م بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ. وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ط وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ.

(البقرۃ آیت ٢٣٦، ٢٣٧)

تم پر کچھ مطالبہ نہیں تم عورتوں کوطلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر کرلیا ہواوران کو کچھ برتنے کودو قدرت والے پراس کے لائق اور تنگدست پراس کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پراور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اوران کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھااس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اوراے مردو! تمہارا زیادہ دینا پرہیز گاری سے نزدیک تر ہےاور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (کنزالایمان)

احادیث

١٣٥٣: عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ كَمْ كَانَ صِدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ : كَانَ صِدَاقُهُ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَنَشًّا قَالَتْ : اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا قَالَتْ : نِصْفُ اُوْقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهٰذَا صِدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِاَزْوَاجِهٖ. (الصحیح لمسلم ج١/٤٥٨ مشكوة المصابيح ٢٧٧ الترغيب والترهيب ج ٢/٥٩٩)

ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی ﷺ کا مہر کتنا تھا فرمایا حضور کا مہر ازواج مطہرات کے لیے ساڑھے بارہ اوقیہ تھا یعنی پانچ سو درہم۔(بہار شریعت ج٧/٥٤)

١٣٥٤: عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِیُّ النَّبِیَّ ﷺ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيْلِ بْنِ حَسَنَةَ.

(رواہ ابوداؤد) (مشكوة المصابيح ص٢٧٧ باب الصداق)

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے مروی کہ وہ عبداللہ بن جحش کے عقد میں تھیں وہ حبشہ میں انتقال کر گئے تو نجاشی نے ان کا نکاح نبی ﷺ کے ساتھ کیا اور چار ہزار مہر حضور کی

طرف سے خود ادا کیے اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ انہیں حضور کی خدمت میں بھیجا۔ (بہار شریعت ج ۷/۵۴)

۱۳۵۵: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صِدَاقاً وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ : لَّهَا مِثْلُ صِدَاقِ نِسَائِهَا لاَ وَكْسَ وَلاَشَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقَلُ بْنُ سِنَانِ الْاَشْجَعِیُّ فَقَالَ : قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ اِمْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ

(جامع الترمذی ۲۱۷/۱ باب ماجاء فی الرجل یتزوج المرأۃ مشکوۃ ص ۲۷۷)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر کچھ نہیں بندھا اور دخول سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا عورت کو مہر کی مثل ملے گا نہ کم نہ زیادہ اور اس پر عدت ہے اور اس کو میراث ملے گی۔ معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ نے کہا بروع بنت واشق کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم فرمایا تھا یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے۔ (بہار شریعت ج ۷/۵۴)

۱۳۵۶: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : خَيْرُ الصِّدَاقِ اَيْسَرُهُ

(کنز العمال ج ۸/۲۴۸ الفصل الثالث فی الصداق)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا بہتر وہ مہر ہے جو آسان ہو

(بہار شریعت ج ۷/۵۵)

۱۳۵۷: عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ لاَ يَنْوِیْ اَنْ يُّعْطِيَهَا مَهْرَهَا مَاتَ وَهُوَ زَانٍ وَ مَنِ اسْتَقْرَضَ مِنْ رَجُلٍ قَرْضًا ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ لاَ يَنْوِیْ اَنْ يُّعْطِيَهُ مَاتَ وَهُوَ سَارِقٌ. (کنز العمال ج ۸ ص ۲۴۹ حدیث ۴۰۴۲ الفصل الثالث فی الصداق)

صہیب رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں کچھ نہ دے گا تو جس روز مرے گا زانی مرے گا اور جو کسی سے کوئی شی قرض لے اور یہ نیت ہو کہ اسے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے چور مرے گا۔

(بہار شریعت ج ۷/۵۵)

لونڈی وغلام کے نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۸: وَمَنۡ لَّمۡ یَسۡتَطِعۡ مِنۡکُمۡ طَوۡلًا اَنۡ یَّنۡکِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ فَمِنۡ مَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ مِّنۡ فَتَیٰتِکُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاِیۡمَانِکُمۡ ؕ بَعۡضُکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ فَانۡکِحُوۡہُنَّ بِاِذۡنِ اَہۡلِہِنَّ وَاٰتُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ (النساء آیت/۲۵)

اورتم میں بے معذوری کے باعث جن کے نکاح میں آزادعورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو۔ (بہار شریعت ج۷/۲)

احادیث

۱۳۵۸: عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَیُّمَا عَبۡدٍ تَزَوَّجَ بِغَیۡرِ اِذۡنِ سَیِّدِہٖ فَھُوَ عَاھِرٌ. (جامع الترمذی ج۱/۲۱۱ باب ماجاء فی نکاح العبد بغیر اذن سیدہ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بغیر مولیٰ کے اجازت کے نکاح کرے وہ زانی ہے۔ (بہار شریعت ج۷/۲)

۱۳۵۹: عَنِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اِذَا نَکَحَ الۡعَبۡدُ بِغَیۡرِ اِذۡنِ مَوۡلَاہُ فَنِکَاحُہٗ بَاطِلٌ. (کنزالعمال ج۸/۲۵۰ حدیث ۴۰۷۲)

ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی کہ حضور نے فرمایا جب غلام نے بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ (بہار شریعت ج۷/۲)

۱۳۶۰: عَنۡ عَلِیٍّ قَالَ یَنۡکِحُ اِثۡنَیۡنِ لَا یَزِیۡدُ عَلَیۡھِمَا.

(کنزالعمال ج۸/۳۰۰ باب نکاح الرقیق حدیث ۵۱۵۰)

امام شافعی وبیہقی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا غلام دوعورتوں سے نکاح کرسکتا ہے زیادہ نہیں۔ (بہار شریعت ج۷/۲)

نکاح کافر کا بیان

١٣٦١: عَنِ الزُّهرِيِّ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ نِسَاءً فِي عَهدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كُنَّ اَسْلَمْنَ بِاَرضٍ غَيرَ مُهَاجِرَاتٍ وَاَزوَاجُهُنَّ حِينَ اَسْلَمْنَ كُفَّارٌ مِنهُنَّ عَاتِكَةُ ابنةُ الْوَلِيدَةِ بْنِ الْمُغِيرَةِ كَانَتْ تَحتَ صَفوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فَاَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ مِنَ الْاِسْلَامِ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَبَعَثَ رَسُوْلًا اِلَيْهِ ا بْنَ عَمِّهٖ وَهَبَ بْنَ عُمَيرِ بْنِ وَهَبِ بْنِ خَلَفٍ بِرِدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَانًا لِّصَفْوَانَ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاِسْلَامِ اَنْ يَّقْدِمَ عَلَيْهِ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يُسْلِمَ اَسْلَمَ وَاِلَّا سَيَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَاءِهٖ نَادَاهُ عَلٰى رُؤُسِ النَّاسِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسِهٖ وَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ هٰذَا وَهَبُ بْنُ عُمَيرٍ اَتَانِي بِرِدَائِكَ يَزْعُمُ اَنَّكَ دَعَوْتَنِي اِلَى الْقُدُوْمِ عَلَيْكَ اِنْ رَضِيتَ مِنِّي اَمْرًا قَبِلْتُهُ وَاِلَّا سَيَّرْتَنِي شَهْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْزِلْ اَبَا وَهَبٍ قَالَ: لَا. وَاللّٰهِ لَا اَنْزِلُ حَتّٰى تُبَيِّنَ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا. بَلْ لَّكَ سَيْرُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ هَوَازِنَ بِجَيْشٍ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَفْوَانَ يَسْتَعِيرُهُ اَدَاةً وَّسِلَاحًا عِنْدَهُ فَقَالَ صَفْوَانُ: اَطَوْعًا. اَوْ كَرْهًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَلْ طَوْعًا فَاَعَارَهُ صَفْوَانُ الْاَدَاةَ وَالسِّلَاحَ الَّتِي عِنْدَهُ وَسَارَ صَفْوَانُ وَهُوَ كَفَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ وَهُوَ كَافِرٌ وَّامْرَاَتُهُ مُسْلِمَةٌ فَلَمْ يُفَرِّقْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ حَتّٰى اَسْلَمَ صَفْوَانُ وَاسْتَقَرَّتْ امْرَاَتُهُ عِنْدَهُ بِذٰلِكَ النِّكَاحِ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ حَتّٰى قَدِمَتِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ

اِلَی الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ فَقَدِمَتْ بِهٖ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ اِلَیْهِ فَرِحًا مَا عَلَیْهِ رِدَاءُهٗ حَتّٰی بَایَعَهٗ ثُمَّ لَمْ یَبْلُغْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهُمَا فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهٗ عَلٰی ذٰلِکَ النِّکَاحِ وَلٰکِنَّهٗ لَمْ یَبْلُغْنَا اَنَّ اِمْرَأَةً هَاجَرَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَزَوْجُهَا کَافِرٌ مُقِیْمٌ بِدَارِ الْکُفَّارِ اِلَّا فَرَّقَتْ هِجْرَتُهَا بَیْنَهَا وَ بَیْنَ زَوْجِهَا الْکَافِرِ اِلَّا اَنْ یَّقْدِمَ مُهَاجِرًا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا فَاِنَّهٗ لَمْ یَبْلُغْنَا اَنَّ اِمْرَأَةً فُرِّقَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ زَوْجِهَا اِذَا قَدِمَ عَلَیْهَا مُهَاجِرًا وَهِیَ فِیْ عِدَّتِهَا . (کنزالعمال ج۸ ص ۳۰۱ حدیث ۵۱۵۹)

زہری نے مرسلاً روایت کہ حضور کے زمانہ میں کچھ عورتیں اسلام لائیں اوران کے شوہر کافر تھے جب شوہر بھی مسلمان ہوگئے تو اسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ عورتیں ان کو واپس کی گئیں یعنی جدید نکاح نہ کیا گیا۔ (بہار شریعت ج۷/۷۸)

باری مقرر کرنے کے بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۹: فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا. (سورة النساء آیت ۳)

پھر اگر ڈرو کہ دو بیوی کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔

اور فرماتا ہے:

۲۳۰: وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْماً. (النساء/۱۲۹)

اور تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو اور چاہے کتنی ہی حرص کرو تو یہ نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتی چھوڑ دو اور اگر تم نیکی اور پرہیز گاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

۱۳۶۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اِمْرَأَتَانِ فَمَالَ اِلىٰ اِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ . رواه ابو داؤد (الترغيب والترهيب ج۳ ص ٦٠)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی دو عورتیں ہوں ان میں ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کا آدھا دھڑ مائل ہوگا۔

۱۳۶۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ

اِمْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ .

(مشکوۃ المصابیح ۲۷۹ والجامع الترمذی ج۱ص۲۱۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دونوں میں عدل نہ کرے گا تو قیامت کے دن حاضر ہوگا اس طرح پر کہ آدھا دھڑ ساقط (بیکار) ہوگا۔

(بہار شریعت ج۷/۹۸)

۱۳۶۴: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ .رواہ الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص۲۷۹)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ باری میں عدل فرماتے اور کہتے الٰہی میں جس کا مالک ہوں اس میں میں نے یہ تقسیم کردی اور جس کا مالک تو ہے میں مالک نہیں (یعنی محبت قلب) اس میں ملامت نہ فرما۔ (بہار شریعت ۷/۸۴)

۱۳۶۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا. (الصحیح لمسلم ج۲/۱۲۱ باب فضیلۃ الامیر العادل)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک عدل کرنے والے اللہ کے نزدیک رحمٰن کی دہنی طرف نور کے منبر پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دہنے ہیں وہ لوگ جو حکم کرتے اور اپنے گھر والوں میں عدل کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۷/۸۴،۸۵)

۱۳۶۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ . رواہ البخاری ومسلم

(مشکوۃ المصابیح ص۲۷۹ باب القسم)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے جن کا قرعہ نکلتا انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔

(بہار شریعت ۷/۸۵)

حقوق الزوجين

١٣٦٧: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا وَاَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ اُمُّهُ .

(كنز العمال ج٨ص ٢٥١ حديث٤٠٨٥ باب فى حق الزوج على المرأة)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پرسب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہےاور مرد پراس کی ماں کا۔ (بہارشریعت ۸۹/۷)

١٣٦٨: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ تَعْلَمُ الْمَرْأَةُ حَقَّ الزَّوْجِ لَمْ تَقْعُدْ مَاحَضَرَ غَدَاؤُهُ وَعَشَاؤُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ. رواه الطبرانى

(كنزالعمال ج٢٥١/٨ حديث٢)

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کا حق جان لیتی تو وہ اس کے صبح وشام کے کھانے سے فارغ ہونے سے پہلے نہیں بیٹھتی۔

١٣٦٩: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا .

(كنزالعمال ج٢٥١/٨ حديث٣)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو میں عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

١٣٧٠: عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا٥ اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. (كنز العمال ج٨ص ٢٥١ حديث٤٠٨٧ باب حقوق الزوجين)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو کسی

مخلوق کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(بہار شریعت ۷/۸۹،۹۰)

١٣٧١: عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ. رواه الحاكم وابو داؤد

(كنز العمال ج۸/۲۵۱ باب حق الزوج على المرأة حديث ٤٠٨٨)

قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ (خدا کے سوا) کسی کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس لیے کہ اللہ نے شوہروں کا ان پر حق بنایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا۔ (بہار شریعت ۷/۹۰)

١٣٧٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّيْ حَقَّ زَوْجِهَا كُلَّهُ.

(كنز العمال ج۸/۲۵۱ باب في حق الزوج على المرأة حديث ٤٠٩٠)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لیے سجدہ کرے تو میں حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کا کل حق ادا نہ کرے۔ (بہار شریعت ۷/۹۰)

١٣٧٣: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ صَلُحَ اَنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ اَعْظَمِ حَقِّهٖ عَلَيْهَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ مِنْ قَدَمِهٖ اِلٰى مَفْرَقِ رَأْسِهٖ قُرْحَةً تَنْبَجِسُ بِالْقَيْحِ وَالصَّدِيْدِ ثُمَّ اَقْبَلَتْ تَلْحَسُهُ مَا اَدَّتْ حَقَّهُ.

(كنز العمال ج۸ص۲۵۱ باب في حق الزوج على المرأة حديث ٤٠٩١)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ اگر آدمی کا آدمی کے لیے سجدہ کرنا

درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہو جس سے پیپ اور کچ لہو بہتا پھر عورت اسے چاٹے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔

(بہار شریعت ۹۰/۷)

١٣٧٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. اِذَا دَعَا الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانُ عَلَیْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ. رواه احمد وابوداؤ والبیهقی (کنزالعمال ج۸/۲۵۲ حدیث ٤١٠٦)

(وَفِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی عَنْهُ) مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُوْا اِمْرَأَتَهُ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَتَابٰی عَلَیْهِ اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَیْهَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْهَا. (کنزالعمال ج ۸ ص ۲٥١ باب حقوق الزوجین حدیث ٤٠٩٢ ومشکوة المصابیح ص ٢٨٠ باب حقوق الزوجین)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور اس غصے میں اس نے رات گذاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو اللہ عزوجل اس عورت سے ناراض رہتا ہے۔ (بہار شریعت ۹۰/۷)

١٣٧٥: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تُؤْذِیْ اِمْرَأَةٌ زَوْجَهَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ : لَا تُؤْذِیْهِ قَاتَلَکِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ اَوْشَکَ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا. (سنن ابن ماجه ج١/١٤٦ باب فی المرأة تؤذی زوجها)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حور عین کہتی ہے خدا تجھے قتل کرے۔ اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے۔ عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔ (بہار شریعت ۹۰/۷)

١٣٧٦: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَجِدُ اِمْرَأَةٌ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا. (کنز العمال ج۸ ص ۲٥۲ بَابٌ فِیْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَی الْمَرْأَةِ)

معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت ایمان کا مزہ نہ پائے

گی۔ جب حق شوہر ادا نہ کرے۔ (بہار شریعت ۷/۹۰)

۱۳۷۷ : عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اِمْرَأَةٍ اَطَاعَتْ وَاَدَّتْ حَقَّ زَوْجِهَا وَتُذَكِّرُ حَسَنَةً وَلَا تَخُوْنُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهِ اِلَّا كَانَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الشُّهَدَاءِ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا مُؤْمِنًا حَسَنَ الْخُلُقِ فَهِيَ زَوْجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ وَاِلَّا زَوْجُهَا مِنَ الشُّهَدَاءِ.

(کنزالعمال ج۸/۲۵۳ حدیث ۴۱۱۸ بَابٌ فِيْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ)

میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا پھر اس کا شوہر با ایمان نیک خو ہے۔ تو جنت میں وہ اس کی بیوی ہے ورنہ شہدا میں کوئی اس کا شوہر ہوگا۔

(بہار شریعت ۷/۹۰،۹۱)

۱۳۷۸ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ اَنْ لَّا تَمْنَعَهُ نَفْسَهَا وَاِنْ كَانَتْ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ وَاَنْ لَّا تَصُوْمَ يَوْمًا وَّاحِدًا اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِلَّا الْفَرِيْضَةَ فَاِنْ فَعَلَتْ اَثِمَتْ وَ لَا يُتَقَبَّلُ مِنْهَا شَيْءٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَاِنْ فَعَلَتْ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَكَانَ عَلَيْهَا الْوِزْرُ وَاَنْ لَّا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَاِنْ فَعَلَتْ لَعَنَهَا اللّٰهُ وَمَلَائِكَةُ الْغَضَبِ حَتّٰى تَتُوْبَ اَوْ تُرَاجِعَ قِيْلَ : وَاِنْ كَانَ ظَالِمًا قَالَ وَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا.

(کنزالعمال ج۸/۳۵۳ حدیث ۴۱۲۲ باب فی حق الزوج علی المرأة)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدون اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کرلیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو فرمایا اگرچہ ظالم ہو۔ (بہار شریعت ۷/۹۱)

١٣٧٩ : عَنْ تَمِيمِ الدَّارِمِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ اَنْ لَّا تَهْجُرَ فِرَاشَهُ وَاَنْ تُبِرَّ قَسَمَهُ وَاَنْ تُطِيعَ اَمْرَهُ وَاَنْ لَّا تَخْرُجَ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَاَنْ لَّا تُدْخِلَ عَلَيْهِ مَنْ يَّكْرَهُ. (كنز العمال ج٨/٢٥٢ حديث ٤١٠١ باب فى حق الزوج على المرأة)

تمیم دارمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔ (بہار شریعت ۷/۹۱)

١٣٨٠ : عَنْ عَلِيٍّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اتَّقِيْنَ اللّٰهَ وَالْتَمِسْنَ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِكُنَّ فَاِنَّ الْمَرْأَةَ لَوْ تَعْلَمُ مَا حَقُّ زَوْجِهَا لَمْ تَزَلْ قَائِمَةً مَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَعَشَاؤُهُ .

(كنز العمال ج٨/٢٥٣ باب حقوق الزوجين حديث ٤١٢٩)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا اے عورتو! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضا مندی کی تلاش میں رہو اس لیے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے؟ تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔ (بہار شریعت ۷/۹۱)

١٣٨١ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمَرْأَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ. (رواه أبونعيم فى الحلية) (مشكوة المصابيح ص ٢٨١ باب عشرة النساء)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (بہار شریعت ۷/۹۱)

١٣٨٢ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ (رواه الترمذى) (مشكوة المصابيح ص ٢٨١ باب عشرة النساء)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (بہار شریعت ۷/۹۱)

١٣٨٣ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ لَا يُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِىْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا

زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ. (رواہ البیهقی) (مشکوۃ ص ۲۸۳ باب من حق الزوج علی الزوجة)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اوران کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی (۱) بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ نہ آئے اوراپنے کوان کے قابو میں نہ دیدے (۲) اوروہ عورت جس کا شوہراس پر ناراض ہو (۳) اورنشہ والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔ (بہارشریعت ۹۱/۷، ۹۲)

۱۳۸٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا شَهِدَ اَمْرًا فَلْیَتَکَلَّمْ بِخَیْرٍ اَوْلِیَسْکُتْ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْئٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهُ کَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَکْتَهُ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ. (الصحیح لمسلم ج ۱/۴۷۵ و صحیح البخاری ج ۲/۷۷۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے جب کسی معاملے میں حاضر ہو تو درست بولے یا خاموش رہے۔ عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے گا اوراگر ویسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہوسکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔ (بہارشریعت ۹۲/۷)

۱۳۸۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَفْرَکْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ کَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا اٰخَرَ. (رواہ مسلم) (مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مرد عورت مومنہ کو مبغوض نہ رکھے اگراس کی ایک عادت بری معلوم ہوتی ہے تو دوسری پسند ہوگی۔ (۱)

(بہارشریعت ۹۲/۷)

(۱) تمام عادتیں خراب نہیں ہونگی جب کہ اچھی بری ہرقسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہئے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بری عادت سے چشم پوشی کرے اوراچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

١٣٨٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ. (سنن ابن ماجه ج ١٤٣/١ بـاب حسن معاشرة النساء وكنز العمال ج٢٥٩/٨ باب النكاح)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔ (بہار شریعت ٩٢/٧)

١٣٨٧: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لاَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ آخِرِ الْيَوْمِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ اِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِيْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ : لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ .

(مشكوة المصابيح ص ٢٨٠ وابن ماجه ج١ ص١٤٣ باب ضرب النساء)

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مجامعت کرے گا دوسری روایت میں ہے عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے۔(١) (بہار شریعت ٩٢/٧، ٩٣)

١٣٨٨: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ قُلْتُ : بَلٰى. يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَ قُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. (صحيح البخاری ج٧٨٣/٢ باب لزوجک عليک حق)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ مجھے خبر ملی ہے کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نمازیں پڑھتے ہو کیا صحیح ہے؟ عرض کی ہاں ارشاد فرمایا ایسا نہ کرو کبھی روزہ رکھو کبھی افطار کبھی قیام لیل کرو کبھی سوؤ۔ اس لیے کہ

(١) زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ ان کو چھوڑنا دشوار لہذا جو ان باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور بے شک تمہاری روح کا تم پر حق ہے اور بے شک تمہاری بی بی کا تم پر حق ہے۔ (بہار شریعت ج ۷/۸۵)

١٣٨٩: عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: اٰخَی النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءَ فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَاشَانُکِ؟ قَالَتْ: اَخُوْکَ اَبُوالدَّرْدَاءِ لَیْسَ لَهُ حُجَّةٌ فِی الدُّنْیَا فَجَاءَ اَبُوالدَّرْدَاءُ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ: کُلْ فَاِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ: مَا اَنَا بِاٰکِلٍ حَتّٰی تَاکُلَ فَاَکَلَ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ ذَهَبَ اَبُوالدَّرْدَاءِ یَقُوْمُ فَقَالَ: نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ یَقُوْمُ فَقَالَ: نَمْ فَلَمَّا کَانَ اٰخِرَ اللَّیْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّیَا فَقَالَ لَهُ سَلْمٰنُ: اِنَّ لِرَبِّکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَلِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَلِاَهْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا فَاَعْطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهُ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ صَدَقَ سَلْمٰنُ.

(صحیح البخاری ج۲/۹۰۶ باب صنع الطعام والتکلف للضیف)

طلاق کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۱: "اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَان. (البقرۃ آیت/۲۲۹)

یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۳۲: فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَّتَرَاجَعَا اِنْ ظَنَّا اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ. (البقرۃ آیت/۲۳۰)

پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرا اگر طلاق دیدے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں بنائیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لیے۔

اور فرماتا ہے:

۲۳۳: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ. (البقرۃ آیت/۲۳۱)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ

روک لو یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر دینے کے لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنالو اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے اور وہ جو تم پر کتاب اور حکمت اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (بہار شریعت ۲/۸)

اور فرماتا ہے:

۲۳۴: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (البقرة آیت/۲۳۲)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے یہ تمہارے لیے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (بہار شریعت ۸/۲،۳)

احادیث

۱۳۹۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا مُعَاذُ! مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ رواه الدار قطني.

(مشكوة المصابيح ص ٢٨٤ باب الخلع والطلاق كنز العمال ج٥/١٥٩)

معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے معاذ! کوئی چیز اللہ نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہ کی اور کوئی شی روئے زمین پہ طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔ (بہار شریعت ۳/۸)

۱۳۹۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الطَّلَاقُ. (السنن لابی ابو داؤد ج ۱ ص ۲۹۶ باب فی کراهة الطلاق)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ طلاق ہے۔ (بہار شریعت ۴،۳/۸)

١٣٩٢: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَهُ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَا فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً یَجِیْئُ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ : فَعَلْتُ کَذَا وَ کَذَا فَیَقُوْلُ: مَاصَنَعْتَ شَیْئًا وَیَجِیْئُ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ : مَا تَرَکْتُهُ حَتّٰی فَرَّقْتُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ اَهْلِهٖ فَیُدْنِیْهِ مِنْهُ وَیَقُوْلُ : نَعَمْ اَنْتَ. رواه احمد (کنز العمال ج ١٥٩/٥ حدیث ٣٢٥٨)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے ان میں ایک آکر کہتا ہے میں نے یہ کیا یہ کیا ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہ کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد عورت میں جدائی ڈال دی اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو ہے۔ (بہار شریعت ۴/۸)

١٣٩٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : کُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقُ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهٖ. (جامع الترمذی ج١ ص٢٢٦ باب ماجاء فی طلاق المعتوه)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ (یعنی بوہرے) کی اور اس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی۔

(بہار شریعت ۴/۸)

١٣٩٤: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَیُّمَا امْرَأَةٌ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَیْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ.

(جامع الترمذی ج٢٢٦/١ باب ماجاء فی المختلعات)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (بہار شریعت ۴/۸)

١٣٩٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : طَلَّقْتُ اِمْرَأَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ فَذَکَرَ ذٰلِکَ عُمَرُ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَتَغَیَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ : مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا حَتّٰی تَحِیْضَ

حَیۡضَۃً مُسۡتَقۡبَلَۃً سِوٰی حَیۡضَتِہَا الَّتِیۡ طَلَّقَہَا فِیۡہَا فَاِنۡ بَدَالَہٗ اَنۡ یُّطَلِّقَہَا فَلۡیُطَلِّقۡہَا طَاہِرًا مِنۡ حَیۡضَتِہَا قَبۡلَ اَنۡ یَّمَسَّہَا قَالَ : فَذٰلِکَ الطَّلَاقُ لِلۡعِدَّۃِ. (الجامع الصحیح للمسلم ج ١/٤٧٦ کتاب الطلاق، مشکوۃ المصابیح ص ٢٨٣ کتاب الطلاق)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کو ذکر کیا حضور ﷺ نے اس پر غضب فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اس سے رجعت کرے اور روکے رکھے یہاں تک کہ پاک ہوجائے پھر حیض آئے اور پاک ہوجائے اس کے بعد اگر طلاق دینا چاہے تو طہارت کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دیں۔ (بہار شریعت ٨/٤)

١٣٩٦ : عَنۡ مَحۡمُوۡدِ بۡنِ لَبِیۡدٍ قَالَ : اُخۡبِرَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ عَنۡ رَّجُلٍ طَلَّقَ امۡرَأَتَہٗ ثَلٰثَ تَطۡلِیۡقَاتٍ جَمِیۡعًا فَقَامَ غَضۡبَانُ ثُمَّ قَالَ : اَیُلۡعَبُ بِکِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَا بَیۡنَ اَظۡہُرِکُمۡ. حَتّٰی قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ ! اَلَا اَقۡتُلُہٗ .

رواہ النسائی (مشکوۃ المصابیح ص ٢٨٤ کتاب الطلاق)

محمود بن لبید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہونچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دیدیں اس کو سن کر غصہ میں کھڑے ہوگئے اور یہ فرمایا کہ کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں۔ ایک صحابی کھڑے ہوئے عرض کی یارسول اللہ میں اسے قتل نہ کردوں؟ (بہار شریعت ٨/٤)

١٣٩٧ : عَنۡ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : لِابۡنِ عَبَّاسٍ اِنِّیۡ طَلَّقۡتُ اِمۡرَأَتِیۡ مِائَۃَ تَطۡلِیۡقَۃٍ فَمَاذَا تَرٰی عَلَیَّ ؟ فَقَالَ لَہٗ ابۡنُ عَبَّاسٍ : طُلِّقَتۡ مِنۡکَ بِثَلَاثٍ وَّسَبۡعٌ وَتِسۡعُوۡنَ اِتَّخَذۡتَ بِہَا اٰیَاتِ اللّٰہِ ہُزُوًا.

(مؤطا للامام مالک علی ھامش ابن ماجہ ج ١/١٤٣ کتاب الطلاق)

امام مالک رضی اللہ عنہ مؤطا میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا میں نے اپنی عورت کو سو طلاقیں دیدیں آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہوگئی اور ستانوے طلاق کے ساتھ تو نے اللہ کی آیتوں سے ٹھٹھا کیا۔ (بہار شریعت ٨ ص ٤، ٥)

طلاق سپرد کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۵: یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا. وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْراً عَظِیْمًا. (سورۃ الأحزاب)

اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرما دیجیے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ (بہار شریعت ج ۸/۲۵،۲۶)

احادیث

۱۳۹۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: دَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ یَسْتَاذِنُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِہٖ لَمْ یُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْھُمْ قَالَ: فَاُذِنَ لِاَبِیْ بَکْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاذَنَ فَاُذِنَ لَہٗ فَوَجَدَ النَّبِیَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَہٗ نِسَاؤُہٗ وَاجِمًا سَاکِتًا قَالَ: فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَیْئًا اُضْحِکُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! لَوْ رَأَیْتُ بِنْتَ خَارِجَۃَ سَأَلَتْنِیْ النَّفَقَۃَ فَقُمْتُ اِلَیْھَا فَوَجَأْتُ عُنُقَھَا فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَقَالَ ھُنَّ حَوْلِیْ کَمَا تَرٰی یَسْأَلْنَنِیْ النَّفَقَۃَ فَقَامَ اَبُوْ بَکْرٍ اِلٰی عَائِشَۃَ یَجَأُ عُنُقَھَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰی حَفْصَۃَ یَجَأُ عُنُقَھَا کِلَاھُمَا یَقُوْلُ تَسْأَلْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا لَیْسَ عِنْدَہٗ قُلْنَ: وَاللّٰہِ لَا نَسْأَلُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ شَیْئًا اَبَدًا لَیْسَ عِنْدَہٗ ثُمَّ اعْتَزَلَھُنَّ شَھْرًا اَوْتِسْعًا وَّ عِشْرِیْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَیْہِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ "یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ حَتّٰی بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا" قَالَ: فَبَدَأَ بِعَائِشَۃَ فَقَالَ: یَا عَائِشَۃُ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَیْکِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِیْ فِیْہِ حَتّٰی تَسْتَشِیْرِیْ

اَبَوَیْکِ قَالَتْ: مَا ھُوَ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! فَتَلاعَلَیْھَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ قَالَتْ : أَفِیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْتَشِیْرُ اَبَوَیَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ وَاَسْأَلُکَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ اِمْرَأَۃً مِّنْ نِسَائِکَ بِالَّذِیْ قُلْتُ : قَالَ لَا تَسْأَلُنِیْ اِمْرَأَۃٌ مِنْھُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُھَا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰکِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًامُیَسِّرًا. (الصحیح لمسلم ج۱/۴۸۰)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سرکار دوعالم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اے عائشہ میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلینا جواب نہ دینا (اور حضور کو معلوم تھا کہ ان کے والدین جدائی کے لئے مشورہ نہ دیں گے) ام المؤمنین نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور کے بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کی کیا حاجت ہے؟ بلکہ میں اللہ ورسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں یہ جانتی ہوں کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کو میرے جواب کی حضور خبر نہ دیں ارشاد فرمایا جو مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہ نے کیا جواب دیا ہے؟ میں اسے خبر کرونگا اللہ نے مجھے مشقت میں ڈالنے والا اور مشقت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے اس نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (بہار شریعت ج۸/۲۶)

۱۳۹۹: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ : خَیَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَاخْتَرْنَا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَلَمْ یَعُدَّ ذٰلِکَ عَلَیْنَا شَیْئًا. (الصحیح للبخاری ج۲/۷۹۲ باب من خیر نسائہ)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں نبی ﷺ نے ہمیں اختیار دیا ہم نے اللہ ورسول کو اختیار کیا اور اس کو کچھ (یعنی طلاق) نہیں شمار کیا۔ (بہار شریعت ج۸/۲۶)

۱۴۰۰: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَۃَ عَنِ الْخِیَرَۃِ فَقَالَتْ خَیَّرَنَا النَّبِیُّ ﷺ أَفَکَانَ طَلَاقًا قَالَ مَسْرُوْقٌ : لَا اُبَالِیْ خَیَّرْتُھَا وَاحِدَۃً اَوْ مِائَۃً بَعْدَ اَنْ تَخْتَارَنِیْ.

(الصحیح للبخاری ج۲/۷۹۲ باب من خیر نسائہ الصحیح لمسلم ج۱/۴۸۰)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی وہ کہتے ہیں حضرت عائشہ سے اختیار طلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں نبی ﷺ نے اختیار دیا تو کیا طلاق ہوگئی؟ تو حضرت مسروق نے فرمایا مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اس کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جب کہ وہ مجھے اختیار کرے (یعنی اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی)۔ (بہار شریعت ۸/۲۶)

رجعت کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۶: وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِکَ اِنْ اَرَادُوْا اِصْلَاحًا . (سورۃ البقرۃ آیت/۲۲۸)

اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ چاہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۳۷: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ (سورۃ البقرۃ الآیۃ/۲۳۱)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روک لو۔

۱۴۰۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ وَهِیَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتٰی عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : مُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَالَهُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. (کنز العمال ج ۵ ص ۱۶۲ حدیث ۳۳۲۲ باب لحظور الطلاق)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے اپنی زوجہ کو حیض میں طلاق دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ سے استفتا کیا تو سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو حکم کرو کہ رجعت کر لیں اور اس کو روک رکھیں یہاں تک پاک ہو جائے ثم اسے حیض آئے پھر پاک ہو اس کے بعد اگر مناسب ہو تو اس کی پاکی کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دیں تو جس عدت کا حکم اللہ نے دیا ہے اس کے لیے عورتوں کو آزاد رکھا جائے۔

(بہار شریعت ج ۸/۶۳)

﴿ایلا کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۸: لِلَّذِیۡنَ یُؤۡلُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِہِمۡ تَرَبُّصُ اَرۡبَعَۃِ اَشۡہُرٍ فَاِنۡ فَآءُوۡ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ وَاِنۡ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۔ (سورۃ البقرۃ آیت/۲۲۶،۲۲۷)

اور وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کرلیا تو اللہ سنتا جانتا ہے۔ (بہار شریعت ج۸/۷۴)

﴿خلع کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۹: وَلَا یَحِلُّ لَکُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّاۤ اٰتَیۡتُمُوۡہُنَّ شَیۡئًا اِلَّاۤ اَنۡ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰہِ ؕ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا یُقِیۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰہِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِمَا فِیۡمَا افۡتَدَتۡ بِہٖ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ فَلَا تَعۡتَدُوۡہَا وَمَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ۔

(سورۃ البقرۃ آیت/۲۲۹)

اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (بہار شریعت ج۸/۸۵)

۱۴۰۲: عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امۡرَأَۃَ ثَابِتِ بۡنِ قَیۡسٍ اَتَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتۡ: یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ ثَابِتُ بۡنُ قَیۡسٍ مَا اَعۡتِبُ عَلَیۡہِ فِیۡ خُلُقٍ وَلَا دِیۡنٍ وَّلٰکِنِّیۡ اَکۡرَہُ الۡکُفۡرَ

فِی الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَتُرَدِّیْنَ عَلَیْہِ قَالَتْ : نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْبَلِ الْحَدِیْقَۃَ وَطَلِّقْھَا تَطْلِیْقَۃً ۔

(صحیح البخاری ج۲ ص ۷۹٤ باب الخلع و کیفیۃ الطلاق فیہ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ثابت بن قیس کے اخلاق و دین کی نسبت مجھے کچھ کلام نہیں۔ (یعنی ان کے اخلاق بھی اچھے ہیں اور دیندار بھی ہیں) مگر اسلام میں کفران نعمت کو میں پسند نہیں کرتی (یعنی بوجہ خوبصورت نہ ہونے کے میری طبیعت ان کی طرف مائل نہیں) ارشاد فرمایا اس کا باغ (جو مہر میں تجھ کو دیا ہے) تو واپس کردے گی عرض کی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس سے فرمایا طلاق دے دو اور باغ لے لو۔ (بہار شریعت ج ۸/۸۵،۸۶)

ظہار کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

٢٤٠: اَلَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْکُمْ مِنْ نِسَائِھِمْ مَا ھُنَّ اُمَّھٰتِھِمْ اِنْ اُمَّھٰتُھُمْ اِلَّا الّٰئِیْ وَلَدْنَھُمْ ط وَاِنَّھُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ.

(سورۃ المجادلۃ الأیۃ/٢)

وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں اور بے شک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ (بہار شریعت ج٨/٩٧)

کفارۂ ظہار کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٤١: وَالَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْ نِّسَائِھِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا ط ذٰلِکُمْ تُوْعَظُوْنَ بِہٖ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ٥ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا ط فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا ذٰلِکَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ. ٥

(سورۃ المجادلۃ الأیۃ/٣)

اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں

ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

١٤٠٣ : عَنْ اَبِی سَلْمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سَلْمَانَ بْنِ صَخْرِ الْبَيَاضِيَّ الْاَنْصَارِيَّ اَحَدَ بَنِي بَيَاضَةَ جَعَلَ اِمْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ : لَا اَجِدُهَا قَالَ : فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ : لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ : اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ : لَا اَجِدُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهِ ذٰلِكَ الْعَرَقَ. (جامع الترمذی ج١ص٢٢٧ وابن ماجه١/١٥٠ باب كفارة الظهار)

سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ سے رمضان گزارنے تک کے لیے اظہار کیا تھا اور آدھا رمضان گزرا کہ شب میں انہوں نے جماع کرلیا پھر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی ارشاد فرمایا ایک غلام آزاد کرو عرض کی مجھے میسر نہیں ارشاد فرمایا تو دو مہینے برابر روزہ رکھو کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ عرض کی میرے پاس اتنا نہیں حضور نے فروہ بن عمرو سے فرمایا کہ وہ زنبیل دیدو کہ مساکین کو کھلاؤ۔ (بہار شریعت ج۱۰۱/۸)

لعان (۱) کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۴۲: وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ م بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ o وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ o وَيَدْرَؤُاعَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ م بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَo وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ)

(سورة النور الآية/٦،٧،٨)

اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔

(بہار شریعت ج۸/۱۰۷،۱۰۸)

احادیث

۱۴۰۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ : لَوْ وَجَدْتُّ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : نَعَمْ . قَالَ : كَلَّا

(۱) لعان کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے سامنے پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مرتبہ شہادت دے یعنی کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس میں خدا کی قسم میں سچا ہوں پھر پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر خدا کی لعنت اگر اس معاملے میں کہ اس کو زنا کی تہمت لگائی جھوٹ بولنے والوں سے ہو اور ہر بار لفظ ''اس'' سے عورت کی طرف اشارہ کرے پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت دیتی ہوں خدا کی قسم اس نے جو مجھے زنا کی تہمت لگائی ہے اس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر اللہ کا غضب ہو اگر یہ اس بات میں سچا ہو جو مجھے زنا کی تہمت لگائی۔
☆ لعان اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اس طور پر زنا کی تہمت لگائے کہ اگر اجنبیہ عورت کو لگاتا تو حد قذف کا مستحق ہوتا ہے۔
☆ لعان میں لفظ شہادت بولنا شرط ہے۔۱۲ ملخصا (بہار شریعت ج۸/۱۱۰)

وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنْ کُنْتُ لَاُعَاجِلُهُ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ ؟ اِنَّهُ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ. رواہ مسلم

(مشکوۃ المصابیح ٢٨٦ باب اللعان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا کسی مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاؤں تو اسے چھوؤں بھی نہیں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں انہوں نے عرض کی ہرگز نہیں قسم ہے اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں فوراً تلوار سے کام تمام کردوں گا حضور نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا سنو تمہارا سردار کیا کہتا ہے؟ بیشک وہ بڑا غیرت والا ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔ (بہار شریعت ج ١٠٨/٨)

١٤٠٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَ اِنِّیْ اَنْکَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا اَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ قَالَ: هَلْ فِیْهَا مِنْ اَوْرَقَ؟ قَالَ: اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا فَاَنّٰی تَرٰی ذٰلِکَ جَاءَ هَا؟ قَالَ: عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ: فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ یُرَخِّصْ لَهُ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ٢٨٦ باب اللعان، الجامع الصحیح للبخاری ج٢/٧٩٩ باب اذا عرض بنفی الولد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اعرابی نے حاضر ہوکر حضور سے عرض کی کہ میری عورت کو سیاہ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اس کا اچنبا ہے (یعنی معلوم ہوتا ہے کہ میرا نہیں) حضور نے ارشاد فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کی ہاں فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی سرخ فرمایا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ عرض کی چند بھورے بھی ہیں فرمایا تو سرخ رنگ والوں میں یہ بھورا کہاں سے آ گیا؟ عرض کی شاید رگ نے کھینچا ہو (یعنی اس کے باپ دادا میں کوئی ایسا ہوگا اس کا اثر ہوگا) فرمایا تو یہاں بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو اتنی بات پر اسے انکار نسب کی اجازت نہ دی۔ (بہار شریعت ج ١٠٨/٨)

١٤٠٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَیَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ بِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَلْبَیِّنَةَ اَوْ حَدًّا فِیْ ظَهْرِکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ ﷺ : اِذَا رایٰ اَحَدُنَا عَلٰی اِمْرَأَتِہٖ رَجُلًا یَنطَلِقُ یَلْتَمِسُ الْبَیِّنَۃَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ الْبَیِّنَۃَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَھْرِکَ فَقَالَ ھِلَالُ : وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ فَلَیُنْزِلَنَّ اللّٰہُ مَا یُبْرِئُ ظَھْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ. وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ فَقَرَءَ حَتّٰی بَلَغَ اِنْ کَانَ مِنَ ا لصَّادِقِیْنَ. فَجَاءَ ھِلَالُ فَشَھِدُوْاالنَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَھَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَھِدَتْ فَلَمَّا کَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ وَقَفُوْھَا وَقَالُوْا : اِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَکَّأَتْ وَنَکَصَتْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّھَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ : لَا اُفْضِحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْیَوْمِ فَمَضَتْ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اَبْصِرُوْھَا فَاِنْ جَاءَ تْ بِہٖ اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ سَابِغَ الْاَ لْیَتَیْنِ خَدْلَجَ السَّاقَیْنِ فَھُوَ لِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَ تْ بِہٖ کَذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْلَا مَامَضیٰ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَکَانَ لِیْ وَلَھَا شَأْنٌ . رواہ البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ٢٨٦٠ باب اللعان الفصل الاول وصحیح البخاری ج٧٩٩/٢ باب یبدء الرجل بالتلاعن)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہلال بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی بی بی پر تہمت لگائی حضور نے ارشاد فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی عرض کی یارسول اللہ کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ ڈھونڈھنے جائے حضور نے وہی جواب دیا پھر ہلال نے کہا قسم ہے اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے بیشک میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمائے گا جو میری پیٹھ کو حد سے بچادے اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام اترے اور "الذین یرمون ازواجھم" نازل ہوئی ہلال نے حاضر ہو کر لعان کا مضمون ادا کیا حضور نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی توبہ کرتا ہے پھر عورت کھڑی ہوئی اس نے بھی لعان کیا جب پانچویں بار کی نوبت آئی تو لوگوں نے اسے روک کر کہا اب کہے گی تو ضرور غضب کی مستحق ہو جائے گی اس پر وہ کچھ رکی اور جھجھکی جس سے ہم کو خیال ہوا کہ رجوع کرے گی مگر پھر کھڑی ہو کر کہنے لگی میں تو اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے رسوانہ کروں گی پھر وہ پانچواں کلمہ بھی اس نے ادا کر دیا۔ (بہار شریعت ج١٠٩/٨)

١٤٠٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَاعَنَ بَیْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِہٖ فَانْتَفٰی مِنْ

وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. متفق عليه . وَفِي حَدِيْثِهٖ لَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ (مشكوة المصابيح ص٢٨٦ باب اللعان و صحيح البخارى ج٢/١ ٨٠ باب يلحق الولد باالملاعنة)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے مرد وعورت میں لعان کرایا پھر شوہر نے عورت کے لڑکے سے انکار کر دیا حضور نے دونوں میں تفریق کر دی اور بچہ کو عورت کی طرف منسوب کر دیا اور حضور نے لعان کے وقت پہلے مرد کو نصیحت و تذکیر کی اور یہ خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے پھر عورت کو بلا کر نصیحت و تذکیر کی اور اسے بھی یہی خبر دی۔

١٤٠٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لِلْمُلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَالِي . قَالَ : لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا . متفق عليه.

سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لعان کرنے والوں سے فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ پر ہے تم میں کا ایک ضرور جھوٹا ہے تیرے لیے بیوی پر کوئی راہ نہیں ہے کہ مرد نے اپنے مال (مہر) کا مطالبہ کیا ارشاد فرمایا کہ تم کو مال نہ ملے گا اگر تم نے سچ کہا ہے تو جو منفعت اس سے اٹھا چکے ہو اس کے بدلے میں ہو گیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو مطالبہ بہت بعید و بعید تر ہے۔ (بہار شریعت ج۸/۱۰۹)

١٤٠٩: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَامُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ. (السنن لابن ماجه ص ١٥١ باب اللعان)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چار عورتوں سے لعان نہیں ہو سکتا نصرانیہ جو مسلمان کی زوجہ ہے اور یہودیہ جو مسلمان کی عورت ہے اور حرہ جو کسی غلام کے نکاح میں ہے اور باندی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہے۔

(بہار شریعت ج۸/۱۰۹،۱۱۰)

عدت کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۴۳: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ج لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ م بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ. (سورة الطلاق الآية/۱)

اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۴۴: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ط

(سورة البقرة الآية/۲۲۸)

اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۴۵: وَالّٰئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ وَالّٰئِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ.

(سورة الطلاق الآية/۴)

اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی

عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔

اور فرماتا ہے:

٢٤٦: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ . (سورة البقرة الأية/٢٣٤)

احادیث

١٤١٠: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ رواه البخاري .

(مشكوة ص٢٨٨ باب العدة ومؤطا للامام مالک علی هامش ابن ماجه ج١/١٥٥)

مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات شوہر کے چند دن بعد بچہ پیدا ہوا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر نکاح کی اجازت طلب کی حضور نے اجازت دیدی تو نکاح کرلیا۔ (بہار شریعت ج۸/۱۲۲)

١٤١١: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ (فِيْ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا التَّغْلِيْظَ وَلَاتَجْعَلُوْنَ لَهَاالرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقصرى (سورةالطلاق) اَىْ وَاُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ بَعْدَ الطُّوَالِىْ (سُوْرَةُ الْبَقَرَةُ اَىِ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًايَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا. (صحيح البخاری ج٢ ص٦٥)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ طلاق (جس میں حمل کی عدت کا بیان ہے) سورۂ بقرہ (کہ اس میں عدت وفات چار مہینے دس دن ہے) کے بعد نازل ہوئی یعنی حمل والی کی عدت چار ماہ دس دن کی نہیں بلکہ وضع حمل ہے۔ (بہار شریعت ج۸/۱۲۲)

١٤١٢: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَوْ وَضَعَتْ وَزَوْجُهَا عَلٰى

سَرِیْرِہٖ لَمْ یُدْفَنْ بَعْدُ لَحَلَّتْ . (الموطا للامام مالک علی هامش ابن ماجه ج ١/ص ١٥٥ بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا کَانَتْ حَامِلًا)

امام مالک اور شافعی وبیہقی حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ وفات کے بعد اگر بچہ پیدا ہوگیا اور ہنوز مردہ چارپائی پر ہو تو عدت پوری ہوگئی۔

(بہار شریعت ج ۸/۱۲۲)

١٤١٣: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهُ اَنَّ سُوْرَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرٰی نَزَلَتْ بَعْدَ الآیَةِ الَّتِیْ فِیْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ .

(هداية مع الدراية فی تخريج الهداية ج٢/٤٢٣ بَابُ الْعِدَّةِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس پر مباہلہ کرسکتا ہوں کہ سورہ نساء سورہ بقرہ والی آیت کے بعد نازل ہوئی۔

سوگ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۴۷: وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ أَجَلَهُ ط وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ج وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ٥

(سورۃ البقرہ آیت/۲۳۵)

اورتم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کرتم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حکم والا ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۲۸/۸)

احادیث

۱۴۱۴: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ: لَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ لٰكِنْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ۲۸۸ بَابُ الْعِدَّة ابوداؤد ج۱ ص ۳۱۴)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ ایک عورت نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی کے شوہر کی وفات ہوگئی (یعنی وہ عدت میں ہے) اور اس

کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا اسے سرمہ لگا ئیں؟ ارشاد فرمایا نہیں، دو یا تین بار یہی فرمایا کہ نہیں، پھر فرمایا کہ یہ تو یہی چار مہینے دس دن ہیں اور جاہلیت میں تو ایک سال گزرنے پر مینگنی پھینکا کرتی تھی۔ (یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ سال بھر کی عدت ایک جھونپڑے میں گزارتی اور نہایت میلے کچیلے کپڑے پہنتی جب سال پورا ہوتا تو وہاں سے مینگنی پھینکتی ہوئی نکلتی اور اب عدت پوری ہوتی)۔

(بہار شریعت ج ۸/ص ۱۲۸)

۱۴۱۵: وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِا للّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْراً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوۃ المصابیح ۲۸۸ بَابُ الْعِدَّةِ وابوداؤد ج ۱/ ۳۱۴ بَابُ اِحْدَادِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا)

ام المؤمنین ام حبیبہ وام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اسے یہ حلال نہیں کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ (بہار شریعت ج ۸/ ۱۲۹)

۱۴۱۶: وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تُحِدُّ اِمْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَ لَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ زَادَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَلَا تَخْتَضِبُ. (مشکوۃ المصابیح ۲۸۹ بَابُ الْعِدَّةِ وابوداؤد ج ۱/ ۳۱۵ بَابٌ فِيْمَا تَجْتَنِبُ الْمُعْتَدَّةُ فِيْ عِدَّتِهَا)

ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ کرے اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر وہ کپڑا کہ بننے سے پہلے اس کا سوت جگہ جگہ باندھ کر رنگتے ہیں اور سرمہ نہ لگائے اور نہ خوشبو چھوئے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود استعمال کر سکتی ہے اور ابوداؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مہندی نہ لگائے۔ (بہار شریعت ج ۸/ ۱۲۹)

۱۴۱۷: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُ . (مشكوة المصابيح ص ۲۸۹ بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ وابوداؤد ج ۱/ ۳۱۵ بَابٌ فِيْمَا تَجْتَنِبُ الْمُعْتَدَّةُ فِيْ عِدَّتِهَا)

ابوداؤد ونسائی نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جس عورت کا شوہر مرگیا ہے وہ نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا رنگا ہوا اور نہ زیور پہنے اور نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ۔ (بہار شریعت ج ۱۲۹/۸)

۱۴۱۸: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ صَبِرًا فَقَالَ : مَا هٰذَا ؟ يَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ : اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ قَالَ فَقَالَ: اِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزَعِيْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ : بِاَيِّ شَيْئٍ اَمْتَشِطُ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ: بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهٖ رَاسَكِ. (السنن لابی داؤد ص ۳۱۵ بَابٌ فِيْمَا تَجْتَنِبُ الْمُعْتَدَّةُ فِيْ عِدَّتِهَا ومشکوۃ المصابیح ص ۲۸۹)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میرے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی حضور میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں نے مصبر (ایلوہ) لگا رکھا تھا فرمایا ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی یہ ایلوہ ہے اس میں خوشبو نہیں فرمایا اس سے چہرہ میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اگر لگانا ہی ہے تو رات میں لگا لیا کرو اور دن میں صاف کر ڈالا کرو اور خوشبو اور مہندی سے بال نہ سنوارو میں نے عرض کی تو کنگھا کرنے کے لئے کیا چیز سر پر لگاؤں؟ فرمایا کہ بیری کے پتے سر پر تھوپ لیا کرو پھر کنگھا کرو۔ (بہار شریعت ج ۱۲۹/۸)

۱۴۱۹: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتَ كَعْبٍ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَسْأَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ عَبْدٍ لَهٗ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَنْزِلٍ يَمْلِكُهٗ وَلَا نَفَقَة

فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : نَعَمْ . فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِيْ الْحُجْرَةِ اَوْ فِيْ الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ فَقَالَ : اُمْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ قَالَتْ : فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا . رواہ مالک والترمذی والنسائی وابوداؤد وابن ماجه والدارمی

(مشكوة المصابيح ٢٨٩ باب العدة الفصل الثاني)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی بہن کے شوہر کوان کے غلاموں نے قتل کرڈالا تھا وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرتی ہیں کہ مجھے میکے میں عدت گذارنے کی اجازت دی جائے کہ میرے شوہر نے کوئی اپنا مکان نہیں چھوڑا اور نہ خرچ چھوڑا۔ اجازت دیدی پھر بلا کر فرمایا اسی گھر میں رہو جس میں رہتی ہو جب تک عدت پوری نہ ہو لہذا انہوں نے چار ماہ دس دن اسی مکان میں پورے کئے۔ (بہار شریعت ج ۸/ ۱۳۰)

﴿ثبوت نسب کا بیان﴾

۱۴۲۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. (جامع الترمذی ج ۱/ ۲۱۹ بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ اس کے لیے ہے جس کا فراش ہے (یعنی عورت جس کی منکوحہ یا کنیز ہو) اور زانی کے لیے پتھر ہے)

(بہار شریعت ج ۸/ ۱۳۵)

﴿بچہ کی پرورش کا بیان﴾

۱۴۲۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا کَانَ بَطْنِیْ لَهُ وِعَاءً وَثَدْیِیْ لَهُ سِقَاءً وَحُجْرِیْ لَهُ حِوَاءً وَ اِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِیْ وَاَرَادَ اَنْ یَّنْزِعَهُ مِنِّیْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْکِحِیْ .

(السنن لابی داؤد ۳۱۰ باب من احق بالولد)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا یہ لڑکا ہے میرا پیٹ اس کے لیے برتن تھا اور میری پستان اس کے لیے مشک اور اور میری گود اس کی محافظ تھی اور اس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی اور اب اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے حضور نے ارشاد فرمایا تو زیادہ حقدار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے۔

(بہار شریعت ج ۸/ ۳۹)

۱۴۲۲: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : صَالَحَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّةِ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَشْیَاءَ عَلٰی اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَدَّهُ اِلَیْهِمْ وَ مَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یَرُدُّوْهُ وَعَلٰی اَنْ یَّدْخُلَهَا مِنْ قَابَلَ وَیُقِیْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَی الْاَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْهُ اِبْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِیْ یَا عَمِّ یَا عَمِّ فَتَنَاوَ لَهَا عَلِیٌّ فَاَخَذَ بِیَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِیْهَا عَلِیٌّ وَزَیْدٌ

وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ : اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ: بِنْتُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ : بِنْتُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَقَالَ : اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ : لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْكَ وَقَالَ : لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَقَالَ لِزَيْدٍ : اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا. متفق علیـــــه .

(مشکوۃ المصابیح ۲۹۳،۲۹۲ فصل اول باب بلوغ الصغیر وحضانتہ فی الصغر)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے سال میں جب حضور اقدس ﷺ عمرۂ قضا سے فارغ ہوکر مکہ معظّمہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی چچا چچا کہتی پیچھے ہولیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لے لیا اور ہاتھ پکڑ لیا پھر حضرت علی وزید بن حارثہ وجعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہر ایک نے اپنے پاس رکھنا چاہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے ہی اسے لیا اور میرے چچا کی لڑکی ہے اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میری بی بی ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے (رضاعی) بھائی کی لڑکی ہے حضور اقدس ﷺ نے لڑکی خالہ کو دلوائی اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی سے فرمایا تم مجھ سے ہو اور میں تم سے اور حضرت جعفر سے فرمایا تم میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہو اور حضرت زید سے فرمایا تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔ (بہار شریعت ۱۴۰/۸)

نفقہ کا بیان

آیات قرآنی
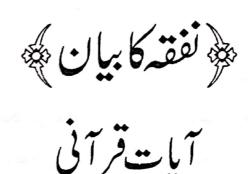
اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲٤۸: لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ط وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا اٰتٰهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا اٰتٰهَا سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا.ؕ (الطلاق/۷)

مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲٤۹: وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ م بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ .

(سورة البقرة:۲۳۳)

اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو۔

اور فرماتا ہے:

۲۵۰: اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ . (الطلاق:۶)

عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو۔ (بہار شریعت ج ۸/۱۴۷)

احادیث

۱۴۲۳: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : فِیْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ فَاتَّقُوْا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ. (مشکوۃ المصابیح ۲۲۵ بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو کہ وہ تمہارے پاس قیدی کی مثل ہیں اللہ کی امانت کے ساتھ تم نے ان کو لیا اور اللہ کے کلمہ کے ساتھ ان کے فروج کو حلال کیا تمہارا ان پر حق ہے کہ تمہارے بچھونوں پر (مکانوں میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند رکھتے ہو اور اگر ایسا کریں تو تم اس طرح مار سکتے ہو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ انہیں کھانے اور پہننے کو دستور کے موافق دو۔ (بہار شریعت ج ۱۴۷/۸)

۱۴۲۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : اِنَّ هِنْدَةَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِیْ مَا يَكْفِيْنِیْ وَوَلَدِیْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِیْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح ۲۹۰ باب النَّفَقَاتِ وحق المملوک، بخاری ج ۸۰۷/۲ بَابُ نَفَقَةِ الْمَرْاَةِ اِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةُ الْوَلَدِ)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہندہ بنت عتبہ نے عرض کی یارسول اللہ ابوسفیان (میرے شوہر) بخیل ہیں وہ مجھے اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو مگر اس صورت میں کہ ان کی بغیر اطلاع میں کچھ لے لوں (تو آیا اس طرح لینا جائز ہے) فرمایا کہ اس کے مال میں سے اتنا تو لے سکتی ہے جو تجھے اور تیرے بچوں کو دستور کے موافق خرچ کے لئے کافی ہو۔

۱۴۲۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ. رواہ مسلم.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۹۰ باب النفقات وحق المملوک)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جب خدا کسی کو مال دے تو خود اپنے اور گھر والوں پر خرچ کرے۔ (بہار شریعت ج۸/۱۴۷)

١٤٢٦: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. (مشکوة المصابیح ص ١٧٠ بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ وصحیح البخاری ج٢/ ٨٠٥ بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَی الْاَهْلِ)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرے اور نیت ثواب کی ہو تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ج۸/۱۴۷)

١٤٢٧: عَنْ سَعْدٍ قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَنَا مَرِیْضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ : لِیْ مَالٌ اُوْصِیْ بِمَالِیْ كُلِّهٖ قَالَ : لَا . قُلْتُ : فَالشَّطْرُ قَالَ : لَا . قُلْتُ : فَالثُّلُثُ، قَالَ : الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِیْرٌ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً یَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِیْ اَیْدِیْهِمْ وَمَهْمَا اَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّی اللُّقْمَةِ تَرْفَعُهَا فِیْ فِیْ امْرَاَتِكَ وَلَعَلَّ اللّٰهَ یَرْفَعُكَ یَنْتَفِعُ بِكَ النَّاسُ وَیَضُرُّ بِكَ اٰخَرُوْنَ

(الجامع الصحیح للبخاری ج٢ ص٨٠٦ باب فضل النفقة)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں بیمار تھا سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے میں نے عرض کی میرے پاس مال ہے یارسول اللہ پورے مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا نہیں عرض کی آدھے کی؟ فرمایا نہیں، عرض کی تہائی کی؟ فرمایا تہائی کی کرو اور تہائی بہت ہے، اپنے وارثین کو مالدار چھوڑنا بہتر ہے اس سے کہ وہ محتاج ہوں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور جو کچھ تو خرچ کرے گا وہ تیرے لیے صدقہ ہے یہاں تک کہ بی بی کے منھ میں جو اٹھا کر دیدے اور امید کہ اللہ تجھے رفعت دے تجھ سے کچھ کو فائدہ ہوگا کچھ کو نقصان۔

١٤٢٨: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : كَفٰی اِثْمًا اَنْ یَّحْبِسَ عَمَّنْ یَّمْلِكُ قُوْتَهٗ. (الصحیح لمسلم ج١ ص٣٢٢ باب فضل النفقة علی العیال)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کو گنہگار

ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ جس کا کھانا اس کے ذمہ ہو اسے کھانے کو نہ دے۔

(بہار شریعت ج ۱۴۷/۸)

۱۴۲۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ لِیْ مَالًا وَاِنَّ وَالِدِیْ يَحْتَاجُ اِلٰی مَالِیْ قَالَ: اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ. رواہ ابوداؤد وابن ماجه

(مشکوۃ المصابیح /۲۹۱ باب النفقات وحق المملوک)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے پاس مال ہے اور میرے والد کو میرے مال کی حاجت ہے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لئے ہیں تمہاری اولاد تمہاری عمدہ کمائی سے ہیں اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔ (بہار شریعت ج ۱۴۷/۸، ۱۴۸)

آزاد کرنے کا بیان

احادیث

١٤٣٠: حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّمَا امْرِءٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ حِیْنَ سَمِعْتُ الْحَدِیْثَ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَذَکَرْتُهُ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فَاَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ اَعْطَاهُ بِهٖ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ اٰلافٍ اَوْ اَلْفَ دِیْنَارٍ. (الصحیح لمسلم ج١/٤٩٥ باب فصل عتق الوالد)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمان غلام آزاد کرے گا اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا سعید بن مرجانہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سنائی انہوں نے اپنا ایک ایسا غلام آزاد کیا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر دس ہزار دیتے تھے۔

(بہار شریعت ج٩/٢،٣)

١٤٣١: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ، اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ قُلْتُ: فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَعْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ، قَالَ: تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ، قَالَ: تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تُصَدِّقُ بِهَا عَلٰی نَفْسِکَ

(صحیح البخاری ج١/٣٤٢ باب فی العتق وفضله)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے حضور سے عرض کی کس گردن کو آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور زیادہ نفیس ہو میں نے کہا اگر یہ نہ کرسکوں فرمایا کہ کام کرنے والے کی مدد کرو یا جو کام کرنا نہ جانتا ہو اس کا کام کردو۔ میں نے کہا اگر یہ نہ کرسکوں، فرمایا لوگوں کو ضرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔ (بہار شریعت ج٩/٣)

۱۴۳۲: عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِيْ الْجَنَّةَ قَالَ: لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ اَعْتِقِ النَّسْمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ: اَوْ لَيْسَا وَاحِدًا؟ قَالَ لَا عِتْقُ النَّسْمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِيْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْئُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ (مشکوۃ المصابیح ص۲۹۳ باب اعتاق العبد المشرک)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی مجھے ایسا عمل تعلیم فرمایئے جو مجھے جنت میں داخل کرے ارشاد فرمایا اگر چہ تمہارے الفاظ کم ہیں مگر جس بات کا سوال کیا ہے وہ بہت بڑی ہے (وہ عمل یہ ہے) کہ جان کو آزاد کرو اور گردن کو چھوڑاؤ عرض کی یہ دونوں ایک ہی ہیں فرمایا ایک نہیں جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اسے تنہا آزاد کرے۔ اور گردن چھوڑانا یہ کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔ (بہار شریعت ج۹ر۳)

۱۴۳۳: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَاحِبٍ لَّنَا اَوْجَبَ يَعْنِيْ النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ: اَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

(مشکوۃ المصابیح ص۲۹۴ کتاب العتق الفصل الثالث)

واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں ایک شخص کے متعلق دریافت کرنے حاضر ہوئے جس نے قتل کی وجہ سے اپنے اوپر جہنم واجب کرلیا تھا ارشاد فرمایا اس کی طرف سے آزاد کرو اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا۔ (بہار شریعت ج۹ر۳)

۱۴۳۴: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَلشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ۔ (مشکوۃ المصابیح ص۲۹۴ کتاب العتق الفصل الثالث)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور نے فرمایا افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھوڑانے میں سفارش کی جائے۔ (بہار شریعت ج۹ر۳)

مدبر ومکاتب وام ولد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۵۱: وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّ اٰتُوْهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ اٰتٰكُمْ ط (النور آیت/ ۳۳)

اورتمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پرانہیں آزادی لکھ دوتو لکھ دواگران میں کچھ بھلائی جانواوراس پران کی مدد کرو اللہ کے مال سے جوتم کو دیا۔

احادیث

۱۴۳۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ دِرْهَمٌ. (السنن لابی داؤد ۵۴۷/۲ کتاب العتق)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔ (بہارشریعت ج۹/۸،۹)

۱۴۳۶: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ اِذَا كَانَ لِاَحَدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ وَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ (السنن لابن ماجه ج۱۸۴/۲ باب المکاتب)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی کے مکاتب کے پاس پورا بدل کتابت جمع ہو جائے تو اس سے پردہ کرے۔ (بہارشریعت ج۹/۹)

۱۴۳۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَيُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ اَمَتُهُ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ. (السنن لابن ماجه ۱۸۳/۲ باب امهات الاولاد)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں کہ جس کنیز کا بچہ اس کے مولی سے پیدا ہو وہ مولی کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ (بہارشریعت ۹/۹)

۱۴۳۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلْمُدَبَّرُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَهُوَ حُرٌّ مِنَ الثُّلُثِ (سنن الدار قطنی ج۴ ص۱۳۸ کتاب المکاتب)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں کہ مدبر نہ بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے وہ تہائی مال سے آزاد ہے۔ (بہارشریعت ج۹/۹)

قسم کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۵۲: وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ O (البقرۃ آیت/۲۲۴)

اور اللہ کو اپنی قسموں کو نشانہ نہ بناؤ کہ احسان اور پرہیز گاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کرلو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۵۳: اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًاط اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ O (آل عمران آیت ۷۷)

وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل مال لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۵۴: وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًاط اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ O (النحل آیت/۹۱)

اوروں کا عہد پورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۵۵: وَلَا تَتَّخِذُوْا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا م بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا (النحل آیت/۹۴)

اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں جمنے کے بعد لغزش نہ کرے
اور فرماتا ہے:

۲۵۶: وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِى الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ط اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ (النور آیت ۲۲)

اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کے راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

۱۴۳۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِىْ رَكْبٍ وَعُمَرُ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَنَادَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ.

(الصحیح لمسلم ۲/۴۶ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے جو شخص قسم کھائے تو اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔ (بہار شریعت ۹/۱۴)

۱۴۴۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِىْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ. (الصحیح لمسلم ج۲/۴۶ باب من حلف یمینا الخ)

عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بتوں کی اور اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔ (بہار شریعت ج۹/۱۴)

۱۴۴۱: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

اَنَّ اَبَا هُـرَيْـرَةَ قَـالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ : فِيْ حَلْفِهٖ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ : لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ . اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

(الصحيح لمسلم ج ٤٦/٢ باب ندب من حلف يمينا الخ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو شخص لات و عزّیٰ کی قسم کھائے (یعنی جاہلیت کی عادت کی وجہ سے یہ لفظ اس کی زبان پر جاری ہو جائے) وہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے آؤ جوا کھیلیں وہ صدقہ کرے۔ (بہار شریعت ج ۱۴/۹)

۱۴۴۲ : عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَـرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ : وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْئٍ عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ عَلٰى رُجُلٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُهُ وَمَـنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَةً كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اِلَّا قِلَّةً . (السنن لابی داؤد ٤٦٤/٢ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَلْفِ بِالْبَرَاءِ مِنْ مِلَّةِ غَيْرِ الْاِسْلَامِ و صحيح البخاری ج٩٨٤/٢ ومشكوة المصابيح ٢٩٦)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غیر ملت اسلام پر جھوٹی قسم کھائے (یعنی یہ کہے کہ اگر یہ کام کرے تو یہودی یا نصرانی ہو جائے یا یوں کہے کہ اگر یہ کام کیا ہو تو یہودی یا نصرانی ہے) تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا (یعنی کافر ہے) اور ابن آدم پر اس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ اور جو شخص اپنے کو جس چیز سے قتل کرے گا اسی کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا اسے قتل کر دینا اور جو شخص جھوٹا دعوی اس لیے کرتا ہے کہ اپنے مال کو زیادہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے قلت میں اضافہ کرے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۴/۹)

۱۴۴۳ : عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ حَلَفَ فَقَالَ : اِنِّيْ بَرِيْئٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ : وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا . (ابوداؤد ج٤٦٤/٢ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَلْفِ بِالْبَرَاءَةِ مِنْ مِّلَّةِ غَيْرِ الْاِسْلَامِ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ کہے (کہ اگر

اس نے یہ کام کیا ہے یا کروں) تو اسلام سے بری ہو جاؤں وہ اگر جھوٹا ہے تو جیسا کہا ویسا ہی ہے اور اگر سچا ہے جب بھی اسلام کی طرف سلامت نہ لوٹے گا۔ (بہار شریعت ج۹ ۱۴)

۱۴۴۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اَلْحَلِفُ، مُنَفِّقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ. (الترغيب والترهيب ۵۹۰/۲ الحلف منفقة للسلعة ممحقة الكسب)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔ (بہار شریعت نہم ص ۱۵)

۱۴۴۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَیْسَ مِمَّا عُصِیَ اللّٰهُ بِهٖ هُوَ اَعْجَلُ عِقَابًا مِنَ الْبَغْیِ، وَمَا مِنْ شَیْءٍ اُطِیْعَ اللّٰهُ فِیْهِ اَسْرَعُ ثَوَابًا مِنَ الصِّلَةِ وَالْیَمِیْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ.

(الترغيب ج۲ ص۶۲۲ ليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرمایا یمین غموس مال کو زائل کر دیتی ہے اور آبادی کو ویرانہ کر دیتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۹)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَةُ تُذْهِبُ الْمَالَ، اَوْ تَذْهَبُ بِالْمَالِ.

(الترغيب ص ۶۲۲/۲ اليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ یمین غموس مال کو زائل کر دیتی ہے۔ (مرتب)

۱۴۴۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰی (مشكوة المصابيح ۲۹۷ ابوداؤد ج۴۶۴/۲ بالاستثناء في اليمين)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور اس کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لے تو حانث نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ج۹ ۱۵)

۱۴۴۷: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ: اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ ثُمَّ اَرٰی خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ.

(الصحيح لمسلم ۴۷/۲ باب ندب من حلف يمينا الخ)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں خدا کی قسم انشاء اللہ تعالیٰ میں کوئی قسم کھاؤں اور اس کے غیر میں بھلائی میں دیکھو تو وہ کام کروں گا جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دیدونگا۔ (بہار شریعت ج۹ ۱۵)

١٤٤٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْراً مِّنْهَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلْیَفْعَلْ. (الصحیح لمسلم ج٢/٤٨ باب ندب من حلف یمینا الخ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرے۔ (بہار شریعت ج۹ ۱۵)

١٤٤٩: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَاللّٰهِ لَاَنْ یَّلَجَّ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَهُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰهُ. (الصحیح لمسلم ج٢/٥٠ بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاِصْرَارِ عَلَی الْیَمِیْنِ الخ)

ابو ہریرہ سے مروی حضور نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم جو شخص اپنے اہل کے بارے میں قسم کھائے اور اس پر قائم رہے تو اللہ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہے بہ نسبت اس کے کہ قسم توڑ کر کفارہ دیدے۔ (بہار شریعت ج۹ ۱۵)

١٤٥٠: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی نِیَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ. (کنز العمال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا قسم اس پر محمول ہوگی جو قسم کھلانے والے کی نیت میں ہو۔ (بہار شریعت ۹/۱۵)

کفارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۵۷: لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ○ (البقرۃ آیت ۲۲۵)

اللہ ایسی قسموں میں تم سے مواخذہ نہیں کرتا جو غلط فہمی سے ہو جائیں ہاں ان پر گرفت کرتا ہے جو تمہارے دلوں نے کام کیے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

اور اللہ فرماتا ہے:

۲۵۸: قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ ج وَاللّٰہُ مَوْلٰکُمْ ج وَھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ○ (التحریم آیت ۲)

بیشک اللہ نے تمہارے قسموں کا کفارہ مقرر کیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔

اور اللہ فرماتا ہے:

۲۵۹: لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ فَکَفَّارَتُہٗ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُھُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ط ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ط وَاحْفَظُوْا اَیْمَانَکُمْ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○ (المائدۃ آیت ۸۹)

اللہ تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرتا ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔

منت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۶۰: وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ. (البقرة آیت ۲۷۰)

اور جو تم خرچ کرو یا منت مانو اللہ کو اس کی خبر ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۶۱: يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝ (الدھر آیت ۷)

اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

احادیث

۱۴۵۱: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ. (صحیح البخاری ج۲/۹۹۱ باب النذر فی الطاعة)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ منت مانے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو اس کی اطاعت کرے (یعنی منت پوری کرے اور جو اس کی نافرمانی کرنے کی منت مانے تو اس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اس منت کو پورا نہ کرے)۔ (بہار شریعت ۲۸/۹)

۱۴۵۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ.

(مشکوۃ المصابیح ۲۹۷ بَابٌ فِي النَّذْرِ والصحیح لمسلم ج۲/۴۴ کتاب النذر)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا اس منت کو پورا نہ کرے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے متعلق ہو اور نہ اس کو جس کا بندہ مالک نہیں۔ (بہار شریعت ۲۸/۹)

۱۴۵۳: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّىْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: هَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ اِبْنُ اٰدَمَ. (السنن لابی داؤد ۴۶۹/۲)

ابوداؤد ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں منت مانی تھی کہ بوانہ میں ایک اونٹ کی قربانی کرے گا حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر اس نے دریافت کیا ارشاد فرمایا کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت ہے جس کی پرستش کی جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں، ارشاد فرمایا کیا وہاں جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں، ارشاد فرمایا اپنی منت پوری کر، اس لیے کہ معصیت کے متعلق جو منت ہے اس کو پورا نہ کیا جائے اور نہ وہ منت جس کا انسان مالک نہیں۔ (بہار شریعت ۲۹/۹)

۱۴۵۴: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ: اَلنَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنُ. رواه النسائی

(مشکوۃ المصابیح ۲۹۹ باب فی النذور)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ منت دو قسم پر ہے جس نے طاعت کی منت مانی وہ اللہ کے لیے ہے اور اسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منت مانی وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اسے پورا نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ۲۹/۹)

۱۴۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا: اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ. (صحیح

البخاری ج۹۹۱/۲ بَابُ النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ ابو داؤد ج۲ ص٤٦٧)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اس کے متعلق دریافت کیا لوگوں نے عرض کی یہ ابو اسرائیل ہے اس نے منت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سایہ نہ کرے گا اور کلام نہ کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ ارشاد فرمایا کہ اسے حکم کر دو کہ کلام کرے اور سایہ میں جائے اور بیٹھے اور اپنے روزہ کو پورا کرے۔ (بہار شریعت ۲۹/۹)

١٤٥٦: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ (ابو داؤد ج۲ ص٤٦٧ باب من رأى عليه كفارة اذا كان في معصية)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گناہ کی منت نہیں (یعنی اس کا پورا کرنا نہیں) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ (بہار شریعت ۲۹/۹)

١٤٥٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهٖ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ لَمْ يُطِقْهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ اَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهٖ. (السنن لابن ماجه ج۱/۱۵۵ باب من نذر نذرا ولم يسمه، مشكوة المصابيح ۲۹۸ النذر)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی منت مانی اور اسے ذکر نہ کیا (یعنی فقط اتنا کہا کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً یہ نہ کہا کہ اتنے روزے رکھوں گا یا اتنی نماز پڑھوں گا یا اتنے فقیر کھلاؤں گا وغیرہ وغیر) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے گناہ کی منت مانی تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت رکھتا ہے تو اسے پورا کرے۔ (بہار شریعت ۲۹/۹، ۳۰)

١٤٥٨: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ اِسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ

سُنَّةٌ بَعْدُ. (صحیح البخاری ج۲/۹۹۱ باب من مات وعلیه نذر)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی ماں کے ذمہ منت تھی اور پوری کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا حضور نے فتویٰ دیا کہ یہ اسے پورا کرے۔ (بہارشریعت ۹/۳۰)

١٤٥٩: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّىَ فِىْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ : صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ : هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ : شَأْنُكَ اِذًا.

(ابو داؤد ج۲/۴۶۸ باب من نذر ان یصلی فی بیت المقدس)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے دن حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے لیے مکہ کو فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا انہوں نے ارشاد فرمایا کہ یہیں پڑھ لو دوبارہ پھر اس نے وہی سوال کیا فرمایا یہیں پڑھ لو پھر سوال کا اعادہ کیا حضور نے جواب دیا اب تم جو چاہو کرو۔ (بہارشریعت ۹/۳۰)

١٤٦٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ (عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ) اِلَى النَّبِىِّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ اُخْتِىْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَلْتُكَفِّرْ يَمِيْنَهَا.

(السنن لابی داؤد ج۲/۴۶۸ باب من رأی علیه کفارة اذا کان فی معصیة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے منت مانی تھی کہ پیدل حج کرے گی اور اس میں اس کی طاقت نہ تھی حضور نے ارشاد فرمایا کہ تیری بہن کی تکلیف سے اللہ کو کیا فائدہ ہے؟ وہ سواری پر حج کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔ (بہارشریعت ۹/۳۰)

١٤٦١: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ : اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَّنْحَرَ نَفْسَهُ اِنْ نَجَاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ : لَهُ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ : لَهُ

لاَ تنحَرْ نفسَکَ فَاِنَّکَ اِنْ کُنتَ مُؤْمِنًا قَتلْتُ نَفْسًا مُؤْمِنَۃً وَاِنْ کُنتَ کَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَی النَّارِ وَاشْتَرِ کَبْشًا فَاذْبَحْہُ لِلْمَسَاکِیْنَ . رواہ رزین

(مشکوۃ المصابیح ص۲۹۹ باب فی النذور الفصل الثالث)

محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے یہ منت مانی تھی کہ اگر خدا نے دشمن سے نجات دی تو میں اپنے کو قربان کردوں گا یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس پیش ہوا انہوں نے فرمایا کہ مسروق سے پوچھو مسروق سے دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ اپنے کو ذبح نہ کر اس لیے کہ اگر تو مومن ہے تو مومن کو قتل کرنا لازم آئے گا اور اگر تو کافر ہے تو جہنم کو جانے میں جلدی کیوں کرتا ہے؟ ایک مینڈھا خرید کر ذبح کرکے مساکین کو دے دے۔ (بہار شریعت ۳۱/۹)

حدود کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٦٢: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا o يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًاo (سورة الفرقان آيت/٦٨،٦٩،٧٠)

اور اللہ کے بندے وہ کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جسے خدا نے حرام کیا اور زنا نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا قیامت کے دن اس پر عذاب بڑھایا جائے گا اور ہمیشہ ذلت کے ساتھ اس میں رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے:

٢٦٣: وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ .

(سورة المعارج آيت/٢٩،٣١)

جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا باندیوں سے ان پر ملامت نہیں اور جو اس کے سوا کچھ اور چاہے تو وہ حد سے گزرنے والے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

٢٦٤: وَلَا تَقْرَبُوْا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا .(الاسراء/٣٢)

زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی ہے اور برائی ہے۔

اور فرماتا ہے:

٢٦٥: اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىُ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلاَ تَاخُذُكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ . (سورة النور آيت ٢/)

عورت زانیہ اور مرد زانی ان میں ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

اور فرماتا ہے:

٢٦٦: وَلاَ تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ م بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.(سورة النور آيت ٣٣/)

اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اور وہ پارسائی چاہیں (اس لیے مجبور کرتے ہو) کہ دنیا کی زندگی کا کچھ سامان حاصل کرو اور جوان کو مجبور کرے تو بعد اس کے کہ مجبور کی گئیں اللہ ان کو بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

١٤٦٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِىْ بِلاَدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . (مشكوة المصابيح ص ٣١٣)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :حَدٌّ يُعْمَلُ بِهٖ فِى الْاَرْضِ خَيْرٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ يُمْطَرُوْا اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا . (السنن لابن ماجه ج٢/١٨٥ باب اقامة الحدود)

عبداللہ ابن عمر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کرنا چالیس رات کی بارش سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ٩/٧٥)

١٤٦٣: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ

اللّٰہِ فِی الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ وَلَاتَاخُذُکُمْ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃُ لَائِمٍ ۔

(السنن لابن ماجه ج٢/١٨٥ باب اقامة الحدود)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی حدود کو قریب وبعید سب میں قائم کرو اور اللہ کے حکم بجالانے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں نہ روکے۔ (بہار شریعت ٩/٧٥)

١٤٦٤: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَیْشًا اَھَمَّھُمْ شَاْنُ الْمَرْاَۃِ الْمَخْزُوْمِیَّۃِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا: مَنْ یُّکَلِّمُ فِیْھَا یَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالُوْا: وَمَنْ یَّجْتَرِیْ اِلَّا اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ حِبُّ النَّبِیِّ ﷺ اُسَامَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَا اُسَامَۃُ أَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: اِنَّمَا ھَلَکَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْہُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْہِ الْحَدَّ وَایْمُ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَھَا۔

(السنن لابی داؤد ج٢/٦٠١ باب فی الحد يشفع فيه)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی جس کی وجہ سے قریش کو فکر پیدا ہوگئی (کہ اس کو کس طرح حد سے بچایا جائے) آپس میں لوگوں نے کہا کہ اس کے بارے میں کون شخص رسول اللہ ﷺ سے سفارش کرے گا پھر لوگوں نے کہا سوا اسامہ بن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں کوئی شخص سفارش کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا الغرض اسامہ نے سفارش کی اس پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے؟ پھر حضور خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور اس خطبہ میں یہ فرمایا کہ اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا اگر ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے قسم ہے خدا کی اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ (والعیاذ باللہ تعالیٰ) چوری کرتیں تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

١٤٦٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُہُ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰہَ

عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَهُوَ یَعْلَمُ لَمْ یَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَّا لَیْسَ فِیْهِ اَسْکَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ ۔ (الترغیب والترهیب ج۳/۱۹۷/۱۹۸ اذا حضرثم عند ذی سلطان فاحسنو المحضر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس کی سفارش حد قائم کرنے میں حائل ہوجائے اس نے اللہ کی مخالفت کی اور جو جان کر باطل کے بارے میں جھگڑے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے جب تک اس سے جدا نہ ہوجائے اور جو شخص مومن کے متعلق ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے روغۃ الخبال میں اس وقت تک رکھے گا جب تک اس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہولے۔ (روغۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا)۔

۱٤٦٦: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَعَافُوْا الْحُدُوْدَ بَیْنَکُمْ وَمَا بَلَغَنِیْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ ۔ (السنن لابی داؤد ج۲/۶۰۱ باب العضو عن الحدود مالم تبغ السلطان)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حد کو تم آپس میں معاف کرسکتے ہو (یعنی جب تک اس کا مقدمہ میرے پاس پیش نہ ہو تمہیں درگذر کرنے کا اختیار ہے) اور میری خدمت میں پہونچنے کے بعد واجب ہوجائے گی یعنی اب ضرور حد قائم ہوگی۔ (بہار شریعت ۷٦/۹)

۱٤٦۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَقِیْلُوْا ذَوِی الْهَیْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ ۔ (السنن لابی داؤد ج۲/۶۰۱ باب فی الحد یشفع فیه)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور نے فرمایا (اے ائمہ) عزت داروں کی لغزشیں دفع کردو مگر حدود کہ ان کو دفع نہیں کرسکتے۔ (بہار شریعت ۷٦/۹)

۱٤٦۸، ۱٤٦۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اِقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهٗ فَقَالَ: صَدَقَ، اِقْضِ لَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بِکِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی

هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِىْ اَنَّ عَلَى ابْنِىْ الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلَى ابْنِىْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ فَقَالَ : وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيْدَةُ فَرُدَّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ فَاغْدُ عَلٰى اِمْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا اُنَيْسُ فَرَجَمَهَا.

(صحيح البخاری ج ۲/ ۱۰۱۰/ ۱۰۱۱/ ۱۰۰۸/ ۱۰۱۳ باب من امر غير الامام باقامة الحد غائبا عنه)

ابوہریرہ وزید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا ایک نے کہا ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ ارشاد فرمایا عرض کرو اس نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اس نے اس کی عورت سے زنا کیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رجم ہے میں نے سو بکریاں اور ایک کنیز اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی پھر جب میں نے اہل علم سے سوال کیا تو انہوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور اس کی عورت پر رجم ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں میں کتاب اللہ سے فیصلہ کرونگا۔ بکریاں اور کنیز واپس کی جائیں اور تیرے لڑکے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال شہر بدر کیا جائے (اس کے بعد انیس رضی اللہ تعالی عنہ سے مخاطب ہوکر فرمایا) اے انیس صبح کو تم اس کی عورت کے پاس جاؤ وہ اقرار کرے تو رجم کردو۔ عورت نے اقرار کیا اور اس کو رجم کیا۔ (بہارشریعت ۹/ ۷۶/ ۷۷)

۱۴۷۰: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِىِّ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَأْمُرُ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ. (صحيح البخاری ج ۲/ ۱۰۱۰ باب اهل الذمة واحصانهم اذا زنوا ورفعوا الى الامام)

زید بن خالد رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص زنا کرے اور محصن نہ ہوا سے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کے لئے شہر بدر کردیا جائے۔ (بہارشریعت ۹/ ۷۷)

۱۴۷۱: عَنْ عُمَرَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ. (مشکوۃ المصابیح باب الحدود ۳۰۹)

امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اس میں آیت رجم بھی ہے خود رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کیا اور حضور کے بعد ہم نے رجم کیا اور رجم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے رجم اس پر ہے جو زنا کرے اور محصن ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہو یا حمل ہو یا اقرار ہو۔

۱۴۷۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوْا لَهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَانِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَابَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَاِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ قَالُوْا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَا. (الصحیح للبخاری ج۲/باب الحدود ص ۱۰۱۱)

عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہودیوں میں سے ایک مرد و عورت نے زنا کیا تھا یہ لوگ حضور کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ ممکن ہے کہ کوئی معمولی اور ہلکی سزا حضور تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہو جائے گا کہ یہ فیصلہ تیرے ایک نبی نے کیا تھا ہم اس میں بے قصور ہیں) حضور نے ارشاد فرمایا کہ توریت میں رجم کے متعلق کیا ہے؟ یہودیوں نے کہا ہم زانیوں کو فضیحت اور رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں (یعنی توریت میں رجم کا حکم نہیں ہے)

عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم جھوٹے ہو توریت میں بلاشبہ رجم ہے۔

توریت لاؤ یہودی توریت لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اس نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر ماقبل و مابعد کو پڑھنا شروع کیا (اور آیت رجم کو چھپالیا اور اس کو نہیں پڑھا) عبداللہ بن سلام نے فرمایا اپنا ہاتھ اٹھا اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اس کے نیچے چمک رہی تھی حضور نے زانی اور زانیہ کے متعلق حکم فرمایا وہ دونوں رجم کیے گئے۔ (بہار شریعت ج۹ / ۷۷، ۷۸)

۱۴۷۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا یَزْنِیْ الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُوْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُ وَهُوَ مُوْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُوْمِنٌ وَلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُوْمِنٌ.

(الصحیح للبخاری ج۲/۱، ۱۰۰۲ باب حد الزنا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا (اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ اس شخص سے نور ایمان جدا ہوجاتا ہے)۔ (بہار شریعت ۹/ ۷۸)

۱۴۷۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ عَلٰی رَاسِهٖ کَالظُّلَّةِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَیْهِ .

(کنزالعمال ج۳/ ۶۶ کتاب الحدود من قسم الاقوال)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جب مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہوجاتا ہے جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔ (بہار شریعت ۹/ ۷۸)

۱۴۷۵ : عَنِ ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیْهِمُ الرِّبٰوا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیْهِمُ الرِّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ. (الترغیب والترهیب ج۳/ ۱۸۰)

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس قوم میں زنا ظاہر ہوگا وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔ (بہار شریعت ۹/۷۸)

۱۴۷۶: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا اِلٰى ثُقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَاِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا وَاِذَا اُخْمِدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ.

(الترغيب والترهيب ج۳/۲۷۱/۲۷۲ ان الزناة تشتعل وجوههم نارا)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے ان میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر تنگ ہے اور نیچے کشادہ ہے اس میں آگ جل رہی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہوجاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ ہیں ان کے متعلق بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔ (بہار شریعت ۹/۷۸/۷۹)

۱۴۷۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِيْ قَرْيَةٍ فَقَدْ اَحَلُّوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ. (الترغيب والترهيب ۲/۲۷۸ باب ما ظهر في قوم الزنا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہوجائے تو انہوں نے اپنے لیے اللہ کے عذاب کو حلال کرلیا۔ (بہار شریعت ۹/۷۹)

۱۴۷۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: حِيْنَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ

اللّٰهِ فِیْ شَیْئٍ وَلَنْ یُّدْخِلَهَا اللّٰهُ فِیْ شَیْئٍ وَلَنْ یُّدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ یَنْظُرُ اِلَیْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَفَضَحَهٗ عَلٰی رُؤُوْسِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ. (الترغیب والترهیب ج٢٧٨/٣ ماظهر فی قوم الزنا اوالربا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو عورت کسی قوم میں اس کو داخل کردے جو اس قوم سے نہ ہو (یعنی زنا کرایا اور اس سے اولاد ہوئی) تو اسے اللہ کی رحمت کا حصہ نہیں اور اسے جنت میں داخل نہ فرمائے گا اور جو شخص اپنی اولاد سے دیدہ دانستہ انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس سے حجاب فرمائے گا اور اسے اگلوں پچھلوں میں رسوا فرمائے گا۔ (بہار شریعت ٧٩/٩)

١٤٧٩: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَایَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ. (الترغیب والترهیب ج٣ ص ٢٧٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ بروز قیامت کلام فرمائے گا نہ ان کو پاک فرمائے گا نہ ان کی طرف ظرف رحمت فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (١) زنا رنے والا بوڑھا (٢) جھوٹ بولنے والا بادشاہ (٣) متکبر فقیر۔ (بہار شریعت ٧٩/٩)

١٤٨٠: عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرْضِیْنَ السَّبْعَ لَیَلْعَنَّ، الشَّیْخَ الزَّانِیَ وَاِنَّ فُرُوْجَ الزُّنَاةِ لَیُؤْذِیْ اَهْلَ النَّارِ نَتْنُ رِیْحِهَا. (الترغیب والترهیب ج٢٧٦/٣ لایدخل الجنة مسکین متکبر ولاشیخ زان)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا دے گی۔ (بہار شریعت ٧٩/٩)

١٤٨١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الذَّنْبِ

اَعْظَمُ؟ قَالَ : اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَکَ قُلْتُ : ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ : اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ اَجْلَ اَنْ یَطْعَمَ مَعَکَ قُلْتُ : ثُمَّ اَیٌّ ؟ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ بِحَلِیْلَةِ جَارِکَ.

(الصحیح للبخاری ج۲ ص ۱۰۰۶ بَابُ إِثْمُ الزُّنَاةِ)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا گناہ سب میں بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا میں نے عرض کی بے شک یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کونسا گناہ؟ فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لیے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں نے عرض کی پھر کونسا فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔ (بہار شریعت ۹/۸۰)

۱۴۸۲ : عَنْ مِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِاَصْحَابِهٖ مَاتَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَا؟ قَالُوْا : حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ فَهُوَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِاَصْحَابِهٖ لَاَنْ یَّزْنِیَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ اَیْسَرُ عَلَیْهِ مِنْ اَنْ یَّزْنِیَ بِامْرَأَةِ جَارِهٖ. (الترغیب والترهیب ج ۲۷۹/۲۷۸/۳ الزانی بِحَلِیْلَةِ جاره لاینظر الله الیه یوم القیامة)

مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور نے صحابہ سے ارشاد فرمایا زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی وہ حرام ہے اللہ ورسول نے اسے حرام کیا وہ قیامت تک حرام رہے گا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔ (بہار شریعت ۹/۸۰)

۱۴۸۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یَا شَبَابَ قُرَیْشٍ! اِحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ لَا تَزْنُوْا عَلٰی مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

(ترغیب وترهیب ۲۸۲/۳ الامن حفظ فرجه فله الجنة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جوانان قریش اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو زنا نہ کرو جو شرمگاہوں کی حفاظت کرے گا اس کے لیے جنت ہے۔ (بہار شریعت ۹/۸۰)

۱۴۸۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ تْ.

(الترغیب والترھیب ج۲۸۲/۳ آلامَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور پارسائی کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہیے داخل ہو۔ (بہارشریعت ۸۰/۹)

۱۴۸۵ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ یَضْمَنُ لِیْ مَا بَیْنَ لِحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ تَضَمَّنْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ.

(ترغیب وترھیب۲۸۲/۳ الامن حفظ فرجه له الجنة)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو شخص اس چیز کا جو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) ضامن ہو (کہ ان سے خلاف شرع بات نہ کرے) میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ (بہارشریعت ۸۰/۹)

۱۴۸۶ : عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَیْدِیَكُمْ. (الترغیب والترھیب ج۵۸۸/۵۸۷/۳ اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنة)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا میرے لئے چھ چیز کے ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوں (۱) بات بولو تو سچ بولو (۲) وعدہ کرو تو پورا کرو (۳) تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو (۴) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) اور اپنی نگاہوں کو پست کرو (۶) اور اپنے ہاتھوں کو روکو۔ (بہارشریعت ۸۰/۹)

۱۴۸۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ

وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ.

(ترغیب وترهیب ٢٨٨/٣ اقتلوا الفاعل والمفعول به والذی یأتی البهیمة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کر ڈالو۔ (بہار شریعت ٨١/٩)

١٤٨٨: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ مِنْ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ.

(ترغیب وترهیب ٢٨٥/٣ ان اخوف ما اخاف علی امتی من عمل قوم لوط)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے وہ عمل قوم لوط ہے۔ (بہار شریعت ٨١/٩)

١٤٨٩، ١٤٩٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ رُزَیْنٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِیًّا اَحْرَقَهُمَا وَاَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَیْهِمَا حَائِطًا.

(مشکوٰة المصابیح ص ٣١٣ کتاب الحدود)

ابن عباس وابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا عمل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلا دیا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر دیوار ڈھا دی۔ (بہار شریعت ٨١/٩)

١٤٩١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوْ اِمْرَأَةً فِیْ دُبُرِهَا.

(ترغیب وترهیب ٢٨٩/٣ لاینظر الله الی رجل اتی رجلا او امرأة فی دبرها)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے۔ (بہار شریعت ٨١/٩)

١٤٩٢: عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

اِسۡتَحۡيُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسۡتَحۡيِ مِنَ الۡحَقِّ وَلَا تَاۡتُوۡا النِّسَاءَ فِيۡ اَدۡبَارِهِنَّ.

(ترغيب وترهيب ۲۸۹/۳ لاينظر الله رجل الى رجلا الخ)

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا حیا کرو کہ اللہ تعالی حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہے گا اور عورتوں کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

۱۴۹۳ : عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَلۡعُوۡنٌ مَنۡ اَتٰى امۡرَأَةً فِیۡ دُبُرِهَا. (ترغيب وترهيب ۲۹۰/۳ لعن الله الذين ياتون النساء فى محاشهن)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو شخص عورت کے پیچھے میں جماع کرے وہ ملعون ہے۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

حد کہاں واجب ہے

احادیث

۱۴۹۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِيَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُّخْطِيَ فِي الْعُقُوْبَةِ. (جامع الترمذی ج۱ ابواب الحدود ۲۶۳)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود دفع کرو یعنی اگر حدود کے ثبوت میں کوئی شبہہ ہو تو قائم نہ کرو اگر کوئی راہ نکل سکتی ہو تو اس کو چھوڑ دو امام معاف کرنے میں خطا کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔ (بہار شریعت ۸۹/۹)

۱۴۹۵: عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : اُسْتُكْرِهَتْ اِمْرَأَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهٗ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا.

(جامع الترمذی ج۱ ص۲۶۹ باب ماجاء فی المرأۃ اذا استکرھت علی الزنا)

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا حضور نے اس عورت پر حد نہیں لگائی اس مرد پر حد قائم کی جس نے اس کے ساتھ کیا تھا۔ (بہار شریعت ۸۹/۹)

﴿شراب پینے کی حد کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲٦۷: يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ. (سورة المائدة: الأية ۸۹/)

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔

احادیث

۱٤۹٦: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ. (السنن لابی داؤد ۵۱۸/۲ باب ماجاء فی السکر)

جابر رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔ (بہار شریعت ۹۶/۹)

۱٤۹۷: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ. (مشكوة المصابيح ۳۱۸ كتاب الامارة)

ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ حضور نے مسکر اور مفتر (یعنی اعضاء کو سست

کرنے والی حواس کو کند کرنے والی مثلاً افیون سے منع فرمایا) (بہار شریعت ۹۶/۹)

۱۴۹۸: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ. (السنن لابی داؤد ۵۱۸/۲ باب ماجاء فی السکر)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز خمر ہے (یعنی خمر کے حکم میں ہے) اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور اس کی مداومت کرتا ہوا مرے اور توبہ نہ کرے وہ آخرت کی شراب نہیں پیئے گا۔ (بہار شریعت ۹۶/۹)

۱۴۹۹: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَوْ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَّشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخُبَالِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا طِيْنَةُ الْخِبَالِ قَالَ: عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْعُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ. (الصحیح لمسلم ۱۶۷/۲ باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام. (مشکوۃ المصابیح ۳۱۷)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پیئے گا اسے طینۃ الخبال سے پلائے گا لوگوں نے عرض کہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ جہنمیوں کا پسینہ یا ان کا عصارہ (نچوڑ) (بہار شریعت ۹۶/۹)

۱۵۰۰: عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدِ الْجُعْفِيِّ اَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْكَرِهَ اَنْ يَّصْنَعَهَا: فَقَالَ: اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ. (الصحیح لمسلم ج۱۶۳/۲ باب تحریم التداوی بالخمر)

طارق بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کے متعلق سوال کیا حضور نے منع فرمایا انہوں نے عرض کی ہم تو اسے دوا کے لیے بناتے ہیں فرمایا یہ دوا نہیں ہے یہ تو خود بیماری ہے۔

(بہار شریعت ۹۶/۹)

۱۵۰۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَرِبَ

الْخَمْرَ وَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا وَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ رُدْغَةِ الْخُبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا رُدْغَةُ الْخُبَالِ قَالَ : عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ .

(السنن لابن ماجه ۲/۲۵۰ باب من شرب الخمر لم ت قبل له صلوة)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص شراب پیئے گا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پیئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پیئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو اللہ قبول فرمائے گا پھر اگر چوتھی مرتبہ پیئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اب اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا اور نہر خبال سے اسے پلائے گا۔ (بہار شریعت ۹/۹۷)

۱۵۰۲ : عَنْ دَيْلَمِ الْحُمَيْرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَنَا بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا وَاَنَا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقُمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ : هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : فَاجْتَنِبُوْهُ فَقُلْتُ : فَاِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ قَالَ : فَاِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ .

(السنن لابی داؤد ۲/۵۱۸ باب ماجاء فی السکر)

دیلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور سخت کام کرنے والے ہیں اور ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں جس وجہ سے ہمیں کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور سردی کا اثر نہیں ہوتا ارشاد فرمایا کیا اس میں نشہ ہوتا ہے؟ عرض کی ہاں فرمایا تو اس سے پرہیز کرو میں نے عرض کی لوگ اسے نہیں چھوڑیں گے فرمایا اگر نہ چھوڑیں تو ان سے قتال کرو۔ (بہار شریعت ۹/۹۷)

۱۵۰۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ. (مشکوۃ المصابیح ۳۱۸ کتاب الامارۃ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا والدین کی نافرمانی کرنے والا اور جوا کھیلنے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مداومت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ۹/۹۷)

۱۵۰۴: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ رَحْمَةً وَهُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ أَنْ أَمْحَقَ الْمَزَامِیْرَ وَالْكُبَّارَاتِ یَعْنِی الْبَرَابِطَ وَالْمَعَازِفَ وَالْاَوْثَانَ الَّتِیْ كَانَتْ تُعْبَدُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَقْسَمَ رَبِّیْ بِعِزَّتِهٖ لَایَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِیْ جَرْعَةً مِنْ خَمْرٍ اِلَّا سَقَیْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِیْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا اَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ وَلَایَسْقِیْهَا صَبِیًّا صَغِیْرًا اِلَّا سَقَیْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِیْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا اَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ وَلَا یَدَعُهَا عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِیْ مِنْ مَخَافَتِیْ اِلَّا سَقَیْتُهَا اِیَّاهُ مِنْ حَظِیْرَةِ الْقُدُسِ. (الترغیب والترهیب ج۳/۲۶۱، ۲۶۲)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے میری عزت کی میرا جو بندہ شراب کی ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو اتنی ہی پیپ پلاؤنگا اور جو بندہ میرے خوف سے چھوڑ دے گا میں اس کو حوض قدس سے پلاؤنگا۔

(بہار شریعت ۹/۹۷)

۱۵۰۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ حَرَّمَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَلَیْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَهْلِهِ الْخَبَثَ. (الترغیب والترهیب ج۳/۲۵۶)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا تین شخصوں پر اللہ نے جنت حرام کردی شراب کی مداومت کرنے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور دیوث جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے۔ (بہار شریعت ۹/۹۷)

۱۵۰۶: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنَ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغُوْطَةِ قِیْلَ: وَمَا نَهْرُ الْغُوْطَةِ؟ قَالَ: نَهْرٌ یَجْرِیْ

مِنْ فُرُوْجِ الْمُومِسَاتِ يُوْذِیْ اَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِمْ. (الترغیب والترهیب ج۲۵۳/۳)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا تین شخص جنت میں داخل نہ ہونگے شراب کی مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ (بہار شریعت ۹۸/۹)

۱۵۰۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مُدْ مِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ کَعَابِدِ وَثَنٍ. (مشكوة المصابيح ۳۱۸ كتاب الامارة)

ابن عباس سے حضور نے فرمایا شراب کی مداومت کرنے والا مرے گا تو خدا اس سے ایسے ملے گا جیسا بت پرست۔ (بہار شریعت ۹۸/۹)

۱۵۰۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حدٌّ مِّنَ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثْنٍ. (السنن لابن ماجه ج١ ص ٢٥٠ باب مد من الخمر)

حضرت ابوہریرہ سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب کی مداومت کرنے والا بت پرست کی طرح ہے۔

۱۵۰۹: عَنْ شَبِيْبٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَوْ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَالْمَعْصُوْرَةَ لَهُ وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ لَهُ وَبَائِعَهَا وَالْمَبْيُوْعَةَ لَهُ وَسَاقِيَهَا وَالْمُسْتَقَاةَ لَهُ حَتّٰى عَدَّ عَشَرَةً مِنْ هٰذَا الضَّرْبِ.

(السنن لابن ماجه ٢٥٠/٢ باب لعنت الخمر على عشرة اوجه)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی بنانے والا اور بنوانے والا اور پینے والا اور اٹھانے والا اور جس کے پاس اٹھا کر لائی گئی اور پلانے والا اور بیچنے والا اور اس کے دام کھانے والا اور خریدنے والا اور جس کے لیے خریدی گئی۔ (بہار شریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ كَانَ يُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَشْرَبِ الْخَمْرَ مَنْ كَانَ يُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ. (الترغيب والترهيب ٢٥٣/٣)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر

ایمان لاتا ہے وہ شراب نہ پیئے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھیں جس پر شراب پی جاتی ہے۔ (بہارشریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّھَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ. (الترغیب والترھیب ج۳/۲۵۷)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا شراب سے بچو کہ وہ برائی کی کنجی ہے۔(بہارشریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۲: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُطِعْتَ وَاِنْ حُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُکْ صَلَاۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّھَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ. (السنن لابن ماجہ ج۲/۲۵۰ والترغیب والترھیب ج۳/۲۵۷)

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے وصیت فرمائی کہ خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا اگر چہ ٹکڑے کردیئے جاؤ اگر چہ جلا دیئے جاؤ اور نماز فرض کو قصداً ترک نہ کرنا کہ جو شخص اسے قصداً چھوڑے اس سے ذمہ بری ہے اور شراب نہ پینا کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔ (بہارشریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۳: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِجْتَنِبُوْا اُمَّ الْخَبَائِثِ فَاِنَّہٗ کَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یَتَعَبَّدُ وَیَعْتَزِلُ النَّاسَ فَعَلِقَتْہُ امْرَأَۃٌ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ خَادِمًا اِنَّا نَدْعُوْکَ لِشَھَادَۃٍ فَدَخَلَ فَطَفِقَتْ کُلَّمَا یَدْخُلُ بَابًا اَغْلَقَتْہُ دُوْنَہٗ حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی امْرَأَۃٍ وَضِیْئَۃٍ جَالِسَۃٍ وَعِنْدَھَا غُلَامٌ وَبَاطِیَۃٌ فِیْھَا خَمْرٌ فَقَالَتْ: اِنَّا لَمْ نَدْعُکَ لِشَھَادَۃٍ وَلٰکِنْ دَعَوْتُکَ لِقَتْلِ ھٰذَا الْغُلَامِ اَوْتَقَعُ عَلَیَّ اَوْ تَشْرَبُ کَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ فَاِنْ اَبَیْتَ صِحْتُ بِکَ وَفَضَحْتُکَ قَالَ: فَلَمَّا رَاٰی اَنَّہٗ لَا بُدَّ لَہٗ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ: اَسْقِیْنِیْ کَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ فَسَقَتْہُ کَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ فَقَالَ: زِیْدِیْنِیْ فَلَمْ تَزَلْ حَتّٰی وَقَعَ عَلَیْھَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّہٗ وَاللّٰہِ لَا یَجْتَمِعُ اِیْمَانٌ وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ فِیْ صَدْرِ رَجُلٍ اَبَدًا. وَلَیُوْشِکَنَّ اَحَدُھُمَا یُخْرِجُ صَاحِبَہٗ. (الترغیب والترھیب ج۳/۲۵۸)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ام الخبائث (شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اس پر فریفتہ ہوگئی اس نے اس کے پاس ایک خادمہ کو بھیجا کہ گواہی کے لئے اسے بلا کر لا وہ بلا کر لاتی جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا خادمہ بند کرتی گئی جب اندر کے مکان میں پہنچا برتن میں شراب ہے اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لئے نہیں بلایا ہے بلکہ اس لئے بلایا ہے کہ یا تو اس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا ایک پیالہ پی اگر تو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی اور تجھے رسوا کردونگی جب اس نے دیکھا کہ مجھے ناچار کچھ کرنا ہی پڑے گا کہا ایک پیالہ شراب کا مجھے پلادے جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے جب خوب پی چکا تو زنا بھی کیا اور لڑکے کو قتل بھی کیا لہذا شراب سے بچو خدا کی قسم ایمان اور شراب کی مداومت مرد کے سینے میں جمع نہیں ہوتے قریب ہے کہ ان میں کا ایک دوسرے کو نکال دے۔ (بہار شریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۴ : عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیُّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا ۔ (السنن لابی داؤد ۱۶۳/۲ باب فی الداذی)

ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت میں کچھ لوگ شراب پیئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور ان کے سروں پر باجے بجائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی یہ لوگ زمین وفسادل لیئے جائیں گے اور ان میں کے کچھ لوگ بندر اور سور بنادیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۹۹/۹)

۱۵۱۵ : عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِیْ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ. (جامع الترمذی ج۱ ص ۱۷۴ باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه)

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شراب پیئے اسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پیئے تو اسے قتل کرڈالو۔ (بہار شریعت ۹۹/۹)

۱۵۱۶ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِیْ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ : ثُمَّ اَتَى النَّبِیُّ ﷺ بَعْدَ

ذٰلِکَ بِرَجُلٍ قَدْشَرِبَ فِی الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهُ وَلَمْ یَقْتُلْهُ .

(جامع الترمذی ج ۱/۲۶۷ من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فی الرابعة فاقتلوه)

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شراب پینے والے کو کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ پھر پیئے تو اس کو قتل کردو چوتھی بار حضور کی خدمت میں شراب خوار لایا گیا اسے کوڑے مارے اور قتل نہ کیا یعنی قتل کرنا منسوخ ہے۔ (بہار شریعت ۹/۹۹)

۱۵۱۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : جَلَدَ النَّبِیُّ ﷺ فِی الْخَمَرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ

(صحیح البخاری ج ۲/۱۰۰۲ باب من امر بضرب الحد فی البیت)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے متعلق شاخوں اور جوتیوں سے مارنے کا حکم دیا۔ (بہار شریعت ۹/۹۹)

۱۵۱۸: عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ: کُنَّا نُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِمْرَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ اِلَیْهِ بِاَیْدِیْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ. (صحیح البخاری ج ۲/۱۰۰۲ باب من امر بضرب الحد فی البیت)

سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ حضور کے زمانہ اور حضرت ابوبکر کے زمانۂ خلافت میں اور حضرت عمر کے ابتدائی زمانۂ خلافت میں شرابی لایا جاتا ہم اپنے ہاتھوں اور جوتوں اور چادروں اور سے مارتے پھر حضرت عمر نے چالیس کوڑے کا حکم دیا پھر جب لوگوں میں سرکشی ہوگئی تو اسی کوڑے کا حکم دیا۔ (بہار شریعت ۹/۹۹)

۱۵۱۹: عَنْ مَالِکٍ عَنْ ثَوْرِبْنِ زَیْدِ الدَّیْلَمِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِسْتَشَارَ فِی الْخَمْرِ یَشْرَبُهَا الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ : نَرٰی اَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِیْنَ فَاِنَّهُ اِذَا شَرِبَ سَکِرَ وَاِذَا سَکِرَ هَذَا وَاِذَا هَذَا افْتَرٰی اَوْ کَمَا قَالَ : فَجَلَدَ عُمَرُ فِی الْخَمْرِ ثَمَانِیْنَ. (مؤطا للامام مالک ۲/۲۰۲ باب ماجاء فی الحد الخمر)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حد خمر کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیئے گا نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا افترا کرے گا لہذا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کوڑے کا حکم دیا۔ (بہار شریعت ۹/۱۰۰)

حد قذف کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۶۸: وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا. (سورۃ الاحزاب / ۵۷)

اور فرماتا ہے۔

۲۶۹: وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. (سورۃ النور آیت / ۳۱)

اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی نہ مانو، اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور سنور جائیں، تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

۱۵۲۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ بِالزِّنَا یُقَامُ عَلَیْهِ الْحَدُّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ كَمَا قَالَ.

(کنز العمال ج۳/ ۸۰ کتاب الحدود حدیث ۱۵۵۰)

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائے قیامت کے دن اس پر حد لگائی جائے گی مگر جب کہ واقع میں وہ غلام ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔ (بہار شریعت ۱۰۴/۹)

۱۵۲۱: عَنْ عِكْرَمَةَ اَنَّ اِمْرَأَةً قَذَفَتْ وَلِيْدَتُهَا فَقَالَتْ : لَهَا يَا زَانِيَةُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ : اَرَأَيْتِهَا تَزْنِي قَالَتْ : لاَ . قَالَ : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتُجْلَدَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَمَانِيْنَ سَوْطًا بِسَوْطٍ مِّنْ حَدِيْدٍ. (کنز العمال ج۱۲۱/۳)

عبد الرزاق عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تو نے زنا کرتے دیکھا ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس کی وجہ سے لوہے کے اسی کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۰۴/۹)

تعزیر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۰: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ. (حجرات / ۱۰)

اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں، اور عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں، اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو، کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کرے تو وہی ظالم ہے۔ (بہار شریعت ۹/۹۹)

احادیث

۱۵۲۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: لِلرَّجُلِ یَا یَهُوْدِیُّ! فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ وَاِذَا قَالَ: یَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ. (الجامع للترمذی ج ۱ ص ۲۷۱ باب ماجاء فیمن یقول للآخر یا مخنث)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے مارو اور مخنث کہہ کر پکارے تو بیس مارو اور اگر کوئی اپنے محارم سے زنا کرے تو اسے قتل کر ڈالو۔ (بہار شریعت ۹/۱۱۲)

۱۵۲۳: عَنْ عَلِیٍّ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ: لِلرَّجُلِ یَا كَافِرُ! یَا خَبِیْثُ! یَا فَاسِقُ! یَا حِمَارُ! قَالَ: لَیْسَ عَلَیْهِ حَدٌّ مَّعْلُوْمٌ یُعَزِّرُ الْوَالِیْ بِمَا رَاٰی. (کنز العمال ج ۳/۱۲۱)

بیہقی نے روایت کی کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک

شخص دوسرے کو کہے اے کافر! اے خبیث! اے فاسق! اے گدھے! تو اس میں کوئی حد مقرر نہیں حاکم کو اختیار ہے جو مناسب سمجھے سزا دے۔ (بہار شریعت ۹/۱۱۲)

۱۵۲۴: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ مَّنْ بَلَغَ حَدًّا فِيْ غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِيْنَ.

(كنز العمال ج۳/۸۰ باب فی محظورات الحدود)

نعمان بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص غیر حد کو حد تک پہنچا دے (یعنی وہ سزا دے جو حد میں ہے) وہ حد سے گزرنے والوں میں ہے۔ (بہار شریعت ۹/۱۱۲)

چوری کی حد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۱: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْ م بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝ (سورة المائدة ۳۸،۳۹)

اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹ ڈالو ان کے کیے ظلم کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

۱۵۲۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَةَ فَتُقْطَعُ یَدُهٗ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُهٗ.

(السنن لابن ماجه ج۱۸۹/۲ باب حد السارق)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا چور پر اللہ کی لعنت کہ بیضہ (خود) چُراتا ہے جس پر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چُراتا ہے اس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)

۱۵۲۶: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ: اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ یَدُهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِیْ عُنُقِهٖ. رواه الترمذی (مشكوة المصابیح ج ص ۳۱٤ باب قطع السرقة والسنن لابن ماجه ج۱۸۹/۲ باب تعلیق الید فی العنق)

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر حضور نے فرمایا وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن پر لٹکا دیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)

۱۵۲۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ نَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَاَخَذَ مِنْ تَحْتِ رَاسِهٖ فَجَاءَ بِسَارِقِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُّقْطَعَ فَقَالَ صَفْوَانُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اُرِدْ هٰذَا رِدَائِيْ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَأْتِيَنِيْ بِهٖ . (السنن لابن ماجه ج۲/ ۱۸۹ باب من سرق من الحرز)

صفوان بن امیہ راوی کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور اپنی چادر کا تکیہ لگا کر مسجد میں سو گئے چور آیا ان کی چادر لے بھاگا انہوں نے اسے پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر لائے حضور نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا صفوان نے عرض کی میرا یہ مطلب نہ تھا یہ چادر اس پر صدقہ ہے ارشاد فرمایا میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا؟ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)

۱۵۲۸ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ نَائِمٌ فَاسْتَلَّ رِدَائَهُ مِنْ تَحْتِ رَاسِهٖ فَتَنَبَّهَ بِهٖ فَلَحِقَهُ فَاَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَتَانِيْ هٰذَا فَاسْتَلَّ رِدَائِيْ مِنْ تَحْتِ رَاسِيْ فَلَحِقْتُهُ فَاَخَذْتُهُ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ صَفْوَانُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ رِدَائِيْ لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يُّقْطَعَ فِيْهِ هٰذَا قَالَ : فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَأْتِيَنِيْ بِهٖ.

(سنن الدارمی ۹۳/۲، ۹٤ باب السارق یوهب من السرقة ارسله)

حضرت ابن عباس سے مروی کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور مسجد میں اپنی چادر کا تکیہ لگا کر سو گئے چور آیا اور ان کی چادر لے بھاگا، انہوں نے اسے پکڑ لیا اور رسول اللہ کی خدمت میں حاضر لائے اور عرض کی یا رسول اللہ میں مسجد میں سو رہا تھا اتنے میں یہ آیا اور میری چادر لے بھاگا میں نے اس کو پکڑ لیا تو سرکار نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا تو صفوان نے کہا یا رسول اللہ میری چادر ہاتھ کاٹنے بھر قیمت کو نہ پہونچے گی ارشاد فرمایا میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا؟

۱۵۲۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَضْرَمِيِّ جَاءَ بِغُلَامٍ لَّهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ اِقْطَعْ يَدَ غُلَامِيْ هٰذَا فَاِنَّهُ سَرَقَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : مَاذَا سَرَقَ ؟ فَقَالَ : سَرَقَ مِرْاٰةَ لِاِمْرَأَتِيْ ثَمَنُهُ سِتُّوْنَ دِرْهَمًا فَقَالَ عُمَرُ : اَرْسِلْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ. (مؤطا امام مالک ص ۲۵۲)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے غلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر لایا اور کہا اس کا ہاتھ کاٹئے کہ اس نے میری بی بی کا آئینہ چرایا ہے امیر المؤمنین نے فرمایا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کہ یہ تمہارا خادم ہے جس نے تمہارا مال لیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)

١٥٣٠: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لاَ يُقْطَعُ الْخَائِنُ وَلاَ الْمُنْتَهِبُ وَلاَ الْمُخْتَلِسُ . (سنن لابن ماجه ج٢/ ١٨٩ باب الخامس والمنتهب والمختلس)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خائن اور لوٹنے والے اور اچک لے جانے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)

١٥٣١: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :لاَ قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَ لاَ كَثَرٍ (السنن لابن ماجه ج١٨٩/٢)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھل اور گابھے کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں یعنی جب کہ پیڑ میں لگے ہوں اور کوئی چورائے۔ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)

١٥٣٢: عَنْ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لاَ قَطْعَ فِيْ تَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلاَ فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ فَإِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحَ اَوِالْجَرِيْنِ فَالْقَطْعُ فِيْهَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ.

(مؤطا امام مالک ٢٤٩)

امام مالک سے روایت ہے حضور نے فرمایا درختوں پر پھل لگے ہوں ان میں قطع نہیں ان بکریوں کے چُرانے میں جو پہاڑ پر ہوں ہاں جب مکان میں آجائیں اور پھل خرمن میں جمع کرلیے جائیں اور سپر (ڈھال) کی قیمت کو پہونچیں تو قطع ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۹)

١٥٣٣: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ . (مؤطا امام مالک ص٢٤٩)

عبداللہ بن عمرو دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے سپر (ڈھال) کی قیمت میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۹)

راہزنی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۲: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْا اَوْ یُصَلَّبُوْا وَتُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

جولوگ اللہ ورسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ قتل کرڈالے جائیں یا انہیں سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مقابل کے کاٹ دیئے جائیں یا جلاوطن کردیئے جائیں یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے مگر وہ کہ تمہارے قابو پانے سے قبل توبہ کرلیں تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (بہار شریعت ۹/۱۲۹،۱۳۰)

احادیث

۱۵۳۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَحِلُّ دَمُ اِمْرَءٍ مُّسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ یُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ یُقْتَلُ اَوْ یُصَلَّبُ اَوْ یُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ اَوْ یَقْتُلُ نَفْسًا فَیُقْتَلُ بِهَا. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ج۲ ص۲۰۸)

ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مرد مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے (۱) محصن ہوکر زنا کرے تو وہ رجم کیا جائے گا (۲) اور جو شخص اللہ ورسول یعنی مسلمانوں سے لڑنے کو نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا اسے سولی دی جائے گی یا جلاوطن کردیا جائے گا (۳) اور جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۹/۱۳۰)

۱۰۳۵ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَبْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ : مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا حَتّٰى صَحُّوْا وَسَمِنُوْا وَقَتَلُوْا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوْا الذَّوْدَ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ فَاَتَى الصَّرِيْخُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى اُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا. (صحیح البخاری ج ۴۲۳/۱)

حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں قبیلہ عکل و عرینہ کے آٹھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہیں مدینہ کی آب و ہوا ناساز گار ہوئی تو عرض کی اے اللہ کے رسول ! ہمارے لیے اونٹنی کے دودھ کا انتظام فرمائیں سرکار نے فرمایا اونٹوں سے جا لگو وہ چلے گئے اور اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پیا یہاں تک کہ وہ صحت مند اور موٹے ہو گئے اور چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹ ہانک لے گئے اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے تو مخبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا تو سرکار نے متعاقبین کو بھیجا تو دن نکلتے نکلتے پکڑ لیے گئے سرکار نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور لوہے کی سلائیاں منگوائیں پھر گرم کی گئیں اور ان کی آنکھوں میں پھیر دیا پھر انہیں سنگستان میں ڈلوا دیا پانی مانگتے تو نہ دیا جاتا یہاں تک کہ مر گئے۔ (بہار شریعت ۱۳۰/۹)

کتاب السیر

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٧٣: أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝ اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَّلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ. (سورة الحج آیت ٣٩، ٤٠)

ان لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک ان کے مدد کرنے پر قادر ہے وہ جن کو ناحق ان کے گھروں سے نکالا گیا محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ کے نام کی کثرت سے یاد ہوتی ہے اور ضرور اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے بے شک اللہ قوی غالب ہے۔

اور فرماتا ہے:

٢٧٤: وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقَاتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قَاتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِيْنَ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظَّالِمِيْنَ.

(سورة البقرة الأية ١٩٣،١٨٩/)

اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو درست نہیں رکھتا اور ایسوں کو جہاں پاؤ مارو اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تم بھی نکال دو اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور ان سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑو جب تک وہ تم

سے وہاں نہ لڑیں اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو کافروں کی یہی سزا ہے اور اگر وہ بعض آجائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے اور اگر وہ بعض آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔ (بہار شریعت ۹/۱۳۲)

احادیث

۱۰۳۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَغَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا۔

(ترغیب ج۲/۲۶۸ باب الترغیب فی الغدوہ فی سبیل اللہ والروحۃ وماجاء بفضل)

انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۹/۱۳۳)

۱۰۳۷: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَھُمْ رَجُلٌ یُّمْسِکُ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ ھَیْعَۃً اَوْ فَزْعَۃً طَارَ عَلٰی مَتْنِہٖ یَبْتَغِی الْقَتْلَ اَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّہٗ وَرَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ فِیْ شَعْفَۃٍ مِّنْ ھٰذِہِ الشِّعْفَاءِ وَبَطْنِ وَادٍ مِنْ ھٰذِہِ الْاَوْدِیَۃِ یُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَیَعْبُدُ رَبَّہٗ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ۔

(ترغیب وترھیب ج۲/۲۴۷ باب طوبیٰ لعبد اٰخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ﷺ سب سے بہتر اس کی زندگی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے ہے جب کوئی خوفناک آواز سنتا ہے یا خوف میں اسے کوئی بلاتا ہے تو اڑ کر پہونچتا ہے (یعنی نہایت جلد) قتل وموت کو اس کی جگہوں میں تلاش کرتا ہے یعنی مرنے کی جگہ سے ڈرتا نہیں ہے یا اس کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے وہاں نماز پڑھتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ (بہار شریعت ج۹/۱۳۳)

۱۰۳۸: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: جَاھِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ۔ (سنن دارمی ج۲/۱۳۲ باب فی جهاد المشرکین باللسان والید)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مشرکین سے جہاد کرو اپنے مال اور جان اور زبان سے یعنی دین حق کی اشاعت میں ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ (بہار شریعت ج۹/۱۳۳)

۱۵۳۹: عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الْمُرَابِطُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنَمّٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤْمَنُ فِيْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ. (الترغیب والترہیب ج۲/۲۴۳)

ترمذی وابوداؤد فضالہ بن عبید سے ودارمی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی فرماتے ہیں ﷺ جو مرتا ہے اس کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے یعنی عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر وہ جو سرحد پر گھوڑا باندھے ہوئے ہے اگر مر جائے تو اس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے (بہار شریعت ج۹/۱۳۳)

۱۵۴۰: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. (صحیح البخاری ج۱/۴۰۵)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ج۹/۱۳۳،۱۳۴)

۱۵۴۱: عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَاتَ فِيْهِ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ. (الترغیب ج۲/۲۴۳)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ایک دن اور رات اللہ کی راہ میں سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک مہینہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور مر جائے تو جو عمل کرتا تھا جاری رہے گا اور اس کا رزق برابر جاری رہے گا اور فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔ (بہار شریعت ۹/۱۳۴)

۱۵۴۲: عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ. (الترغیب ج۲/۲۴۳)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نے فرمایا ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دوسری جگہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۹/۱۳۴)

غنیمت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۵: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ. (سورة الانفال آیت/۱)

نفل کے بارے میں تم سے سوال کرتے ہیں تم فرما دو نفل اللہ و رسول کے لئے ہیں اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۲۷۶: وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْئٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ .(سورة الانفال آیت/٤١)

اور جان لو کہ جو کچھ تم نے غنیمت حاصل کی ہے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ و رسول کے لیے ہے اور قرابت والے یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے۔ (بہار شریعت ج۹/۱۳۹)

احادیث

۱۰٤۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضُعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشكوة المصابيح ص٣٤٨ باب قسمة الغنائم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے پہلے کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ نے ہمارا ضعف و عجز دیکھ کر اسے ہمارے لیے حلال کر دیا۔ (بہار شریعت ج۹/۱۳۹)

۱۰٤٤: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلٰى

الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ : فَضَّلَ اُمَّتِیْ عَلَی الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ.

رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۴۹ باب قسمۃ الغنائم)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے تمام انبیا سے افضل کیا یا فرمایا میری امت کو تمام امتوں سے افضل کیا اور ہمارے لیے غنیمت حلال کی۔

(بہار شریعت ج ۹/۱۳۹)

۱۰۴۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ: لِقَوْمِهٖ : لَا يَتْبَعْنِیْ رَجُلٌ مَلَکَ بُضْعَ اِمْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِیَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰی بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا اَحَدٌ اِشْتَرٰی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقَالَ: لِلشَّمْسِ اِنَّکِ مَامُوْرَةٌ وَاَنَا مَامُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَ تْ يَعْنِی النَّارَ لِتَاْکُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ: اِنَّ فِيْکُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِیْ مِنْ کُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ : فِيْکُمُ الْغُلُوْلُ فَلْيُبَايِعْنِیْ قَبِيْلَتُکَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ : فِيْکُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاؤُا بِرَاسٍ مِثْلَ: رَأْسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا فَجَاءَ تِ النَّارُ فَاَکَلَتْهَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰی ضُعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا . (الجامع الصحیح للبخاری ج ۱/۴۴۰ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلت لکم الغنائم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک نبی (یوشع بن نون علیہ السلام) غزوہ کے لیے تشریف لے گیے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ ایسا شخص میرے ساتھ نہ چلے جس نے نکاح کیا ہے اور ابھی زفاف نہیں کیا ہے اور کرنا چاہتا ہے اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہے اور اس کی چھتیں ابھی تیار نہیں ہوئی ہیں اور نہ وہ شخص جس نے گابھن جانور خریدے ہیں اور بچہ جننے کا منتظر ہے (یعنی جن کے دل کسی کام میں مشغول ہوں وہ نہ چلیں صرف وہ لوگ چلیں جن کو ادھر کا خیال نہ ہو) جب اپنے لشکر کو لے کر قریہ بیت المقدس کے قریب پہونچے وقت عصر آ گیا وہ جمعہ کا دن تھا اور اب ہفتہ کی رات آنے والی ہے جس میں قتال بنی اسرائیل پر حرام تھا انہوں نے آفتاب کو مخاطب کر کے فرمایا تو مامور ہے اور میں مامور ہوں اے

اللہ آفتاب کو روک دے آفتاب رک گیا اور اللہ نے فتح دی اب غنیمتیں جمع کی گئیں اسے کھانے کے لیے آگ آئی مگر اس نے نہیں کھایا (یعنی زمانے میں حکم یہ تھا کہ غنیمت جمع کی جائے پھر آسمان سے آگ اترتی اور سب کو جلا دیتی اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ سمجھا جاتا کہ کسی نے کوئی خیانت کی ہے اور یہاں بھی یہی ہوا) نبی نے فرمایا کہ تم نے خیانت کی ہے لہذا ہر قبیلہ میں سے ایک شخص بیعت کرے بیعت ہوئی ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا فرمایا تمہارے قبیلہ میں سے کسی نے خیانت کی ہے اس کے بعد وہ لوگ سونے کا ایک سر لائے جو گائے کے سر کے برابر تھا اس کو اس غنیمت میں شامل کر دیا پھر حسب دستور آگ آئی اور کھا گئی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم سے قبل کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں تھی اللہ نے ہمارے ضعف و عجز کی وجہ سے اسے حلال کر دیا۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۴۰)

۱۰۴۶: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ: قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْھَمَ لَنَا اَوْ قَالَ: فَاَعْطَانَا مِنْھَا وَمَا قَسَّمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْھَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَھِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرٌ اَوْ اَصْحَابُہٗ اَسْھَمَ لَھُمْ مَعَھُمْ۔ رواہ ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح ۳۵۰ باب قسمۃ الغنائم)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم حبشہ سے واپس ہوئے اس وقت پہونچے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابھی خیبر کو فتح کیا تھا حضور نے ہمارے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ہمیں بھی عطا فرمایا جو لوگ فتح خیبر میں موجود نہ تھے ان میں ہمارے سوا کسی کو حصہ نہ دیا صرف ہماری کشتی والے جتنے تھے حضرت جعفر اور ان کے رفقا نے انہیں کو حصہ دیا۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۴۰)

۱۰۴۷: عَنْ یَزِیْدَ بْنِ ھُرْمُزٍ قَالَ: کَتَبَ نَجْدَۃُ الْحَرُوْرِیِّ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْأَلُہٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَۃِ یَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ ھَلْ یُقَسَّمُ لَھُمَا؟ فَقَالَ: لِیَزِیْدَ اُکْتُبْ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَیْسَ لَھُمَا سَھْمٌ اِلَّا اَنْ یُّحْذَیَا۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۴۸ باب قسمۃ الغنائم)

صحیح مسلم یزید بن ہرمز سے مروی کہ نجدہ حروری نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ غلام اور عورت غنیمت میں حاضر ہوں تو آیا ان کو حصہ ملے گا یزید سے فرمایا کہ لکھ دو کہ ان کے لیے (سہم) نہیں ہے مگر کچھ دیدیا جائے۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۴۰،۱۴۱)

۱۵۴۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَّبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشكوة المصابيح ۳۴۸)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر لشکر میں سے کچھ لوگوں کو لڑنے کے لئے کہیں بھیجتے تو انہیں علاوہ حصہ کے کچھ نفل (انعام) عطا فرماتے۔ (بہار شریعت ج۹ / ۱۴۱)

۱۵۴۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَفْلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِىْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ متفق عليه.

(مشكوة المصابيح ۳۴۸ باب قسمة الغنائم)

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حصہ کے علاوہ خمس میں سے نفل دیا تھا مجھے ایک بڑا اونٹ ملا تھا۔ (بہار شریعت ج۹ / ۱۴۱)

۱۵۵۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَاالْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. رواه ابن ماجه

(مشكوة المصابيح ۳۵۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ذوالفقار بدر کے دن نفل میں ملی ہوتی تھی۔ (بہار شریعت ج۹ / ۱۴۱)

۱۵۵۱: عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَةِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِىْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

(الصحیح للبخاری ج۱ / ۴۳۹ باب قول الله تعالیٰ فان لله خمسه والرسول)

خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق گھس پڑتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہے۔ (بہار شریعت ج۹ / ۱۴۱)

۱۵۵۲: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: دَنَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ سِنَامِهٖ ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِىْ مِنْ هٰذَا الْفَيْئِ شَيْئٌ وَلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمُخِيْطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِىْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً

فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَمَّا مَا کَانَ لِیْ وَلِبَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَھُوَ لَکَ فَقَالَ : اَمَّا اِذَا بَلَغْتُ مَا اَرٰی فَلَا اَرَبَ لِیْ فِیْھَا وَنَبَذَھَا. رواہ ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح ۳۵۱)

ابوداؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی حضور اقدس ﷺ ایک شتر کے پاس تشریف لائے اس کے کوہان سے ایک بال لے کر فرمایا اے لوگو! اس غنیمت میں سے میرے لیے کچھ نہیں ہے (بال کی طرف اشارہ کرکے) اور یہ بھی سوائے خمس کے (کہ یہ میں لونگا) وہ بھی تمہارے ہی اوپر رد ہوجائے گا لہذا سوئی اور تاگا جو کچھ تم نے لیا ہے حاضر کرو ایک شخص اپنے ہاتھ میں بالوں کا گچھا لے کر کھڑا ہوا اور عرض کہ میں نے پالان درست کرنے کے لیے یہ بال لیے تھے حضور نے فرمایا اس میں میرا اور بنی عبدالمطلب کا جو کچھ حصہ وہ جو تمہیں دیا اس شخص نے کہا جب اس کا معاملہ اتنا بڑا ہے تو مجھے ضرورت نہیں یہ کہہ کر واپس کردیا۔ (بہار شریعت ج ۹/ ۱۴۱)

۱۵۵۳ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ شَرْیِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقَسَّمَ . رواہ الدارمی (مشکوۃ المصابیح ۳۵۱)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے قبل تقسیم غنیمت کو خریدنے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ج ۹/ ۱۴۱)

جزیہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۷: وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ بَيْنَ الْاَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ. (سورة الحشر آيت ۶،۷)

اللہ نے کافروں سے جو کچھ اپنے رسول کو دلایا اس پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط فرمادیتا ہے اور اللہ ہر شئی پر قادر ہے جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے دلایا وہ اللہ و رسول کے لیے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے (یہ اس لئے بیان کیا گیا کہ) تم میں کے مالدار لوگ لینے دینے نہ لگیں اور جو کچھ رسول تم کو دیں اسے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز آجاؤ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے۔ (بہار شریعت ج۹/۱۵۴،۱۵۵)

احادیث

۱۵۵۴: عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِيْ مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عَدْلَهٗ مِنَ الْمُعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ.

رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح ۳۵۳)

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو یہ فرمادیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں یا اس قیمت کا معافری یہ ایک کپڑا ہے جو یمن میں ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ج۹/۱۵۵)

۱۵۵۵ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ : لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِیْ اَرْضٍ وَاحِدَۃٍ وَلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ جِزْیَۃٌ . رواہ احمد والترمذی وابوداود (مشکوۃ المصابیح ۳۵۳)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایک زمین میں دو قبیلے درست نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں۔ (بہار شریعت ج۹/۱۵۵)

۱۵۵۶ : عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَاھُمْ یُضَیِّفُوْنَا وَلَاھُمْ یُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَیْھِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاخُذُ مِنْھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاخُذُوْا کُرْھًا فَخُذُوا . رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ۳۵۳)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کافروں کے ملک میں جاتے ہیں وہ نہ ہماری مہمانی کرتے ہیں اور نہ ہمارے حقوق ادا کرتے ہیں اور ہم خود جبراً لینا اچھا نہیں سمجھتے (اور اس کی وجہ سے ہم کو بہت ضرر ہوتا ہے) ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے حقوق خوشی سے نہ دیں تو جبراً وصول کرو۔ (بہار شریعت ج۹/۱۵۵)

۱۵۵۷ : عَنْ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْیَۃَ عَلٰی اَھْلِ الذَّھَبِ اَرْبَعَۃَ دَنَانِیْرَ وَعَلٰی اَھْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا مَعَ ذٰلِکَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِیْنَ وَضِیَافَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ. رواہ مالک (مشکوۃ المصابیح ۳۵۳)

اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ جزیہ مقرر کیا سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور اس کے علاوہ مسلمانوں کی خوراک اور تین دن کی مہمانی ان کے ذمہ تھی۔ (بہار شریعت ج۹/۱۵۵)

مرتد کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۸: وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاُولٰئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ.(سورۃ البقرۃ آیت/۲۱۷)

تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور فرماتا ہے:

۲۷۹: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلاَ یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لاَئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ.

(سورۃ المائدۃ آیت/۵۴)

اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم لائے گا جو اللہ کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ کو محبوب رکھے گی مسلمانوں کے سامنے ذلیل اور کافروں پر سخت ہوگی وہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۰: قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیَاتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ ○ لاَ تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ .(سورۃ التوبۃ آیت/۶۵)

تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ (بہار شریعت ج ۱۶۱/۹)

احادیث

۱۵۵۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَّرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ. رواه البخاری وفی روایة لَّهُمَا یَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (مشکوة المصابیح ص ۴۱۱ باب حفظ اللسان)

امام بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶۱/۹)

۱۵۵۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبِ الزَّانِیْ وَالْمُفَارِقِ لِدِیْنِهِ التَّارِکِ الْجَمَاعَةَ.

(صحیح البخاری ۱۰۱۶/۲ باب قول الله ان النفس بالنفس)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور ثیب زانی اور دین سے نکل جانے والا جو جماعت مسلمین چھوڑ دیتا ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶۱/۹، ۱۶۲)

١٥٦٠: عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اُتِیَ عَلِیٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ کُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لَنَهْیِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ. (صحیح البخاری ج۲/۱۰۲۳ باب حکم المرتد)

عکرمہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں چند زندیق پیش کیے گیے انہوں نے ان کو جلا دیا جب یہ خبر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پہونچی تو یہ فرمایا کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا فرمایا کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو اور میں انہیں قتل کرتا اس لیے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص اپنے دین کو بدل دے اسے قتل کر ڈالو۔ (بہار شریعت ج۹/۱۶۲)

لقیط کا بیان

احادیث

۱۵۶۱: عَنْ مَالِکٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ جَمِیْلَةَ اَنَّهٗ وَجَدَ مَنْبُوْذًا فِیْ عَهْدِ عُمَرَ فَجِئْتُ بِه فَقَالَ : مَاحَمَلَکَ عَلٰی اَخْذِ هٰذِهِ النَّسَمَةِ ؟ قَالَ : وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَاَخَذْتُهَا فَقَالَ عَرِیْفُهٗ اِنَّهٗ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَهُوَ حُرٌّ وَعَلَیْنَا نَفَقَتُهٗ وَاَخْرَجَهُ الشَّافِعِیُّ عَنْهُ وَرَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَالِکٍ فِیْ اٰخِرِهٖ هُوَ حُرٌّ وَ لَاؤُهٗ لَکَ وَنَفَقَتُهٗ مِنْ بَیْتِ الْمَالِ .(کنزالعمال ج۷/۳۲۸ بَابُ اللَّقِیْطِ مِنْ قِسْمِ الْاَفْعَالِ حدیث ۳۸۵۱ والدرایة فی تخریج احادیث الھدایة علی ھامش الھدایة ج۲/۶۱۱ کتاب اللقیط و مؤطا للامام مالک علی ھامش ابن ماجة ج۲/۲۱۹)

امام مالک نے ابو جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک پڑا ہوا بچہ پایا کہتے ہیں میں اسے اٹھالایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا انہوں نے فرمایا تم نے اسے کیوں اٹھایا جواب دیا کہ میں نہ اٹھاتا تو ضائع ہوجاتا پھر ان کی قوم کے سردار نے کہا اے امیر المؤمنین یہ مرد صالح ہے یعنی یہ غلط نہیں کہا فرمایا اسے لے جاؤ یہ آزاد ہے اس کا نفقہ ہمارے ذمہ ہے یعنی بیت المال سے دیا جائے گا۔ (بہارشریعت ۲/۱۰)

۱۵۶۲: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: کَانَ عُمَرُ اِذَا اُتِیَ بِاللَّقِیْطِ فَرَضَ لَهٗ مَا یَصْلُحُهٗ رِزْقًا یَّاخُذُهٗ وَلِیُّهٗ کُلَّ شَهْرٍ وَیُوْصِیْ بِهٖ خَیْرًا وَیَجْعَلُ لَهٗ رِضَاعَهٗ فِیْ بَیْتِ الْمَالِ وَنَفَقَتَهٗ. (الدرایة فی تخریج احادیث الھدایة علی ھامش الھدایة ج۲/۶۱۱ باب اللقیط)

سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لقیط لایا جاتا تو اس کے مناسب حال کچھ مقرر فرمادیتے کہ اس کا ولی (ملتقط) ماہ بماہ لے جایا کرے اور اس کے متعلق بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے اور اس کی رضاعت کے مصارف اور دیگر اخراجات بیت

المال سے مقرر کرتے۔ (بہارشریعت ۱۰/۲)

۱۵۶۳: عَنْ تَمِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اَنَّهُ وَجَدَ لَقِيْطًا فَاَتىٰ بِهٖ اِلىٰ عَلِيٍّ فَاَلْحَقَهُ عَلِيٌّ عَلىٰ مَائَةٍ) (الدراية فى تخريج احاديث الهداية على هامش الهداية ج۶۱۱/۲ كتاب اللقيط)

تمیم رضی اللہ عنہ نے ایک لقیط پایا اسے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس لائے انہوں نے اسے اپنے ذمہ لیا۔ (بہارشریعت ۱۰/۲)

۱۵۶۴: اَنَّ رَجُلًا اِلْتَقَطَ لَقِيْطًا فَجَاءَ بِهٖ اِلىٰ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فَقَالَ: هُوَ حُرٌّ وَ لَاَنْ اَكُوْنَ وَلَيْتُ مِنْ اَمْرِهٖ مِثْلَ الَّذِىْ وَلَيْتَ اَنْتَ كَانَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. (الجوهرة النيرة شرح مختصر القدورى ج ۲ ص۳۷ كتاب اللقيط والبدائع الصنائع من ترتيب الشرائع ج۶/۱۹۸)

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے لقیط پایا اسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے فرمایا یہ آزاد ہے اور اگر میں اس کا متولی ہوتا تو مجھے فلاں فلاں چیز سے یہ زیادہ محبوب ہوتا۔ (بہارشریعت ۱۰/۲-۳)

لقطہ(۱) کا بیان

۱۰۶۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ آوىٰ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا. (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱۱۷/٤ حديث زيد بن خالد جهنی رضی الله عنه وشرح معانی الآثار ج۲/۲۷٤ باب اللقیط)

زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص کسی کی گم شدہ چیز کو پناہ دے (اٹھائے) وہ خود گمراہ ہے اگر تشہیر کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ (بہار شریعت ۱۰/۵)

۱۰۶۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ: لَا تَحِلُّ اللُّقْطَةُ فَمَنِ الْتَقَطَ شَيْئًا فَلْيُعَرِّفْهُ سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ فَلْيَرُدَّ اِلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَاتِ فَلْيَتَصَدَّقْ بِهٖ.

(الدراية فی تخريج احاديث الهداية علی هامش الهداية ج۲/٦١٤)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے متعلق سوال ہوا ارشاد فرمایا لقطہ حلال نہیں اور جو شخص پڑا مال اٹھائے اس کی ایک سال تک تشہیر کرے اگر مالک آجائے تو اسے دیدے اور نہ آئے تو صدقہ کردے۔ (بہار شریعت ۱۰/۶)

۱۰۶۷: عَنِ الْجَارُوْدِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ.

(سنن الدارمی ج۲/۱۷۹ باب فی الضالة)

دارمی نے جارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کا شعلہ ہے یعنی اس کا اٹھالینا سبب عذاب ہے اگر یہ مقصود ہو کہ خود مالک بن بیٹھے۔ (بہار شریعت ۱۰/۵،۶)

۱۰۶۸: عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَوَا عَدْلٍ اَوْ ذَوَیْ عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ. (مشكوة المصابيح ص ۲٦۲ والدراية فی تخريج

(۱) لقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ ۱۲

احاديث الهداية على هامش الهداية ج ٦١٢/٢ و مسند الامام احمد بن حنبل ج ١٦٢/٤
حديث عياض بن حمار المجاشعي رضي الله عنه)

عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص پڑی ہوئی چیز پائے تو ایک یا دو عادل کو اٹھاتے وقت گواہ کرے اور اسے نہ چھپائے اور نہ غائب کرے پھر اگر مالک مل جائے تو اسے دیدے ورنہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ (بہار شریعت ٦/١٠)

١٥٦٩ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَدَ دِیْنَارًا فَاَتٰی بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَاَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَاَکَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَکَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَتَتْ اِمْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یَا عَلِیُّ اَدِّ الدِّیْنَارَ. رواه ابو داؤد

(مشكوة المصابيح ص ٢٦٢ باب اللقيط)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک دینار پایا اسے فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لائے اور رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا (یعنی اس وقت ان کو ضرورت تھی یہ پوچھا کہ صرف کرسکتا ہوں یا نہیں؟) ارشاد فرمایا یہ اللہ نے رزق دیا ہے خود رسول اللہ ﷺ نے بھی اس سے کھایا اور علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما نے بھی کھایا پھر ایک عورت دینار ڈھونڈتی آئی حضور نے ارشاد فرمایا اے علی وہ دینار اسے دیدو۔

(بہار شریعت ٦/١٠)

١٥٧٠ : عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهُ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ : اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِکَاءَ هَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَانُکَ بِهَا قَالَ : فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ : هِیَ لَکَ اَوْ لِاَخِیْکَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ : فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَکَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَلْقَاهَا رَبُّهَا .

(صحيح البخاری ج١ ص ٣٢٨)

زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے لقطہ کے متعلق سوال کیا ارشاد فرمایا اس ظرف یعنی تھیلی اور بندش کو شناخت کرلو پھر

ایک سال اس کی تشہیر کرو اگر مالک مل جائے تو دیدو ورنہ تم جو چاہو کرو اس نے دریافت کیا گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے (یعنی اس کا لینا جائز ہے کہ کوئی نہیں لے گا تو بھیڑیا لے جائے گا) اس نے دریافت کیا گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا تم اسے کیا کرو گے؟ اس کے ساتھ اس کی مشک اور جوتا ہے وہ پانی کے پاس آکر پانی پی لے گا اور درخت کھاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک پالے گا یعنی اس کے لینے کی اجازت نہیں۔ (بہارشریعت ۱۰/۶،۷)

١٥٧١: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ. رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح باب اللقطة ٢٦٢)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عصا اور کوڑے اور رسی اور اس جیسی چیزوں کو اٹھا کر اسے کام میں لانے کی رخصت دی ہے۔

(بہارشریعت ۱۰/۷)

١٥٧٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ: ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَاءِ اَشْهِدُهُمْ فَقَالَ: كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَقَالَ: فَائْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ: كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ: صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يُقَدِّمُ عَلَيْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِيْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ خَشْبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَصَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضَعَهَا ثُمَّ اَتٰى بِهَا اِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا اَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَأَلَنِيْ كَفِيْلًا فَقُلْتُ: كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا فَرَضِيَ بِكَ فَسَأَلَنِيْ شَهِيْدًا فَقُلْتُ: كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَرَضِيَ بِكَ وَاِنِّيْ جَهَدْتُ اَنْ اَجِدَ مَرْكَبًا اَبْعَثُ اِلَيْهِ الَّذِيْ لَهٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّيْ اِسْتَوْدَعْتُكَهَا فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ وَلَجَتْ فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ اِلٰى بَلَدِهٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا جَاءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا بِالْخَشْبَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَالُ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ فَاَتٰى بِاَلْفِ دِيْنَارٍ وَقَالَ: وَاللّٰهِ مَازِلْتُ جَاهِدًا فِيْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لِاٰتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ

اَتَيتُ فِيهِ قَالَ: هَلْ كُنتَ بَعَثتَ اِلَيَّ شَيْئًا ؟ قَالَ : اُخبِرُکَ اَنِّیْ لَمْ اَجِدْ مَرْکَبًا قَبْلَ الَّذِیْ جِئتُ بِہٖ قَالَ : فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَدّٰی عَنکَ الَّذِیْ بَعَثتَ فِی الْخَشَبَةِ فَانْصَرَفَ بِالْفِ دِیْنَارٍ رَاشِدًا. (صحیح البخاری ج ۱/ ۳۰٦)

صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار قرض مانگے اس نے کہا گواہ لاؤ جن کو گواہ بنالو اس نے کہا کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا اللہ کی گواہی کافی ہے اس نے کہا کسی کو ضامن لاؤ اس نے کہا کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلاً اللہ کی ضمانت کافی ہے اس نے کہا تو نے سچ کہا اور ایک ہزار دینار اسے دے اور ادا کی ایک میعاد مقرر کر دی اس شخص نے سمندر کا سفر کیا اور جو کام کرنا تھا انجام کو پہنچا پھر جب میعاد پوری ہونے کا وقت آیا تو اس نے کشتی تلاش کی کہ جا کر اس کا دین ادا کرے مگر کوئی کشتی نہ ملی ناچار اس نے ایک لکڑی میں سوراخ کر کے ہزار اشرفیاں بھر دیں اور ایک خط لکھ کر اس میں رکھا اور خوب اچھی طرح بند کر دیا پھر اس لکڑی کو دریا کے پاس لایا اور یہ کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے قرض طلب کیا اس نے کفیل مانگا میں نے کہا کفی باللّٰہ کفیلا ۔ وہ تیری کفالت پر راضی ہو گیا پھر اس نے گواہ مانگا میں نے کہا کفی باللہ شہیدا وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا اور میں نے پوری کوشش کی کہ کوئی کشتی مل جائے تو اس کا دین پہنچا دوں مگر میسر نہ آئی اور اب یہ اشرفیاں میں تجھ کو سپرد کرتا ہوں (یہ کہہ کر) وہ لکڑی دریا میں پھینک دی اور واپس آیا مگر برابر کشتی تلاش کرتا رہا کہ اس شہر کو جائے اور دین ادا کرے اب وہ شخص جس نے قرض دیا تھا ایک دن دریا کی طرف گیا کہ شاید کسی کشتی پر اس کا مال آتا ہو کہ دفعۃً وہی لکڑی ملی جس میں اشرفیاں بھری تھیں اس نے یہ خیال کر کے کہ گھر میں جلانے کے کام آئے گی اس کو لے لیا جب اس کو چیرا تو اشرفیاں اور خط ملا پھر کچھ دنوں بعد وہ شخص جس نے قرض لیا تھا ہزار دینار لے کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم میں برابر کوشش کرتا رہا کہ کوئی کشتی مل جائے تو تمہارا مال تم کو پہنچا دوں مگر آج سے پہلے کوئی کشتی نہ ملی اس نے کہا تم نے میرے پاس کوئی چیز بھیجی تھی اس نے کہا میں کہہ تو رہا ہوں کہ آج سے پہلے مجھے کوئی کشتی نہیں ملی اس نے کہا جو کچھ تم نے لکڑی میں بھیجا تھا خدا نے اس کو تمہاری طرف سے پہنچا دیا اپنی ایک ہزار اشرفیاں لے کر بامراد واپس ہوا۔ (بہار شریعت ۱۰/ ۸،۷)

مفقود(۱) کا بیان

١٥٦٣ : عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :اِمْرَأَةُ الْمَفْقُوْدِ هِيَ اِمْرَأَتُهُ حَتّٰى يَاتِيَهَا الْبَيَانُ . رواه الدار قطنی

(الدراية فی تخريج احاديث الهداية علی هامش الهداية ج٦٢٢/٢ كتاب المفقود)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مفقود کی عورت جب تک بیان نہ آجائے (یعنی اس کی موت یا طلاق نہ معلوم ہو) اس کی عورت ہے۔

١٥٧٤ : اَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ : فِيْ اِمْرَأَةِ الْمَفْقُوْدِ هِيَ اِمْرَأَةٌ اُبْتُلِيَتْ فَلْتَصْبِرْ حَتّٰى يَاتِيَهَا مَوْتٌ اَوْ طَلَاقٌ .

(الدراية فی تخريج احاديث الهداية ج٦٢٢/٢ كتاب المفقود)

عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مفقود کی عورت کے متعلق فرمایا کہ وہ ایک عورت ہے جو مصیبت میں مبتلا کی گئی اس کو صبر کرنا چاہئے جب تک موت یا طلاق کی خبر نہ آئے۔ (بہار شریعت ١٠/١٧)

١٥٧٥ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اِمْرَأَةَ الْمَفْقُوْدِ مُنْتَظِرَةٌ اَبَدًا اَخْرَجَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ اَبِيْ قُلَابَةَ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالشَّعْبِيِّ وَالنَّخَعِيِّ كُلُّهُمْ قَالُوْا : لَيْسَ لَهَا اَنْ تَزَوَّجَ حَتّٰى تَتَبَيَّنَ مَوْتُهُ. (حاشية مختصر القدوری كتاب المفقود و الدراية فی تخريج احاديث الهداية ج٦٢٢/٢)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے کہ اس کو ہمیشہ انتظار کرنا چاہئے اور ابو قلابہ و جابر بن یزید و شعبی و ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔

(بہار شریعت ١٠/١٧)

(۱) مفقود اسے کہتے ہیں جس کا کوئی پتہ نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا۔ ۱۲

شرکت (۱) کا بیان

۱۵۷۶ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ الْقَوْمِ وَاَمْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نَحْرِ اِبِلِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ : مَابَقَاءُكُمْ بَعْدَ اِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا بَقَاءُهُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُوْنَ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطْعٌ وَجَعَلُوْهُ عَلَى النِّطْعِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِاَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ .

(صحيح البخاری ج۱/۳۳۷/۳۳۸ باب الشركة فی الطعام الخ ومسلم ج۲/۱ ٤)

صحیح بخاری میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں ایک غزوہ میں لوگوں کے توشہ میں کمی پڑ گئی لوگوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اونٹ ذبح کرنے کی اجازت طلب کی (کہ اسی کو ذبح کر کے کھالیں گے) حضور نے اجازت دیدی پھر لوگوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی انہوں نے خبر دی (کہ اونٹ ذبح کرنے کی ہم نے اجازت حاصل کر لی ہے) حضرت عمر نے فرمایا اونٹ ذبح کر ڈالنے کے بعد تمہاری بقا کی کیا صورت ہوگی؟ یعنی جب سواری نہ رہے گی اور پیدل چلو گے تو تھک جاؤ گے اور کمزور ہو جاؤ گے پھر دشمنوں سے جہاد کیوں کر سکو گے اور یہ ہلاکت کا سبب ہوگا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ اونٹ ذبح ہو جانے کے بعد لوگوں کی بقا کی کیا صورت ہوگی؟ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اعلان کر دو کہ جو کچھ توشہ لوگوں کے پاس بچا ہے وہ حاضر لائیں ایک دسترخوان بچھا دیا گیا لوگوں کے پاس جو کچھ توشہ بچا ہوا تھا لا کر اس دسترخوان پر جمع کر دیا رسول اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے اور دعا کی پھر لوگوں سے فرمایا اپنے

---

(۱) شرکت کی دو قسمیں ہیں (۱) شرکت ملک (۲) شرکت عقد
شرکت ملک کی تعریف یہ ہے کہ چند شخص ایک شی کے مالک ہوں اور باہم عقد شرکت نہ ہوا ہو اور شرکت عقد یہ ہے کہ باہم شرکت عقد کیا ہو ۱۲

اپنے برتن لاؤ سب نے اپنے اپنے برتن بھر لیے پھر حضور نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۹)

۱۵۷۷: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اُرْمِلُوْا فِیْ الْغَزْوِ وَقَلَّ طَعَامُ عَیَالِهِمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَهُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَیْنَهُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِیَّةِ فَهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ.

(صحیح البخاری ج ۳۳۸/۱ باب الشرکة فی الطعام)

ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اشعری کے لوگوں کا جب غزوہ میں توشہ کم ہو جاتا ہے یا مدینہ ہی میں ان کے اہل وعیال کے کھانے میں کمی ہو جاتی ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے تو سب کو ایک کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں پھر برابر برابر بانٹ لیتے ہیں (اس اچھی خصلت کی وجہ سے) وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

(بہار شریعت ۱۰/۲۰)

۱۵۷۸: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهَبٍ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَکَانَ قَدْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ ﷺ وَذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ زَیْنَبُ بِنْتُ حُمَیْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَایِعْهُ فَقَالَ : هُوَ صَغِیْرٌ فَمَسَحَ رَاسَهٗ وَدَعَا لَهٗ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ کَانَ یَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَی السُّوْقِ فَیَشْتَرِیْ الطَّعَامَ فَیَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَیْرِ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِکْنَا فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَکَ بِالْبَرَکَةِ فَیُشْرِکُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ کَمَا هِیَ فَیَبْعَثُ بِهَا اِلَی الْمَنْزِلِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ : لِلرَّجُلِ اَشْرِکْنِیْ فَاِذَا سَکَتَ فَیَکُوْنُ شَرِیْکُهٗ بِالنِّصْفِ .

(صحیح البخاری ۳۴۰/۱ باب الشرکة فی الطعام وغیرہ)

عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ زینب بنت حمید رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر لائیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کو بیعت فرمالیجئے فرمایا یہ چھوٹا بچہ ہے پھر ان کے سر پر حضور نے ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی ان کے پوتے زہرہ بن معبد کہتے ہیں کہ میرے دادا عبداللہ بن ہشام مجھے بازار لے جاتے اور وہاں غلہ خریدتے تو ابن عمر و ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سے ملتے اور کہتے ہمیں بھی شریک کر لو کیوں کہ رسول اللہ نے تمہارے لیے دعائے برکت کی ہے اور وہ انہیں بھی شریک کر لیتے اور بسا اوقات ایک مسلم اونٹ نفع میں مل جاتا اور

اسے گھر بھیج دیا کرتے۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۱۵۷۹: يُذْكَرُ اَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ اٰخَرُ فَرَاٰى عُمَرُ اَنَّ لَهُ شِرْكَةً.

(الجامع الصحيح للبخاري ج ۱ ص ۳٤٠ باب الشركة في العطام)

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ اگر ایک شخص دام ٹھہرا رہا ہے دوسرے نے اشارہ کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق یہ حکم دیا کہ یہ اس کا شریک ہو گیا۔ (یعنی شرکت کے لیے اشارہ کافی ہے زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں ہے)۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۱۵۸۰: عَنْ سَائِبِ بْنِ اَبِى السَّائِبِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: لِلنَّبِىِّ ﷺ كُنْتَ شَرِيْكِىْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَكُنْتَ خَيْرَ شَرِيْكٍ لَا تُدَارِىْ وَلَا تُمَارِىْ.

(الدراية في تخريج احاديث الهداية على هامش الهداية ج۲/٦۲٤ كتاب الشركة)

سائب بن ابی السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی زمانۂ جاہلیت میں حضور میرے شریک تھے اور حضور بہتر شریک تھے کہ نہ مجھ سے مدافعت کرتے اور نہ جھگڑا کرتے۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۱۵۸۱: عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمْ. (سنن ابى داؤد ج۲/٤٨٠ باب فى الشركة)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دو شریکوں کا میں ثالث رہتا ہوں جب تک ان میں کوئی اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت نہ کرے اور جب خیانت کرتا ہے تو ان سے جدا ہو جاتا ہوں۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۱۵۸۲: اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمٰنُ بْنُ اَبِىْ مُسْلِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ: اِشْتَرَيْتُ اَنَا وَشَرِيْكٌ لِىْ شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيْئَةً فَجَاءَ نَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ اَنَا وَشَرِيْكِىْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَسَاَلْنَا النَّبِىَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَاكَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوْهُ وَمَا كَانَ نَسِيْئَةً فَرُدُّوْهُ.

(صحيح البخارى ج۱/۳٤٠ باب الاشتراك فى الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ الخ)

امام بخاری و امام احمد نے روایت کی کہ زید بن ارقم و براء بن عازب رضی اللہ عنہما دونوں شریک تھے اور انہوں نے چاندی خریدی تھی کچھ نقد اور کچھ ادھار حضور اقدس ﷺ کو خبر پہنچی تو فرمایا کہ جو نقد خریدی ہے وہ جائز ہے اور جو ادھار خریدی ہے اسے واپس کر دو (بہار شریعت ۲۱/۱۰)

﴿وقف کا بیان﴾

احادیث

۱۵۸۳ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةِ اَشْیَاءٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْعِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَهٗ .

(صحیح البخاری ج۲/ ٤١ وابو داؤد ۲/ ۳۹۸ باب ماجاء فی الصدقة عن المیت)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب انسان مرجاتا ہے اس کے عمل ختم ہوجاتے ہیں مگر تین چیزوں سے (کہ مرنے کے بعد ان کے ثواب اعمال نامہ میں درج ہوتے رہتے ہیں) (۱) صدقہ جاریہ، (مثلاً مسجد بنادی، مدرسہ بنایا کہ اس کا ثواب برابر ملتا رہے گا) (۲) یا علم جس سے اس کے مرنے کے بعد لوگوں کو نفع پہونچتا رہتا ہے (۳) یا نیک اولاد چھوڑ جائے جو مرنے کے بعد اپنے والدین کے لیے دعا کرتی رہے۔ (بہار شریعت ۱۰/ ۴۹)

۱۵۸٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : اَصَابَ عُمَرُ بِخَیْبَرَ اَرْضًا فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ مِنْهُ فَكَیْفَ تَاْمُرُنِیْ بِهٖ ؟ قَالَ : اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ اَنَّهٗ لَا یُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا یُوْهَبُ وَلَا یُوْرَثُ فِی الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰی وَالرِّقَابِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالضَّیْفِ وَابْنِ السَّبِیْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَهَا اَنْ یَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ یُطْعِمَ صَدِیْقًا غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ فِیْهِ .

(صحیح البخاری ۱/ ۳۸۸، ۳۸۹ ومسلم ج۲/ ٤١ باب الوقف و کیف یکتب)

میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھ کو ایک زمین خیبر میں ملی ہے کہ اس سے زیادہ نفیس کوئی مال مجھ کو کبھی نہیں ملا حضور اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو اصل کو روک لو (وقف کردو) اور اس کے منافع کو تصدق

کردو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس طور پر وقف کیا کہ اصل نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے نہ اس میں وراثت جاری ہو اور اس کے منافع فقرا اور رشتہ والوں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر و مہمان میں خرچ کیے جائیں اور خود متولی اس میں سے معروف کے ساتھ کھائے یا دوسرے کو کھلائے تو حرج نہیں بشرطیکہ اس میں سے مال جمع نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۰/۴۹،۵۰)

١٥٨٥ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ قَالَ : حَبَّسَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَامِ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ دُوْرَهُمْ .

(كنز العمال ج٨ ص٣٢٣ حديث ٥٤٦٢ كتاب الوقف)

محمد بن عبد الرحمٰن قرشی راوی کہ حضرت عثمان بن عفان و زبیر بن عوام و طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم نے اپنے مکانات وقف کئے تھے۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۰)

١٥٨٦ : عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اِشْتَرَطَ فِیْ صَدَقَتِهٖ اَنَّهَا لِذِیْ الدِّيْنِ وَالْفَضْلِ مِنْ اَكَابِرِ وَلَدِهٖ .

(كنز العمال ج٨ ص ٣٢٣ حديث ٥٤٦٣ كتاب الوقف)

ابن عساکر نے ابی معشر سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط کی تھی کہ ان کے اکابر اولاد سے جو دیندار اور صاحب فضل ہو اس کو دیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۰)

١٥٨٧ : عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ صَدَقَةٍ اَفْضَلُ ؟ قَالَ : اَلْمَاءُ قَالَ : فَحَفَرَ بِيْرًا وَقَالَ : هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ .

(السنن لابی داؤد ج١/٢٣٦ باب فی فضل سقی الماء)

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ راوی انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا تھا میں ایصال ثواب کے لیے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں) تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا پانی (کہ پانی کی وہاں کمی تھی اور اس کی زیادہ حاجت تھی) انہوں نے ایک کنواں کھودوایا اور کہدیا کہ یہ سعد کی ماں کے لیے ہے یعنی اس کا ثواب میری ماں کو پہنچے۔

(بہار شریعت ۱۰/۵۰)

١٥٨٨: عَنْ ثُمَامَةِ بْنِ حَزْنِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ؟ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ: مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ فِيْهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَجَعَلْتُ دَلْوِيْ فِيْهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّهُمُ الْيَوْمَ يَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ؟ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ صُلْبِ مَالِيْ قَالَ: قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ؟ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ ﷺ: مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَزِدْتُّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ: اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ؟ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى سَقَطَتْ حِجَارَةٌ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: اسْكُنْ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا لِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُتَقَارِبَانِ فِيْهِ.

(سنن الدارقطني ج٤/١٩٦ باب وقف المساجد والسقايات)

ثمامہ بن حزن قشیری راوی کہتے ہیں میں واقعہ دار میں حاضر تھا (یعنی جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کا محاصرہ کیا تھا جس میں وہ شہید ہوئے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بالا خانہ سے سر نکال کر لوگوں سے فرمایا میں تم کو اللہ اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم کو معلوم ہے؟ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ میں سوا بیر رومہ کے شیریں پانی نہ تھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اس میں اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ کر دے یعنی وقف کر دے کہ تمام مسلمان اس سے پانی بھریں اور اس کو اس کے بدلے جنت میں بھلائی ملے گی تو میں نے اسے

اپنے خاص مال سے خریدا اور آج تم نے اسی کوئیں کا پانی مجھ پر بند کر دیا ہے یہاں تک کہ میں کھاری پانی پی رہا ہوں لوگوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں یہ بات صحیح ہے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو اللہ اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو؟ کہ مسجد تنگ تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو فلاں شخص کی زمین خرید کر مسجد میں اضافہ کرے اس کے بدلے میں اسے جنت میں بھلائی ملے گی میں نے خاص اسے اپنے مال سے خریدا۔ آج اسی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے تم مجھے منع کرتے ہو لوگوں نے جواب میں کہا، ہاں ہم جانتے ہیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو؟ کہ رسول اللہ ﷺ ثبیر پر تھے اور حضور کے ہمراہ ابو بکر و عمر تھے اور فرمایا اے ثبیر ٹھہر جا اس لیے کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں لوگوں نے کہا ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور کہا کہ کعبہ کے رب کی قسم ان لوگوں نے گواہی دی کہ میں شہید ہوں۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۰، ۵۱)

۱۵۸۹ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ . (الصحيح لمسلم ج۱ ص ۲۰۱ باب فضل بناء المساجد والحث عليها وصحيح البخاري ج۱/ ٦٤ باب من بنى مسجدا)

عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۱)

۱۵۹۰ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ . (السنن لابی داؤد ج۱ ص ٦٥ باب فی بناء المسجد)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ لوگ مساجد کے متعلق تفاخر کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۱)

۱۵۹۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ : مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ

وَاَعْتُدَّهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَھِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُھَا مَعَھَا ثُمَّ قَالَ : یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ (مشکوۃ المصابیح ص۱۵٦ کتاب الزکوۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا پھر حضور سے کسی نے عرض کی کہ ابن جمیل و خالد بن ولید و عباس رضی اللہ عنہم نے زکوۃ نہیں دی ارشاد فرمایا کہ ابن جمیل کا انکار صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ فقیر تھا اللہ اور اس کے رسول نے اسے غنی کر دیا (یعنی اس کا انکار بلا سبب ہے اور قابل قبول نہیں) اور خالد پر تم ظلم کرتے ہو (کہ اس سے زکوۃ مانگتے ہو) اس نے اپنی زرہیں اور تمام سامانِ حرب اللہ کی راہ میں واقف کر دیا ہے یعنی واقف کے سوا کیا ہے؟ جس کی زکوۃ تم مانگتے ہو اور عباس کا صدقہ میرے ذمہ ہے اور اتنا ہی اور یعنی دو سال کی زکوۃ ان کی طرف سے میں ادا کروں گا پھر فرمایا اے عمر تمہیں معلوم نہیں کہ چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۱،۵۲)

خرید وفروخت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۸۱: لَا تَاكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاكُلُوْا فَرِيْقًا مِنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ . (سورة البقرة : الأية/۱۸۸)

آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق مت کھاؤ اور حکام کے پاس اس کے معاملہ کو اس لیے نہ جاؤ کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ کے ساتھ جانتے ہوئے کھا جاؤ۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۲: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ . (سورة النساء /۲۹)

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ ہاں اگر باہمی رضا مندی سے تجارت ہو تو حرج نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۳: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ . (سورة المائدة /۸۷،۸۸)

اے ایمان والو! اللہ نے جس چیز کو حلال کیا ہے ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کہو اور حد سے تجاوز نہ کرو حد سے گزرنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا اور اللہ جو تمہیں روزی دی ان میں سے حلال طیب کو کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

احادیث

۱۵۹۲: عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا اَكَلَ اَحَدٌ

طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ اَنْ يَّاكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ. (مشكوة المصابيح ص ۲٤۱، الترغيب والترهيب ج۲/۲۱ ٥ فى الاكتساب بالبيع)

مقداد بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اس کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں جس کوکسی نے اپنے ہاتھوں سے کام کر کے حاصل کیا ہو اور بے شک اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری سے کھاتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۱/۴)

۱۵۹۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَايَقْبَلُ اِلَّاطَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ : يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ ! كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰى : يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذُكِرَ الرَّجُلُ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِىَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ.

(مشكوة المصابيح ص ۲٤۱، الترغيب والترهيب ۲/٥٤٥ كتاب البيوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور ارشاد فرماتے ہیں اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو بھی اسی کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا اس نے رسولوں سے فرمایا يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اے رسول پاک چیزوں سے کھاؤ اور اچھے کام کرو اور مومنین سے فرمایا۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ اے ایمان والو جو کچھ ہم نے تم کو دیا ان میں پاک چیزوں سے کھاؤ پھر بیان فرمایا کہ ایک شخص طویل سفر کرتا ہے جس کے حال پریشان ہیں اور بدن گرد آلود ہے (یعنی اس کی حالت ایسی ہے کہ جو دعا کرے وہ قبول ہو) وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب یارب کہتا ہے (دعا کرتا ہے) مگر حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام پینا حرام لباس حرام اور غذا حرام پھر اس کی دعا کیونکر مقبول ہو؟ (یعنی اگر قبول کی خواہش ہو تو کسب حلال اختیار کرو کہ بغیر اس کے قبول دعا کے اسباب بیکار ہیں) (بہار شریعت ۱۱/۴)

۱۵۹٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَاْتِىْ عَلَى النَّاسِ

زَمَانٌ لاَ يُبَالِی الْمَرْءُ مَااَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلاَلِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ .

(مشکوۃ المصابیح ۲۴۱، الترغیب والترھیب ۲/۵۵۰ کتاب البیوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے؟ حلال سے یا حرام سے۔ (بہارشریعت ۱۱/۴)

۱۵۹۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلاَدَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ . (مشکوۃ المصابیح ۲۴۲)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو تم کھاتے ہو ان میں سب سے زیادہ پاکیزہ وہ ہے جو تمہارے کسب سے حاصل ہے اور تمہاری اولاد بھی منجملہ کسب کے ہے (یعنی بوقت حاجت اولاد کی کمائی سے کھا سکتا ہے) (بہارشریعت ۱۱/۴)

۱۵۹۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لاَ يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلاَ يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ وَلاَ يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلاَّ كَانَ زَادَهُ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لاَ يَمْحُوْ السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُوْ السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لاَ يَمْحُوْ الْخَبِيْثَ .

(مشکوۃ المصابیح ۲۴۲، الترغیب والترھیب ۲/۵۴۹، ۵۵۰ کتاب البیوع)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ مال حرام حاصل کرتا ہے اگر اس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ مرے تو جہنم کو جانے کا سامان ہے (یعنی مال کی تین حالتیں ہیں اور حرام مال کی تینوں حالتیں خراب) اللہ تعالیٰ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا ہاں نیکی سے برائی کو محو فرماتا ہے۔ بیشک خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا۔ (بہارشریعت ۱۱/۵)

۱۵۹۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ (مشکوۃ المصابیح ۲۴۲)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو گوشت حرام سے اُگا ہے جنت میں داخل نہ ہوگا (یعنی ابتداء) اور جو گوشت حرام سے اگا ہے اس کے لیے آگ زیادہ بہتر

ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۵)

۱۵۹۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ (مشكوة المصابيح ۲٤۲ باب الكسب

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا حلال کمائی کی تلاش بھی فرائض کے بعد ایک فریضہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۵)

۱۵۹۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْكَسْبِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ. رواه الطبرانی

(الترغيب والترهيب ۵۲۳/۲)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کسی نے عرض کی یارسول اللہ کونسا کسب زیادہ پاکیزہ ہے؟ فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور اچھی بیع (یعنی جس میں خیانت اور دھوکا نہ ہو یا یہ کہ وہ بیع فاسد نہ ہو)۔ (بہار شریعت ۱۱/۵)

۱۶۰۰: رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ. رواه الطبرانی (الترغيب والترهيب ۵۲٤ باب البيوع وغيرها

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ بندۂ مومن پیشہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۵)

۱۶۰۱: عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ: كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيْعُ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ: نَعَمْ. وَمَا بَاسَ بِذٰلِكَ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ. (مشكوة المصابيح ۲٤۲، ۲٤۳ باب الكسب وطلب الحلال)

ابوبکر بن ابی مریم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز دودھ بیچا کرتی تھیں اور اس کا ثمن مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیا کرتے تھے ان سے کسی نے کہا سبحان اللہ آپ دودھ بیچتے ہیں اور اس کا ثمن لیتے ہیں (گویا اس نے اس تجارت کو نظر حقارت سے دیکھا) انہوں نے جواب دیا ہاں میں یہ کام کرتا ہوں اور اس میں حرج ہی کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ سوا روپے اور اشرفی کے

کوئی چیز نفع نہیں دے گی۔ (بہار شریعت ۱۱/۵)

۱٦۰۲: عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ. رواہ ابن ماجه

(مشکوۃ المصابیح ۲٤۳ بالمساهلة فی المعاملة)

ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تاجر راست گو امانت دار انبیا وصدیقین وشہداء کے ساتھ ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۱/۵، ٦)

۱٦۰۳: عَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ. رواہ الترمذی وابن ماجة والدارمی وروی البیهقی فی شعب الایمان عن البراء. (مشکوۃ المصابیح ۲٤٤ بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِی الْمُعَامَلَةِ، الترغیب والترهیب ج۲/٥٨٦، ٥٨٧ کتاب البیوع)

رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بیہقی شعب الایمان میں براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تجار قیامت کے دن فجار (بدکار) اٹھائے جائیں گے مگر جو تاجر متقی ہو اور لوگوں کے ساتھ احسان کرے اور سچ بولے۔

(بہار شریعت ۱۱/٦)

۱٦۰٤: عَنِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ التُّجَّارَ هُمُ الْفُجَّارُ، قَالُوْا: یَارَسُوْلُ ﷺ اَلَیْسَ قَدْ اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ؟ قَالَ: بَلٰی. وَلٰکِنَّهُمْ یَحْلِفُوْنَ فَیَاْثِمُوْنَ وَیُحَدِّثُوْنَ فَیَکْذِبُوْنَ.

(الترغیب والترهیب ۲/٥٨٧ التجار فی الصدق)

عبدالرحمٰن بن شبل روایت کرتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا تجار بدکار ہیں لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے بیع حلال نہیں کی ہے؟ فرمایا ہاں بیع حلال ہے اور لیکن یہ لوگ بات کرنے میں جھوٹ بولتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں اس میں جھوٹے ہوتے ہیں

(بہار شریعت ۱۱/٦)

۱٦۰٥: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اَطْیَبَ الْکَسْبِ کَسْبُ التُّجَّارِ الَّذِیْنَ اِذْ حَدَّثُوْا لَمْ یَکْذِبُوْا وَاِذَا اُئْتُمِنُوْا لَمْ یَخُوْنُوْا وَاِذَا وَعَدُوْا لَمْ یُخْلِفُوْا وَاِذَا

اشْتَرَوْا لَمْ يَذُمُّوْا وَاِذَا بَاعُوْا لَمْ يَمْدَحُوْا وَاِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَمْطُلُوْا وَاِذَا كَانَ لَهُمْ لَمْ يُعْسِرُوْا. (الترغيب والترهيب ج۲/۵۸۶، التجار فی الصدق)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ارشاد فرمایا تمام کمائیوں میں زیادہ پاکیزہ ان تاجروں کی کمائی ہے کہ جب وہ بات کریں جھوٹ نہ بولیں اور جب ان کے پاس امانت رکھی جائے خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں اس کے خلاف نہ کریں اور جب کسی چیز کو خریدیں تو اس کی مذمت (برائی) نہ کریں اور جب اپنی چیزیں بیچیں تو ان کی تعریف میں مبالغہ نہ کریں اور ان پر کسی کا آتا ہو تو دینے میں ڈھیل نہ ڈالیں اور جب ان کا کسی پر آتا ہو تو سختی نہ کریں۔ (بہار شریعت ۱۱/۶)

۱۶۰۶: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِی الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ. رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ۲۴۳)

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بیع میں حلف کی کثرت سے پرہیز کرو کہ یہ اگرچہ چیز کو بکوا دیتا ہے مگر برکت کو مٹا دیتا ہے اسی کے مثل صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔ (بہار شریعت ۱۱/۶)

۱۶۰۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْحِلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ. (مشکوۃ المصابیح ص۲۴۳)

حضرت ابوہریرہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حلف سامان کو زیادہ بکوانے والا اور برکت کو ختم کرنے والا ہے۔

۱۶۰۸: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ اَبُوْذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ.

(مشکوۃ المصابیح ۲۴۳ باب المساهلة فی المعاملة)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے

لیے تکلیف اور عذاب ہوگا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی وہ خائب و خاسر ہیں یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ کپڑا لٹکانے والا اور دے کر احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا سودا چلانے والا۔ (بہار شریعت ۱۱/۶،۷)

۱۶۰۹: عَنْ اَبِیْ قَیْسِ بْنِ غَـزْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یَامَعْشَرَ التُّجَّارِ ! اِنَّ هٰذَا الْبَیْعَ یَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْرُوْهُ بِالصَّدَقَةِ .

(مسند الامام احمد بن حنبل ٤/٢٨٠)

قیس ابن ابی غزرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے گروہ تجار بیع میں لغو اور قسم ہو جاتی ہے اس کے ساتھ صدقہ کو ملالیا کرو۔ (بہار شریعت ۱۱/۷)

۱۶۱۰: قَالَ قَتَادَةُ کَانَ الْقَـوْمُ یَتَبَایَعُوْنَ یَتَّجِرُوْنَ وَلٰکِنَّهُمْ اِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ حَتّٰی یُؤَدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ .

(صحیح البخاری ٢٧٧/١ باب التجارة فی البز وغیره)

قتادہ کہتے ہیں صحابہ کرام خرید و فروخت تجارت کرتے تھے مگر جب حقوق اللہ میں سے کوئی حق پیش آجاتا تو تجارت و بیع ان کو ذکر اللہ سے نہیں روکتی وہ اس حق کو ادا کرتے۔

(بہار شریعت ۱۱/۷)

۱۶۱۱: عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِیْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰی لَهُ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ . (مشکوة المصابیح ص ٢١٤ بَابُ الدَّعْوَاتِ فِی الْاَوْقَاتِ، جامع الترمذی ١٨٠/٢، الترغیب والترهیب ٥٣١/٢)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ایک لاکھ گناہ مٹادے گا اور ایک لاکھ درجہ بلند فرمائے گا اور اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔ (بہار شریعت ۱۱/۷،۸)

۱۶۱۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرىٰ وَإِذَا اقْتَضىٰ (مشکوة المصابیح ۲۴۳ باب المساهلة فی المعاملة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو بیچنے اور خریدنے اور تقاضے میں آسانی کرے۔ (بہار شریعت ۸/۱۱)

۱۶۱۳: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا قَرِيْبًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ.

(الترغیب والترھیب ج۲ ص۵۶۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم فرماتے ہیں جو شخص آسانی اور نرمی برتے اللہ اسے جہنم پر حرام کردے گا۔

۱۶۱۴: عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَدْخَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ. (الترغیب والترھیب ج۲ ص۵۶۲ باب الترغیب فی السماحة فی البیع والشراء)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا جو آسانی کرے وہ خریدار ہو یا بائع، فیصلہ کرنے والا ہو یا فیصلہ لینے والا۔

۱۶۱۵: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللّٰهُ: اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ. (مشکوة المصابیح ۲۴۳/ بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ)

عقبہ بن عامر و ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھ سے زیادہ معاف کرنے کا حقدار ہوں اے فرشتو! میرے اس بندے سے درگزر کرو۔ (بہار شریعت ۸/۱۱)

۱۶۱۶: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِيْلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ اُنْظُرْ قَالَ: مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ

الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّـةَ.

(مشکوۃ المصـــابیح۲۴۳ باب المساهلة فی المعاملة)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں زمانہ گذشتہ میں ایک شخص کی روح قبض کرنے جب فرشتہ آیا اس سے کہا گیا تجھے معلوم ہے؟ کہ تو نے کچھ اچھا کام کیا ہے۔اس نے کہا میرے علم میں کوئی اچھا کام نہیں ہے۔اس سے کہا گیا غور کر کے بتا اس نے کہا اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ میں دنیا میں لوگوں سے بیع کرتا تھا اور ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آتا تھا اگر مالدار بھی مہلت مانگتا تو اسے مہلت دیدیتا تھا اور تنگ دست سے درگزر کرتا تھا۔ یعنی معاف کر دیتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ (بہار شریعت ۱۱/۸)

بیع فاسد کا بیان

احادیث

۱۶۱۷: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ.

(مشکوۃالمصابیح ص ۲٤ کتاب البیوع باب الکسب وطلب الحلال)

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کتے کا ثمن خبیث ہے اور زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور پچھنا لگانے والے کی اجرت خبیث ہے۔(۱)

(بہار شریعت ۱۱/۷۶)

۱۶۱۸: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

(مشکوۃ المصابیح ۲٤۱ کتاب البیوع بال الکسب وطلب الحلال)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے کتے کا ثمن اور زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۶)

۱۶۱۹: عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲٤۱ باب الکسب وطلب الحلال)

ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے خون کے ثمن اور کتے کے ثمن اور زانیہ کی اجرت سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور کھلانے والے (یعنی سود دینے والے) گودنے اور گودوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۶،۷۷)

۱۶۲۰: عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ

(۱) یعنی مکروہ ہے کیونکہ اس کو نجاست میں آلودہ ہونا پڑتا ہے اس کو حرام نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ خود حضور اقدس ﷺ نے پچھنے لگوائے اور اس کی اجرت عطا فرمائی ہے)۔

اَنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ تُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدَّهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ: لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ : عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ. (مشکوۃ المصابیح ۲۴۱، باب الکسب وطلب الحلال)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ سے سال فتح مکہ میں جب مکہ معظّمہ میں تشریف فرما تھے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ و رسول نے شراب و مردار و خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا کسی نے عرض کی یا رسول اللہ مردہ کی چربی کی نسبت کیا ارشاد ہے؟ کیونکہ کشتی میں لگائی جاتی ہے اور کھال میں لگاتے ہیں اور لوگ چراغ میں جلاتے ہیں (یعنی کھانے کے علاوہ دوسرے طریقہ پر اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں) فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو قتل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جب چربیوں کو ان پر حرام فرما دیا تو انہوں نے پگھلا کر بیچ ڈالی اور ثمن کھالیا۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۷)

۱۶۲۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرىٰ لَهُ. (مشکوۃ المصابیح ص۲۴۲ باب الکسب وطلب الحلال)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت فرمائی نچوڑنے والے نچوڑوانے والے اور پینے والے اور اٹھانے والے پر اور جس کے پاس اٹھا کر لائی گئی اس پر اور پلانے والے اور بیچنے والے اور اس کا ثمن کھانے والے اور خریدنے والے پر اور اس پر جس کے لیے خریدی گئی۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۷)

۱۶۲۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ شُرْبَ الْخَمْرِ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ ثَمَنَهَا وَحَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْخَنَازِيْرَ وَاَكْلَهَا وَثَمَنَهَا قَصُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى وَلَا تَمْشُوْا فِي الْاَسْوَاقِ اِلَّا وَعَلَيْكُمُ الْاُزُرُ اِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ سُنَّةَ غَيْرِنَا. رواه الطبرانی .

(کنز العمال ج۳ ص۷۴ باب الخمر حدیث ۱۳۹۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کے ثمن کو حرام کیا اور مردہ کو حرام کیا اور اس کے ثمن کو اور خنزیر کو اور اس کے ثمن کو اور مونچھیں ترشواؤ داڑھی بڑھاؤ اور بے ازار بازاروں میں نہ چلو وہ ہم سے نہیں جو ہماری سنت کے علاوہ پر چلے۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۷)

۱۶۲۳: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْكِلَاءِ. (مشکوة المصابیح ص ۲۵۹ بَابُ اِحْیَاءِ الْمَوَاتِ وَالشرب، جامع الترمذی ص ۱/ ۲۴۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بچے ہوئے پانی کو منع نہ کرو تا کہ اس کے ذریعہ سے گھاس کو منع کرو۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۷)

۱۶۲۴: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّیْئُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ: اَلْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ قَالَ: یَا حُمَیْرَاءُ مَنْ اَعْطٰی نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِیْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ اَعْطٰی مِلْحًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِیْعِ مَا طَیَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰی مُسْلِمًا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَیْثُ یُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقٰی مُسْلِمًا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَیْثُ لَا یُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَحْیَاهَا. رواه ابن ماجة

(مشکوة المصابیح ص ۲۶۰ باب احیاء الاموات)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کس چیز کا منع کرنا حلال نہیں؟ فرمایا پانی، نمک، آگ فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ پانی (کی وجہ) ہمیں معلوم ہے مگر نمک اور آگ کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا اے حمیراء جس نے آگ دی تو اس نے اس سے پکی ہوئی پوری چیز صدقہ کیا اور جس نے نمک دیا تو نمک نے جتنی چیز کو لذیذ کیا اس نے سب کو صدقہ کیا اور جس نے کسی مسلمان کو پانی ملنے کی جگہ ایک گھونٹ پانی پلایا تو ایک گردن آزاد کی اور ایسی جگہ کسی مسلمان کو پانی کا ایک گھونٹ پلایا جہاں پانی نہ ملے تو گویا اس کو زندگی عطا کی۔

١٦٢٥ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِیْ ثَلاَثٍ فِی الْمَاءِ وَالْکَلاَءِ وَالنَّارِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۹ باب احیاء الموات والشرب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا تمام مسلمان تین چیز میں شریک ہیں۔ پانی اور گھاس اور آگ اور اس کا ثمن حرام ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۷، ۷۸)

١٦٢٦ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ یَّبِیْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اَنَّ اِنْ کَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ کَیْلًا وَاِنْ کَانَ کَرْمًا اَنْ یَّبِیْعَهٗ بِزَبِیْبٍ کَیْلًا اَوْ کَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَ اِنْ کَانَ زَرْعًا اَنْ یَّبِیْعَهٗ بِکَیْلِ طَعَامٍ نَهٰی عَنْ ذَالِکَ کُلِّهٖ . (مشکوۃ المصابیح ص۲٤٦ باب النهی عنها من البیوع)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کا باغ ہو تو جو کھجوریں درخت میں ہیں ان کو خشک کھجوروں کے بدلے میں بیع کرے اور انگور کا باغ ہو تو درخت کے انگور منقے کے بدلے میں ناپ سے بیع کرے اور کھیت میں جو غلہ ہے اسے غلے کے بدلے میں ناپ سے بیچے ان سب سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۸)

١٦٢٧ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلاَحُهَا نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَامَنَ الْعَاهَةَ . (مشکوۃ المصابیح ص٢٤٦، ٢٤٧ والصحیح لمسلم ٢/٧ بَابُ نَهْیٍ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلاَحِهَا)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کام کے قابل نہ ہو، بائع ومشتری دونوں کو منع فرمایا۔

١٦٢٨ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَامَنَ الْعَاهَةَ وَنَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ .

(الجامع الصحیح لمسلم ج۲ ص۷ بَابُ النَّهْیِ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلاَحِهَا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا

جب تک سرخ یا زرد نہ ہو جائیں اور کھیت میں بالوں کے اندر جو غلہ ہے اس کی بیع سے منع کیا جب تک سپید نہ ہو جائے اور آفت پہنچنے سے امن نہ ہو جائے۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۸)

۱۶۲۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۷ باب المنهی عنها من البیوع)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو نے اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچ دیا اور آفت پہنچ گئی تجھے اس سے کچھ لینا حلال نہیں، اپنے بھائی کا مال ناحق کس چیز کے بدلے میں لے گا؟۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۸)

۱۶۳۰: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِی الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ اَوْبِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهُ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذُ الْاٰخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظْرٍ وَلَا تَرَاضٍ.

(الصحیح لمسلم ج ۲/۲ کتاب البیوع مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۷ باب المنهی عنها من البیوع)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کا کپڑا چھو دیا الٹ پلٹ کر دیکھا بھی نہیں اور منابذہ یہ ہے کہ ایک نے اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دیا اور دوسرے نے اس کی طرف پھینک دیا یہی بیع ہو گئی، نہ دیکھا بھالا نہ دونوں کی رضا مندی ہوئی۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۸)

۱۶۳۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. (الصحیح لمسلم ج ۲/۲ کتاب البیوع، مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۷ باب المنهی من البیوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور نے بیع الحصاۃ (کنکری پھینک دینے سے جاہلیت میں بیع ہو جاتی تھی) اور بیع غرر سے منع فرمایا (جس میں دھوکہ ہو)۔

۱۶۳۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُّعْلَمَ.

(مشكوة المصابيح ص٢٤٨ باب المنهى عنها من البيوع)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے استثنا سے منع فرمایا مگر جب کہ معلوم شے کا استثنا ہو۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۹)

١٦٣٣ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ . رواه مالك وابوداؤد وابن ماجه .

(مشكوة المصابيح ص٢٤٨ باب المنهى عنها من البيوع)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعانہ سے منع فرمایا۔

(بہار شریعت ۱۱/۷۸/۷۹)

١٦٣٤ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرَكَ . رواه ابوداؤد

(مشكوة المصابيح ص٢٤٨ باب المنهى عنها من ا لبيوع)

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مضطر کی بیع سے منع فرمایا۔(یعنی جبریہ کسی کی چیز نہ خریدی جائے اور خریدنے پر مجبور نہ کیا جائے)اور دھوکہ والی بیع اور پھل کی بیع سے اس کے پکنے سے پہلے۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۹)

١٦٣٥ : عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ : نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ قَالَ : قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! يَاتِيْنِيْ الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّيْ الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِيْ فَاَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ : لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ. (مشكوة المصابيح ص٢٤٨باب المنهى عنها من البيوع)

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایسی چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو اور ترمذی کی دوسری روایت اور ابوداؤد ونسائی کی روایت میں یہ ہے کہ کہتے ہیں یارسول اللہ میرے پاس کوئی شخص آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے وہ چیز میرے پاس نہیں ہوتی (میں بیع کر دیتا ہوں) پھر بازار سے خرید کر اسے دیدیتا ہوں فرمایا جو تمہارے پاس نہ ہو اسے بیع نہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۹)

۱۶۳۶ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِی بَیْعَةٍ رَوَاهُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِیُّ.

(مشکوة المصابیح ص۲٤۸ باب المنهی عنها من البیوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع سے منع فرمایا۔(۱)

(بہار شریعت ۷۹/۱۱)

۱۶۳۷ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ! لاَ یَحِلُّ سَلَفٌ وَبَیْعٌ وَلاَشَرْطَانَ فِی بَیْعٍ وَلاَ رِبْحِ مَالَمْ یَضْمَنْ وَلاَ بَیْعُ مَالَیْسَ عِنْدَکَ . رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی (مشکوة المصابیح ص۲٤۸ باب المنهی عنها من البیوع)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرض وبیع حلال نہیں ۔(۲) اور بیع میں دو شرطیں حلال نہیں اور اس چیز کو نفع حلال نہیں جو ضمان میں نہ ہو اور جو چیز تیرے پاس نہ ہو اس کا بیچنا حلال نہیں ۔ (بہار شریعت ۷۹/۱۱)

۱۶۳۸ : عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْعُرْبَانِ.

(السنن لابن ماجة ج۱ ص۱۵۸ والسنن لأبی داؤد ج۲ ص۱۳۸ باب بیع العربان)

حضرت عمر بن شعیب سے مروی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعانہ سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۷۹/۱۱)

---

(۱) اس کی صورت یہ ہے کہ یہ چیز نقد اتنے کی اور ادھار اتنے کی یا یہ کہ میں نے یہ چیز تمہارے ہاتھ اتنے میں بیع کی اس شرط پر کہ تم اپنی فلاں چیز میرے ہاتھ اتنے میں بیچو۔

(۲) (یعنی یہ چیز تمہارے ہاتھ بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تم مجھے قرض دو یا یہ کہ کسی کو قرض دے پھر اس کے ہاتھ زیادہ داموں میں چیز بیع کرے)

بیع مکروہ کا بیان

احادیث

۱۶۳۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ : لاَ تَلَقُّوا الرُّكْبَانَ لِبَیْعٍ وَلاَ یَبِیْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَیْعِ بَعْضٍ وَلاَ تَنَاجَشُوْا وَلاَ یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۷، والجامع الصحیح لمسلم ج ۳/۲ کتاب البیوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غلہ لانے والے قافلہ کا بیع کے لیے بازار میں پہنچنے سے پہلے استقبال نہ کرو اور ایک شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور بخشش نہ کرو اور شہری آدمی دیہاتی کو بیع نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۰۰)

۱۶۴۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْــرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لاَ تَلَقُّوا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَیِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِیَارِ . رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ۲۴۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غلہ والے قافلہ کا استقبال نہ کریں اور اگر کسی نے استقبال کر کے اس سے خرید لیا پھر وہ مالک بائع بازار میں آیا تو اسے اختیار ہے یعنی اگر خریدنے والے نے بازار کا غلط نرخ بتا کر اس سے خرید لیا ہے تو مالک بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۰)

۱۶۴۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لاَ یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَیْعِ اَخِیْهِ وَلاَ یَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِیْهِ اِلَّا اَنْ یَّأْذَنَ لَهُ . رواہ المسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۷، الصحیح لمسلم ج ۳/۲)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اس کے پیغام پر پیغام نہ دے مگر اس صورت میں کہ اس نے اجازت دے دی ہو۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۱)

١٦٤٢: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ. (مشکوة المصابیح ص٢٤٧ والصحیح لمسلم ج٢/٣)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے یعنی ایک نے دام چکالیا ہوتو دوسرا اس کا دام نہ لگائے۔ (بہارشریعت ١١/١٠١)

١٦٤٣: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ. رواه مسلم.

(مشکوة المصابیح ص٢٤٧ والصحیح لمسلم ج٢/٤)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہری آدمی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے لوگوں کو چھوڑو ایک سے دوسرے کو اللہ تعالیٰ روزی پہنچاتا ہے۔ (بہارشریعت ١١/١٠١)

١٦٤٤: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ: مَنْ یَّشْتَرِیْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ: اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ یَّزِیْدُ عَلٰی دِرْهَمٍ؟ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَیْنِ فَبَاعَهَا مِنْهُ. رواه الترمذی (مشکوة المصابیح ص٢٤٩)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا ٹاٹ اور پیالہ بیع کیا ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟ ایک صاحب بولے میں ایک درہم میں خریدتا ہوں ارشاد فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ دوسرے صاحب بولے میں دو درہم میں لینا چاہتا ہوں ان کے ہاتھ دونوں کو بیع کردیا۔ (بہارشریعت ١١/١٠١)

١٦٤٥: عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ. رواه مسلم. (مشکوة المصابیح ص٢٥٠)

معمر سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا احتکار کرنے والا خاطی ہے۔ (بہارشریعت ١١/١٠١)

١٦٤٦: عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ. رواه ابن ماجه والدارمی. (مشکوة المصابیح ٢٥١)

امیرالمؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا باہر سے غلہ

لانے والا مرزوق ہے اور احتکار کرنے والا (غلہ روکنے والا) ملعون ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۱)

۱۶۴۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یُرِیْدُ بِہِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِیَٔ مِنَ اللّٰہِ وَ بَرِیَٔ اللّٰہُ مِنْہُ۔ رواہ رزین (مشکوۃ المصابیح ۲۵۱)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس دن غلہ روکا گراں کرنے کا ارادہ ہے وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ اس سے بری ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۱)

۱۶۴۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَنِ احْتَکَرَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ طَعَامَھُمْ ضَرَبَہُ اللّٰہُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ۔ رواہ رزین (مشکوۃ ۲۵۱)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مسلمان پر غلہ روک دیا اللہ تعالیٰ اسے جذام، کوڑھ افلاس میں مبتلا فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۱)

۱۶۴۹: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَکِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰہُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاھَا فَرِحَ۔ رواہ البیھقی ورزین (مشکوۃ ۲۵۱)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا غلہ روکنے والا بُرا بندہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نرخ سستا کرتا ہے وہ غمگین ہوتا ہے اور اگر گراں کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۲)

۱۶۵۰: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یَکُنْ لَہٗ کَفَّارَةٌ۔ رواہ رزین (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۱)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس روز غلہ روکا پھر وہ سب خیرات کر دیا تو بھی کفارہ ادا نہ ہوا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۲)

۱۶۵۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَسْعِرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلَمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ۔ رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۱ باب الاحتکار)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہتے ہیں حضور ﷺ کے زمانہ

میں غلہ گراں ہوگیا لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ نرخ مقرر فرمادیجئے ارشاد فرمایا کہ نرخ مقرر کرنے والا، تنگی کرنے والا کشادگی کرنے والا، اللہ ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھ سے کسی حق کا مطالبہ نہ کرے نہ خون کے متعلق نہ مال کے متعلق۔ (بہار شریعت ۱۰۲/۱۱)

۱۶۵۲: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ اِذَا سَمِعَ صَائِحَةً فَقَالَ: يَا يَرْفَا اُنْظُرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ؟ فَنَظَرَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: جَارِيَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ تُبَاعُ اُمُّهَا فَقَالَ عُمَرُ: اُدْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ فَلَمْ يَمْكُثْ اِلَّا سَاعَةً حَتّٰى امْتَلَأَ الدَّارُ وَالْحُجْرَةُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَهَلْ تَعْلَمُوْنَهُ كَانَ فِيْمَا جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَاِنَّهَا قَدْ اَصْبَحَتْ فِيْكُمْ فَاشِيَةً ثُمَّ قَرَءَ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ ثُمَّ قَالَ وَاَيُّ قَطِيْعَةٍ اَقْطَعُ مِنْ اَنْ تُبَاعَ. (كنز العمال ج۲/۲۲۶ كتاب البيوع)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ انہوں نے رونے کی آواز سنی اپنے غلام یرفا سے فرمایا دیکھو یہ کیسی آواز ہے؟ وہ دیکھ کر آئے اور یہ کہا کہ ایک لڑکی ہے جس کی ماں بیچی جارہی ہے فرمایا مہاجرین اور انصار کو بلا لاؤ ایک گھڑی گزری تھی کہ تمام مکان وحجرہ لوگوں سے بھر گیا پھر حضرت عمر نے حمد وثنا کے بعد فرمایا کیا تم کو معلوم ہے؟ کہ جس چیز کو رسول اللہ ﷺ لائے ہیں اس میں قطع رحم بھی ہے سب نے عرض کی نہیں فرمایا اس سے بڑھ کر کیا قطع رحم ہوگا کہ کسی کی ماں بیع کی جائے۔

(بہار شریعت ۱۰۲/۱۱)

۱۶۵۳: عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَتَبَ اَنْ لَّا يُفَرَّقَ بَيْنَ اَخَوَيْنِ اِذَا بِيْعَا.

(كنز العمال ج۲/۲۲۶ كتاب البيوع)

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کے پاس لکھ بھیجا کہ دو بھائیوں کو بیچا جائے تو تفریق نہ کی جائے۔ (بہار شریعت ۱۰۲/۱۱)

خیار شرط کا بیان

۱۶۵۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۴/باب الخیار)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع و مشتری میں سے ہر ایک کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں (یعنی جب تک عقد میں مشغول ہو عقد تمام نہ ہوا ہو) مگر بیع خیار۔ (کہ اس میں بعد عقد بھی اختیار رہتا ہے) (بہار شریعت ۳۶/۱۱)

۱۶۵۵: عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۴باب الخیار، الترغیب والترھیب ج۵۸۶/۲صدق البیعان)

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع و مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں اگر وہ دونوں سچ بولیں اور عیب کو ظاہر کردیں ان کے لیے بیع میں برکت ہوگی اور اگر عیب کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں بیع کی برکت مٹادی جائے گی۔ (بہار شریعت ۳۶/۱۱)

۱۶۵۶: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ. رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۴ باب الخیار)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع و مشتری کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر جب کہ عقد میں خیار ہو اور ان میں کسی کو یہ درست نہیں کہ دوسرے کے پاس سے اس خوف سے چلا جائے کہ اقالہ کی درخواست کرے گا۔ (بہار شریعت ۳۶/۱۱)

۱۶۵۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : لَا يَتَفَرَّقَنَّ اِثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ . رواہ الترمذی . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۴باب الخیار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغیر رضامندی دونوں جدا نہ ہوں۔ (بہار شریعت ۳۶/۱۱)

۱۶۵۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اَلْخِيَارُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ . (کنز العمال ج ۲۱۱/۲ فی بیع الخیار)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ارشاد فرمایا کہ خیار تین دن تک ہے۔ (بہار شریعت ۳۶/۱۱)

خیار رویت کا بیان

احادیث

۱۶۵۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنِ اشْتَرٰی شَیْئًا لَمْ یَرَهُ فَهُوَ بِالْخِیَارِ اِذْ رَاٰهُ اِنْ شَاءَ اَخَذَهُ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَهُ. (کنزالعمال ج۲ ص ۲۱۱ باب فی بیع الخیار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرمایا جس نے ایسی چیز خریدی جس کو دیکھا نہ ہو تو دیکھنے کے بعد اسے اختیار ہے لے یا چھوڑ دے۔ (بہار شریعت ۴۹/۱۱)

۱۶۶۰: عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ عُثْمَانَ بَاعَ اَرْضًا بِالْبَصْرَةِ مِنْ طَلْحَةَ فَقِیْلَ لِطَلْحَةَ اِنَّکَ قَدْ غُبِنْتَ فَقَالَ لِیَ الْخِیَارُ لِاَنِّیْ اشْتَرَیْتُ مَالَمْ اَرَهُ فَقِیْلَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ فَحَکَّمَا بَیْنَهُمَا جُبَیْرَ بْنَ مُطْعَمٍ فَقَضٰی بِالْخِیَارِ لِطَلْحَةَ وَکَانَ ذٰلِکَ بِمَحْضَرٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ. رواه الطحاوی والبیهقی

(الدرایة فی تخریج أحایث الهدایة علی هامش الهدایة باب خیار الروية ج۳ ص۳۶)

حضرت علقمہ سے مروی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ اپنی زمین جو بصرہ میں تھی بیع کی تھی کسی نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ کو اس بیع میں نقصان ہے انہوں نے کہا مجھے اس بیع میں خیار ہے کہ بغیر دیکھے میں نے خریدی ہے اور حضرت عثمان سے بھی کسی نے کہا آپ کو اس بیع میں ٹوٹا ہے انہوں نے بھی فرمایا مجھے خیار ہے کیوں کہ میں نے بغیر دیکھے بیع کردی ہے اس معاملے میں دونوں صاحبوں نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم بنایا انہوں نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موافق فیصلہ کیا یہ واقعہ گروہ صحابہ کے سامنے ہوا۔ (بہار شریعت ۴۹/۱۱، ۵۰)

خیار عیب کا بیان

احادیث

۱۶۶۱: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ اَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تَلْعَنُهُ . رواه ابن ماجه (مشکوة المصابیح ص ۲۴۹ باب المنهى عنها من البيوع ،الترغيب والترهيب ج۲/۵۷۴، ۵۷۵)

واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے عیب والی چیز بیع کی اور اس کو ظاہر نہ کیا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں ہے یا فرمایا کہ ہمیشہ فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۱/۵۸)

۱۶۶۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اِذَا بَاعَ مِنْ اَخِيْهِ بَيْعًا فِيْهِ عَيْبٌ اَنْ لَّا يُبَيِّنَهُ . رواه احمد وابن ماجه. (الترغيب والترهيب ج۲/۵۷۵ باب فى النصيحة البيع)

حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی کہ حضور نے ارشاد فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور جب مسلمان اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی چیز بیچے جس میں عیب ہو تو جب تک بیان نہ کرے اسے بیچنا حلال نہیں۔ (بہار شریعت ۱۱/۵۸)

۱۶۶۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ : مَاهٰذَا ؟ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ ! قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ؟ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ . رواه المسلم (مشکوٰة المصابیح ۲۴۸ الترغيب والترهيب ج۲/۵۷۱ باب فى النصيحة فى البيع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ غلہ کی ڈھیر کے پاس سے گزرے اس میں ہاتھ ڈال دیا حضور کی انگلیوں میں تری محسوس ہوئی ارشاد فرمایا اے غلہ والے یہ

کیا ہے؟ اس نے عرض کی یارسول اللہ! اس پر بارش کا پانی پڑ گیا ہے ارشاد فرمایا کہ تو نے بھیگے ہوئے کو اوپر کیوں نہیں کر دیا؟ کہ لوگ دیکھتے، جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہارشریعت ۵۹/۱۱)

١٦٦٤ : عَنْ مُخَلَّدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ : اِبْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيْهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَضٰى لِيْ بِرَدِّهٖ وَقَضٰى عَلَيَّ بَرَدِّ غَلَّتِهٖ فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : اَرُوْحُ اِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَاُخْبِرُهُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِيْ مِثْلِ هٰذَا اَنَّ الْخِرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ اِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰى لِيْ اَنْ اٰخُذَ الْخِرَاجَ مِنَ الَّذِيْ قَضٰى بِهٖ عَلَيَّ لَهُ . رواہ فی شرح السنة . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۹)

شرح سنہ میں مخلد بن خفاف سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے ایک غلام خریدا تھا اور اس کو کسی کام میں لگا دیا تھا پھر مجھے اس کے عیب پر اطلاع ہوئی اس کا مقدمہ میں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیش کیا انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ غلام کو میں واپس کر دوں اور جو کچھ آمدنی ہوئی ہے وہ بھی واپس کر دوں پھر میں عروہ سے ملا اور ان کو واقعہ سنایا انہوں نے کہا شام کو میں عمر بن العزیز کے پاس جاؤں گا ان سے جا کر یہ کہا کہ مجھ کو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خبر دی ہے کہ ایسے معاملے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ آمدنی ضمان کے ساتھ ہے (یعنی جس کی ضمان میں چیز ہو وہی آمدنی کا مستحق ہے) یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ کیا کہ آمدنی مجھے واپس ملے۔ (بہارشریعت ۵۹/۱۱)

١٦٦٥ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ. (کنزالعمال ۱۰۵/۲ کتاب البیوع)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا نہ خود کو ضرر پہنچے دے نہ دوسرے کو ضرر پہنچائے جو دوسرے کو ضرر پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرر دے گا اور جو دوسرے پر مشقت ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس پر مشقت ڈالے گا۔ (بہارشریعت ۵۹/۱۱)

١٦٦٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَاتَشُوْبُوا اللَّبَنَ لِلْبَيْعِ ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثَ الْمُحَفَّلَةِ ثُمَّ قَالَ : مَوْصُوْلًا بِالْحَدِيْثِ اَلَا وَاِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ جَلَبَ خَمْرًا اِلٰى قَرْيَةٍ فَشَابَهَا بِالْمَاءِ فَاَضْعَفَ اَضْعَافًا

فَاشْتَرىٰ قِرْدًا فَرَكِبَ الْبَحْرَ حَتّٰى اِذْ لَجَجَ فِيْهِ اَلْهَمَ اللّٰهُ الْقِرْدَ صُرَّةَ الدَّنَانِيْرِ فَاَخَذَهَا فَصَعِدَ الدَّقَلَ فَفَتَحَ الصُّرَّةَ وَصَاحِبُهَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ دِيْنَارًا فَرَمٰى بِهٖ فِي الْبَحْرِ وَدِيْنَارًا فِي السَّفِيْنَةِ حَتّٰى قَسَّمَهَا نِصْفَيْنِ۔

(الترغيب والترهيب ج٢/٥٧٣،٥٧٤ باب فى النصيحة فى البيع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ ارشاد فرمایا بیچنے کے لیے جو دودھ ہو اس میں پانی نہ ملاؤ (ایک شخص امم سابقہ میں سے جب کہ شراب حرام تھی) ایک ایسی بستی میں شراب لے گیا پانی ملا کر اسے دوچند کر دیا پھر اس نے ایک بندر خریدا اور دریا کا سفر کیا جب پانی کی گیرائی میں پہنچا بندر اشرفیوں کی تھیلی اٹھا کر مستول پر چڑھ گیا اور تھیلی کھول کر ایک اشرفی پانی میں پھینکتا اور ایک کشتی میں اس طرح اس نے اشرفیوں کی نصف نصف تقسیم کر دی۔ (بہار شریعت ١١/٥٩،٦٠)

بیع فضولی (۱) کا بیان

۱۶۶۷: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهُ دِیْنَارًا لِیَشْتَرِیَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرٰی لَهُ شَاتَیْنِ فَبَاعَ اِحْدٰهُمَا بِدِیْنَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِیْنَارٍ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَیْعِهٖ بِالْبَرَکَةِ فَکَانَ لَوِاشْتَرٰی تُرَابًا لَرَبِحَ فِیْهِ. رواه البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۴)

عروہ بن ابی الجعد بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک دینار دیا تھا کہ حضور کے لیے بکری خرید لائیں انہوں نے ایک دینار کی دو بکریاں خرید کر ایک کو ایک دینار میں بیچ ڈالا اور حضور کی خدمت میں ایک بکری اور ایک دینار لاکر پیش کیا ان کے لیے حضور نے دعا کی ان کی بیع میں برکت ہو اس دعا کا اثر تھا کہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں نفع ہوتا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۶)

۱۶۶۸: عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهٗ بِدِیْنَارٍ لِیَشْتَرِیَ لَهٗ بِهٖ اُضْحِیَةً فَاشْتَرٰی کَبْشًا بِدِیْنَارٍ وَبَاعَهٗ بِدِیْنَارَیْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰی اُضْحِیَةً بِدِیْنَارٍ فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّیْنَارِ الَّذِیْ اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰی فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالدِّیْنَارِ فَدَعَا لَهٗ اَنْ یُّبَارَکَ لَهٗ فِیْ تِجَارَتِهٖ. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۴)

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک دینار دے کر بھیجا کہ حضور کے لیے قربانی کا جانور خرید لائیں انہوں نے ایک دینار میں مینڈھا خرید کر دو دینار میں بیچ ڈالا پھر ایک دینار میں ایک جانور خرید کر یہ جانور اور ایک دینار لاکر پیش کیا دینار کو حضور نے صدقہ کرنے کا حکم دیا (کیونکہ یہ ان کے جانور کی قیمت تھی) اور ان کی تجارت میں برکت کی دعا کی۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۶، ۱۰۷)

(۱) فضولی اس شخص کو کہتے جو دوسرے کس حق میں بغیر اجازت تصرف کرے۔ ۱۲

اقالہ (۱) کا بیان

١٦٦٩ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ. رواه ابوداؤد وابن ماجه

(مشکوة المصابیح ص ٢٤٩، ٢٥٠، کنزالعمال ج٢/٢١١ والترغیب والترهیب ج٢/٥٦٦)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی لغزش دفع کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۱۳)

(۱) دو شخصوں کے درمیان جو عقد ہوا ہے اسے اٹھا دینے یعنی ختم کر دینے کو اقالہ کہتے ہیں مثلاً یہ کہنا کہ میں نے اقالہ کیا، فسخ کیا، چھوڑ دیا یا دوسرے کے کہنے پر مبیع یا ثمن کا پھیر دینا اور دوسرے کا لے لینا اقالہ ہے۔ ۱۲

مرابحہ(۱) کا بیان

۱۶۷۰ : قَدْ صَحَّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا اَرَادَ الْھِجْرَۃَ ابْتَاعَ اَبُوْ بَکْرٍ بَعِیْرَیْنِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ ﷺ وَلِّنِیْ اَحَدَھُمَا قَالَ ھُوَ لَکَ بِغَیْرِ شَیْئٍ قَالَ اَمَّا بِغَیْرِ ثَمَنٍ فَلاَ ۔

(الدراية فی تخريج الهداية علی هامش الهداية ج۷۱/۳ باب المرابحة والتولية)

حضور اقدس ﷺ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو اونٹ خریدے حضور نے ارشاد فرمایا ایک کا میرے ہاتھ تولیہ کردو انہوں نے عرض کی حضور کے لیے بغیر دام کے حاضر ہیں ارشاد فرمایا بغیر دام کے نہیں۔ (بہار شریعت ۱۱۸/۱۱)

۱۶۷۱ : عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلتَّوْلِیَۃُ وَالْاِقَالَۃُ وَالشِّرْکَۃُ سَوَاءٌ لَا بَأْسَ بِہٖ. (کنز العمال ج۲۲۴/۲ باب بیع مالم یقبض کتاب البیوع)

سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تولیہ واقالہ وشرکت سب برابر ہیں ان میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت ۱۱۸/۱۱)

(۱) چیز جس قیمت پر خریدی گئی اس کے ساتھ اس کے مصارف ظاہر کر کے نفع کی ایک معین مقدار بڑھا کر بیچنے کو مرابحہ کہتے ہیں مثلا یہ کہنا کہ میں نے یہ سامان دس روپے میں خریدا ہے اور اس پر خرچ دو روپے ہوئے اس طرح ۱۲/روپے کا سامان پڑا اس پر میں نے ۲/روپے نفع کے طور پر بڑھا کر ۱۴/روپے میں بیچا دوسرا کہے میں نے خریدا تو مرابحہ ہوا اور اگر نفع کچھ نہ لے تو تولیہ ہے ۱۲

مبیع وثمن میں تصرف کا بیان

احادیث

۱۶۷۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ. (الصحيح لمسلم ج۲/۵، مشکوۃ المصابیح ص ۲٤۷)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں بازار میں غلہ خرید کر اس جگہ (بغیر قبضہ کئے) لوگ بیچ ڈالتے تھے رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ بیع کرنے سے منع فرمایا جب تک منتقل نہ کرلیں۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۲۵)

۱۶۷۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اَمَّا الَّذِىْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْئٍ اِلَّا مِثْلَهُ .

(صحیح البخاری ج۱/۲۸٦ باب ما يذكر في بيع الطعام)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے جب تک قبضہ نہ کرلے اسے بیع نہ کرے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جس کو رسول اللہ ﷺ نے قبضہ سے پہلے بیچنا منع کیا وہ غلہ ہے مگر میرا گمان ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۲۵)

قرض کا بیان

احادیث

۱۶۷۴ : عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ : اِنَّکَ بِاَرْضٍ فِیْھَا الرِّبٰوا فَاشٍ فَاِذَا کَانَ لَکَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَھْدٰی اِلَیْکَ حَمْلَ تِبْنٍ اَوْ حَمْلَ شَعِیْرٍ اَوْحَبْلَ قِتٍّ فَلَا تَاْخُذْہُ فَاِنَّہٗ رِبٰوا . رواہ البخاری (مشکوۃ المصابیح ۲٤٦)

ابو بردہ بن ابی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں مدینہ آیا اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا تم ایسی جگہ میں رہتے ہو جہاں سود کی کثرت ہے لہذا اگر کسی شخص کے ذمہ تمہارا کوئی حق ہو اور وہ تمہیں ایک بوجھ بھوسہ یا جو یا گھاس ہدیہ میں دے تو ہر گز نہ لینا کہ وہ سود ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۱)

۱۶۷۵ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا یَاْخُذْ ھَدْیَۃً. رواہ البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۲٤٦ باب الربوا)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک شخص دوسرے کو قرض دے تو اس کا ہدیہ قبول نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۱)

۱۶۷٦ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَھْدٰی اِلَیْہِ اَوْ حَمَلَہٗ عَلَی الدَّابَّۃِ فَلَا یَرْکَبُہٗ وَلَا یَقْبَلْھَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ جَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ. رواہ ابن ماجہ و البیھقی (مشکوۃ المصابیح ص ۲٤٦ باب الربوا)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی قرض دے اور اس کے پاس وہ ہدیہ کرے تو قبول نہ کرے اور اپنی سواری پر سوار کرے تو سوار نہ ہو ہاں اگر پہلے سے ان دونوں میں۔ (ہدیہ وغیرہ) جاری تھا تو اب حرج نہیں۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۱)

۱۶۷۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ قَالَ : اسْتَقْرَضَ مِنِّیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ اِلَیَّ وَقَالَ : بَارَکَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ اَهْلِکَ وَمَالِکَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ . رواه النسائی (مشکوۃ المصابیح ص۲۵۳)

عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض لیا تھا جب حضور کے پاس مال آیا اور ادا فرمایا اور دعا دی کہ اللہ تعالی تیرے اہل وعیال میں برکت کرے اور فرمایا قرض کا بدلہ شکریہ ہے اور ادا کر دینا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۳۳)

۱۶۷۸: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ کَانَ لَهُ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهُ کَانَ لَهُ بِکُلِّ یَوْمٍ صَدَقَةٌ . (مشکوۃ المصابیح ج۱/۲۵۳)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا دوسرے پر حق ہو اور وہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو ہر روز اتنا مال صدقہ کر دینے کا ثواب پائے گا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۳۳)

۱۶۷۹: عَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ : مَاتَ اَخِیْ وَتَرَکَ ثَلٰثَمِائَةِ دِیْنَارٍ وَ تَرَکَ وُلْدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ : لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِنَّ اَخَاکَ مَحْبُوْسٌ بِدَیْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ : فَذَهَبْتُ فَقَضَیْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ قَضَیْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَاَةٌ تَدَّعِیْ دِیْنَارَیْنِ وَلَیْسَتْ لَهَا بَیِّنَةٌ قَالَ : اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ . رواه احمد (مشکوۃ المصابیح ۲۵۳)

سعد بن اطول رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میرے بھائی کا انتقال ہوا اور تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے میں نے یہ ارادہ کیا کہ یہ دینار بچوں پر صرف کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تیرا بھائی دین میں مقید ہے اس کا دین ادا کردے میں نے جا کر ادا کر دیا پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ادا کر دیا صرف ایک عورت باقی ہے جو دو دینار کا دعوی کرتی ہے مگر اس کے پاس گواہ نہیں ہے فرمایا اسے دیدے وہ سچی ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۳۳، ۱۳۴)

۱۶۸۰: عَنْ مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ : یَا اَبَا عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ اِنِّیْ اَسْلَفْتُ رَجُلًا سَلْفًا وَاشْتَرَطْتُ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : السَّلْفُ عَلٰی ثَلَاثَةِ اَوْجُهٍ سَلْفٌ تُسْلِفُهُ تُرِیْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ فَلَکَ وَجْهُ اللّٰهِ وَسَلْفٌ تُسْلِفُهُ تُرِیْدُ بِهٖ وَجْهَ صَاحِبِکَ فَلَکَ وَجْهُ صَاحِبِکَ وَسَلْفٌ تُسْلِفُهُ لِتَاخُذَ خَبِیْثًا بِطَیِّبٍ فَذٰلِکَ الرِّبَا قَالَ : فَکَیْفَ تَامُرُنِیْ؟ یَا اَبَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ! قَالَ : اَرٰی اَنْ تَشُقَّ الصَّحِیْفَةَ فَاِنْ اَعْطَاکَ مِثْلَ الَّذِیْ اَسْلَفْتَهُ قَبِلْتَهُ وَاِنْ اَعْطَاکَ دُوْنَ الَّذِیْ اَسْلَفْتَهُ فَاَخَذْتَهُ اُجِرْتَ وَاِنْ أَعْطَاکَ اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتَهُ طَیِّبَةً بِهٖ نَفْسُهُ فَذٰلِکَ شُکْرٌ شَکَرَهُ لَکَ وَلَکَ اَجْرُ مَا اَنْظَرْتَهُ . (المؤطا للامام مالک علی هامش السنن لابن ماجه ج۲ ص ۲۰۲ باب ما لایجوز من السلف)

امام مالک نے روایت کی کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر کے پاس آ کر عرض کی کہ میں نے ایک شخص کو قرض دیا ہے اور وہ شرط کر لی ہے کہ جو دیا ہے اس سے بہتر ادا کرنا انہوں نے کہا یہ سود ہے اس نے پوچھا تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا قرض کی تین صورتیں ہیں ایک وہ قرض ہے جس سے مقصود اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے اس میں تیرے لیے اللہ کی رضا ملے گی اور ایک وہ قرض جس سے مقصود کسی شخص کی خوشنودی سے اس قرض میں صرف اس کی خوشنودی حاصل ہوگی اور ایک وہ قرض ہے جو تو نے اس لیے دیا ہے کہ عیب دے کر خبیث حاصل کرے اس شخص نے عرض کی تو اب مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا دستاویز پھاڑ ڈال پھر اگر وہ قرضدار ویسا ہی ادا کرے جیسا تو نے اسے دیا تو قبول کر اور اگر اس سے کم ادا کرے اور تو نے لے لیا تو تجھے ثواب ملے گا اور اگر اس نے اپنی خوشی سے بہتر ادا کیا تو یہ ایک شکریہ ہے جو اس نے کیا۔

(بہار شریعت ۱۱/۱۳۴)

تنگ دست کو مہلت دینے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٨٤: وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. (سورة البقرة آيت ٢٨٠)

اور اگر مدیون تنگ دست ہے تو وسعت آنے تک اسے مہلت دو اور صدقہ کردو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

احادیث

١٦٨١: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ: فَلَقِىَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ. (مشكوة المصابيح ص ٢٥١ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص زمانہ گزشتہ میں لوگوں کو ادھار دیا کرتا تھا اپنے غلام سے کہا کرتا جب کسی تنگ دست مدیون کے پاس جانا اس کو معاف کردینا اس امید پر کہ خدا ہم کو معاف کردے جب اس کا انتقال ہوا اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا۔ (بہار شریعت ج ١١/١٤٠)

١٦٨٢: عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّنَجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ. رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ٢٥١ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یہ بات پسند ہو کہ قیامت کی سختیوں سے اللہ تعالیٰ اسے نجات بخشے وہ تنگ دست کو مہلت دے یا معاف کردے۔ (بہار شریعت ج ١١ ص ١٥٠)

۱۶۸۳ : عَنْ اَبِیْ الْیُسْرِ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْہُ اَظَلَّہُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ . روہ مسلم .

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۱ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص تنگ دست کو مہلت دے گا اسے معاف کردے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے میں رکھے گا۔

۱۶۸۴ : عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ تَقَاضیٰ ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا لَّہٗ عَلَیْہِ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُھُمَا حَتّٰی سَمِعَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْھِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِہٖ وَنَادیٰ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ : یَا کَعْبُ قَالَ : لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَیْنِکَ قَالَ کَعْبٌ : قَدْ فَعَلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَالَ : قُمْ .فَاقْضِہٖ .(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۲)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنے دین کا تقاضہ کیا اور دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں حضور نے اپنے حجرے سے ان کی آوازیں سنیں تشریف لائے اور حجرہ کا پردہ ہٹا کر مسجد نبوی میں کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا انہون نے جواب دیا لبیک یارسول اللہ حضور نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا دین معاف کردو انہوں نے کہا میں نے کیا یعنی معاف کردیا دوسرے صاحب سے فرمایا اٹھوادا کرو۔(بہار شریعت ج ۱۱/۱۴۰)

۱۶۸۵ : عَنْ سَلْمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ : کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ فَقَالُوْا : صَلِّ عَلَیْھَا فَقَالَ : ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ؟ قَالُوْا : لَا . فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ اُخْریٰ فَقَالَ : ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ ؟ قِیْلَ نَعَمْ . فَھَلْ تَرَکَ شَیْئًا؟ قَالُوْا : ثَلٰثَۃُ دَنَانِیْرَ فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ اُتِیَ بِالثَّالِثَۃِ فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ ؟ قَالُوْا : ثَلٰثَۃُ دَنَانِیْرَ قَالَ : ھَلْ تَرَکَ شَیْئًا؟ قَالُوْا : لَا . قَالَ : صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ اَبُوْقَتَادَۃَ : صَلِّ عَلَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ دَیْنُہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ . رواہ البخاری

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر تھے ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کی اس کی نماز پڑھایئے فرمایا اس پر کچھ دین ہے؟ عرض کی نہیں اس کی نماز پڑھادی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا ارشاد فرمایا اس پر دین ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کچھ اس نے مال چھوڑا ہے لوگوں نے عرض کی تین دینار چھوڑے ہیں اس کی نماز بھی پڑھادی۔ پھر تیسرا جنازہ حاضر لایا گیا ارشاد فرمایا اس پر دین ہے؟ لوگوں نے کہا تین دینار، فرمایا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ فرمایا تم لوگ اس کی نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور نماز پڑھادیں دین کا ادا کر دینا میرے ذمہ ہے حضور نے نماز پڑھادی۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۴۲، ۱۴۰)

١٦٨٦: عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِیُصَلِّیْ عَلَیْهَا فَقَالَ : هَلْ عَلٰی صَاحِبِکُمْ دَیْنٌ ؟ قَالُوْا : نَعَمْ. قَالَ : هَلْ تَرَکَ لَهُ مِنْ وَفَاءٍ ؟ قَالُوْا : لَا : قَالَ : صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ : عَلَیَّ دَیْنُهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ : فَکَّ اللّٰهُ رِهَانَکَ مِنَ النَّارِ کَمَا فَکَکْتَ رِهَانَ اَخِیْکَ الْمُسْلِمِ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یَقْضِیْ عَنْ اَخِیْهِ دَیْنَهُ اِلَّا فَکَّ اللّٰهُ رِهَا نَهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ٢٥٣ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور کی خدمت میں جنازہ لایا گیا ارشاد فرمایا اس پر دین ہے لوگوں نے کہا ہاں فرمایا دین ادا کرنے کے لیے کچھ چھوڑا ہے عرض کی نہیں ارشاد فرمایا تم لوگ اس کی نماز پڑھ لو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اس کا دین میرے ذمہ ہے حضور نے نماز پڑھادی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری بندش کو توڑے جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی بندش توڑی جو بندہ مسلم اپنے بھائی کا دین ادا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بندش توڑ دے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۴۱)

١٦٨٧: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَ هَا اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ .

(الترغیب والترہیب ج ٢ ص ٥٩٧، ٥٩٨ ومشکوۃ المصابیح ص ٢٥٢ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مال لیتا ہے اور ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اللہ اس سے ادا کردے گا۔ (یعنی ادا کرنے کی توفیق دے گا یا قیامت کے دن دائن کو راضی کردے گا) اور جو شخص تلف کرنے کے ارادہ سے لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر تلف کرے گا۔ (یعنی نہ ادا کی توفیق ہوگی نہ دائن راضی ہوگا)

(بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۴۱)

۱۶۸۸ : عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرُ مُدْبِرٍ یُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ. فَلَمَّا اَدْبَرَنَا رَاهُ فَقَالَ : نَعَمْ. اِلَّا الدَّیْنَ کَذٰلِکَ قَالَ جِبْرَئِیْلُ :. (مشکوة المصابیح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرمایئے کہ اگر میں جہاد میں اس طرح قتل کیا جاؤں کہ صابر ہوں ثواب کا طالب ہوں آگے بڑھ رہا ہوں پیٹھ نہ پھیروں تو اللہ تعالیٰ میرے گناہ مٹا دے گا ارشاد فرمایا ہاں جب وہ شخص چلا گیا اسے بلا کر فرمایا ہاں مگر دین جبرئیل علیہ السلام نے ایسے ہی کہا یعنی دین معاف نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۴۱، ۱۴۲)

۱۶۸۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ . (مشکوة المصابیح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین کے علاوہ شہید کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۱ ص ۱۴۲)

۱۶۹۰ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ . رواه الترمذی (الترغیب والترهیب ج ۲ ص ۶۰۶ باب نفس المومن معلقة بدینه ومشکوة المصابیح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا نفس دین کی وجہ سے معلق ہے جب تک ادا نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۱ ص ۱۴۲)

١٦٩١ : عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : صَاحِبُ الدَّيْنِ مَأْسُوْرٌ بِدَيْنِهٖ يَشْكُوْ اِلَى اللّٰهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ .

(الترغيب والترهيب ج٢ ص٦٠٥ ومشكوة المصابيح ص٢٥٢ باب الافلاس والانظار)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب دین اپنے دین میں مقید ہے قیامت کے دن خدا سے اپنی تنہائی کی شکایت کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۱ص۱۴۲)

١٦٩٢ : عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِئٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

(مشكوة المصابيح ص٢٥٣ باب الافلاس والانظار)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس طرح مرا کہ تکبر اور غنیمت میں خیانت اور دین سے بری ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(بہار شریعت ۱۱ص۱۴۲)

١٦٩٣ : عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا اَعْظَمُ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَّلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَّمُوْتَهُ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً . (الترغيب والترهيب ج ٢ ص ٦٠٥ ومشكوة المصابيح ص٢٥٣ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے ان کے بعد اللہ کے نزدیک سب گناہوں سے بڑا یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر دین چھوڑ کر مرے اور اس کے ادا کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو۔

(بہار شریعت ج۱۱ص۱۴۲)

١٦٩٤ : عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا جُلُوْسًا لِفَنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ قَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ . سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ

التَّشْدِيْدِ قَالَ : فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِىْ نَزَلَ قَالَ فِى الدَّيْنِ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْاَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَقْضِىَ دَيْنَهُ . (الترغيب والترهيب ج۲ص ۶۰۰ ومشكوة المصابيح ص ۲۵۳،۵۴ باب الافلاس والانظار)

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم صحنِ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے حضور نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور دیکھتے رہے پھر نگاہ نیچی کر لی اور پیشانی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا سبحان اللہ کتنی سختی اتاری گئی کہتے ہیں ہم لوگ ایک دن ایک رات خاموش رہے جب دن رات خیر سے گذر گئے اور صبح ہوئی تو میں نے عرض کی کہ وہ کیا سختی ہے جو نازل ہوئی ارشاد فرمایا کہ دین کے متعلق ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور اس پر دین تو جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک ادا نہ کر دیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۱ص ۱۴۲،۴۳)

۱۶۹۵ : عَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَىُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يُغَلِّظُ لَهُ وَعُقُوْبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ .

(مشكوة المصابيح ص ۲۵۳ باب الافلاس والانظار)

حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا مالدار کا دین ادا کرنے میں تاخیر کرنا اس کی آبرو اور سزا کو حلال کر دیتا ہے عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ آبرو کو حلال کرنا یہ ہے کہ اس پر سختی کی جائے گی اور سزا کو حلال کرنا یہ ہے کہ قید کیا جائے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۱ص ۱۴۳)

سود کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۸۵: اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا : اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ط وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ ط وَاَمْرُهٗٓ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ٥ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ ط وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ ٥ (سورة البقرة الأية ۲۷۵،۲۷۶)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (اپنی قبروں سے) ایسے اٹھیں گے جس طرح وہ شخص اٹھتا ہے جس کو شیطان (آسیب) نے چھو کر باولا کر دیا ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ بیع مثل سود کے ہے اور ہے یہ کہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ پس جس کو خدا کی طرف سے نصیحت پہنچ گئی اور باز آیا تو جو کچھ پہلے کر چکا ہے اس کے لیے معاف ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو پھر ایسا ہی کریں وہ جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور ناشکرے گنہگار کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۶: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ٥ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ط وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ ج لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ٥ (سورة البقرة الأية ۲۷۸،۲۷۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود باقی رہ گیا ہے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم کو اللہ و رسول کی طرف سے لڑائی کا اعلان ہے اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہیں تمہارا اصل مال ملے گا نہ دوسروں پر تم ظلم کرو اور نہ دوسرا تم پر ظلم کرے۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۷: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ○ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ○ (سورة ال عمران الآية ١٣٠، ١٣١، ١٣٢)

اے ایمان والو! دونا دوں سود مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ فلاح پاؤ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار رکھی گئی ہے اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور فرماتا ہے:

٢٨٨: وَمَا اٰتَیْتُمْ مِنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَ فِیْ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْ عِنْدَ اللّٰهِ ج وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ز فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○ (سورة الروم الآية ٣٩)

جو کچھ تم نے سود پر دیا کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو کچھ تم نے زکوۃ دی جس سے اللہ کی خوشنودی چاہتے ہو وہ اپنا مال دونا کرنے والے ہیں۔

احادیث

١٦٩٦: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ، فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِیْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰی شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَیْنَ یَدَیْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّهْرِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ فِیْهِ فَرَدَّهٗ حَیْثُ کَانَ فَجَعَلَ کُلَّمَا جَاءَ لِیَخْرُجَ رَمٰی فِیْ فِیْهِ بِحَجَرٍ فَیَرْجِعُ کَمَا کَانَ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا الَّذِیْ رَأَیْتُهٗ فِی النَّهْرِ؟ قَالَ اٰکِلُ الرِّبَا. رواه البخاری

(الترغیب والترهیب ج ٣/٣ باب الترهیب من الربا)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے زمین مقدس (بیت المقدس) میں لے گئے پھر ہم چلے یہاں تک کہ خون کے دریا پر پہنچے یہاں ایک شخص کنارہ پر کھڑا ہے جس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور ایک شخص بیچ دریا میں ہے یہ کنارہ کی طرف بڑھا اور نکلنا چاہتا تھا کہ کنارہ والے شخص نے ایک پتھر ایسے زور سے اس کے منہ پہ مارا کہ جہاں تھا وہیں پہنچا دیا پھر جتنی بار وہ نکلنا چاہتا ہے کنارہ والا منہ میں پتھر مار کر وہیں لوٹا دیتا ہے میں نے اپنے

ساتھیوں سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا یہ شخص جو نہر میں ہے سود خوار ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۱/۱۴۴)

١٦٩٧: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَ مُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ. (مشكوة المصابيح ص ٢٤٤ باب الربٰوا)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور سود دینے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۱/۱۴۴، ۱۴۵)

١٦٩٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَاتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقىٰ اَحَدٌ اِلَّا اٰكِلَ الرِّبٰوا فَاِنْ لَمْ يَاكُلْهُ اَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهٖ.

(مشكوة المصابيح ص ٢٤٥ باب الربوا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سود کھانے سے کوئی نہیں بچے گا اور اگر سود نہ کھائے گا تو اس کے بخارات پہنچیں گے (یعنی سود دیگا یا اس کی گواہی کرے گا یا دستاویز لکھے گا یا سودی روپیہ کسی کو دلانے کی کوشش کرے گا یا سود خوار کے یہاں دعوت کھائے گا یا اس کا ہدیہ قبول کرے گا)۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۴۵)

١٦٩٩: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دِرْهَمُ رِبٰوا يَاكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ زِنْيَةً. رواه احمد ودار قطنى وروى البيهقى عن ابن عباس وزاد وقال من نبت لَحْمُهُ من السحت فَالنَّارُ اَولىٰ بِهٖ. (مشكوة المصابيح ص ٢٤٥، ٢٤٦ باب الربوا)

عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا ایک درہم جس کو جان کر کوئی کھائے وہ چھتیس مرتبہ زنا سے بھی سخت ہے۔ اسی کی مثل بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۴۵)

١٧٠٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءً ا اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ. (مشكوة المصابيح ص ٢٤٦ باب الربٰوا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سود

(کا گناہ) ستر حصہ ہے ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔
(بہارشریعت ج۱۱ص۱۴۵)

۱۷۰۱: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرِّبٰوا وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ. (مشکوۃ المصابیح ص٢٤٦ باب الربوا)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (سود سے بظاہر) اگرچہ مال زیادہ ہومگر نتیجہ یہ ہے کہ مال کم ہوگا۔ (بہارشریعت ج۱۱ص۱۴۵)

۱۷۰۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرىٰ مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِئِيْلُ! قَالَ: هٰؤُلَاءِ اَكَلَةُ الرِّبٰوا. رواه احمد وابن ماجة

(مشکوۃ المصابیح ص٢٤٦ باب الربوا)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شبِ معراج میرا گزر ایک قوم پر ہوا جس کے پیٹ گھر کی طرح (بڑے بڑے) ہیں ان پیٹوں میں سانپ ہیں جو باہر سے دکھائی دیتے ہیں میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ سودخوار ہیں۔ (بہارشریعت ج۱۱ص۱۴۵)

۱۷۰۳: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ. (مشکوۃ المصابیح ص٢٤٤ باب الربوٰا)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلے میں چاندی کے اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے اور جو بدلے میں جو کے اور کھجور بدلے میں کھجور کے اور نمک بدلے میں نمک کے برابر برابر اور دست بدست بیع کرو اور جب اصناف میں اختلاف ہوتو جیسے چاہو بیچو (یعنی کم وبیش میں اختیار ہے) جب کہ دست بدست ہوں۔ (بہارشریعت ج۱۱ص۱۴۵،۱۴۶)

۱۷۰۴: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى الْاٰخِذُ وَالْمُعْطِىْ فِيْهِ سَوَاءٌ . رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ٢٤٤ باب الربٰوا)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلے میں چاندی کے اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے اور جو بدلے میں جو کے کھجور بدلے میں کھجور کے اور نمک بدلے میں نمک کے برابر برابر بیچو، دست بدست، تو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سودی معاملہ کیا لینے اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔

١٧٠٥ : عَنْ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبٰوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ متفق عليه .

(مشكوة المصابيح ٢٤٤،٢٤٥ باب الربوا)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا بدلے میں سونے کے سود ہے مگر دست بدست اور چاندی بدلے میں چاندی کے سود ہے مگر دست بدست اور جَو بدلے میں جَو کے سود ہے مگر دست بدست کھجور بدلے میں کھجور کے سود مگر دست بدست۔

١٧٠٦ : عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلرِّبٰوا فِىْ النَّسِيْئَةِ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ : لاَ رِبوا فِىْ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ .

(مشكوة المصابيح ص ٢٤٥ باب الربوا)

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادھار میں سود ہے اور ایک روایت میں ہے کہ دست بدست ہو تو سود نہیں یعنی جب کہ جنس مختلف ہو۔ (بہار شریعت ج ۱۱/۱۴۶)

١٧٠٧ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اٰخِرَ مَا نَزَلَتْ اٰيَةُ الرِّبٰوا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوْا الرِّبٰوا وَالرِّيْبَةَ . رواه ابن ماجة

(مشكوة المصابيح ص٢٤٦ باب الربوا)

امیر المومنین رضی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرمایا کہ آخری آیت، ربوا کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ انہوں نے اس کی تفسیر نہ کی لہذا سود کو چھوڑ و اور جس میں سود کا شبہہ ہو اسے بھی چھوڑ و۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۴۶)

١٧٠٨ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ : اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰکَذَا قَالَ : لَا . وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ : لَا تَفْعَلْ ! بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْبًا وَقَالَ : فِی الْمِیْزَانِ مِثْلَ ذٰلِکَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ٢٤٥ باب الربوا)

ابو سعید خدری وابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا حاکم بنا کر بھیجا تھا وہ وہاں سے حضور کی خدمت میں عمدہ کھجوریں لائے ارشاد فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ عرض کی نہیں یا رسول اللہ۔ ہم دو صاع کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع لیتے ہیں فرمایا ایسا نہ کرو معمولی کھجوروں کو روپیہ سے بیچو پھر روپیہ سے اس قسم کی کھجوریں خریدا کرو۔ اور تول کی چیزوں میں بھی ایسا ہی فرمایا۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۵۵)

١٧٠٩ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : جَاءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مِنْ اَیْنَ هٰذَا؟ قَالَ : کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ قَالَ : اَوَّهْ عَیْنُ الرِّبٰوا، عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِیَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ . (مشکوۃ المصابیح ص ٢٤٥ باب الربوا)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں برنی کھجوریں لائے ارشاد فرمایا کہاں سے لائے؟ عرض کی ہمارے یہاں خراب کھجوریں تھیں ان کے دو صاع کو ان کے ایک صاع کے عوض میں بیچ ڈالو ارشاد فرمایا افسوس یہ تو بالکل سود ہے یہ تو بالکل سود ہے ایسا نہ کرنا ہاں اگر ان کے خریدنے کا ارادہ ہو تو اپنی کھجوریں بیچ کر پھر ان کو خریدو۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۵۵)

بیع سلم (۱) کا بیان

احادیث

۱۷۱۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِى الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ: مَنْ اَسْلَفَ فِىْ شَيْئٍ فَلْيُسْلِفْ فِىْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ. (الجامع الصحيح للبخاری ج۱ ص۲۹۸ کتاب السلم والجامع الترمذی ج ۱ ص۱۵۷ والسنن لابی داؤد ج۲ ص۴۹۰ ومشکوۃ المصابیح ص ۲۵۰ باب السلم)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ اہل مدینہ ایک سال دو سال تین سال تک پھلوں میں سلم کرتے ہیں فرمایا جو بیع کرے وہ کیل معلوم اور وزن معلوم میں مدت معلوم کے لیے سلم کرے۔

(بہار شریعت ج۱۱ص۱۷۲)

۱۷۱۱: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَسْلَفَ فِىْ شَيْئٍ فَلَا يُصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهٗ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۰ باب السلم الفصل الثالث)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی چیز میں سلم کرے وہ قبضہ کرنے سے پہلے تصرف نہ کرے۔ (بہار شریعت ج۱۱ص۱۷۲)

۱۷۱۲: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الْمُجَالِدِ قَالَ: بَعَثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَاَبُوْ

---

(۱) بیع سلم وہ بیع ہے جس میں ایک طرف عین ہو دوسری طرف ثمن اور یہ قرار پایا کہ ثمن یعنی قیمت فی الحال ادا کی جائے اور مبیع بعد میں دیا جائے گا۔ اس بیع میں جس کو خریدا جاتا ہے وہ بائع کے ذمہ دین ہوتا ہے اور مشتری ثمن کو فی الحال ادا کرتا ہے جو روپیہ دیتا ہے اس کو رب السلم اور مسلم اور دوسرے کو مسلم الیہ اور مبیع کو مسلم فیہ اور ثمن کو راس المال کہتے ہیں ۱۲

بُرْدَةَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی فَقَالَ : سَلْہُ ھَلْ کَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْلِفُوْنَ فِی الْحِنْطَۃِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ : کُنَّا نُسْلِفُ نَبِیْطَ اَھْلِ الشَّامِ فِی الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ فِیْ کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ قُلْتُ : اِلٰی مَنْ کَانَ اَصْلُہٗ عِنْدَہٗ قَالَ : مَا کُنَّا نَسْئَلُھُمْ عَنْ ذٰلِکَ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج۱ ص۲۹۹ باب السلم ای من لیس عندہ اصل)

محمد بن ابی مجالد سے مروی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن شداد اور ابو ہریرہ نے مجھے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس بھیجا کہ جا کر ان سے پوچھو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابۂ کرام گیہوں میں سلم کرتے تھے یا نہیں میں نے جا کر پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ ہم ملک شام کے کاشتکاروں سے گیہوں اور جو اور منقے میں سلم کرتے تھے جس کا پیمانہ معلوم ہوتا اور مدت بھی معلوم ہوتی میں نے کہا ان سے کرتے ہوں گے جن کے پاس اصل ہوتی یعنی کھیت یا باغ ہوتا انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے تھے کہ اصل اس کے پاس ہے یا نہیں۔

(بہار شریعت ج۱۱ ص۱۷۲)

بیع صرف (۱)

احادیث

۱۷۱۳ : عَنْ اَبِی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوْا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا تَبِیْعُوْا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲٤٤ باب الربوا)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے میں نہ بیچو مگر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں نہ بیچو مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور ان میں ادھار کو نقد کے ساتھ نہ بیچو اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو بدلے میں نہ بیچو مگر وزن کے ساتھ برابر کر کے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۹۵)

۱۷۱٤ : عَنْ فُضَالَةَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ : اِشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَةً بِاِثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَلْتُهَا فَوَجَدْتُّ فِیْهَا اَکْثَرَ مِنْ اِثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفْصَلَ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۲٤٥ باب الروا والسنن لابی داؤد ج۲ ص ٤٧٦)

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں میں نے خیبر کے دن بارہ دینار کو ایک ہار خریدا تھا جس میں سونا تھا اور پوت، میں نے دونوں چیزیں جدا کیں تو بارہ دینار سے زیادہ سونا نکلا اس

(۱) بیع صرف یہ ہے کہ ثمن کو ثمن کے بدلے بیچنا مثلاً روپیہ سے چاندی خریدنا یا چاندی کی ریگزاریاں خریدنا، یا روپے سے اشرفی خریدنا ۱۲

کو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا ارشاد فرمایا جب تک جدا نہ کرلیا جائے بیچا نہ جائے۔(بہار شریعت ۱۱/۱۹۵)

۱۷۱۵: عَنْ اَبِی الْحَدْثَانِ اَلْتَمِسُ صَرْفًا بِمِائَةِ دِیْنَارٍ قَالَ: فَدَعَانِیْ طَلْحَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ فَتَرَاضَیْنَا حَتّٰی اصْطَرَفَ مِنِّیْ وَاَخَذَ الذَّھَبَ فَقَلَّبَھَا فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ قَالَ: حَتّٰی یَاتِیَ خَازِنِیْ مِنَ الْغَابَۃِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَسْمَعُ فَقَالَ عُمَر لاَ تُفَارِقُہٗ حَتّٰی تَاخُذَ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلذَّھَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا ھَا وَھَا وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا ھَا وَھَا وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا ھَا وَھَا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا ھَا وَھَا.

(کنز العمال ج۲ ص۲۳۳ حدیث ٤٩٨٩ باب الربوا)

ابی الحدثان راوی کہتے ہیں کہ میں سو اشرفیاں توڑانا چاہتا تھا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بلایا اور ہم دونوں کی رضا مندی ہوگئی اور بیع صرف ہوگئی انہوں نے سونا مجھ سے لے لیا اور الٹ پلٹ کر دیکھا اور کہا اس کے روپے اس وقت ملیں گے جب میرا خازن غابہ سے آجائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن رہے تھے انہوں نے فرمایا اس سے جدا نہ ہونا جب تک روپیہ وصول نہ کر لینا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سونا چاندی کے بدلے میں بیچنا سود ہے مگر جب کہ دست بدست ہو۔(بہار شریعت ۱۱/۱۹۵)

کفالت کا بیان (۱)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۸۹: وَاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ . (سورة يوسف الأية/ ۷۲)

اور میں اس کا کفیل اور ضامن ہوں۔

۱۷۱۶: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلزَّعِيْمُ غَارِمٌ .

(الدراية فى تخريج أحاديث الهداية هامش على الهداية ج۳/ ۱۱۱)

ابوداؤد و ترمذی نے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفیل ضامن ہے

(بہار شریعت ج ۱۲/ ۳)

(۱) اصطلاح شرع میں کفالت کا معنی یہ ہے ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کردے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا خواہ وہ مطالبہ نفس کا ہو یا دین کا یا عین کا ۱۲

قضا(۱) کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۹۰: اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرٰاةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَّحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ. (المائدۃ/۴۴)

بیشک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق انبیا کرتے رہے۔

اور فرمایا:

۲۹۱: "وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ" (المائدۃ/۴۴)

اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔

پھر فرماتا ہے:

۲۹۲: "وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (المائدۃ/۴۵)

اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

پھر فرماتا ہے:

۲۹۳: "وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (المائدۃ/۴۷)

اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

پھر فرماتا ہے:

۲۹۴: "وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ

(۱) لوگوں کے جھگڑوں اور منازعات کے فیصلہ کرنے کو قضا کہتے ہیں (درمختار) قضا فرض کفایہ ہے کیوں کہ اس کے بغیر نہ لوگوں کے حقوق کی محافظت ہوسکتی ہے نہ امن عامہ قائم رہ سکتا ہے، قاضی جامع شرائط شہادت ہی ہوسکتا ہے یعنی عاقل، بالغ، آزاد ہو، اندھا نہ ہو، گونگا نہ ہو، بالکل بہرہ نہ ہو، محدود فی القذف نہ ہو۔ ۱۲

يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ. (المائدة/۴۹)

اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش نہ دیدیں کسی حکم میں جو تیری طرف اترا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی سزا ان کو پہونچانا چاہتا ہے اور بیشک بہت آدمی بے حکم ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۹۵: اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ (المائدة/۵۰ پ۶)

تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین والوں کے لیے۔

اور فرماتا ہے:

۲۹۶: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء/۶۵)

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۹۷: اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا (النساء/۱۰۴ پ۵)

اے محبوب! بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو جس طرح تمہیں اللہ دکھائے اور دغا والوں کی طرف سے نہ جھگڑو۔

احادیث

۱۷۱۷: عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِتَّةَ اَيَّامٍ اَعْقِلْ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ قَالَ: اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِىْ سِرِّ اَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهٖ وَاِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ وَلَا تَسْأَلَنَّ اَحَدًا شَيْئًا

وَاِنْ سَقَطَ سَوْطُکَ وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَیْنَ اِثْنَیْنِ .

(مشکوۃ المصابیح ج۲ ص ۳۲۲، ۳۲۳ کتاب الطهارۃ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ چھ دن بعد تم سے جو کچھ کہا جائے اسے اپنے ذہن میں رکھنا، ساتویں دن یہ ارشاد فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ (۱) باطن وظاہر میں اللہ سے ڈرتے رہنا (۲) اور جب تم سے کوئی برا کام ہو جائے تو نیکی کرنا (۳) اور کسی سے کوئی چیز طلب نہ کرنا اگر چہ تمہارا کوڑا گر جائے (یعنی تم سواری پر ہو اور کوڑا گر جائے تو یہ بھی کسی سے نہ کہنا کہ اٹھادے) (۴) کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھنا (۵) اور دو شخصوں کے مابین فیصلہ نہ کرنا۔

(بہار شریعت ج ۱۲ ص ۴۸)

۱۷۱۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَا مِنْ حَاکِمٍ یَّحْکُمُ بَیْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَلَکٌ آخِذٌ بِقَفَاہُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاسَهُ اِلَی السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِہِ اَلْقَاہُ فِیْ مَهْوَاۃٍ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا. رواہ احمد وابن ماجۃ والبیهقی فی شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح الفصل الثالث باب العمل فی القضاء والخوف منہ ص ۳۲۵)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مابین حکم کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ فرشتہ اس کی گدی پکڑے ہوگا پھر وہ فرشتہ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے گا (اس انتظار میں کہ اس کے لیے کیا حکم ہوتا ہے) اگر یہ حکم ہوگا کہ ڈالدے تو ایسے گڈھے میں ڈالے گا کہ چالیس برس تک گرتا ہی رہے گا یعنی چالیس برس میں تہہ تک پہونچے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۲/ ۴۸)

۱۷۱۹: عَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : لَیَاتِیَنَّ عَلَی الْقَاضِی الْعَدْلِ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَتَمَنّٰی اَنَّهُ لَمْ یَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ فِیْ تَمْرَۃٍ قَطُّ. رواہ احمد

(مشکوۃ المصابیح باب العمل فی القضا والخوف منہ الفصل الثالث ۳۲۵/)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاضی عادل قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ دو شخصوں کے درمیان ایک پھل کے متعلق بھی فیصلہ

نہ کئے ہوتا۔ (بہار شریعت ۱۲/۴۸)

١٧٢٠ : عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ : لِابْنِ عُمَرَ. اِقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ: اَوْ تُعَافِيْنِيْ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! قَالَ : وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ؟ قَالَ: لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ. رواه الترمذى (مشكوة المصابيح باب العمل فى القضاء الفصل الثالث ٣٢٥ وجامع الترمذى ج ٢٤٧/١)

ابن موہب سے مروی کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کرو (عہدۂ قضا کو قبول کرو) انہوں نے عرض کی امیر المومنین آپ مجھے معافی دیں فرمایا کہ اس کو ناپسند کیوں رکھتے ہو؟ تمہارے والد فیصلہ کیا کرتے تھے عرض کی اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو قاضی ہو اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرے اس کے لئے لائق یہ ہے کہ برابر واپس ہو یعنی جس حالت میں تھا ویسا ہی رہ جائے یہی غنیمت ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۴۹)

١٧٢١ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ. (ابو داؤد ٥٠٣/٢ باب فى طلب القضاو وابن ماجه ٢٤٧/٢)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کے مابین قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔ (بہار شریعت ۱۲/۴۹)

١٧٢٢ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ وُكِّلَ اِلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يَطْلُبْهُ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ . (السنن لابى داؤد ٥٠٤/٥٠٣ باب فى طلب القضاء والتسرع اليه)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قضا کا طالب ہو اور اس کی درخواست کرے وہ اپنے نفس کی طرف سپرد کر دیا جائے گا اور جس کو مجبور کر کے قاضی بنایا جائے اللہ تعالیٰ اس کے پاس فرشتہ بھیجے گا جو ٹھیک چلائے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۴۹)

١٧٢٣ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ

الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ.

(مشكوة المصابيح ص ٣٢٤ باب العمل فى القضاء والخوف منه)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قضا طلب کی اور اسے مل گئی پھر اس کا عدل اس کے جور پر غالب رہا یعنی عدل نے ظلم کرنے سے روکا اس کے لیے جنت ہے اور جس کا جور عدل پر غالب آیا اس کے لیے جہنم ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۴۹)

۱۷۲۴: عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا وَرَجُلَیْنِ مِنْ قَوْمِیْ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ: اَمِّرْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَقَالَ الْآخَرُ: مِثْلَهُ فَقَالَ: اَنَا لَانُوَلِّیْ هٰذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَیْهِ.

(صحيح البخارى ج١٠٥٨/٢ باب ما يكره من الحرص على الامارة)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں اور میری قوم کے دو شخص حضور کے پاس حاضر ہوئے ایک نے کہا یا رسول اللہ مجھے حاکم کر دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا ارشاد فرمایا ہم اس کو حاکم نہیں بناتے جو اس کا سوال کرے اور نہ اس کو جو اس کی حرص کرے۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۴۹)

۱۷۲۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهُ قَالَ: لِمُعَاوِیَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَیْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِیَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ وَلَاَحْمَدَ اَغْلَقَ اللّٰهُ لَهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ. (مشكوة ص ٣٢٤ بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّیْسِیْرِ)

عمرو بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ امور مسلمین میں کوئی کام کسی کو سپرد فرمائے (یعنی اسے حاکم بنائے) وہ لوگوں کے حوائج وضرورت واحتیاج میں پردے کے اندر رہے (یعنی اہل حاجت کی اس تک رسائی نہ ہو سکے اپنے پاس ارباب حاجت کو آنے نہ دے) تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت وضرورت واحتیاج میں حجاب فرمائے گا (یعنی اس کو اپنی رحمت سے دور فرمادے گا) اور ایک روایت

میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کے وقت میں آسمان کے دروازے بند فرمادے گا اسی کی مثل ابوداؤد وابن سعد وبغوی وطبرانی وبیہقی وابن عساکر ابی مریم سے واحمد وطبرانی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ (بہار شریعت ۱۲/۴۹،۵۰)

١٧٢٦ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَلَاتَاكُلُوْا نَقِيًّا وَلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ.

(مشكوة المصابيح ٣٢٤ باب ما على الولاة من التيسير)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عمال (حکام) کو بھیجتے ان پر یہ شرط کرتے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا اور باریک آٹا یعنی میدانہ کھانا اور باریک کپڑے نہ پہننا اور لوگوں کے حوائج کے وقت اپنے دروازے بند نہ کرنا اگر تم نے اس میں سے کسی امر کو کیا تو سزا کے مستحق ہوگے۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۰)

١٧٢٧ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّبْعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ : كَيْفَ تَقْضِىْ ؟ اِذَا عُرِضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ : اَقْضِىْ بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ : فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ : فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِىْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ وَلَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ : اَجْتَهِدُ بِرَائِىْ وَلَا اٰلُوْ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدْرَهُ فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا يَرْضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . (السنن لابى داؤد ج٢/٥٠٥ بَابُ اِجْتِهَادِ الرَّاىِ فِى الْقَضَاءِ وَجَامِعُ التِّرْمِذِىِّ ١/٢٤٧)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجنا چاہا فرمایا کہ جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ پیش آئے گا تو کس طرح فیصلہ کروگے؟ عرض کی کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو کیا کروگے؟ عرض کی رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ فیصلہ کروں گا فرمایا اگر سنت رسول اللہ میں بھی نہ پاؤ تو کیا کروگے؟ عرض کی اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اجتہاد کرنے میں کمی نہ کروں گا حضور

اقدس ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور یہ کہا کہ حمد ہے اللہ کے لیے جس نے رسول اللہ کے فرستادہ کو اس چیز کی توفیق دی جس سے رسول اللہ راضی ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۵۰)

۱۷۲۸: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلَی الْیَمَنِ قَاضِیًا فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُتُرْسِلُنِیْ وَاَنَا حَدِیْثُ السِّنِّ وَلَاعِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰہَ سَیَھْدِیْ قَلْبَکَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ اِذَا تَقَاضٰی اِلَیْکَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ کَلَامَ الْاٰخَرِ فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یَتَبَیَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ قَالَ: فَمَا شَکَکْتُ فِیْ قَضَاءٍ بَعْدُ. (مشکوۃ المصابیح ۳۲۵ بَابُ الْعَمَلِ فِی الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْہُ وابو داؤد ۵۰۴/۲ وجامع الترمذی ج ۲۴۸/۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ جب مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجنا چاہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ حضور مجھے بھیجتے ہیں اور میں نو عمر شخص ہوں اور مجھے فیصلہ کرنا آتا بھی نہیں (یعنی میں نے اس کام کو کبھی نہیں کیا ہے) ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے قلب کی رہنمائی کرے گا اور تمہاری زبان کو حق پر ثابت رکھے گا جب تمہارے پاس دو شخص معاملہ پیش کریں تو صرف پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو اس صورت میں یہ ہوگا کہ فیصلہ کی نوعیت تمہارے لیے ظاہر ہو جائے گی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی مجھے فیصلہ کرنے میں شک و تردد نہ ہوا۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۰،۵۱)

۱۷۲۹: قَالَ الْحَسَنُ: اَخَذَ اللّٰہُ عَلَی الْحُکَّامِ اَنْ لَّا یَتَّبِعُوا الْھَوٰی وَلَا یَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا یَشْتَرُوْا بِاٰیَاتِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ثُمَّ قَرَأَ یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنَّ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ. ٥

قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ: خَمْسٌ اِذَا اَخْطَأَ الْقَاضِیْ مِنْھُنَّ خَصْلَةً کَانَتْ فِیْہِ وَصْمَةٌ اَنْ یَّکُوْنَ فَھِمًا حَلِیْمًا، عَفِیْفًا، صَلِیْبًا، عَالِمًا سَؤُلًا عَنِ الْعِلْمِ

(صحیح البخاری ۱۰۶۱/۲ بَابُ مَتٰی یَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ)

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حکام کے ذمہ یہ بات رکھی ہے کہ خواہش نفسانی کی پیروی نہ کریں اور لوگوں سے خوف نہ کریں اور اللہ کی آیت کو تھوڑے دام

کے بدلے میں نہ خریدیں اس کے بعد یہ آیت پڑھی۔

یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ. (ص ٢٦)

اے داؤد! بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو اے داؤد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بے شک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے۔

١٧٣٠: عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رُدُّوا الْخُصُوْمَ حَتّٰی یَصْطَلِحُوْا فَاِنَّ فَصْلَ الْقَضَاءِ یُوْرِثُ الضَّغَائِنَ بَیْنَ النَّاسِ.

(کنز العمال کتاب الخلافة مع الامارة ادب القضاء ج٣/ص ١٧٣)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فریقین کے مقدمہ کو واپس کر دو تا کہ وہ آپس میں صلح کر لیں کیونکہ معاملہ کا فیصلہ کر دینا لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۱)

١٧٣١: عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: کَانَ بَیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَبَیْنَ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَدَارِیْ فِیْ شَیْئٍ وَادَّعٰی اُبَیٌّ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَنْکَرَ ذٰلِکَ فَجَعَلَا بَیْنَهُمَا زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاَتَیَاهُ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَلَمَّا دَخَلَا عَلَیْهِ قَالَ: لَهٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَیْنَاکَ لِتَحْکُمَ بَیْنَنَا وَفِیْ بَیْتِهٖ یُؤْتَی الْحُکْمُ فَوَسَّعَ لَهٗ زَیْدٌ عَنْ صَدْرِ فِرَاشِهٖ فَقَالَ: هٰهُنَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! فَقَالَ: لَهٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ جُرْتَ فِی الْفُتْیَا وَلٰکِنْ اَجْلِسُ مَعَ خَصْمِیْ فَجَلَسَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَادَّعٰی اُبَیٌّ وَاَنْکَرَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ زَیْدٌ: لِاُبَیٍّ اُعْفُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْیَمِیْنِ وَمَا کُنْتُ لِاَسْأَلَهَا لِاَحَدٍ غَیْرَهٗ فَحَلَفَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ اَقْسَمَ لَا یُدْرِکُ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْقَضَاءَ حَتّٰی یَکُوْنَ عُمَرُ وَرَجُلٌ مِنْ عَرْضِ الْمُسْلِمِیْنَ عِنْدَهٗ سَوَاءً. (السنن الکبری مع الجوهر النقی ١٠/١٣٦)

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کے مابین

ایک معاملہ میں خصومت تھی حضرت عمر نے فرمایا میرے اور اپنے درمیان کسی کو حکم کرلو دونوں صاحبوں نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم بنایا اور دونوں ان کے پاس آئے حضرت عمر نے کہا ہم اس لیے تمہارے پاس آئے ہیں کہ ہمارے مابین فیصلہ کردو جب دونوں ان کے پاس فیصلہ کے لیے پہونچے تو حضرت زید صدر مجلس سے ہٹ گئے اور عرض کی امیر المومنین یہاں تشریف لائیے حضرت عمر نے فرمایا یہ تمہارا پہلا ظلم ہے جو فیصلہ تم نے کیا لیکن میں اپنے فریق کے ساتھ بیٹھوں گا دونوں صاحب ان کے سامنے بیٹھ گئے ابی بن کعب نے دعویٰ کیا اور حضرت عمر نے ان کے دعوے سے انکار کیا حضرت زید نے ابی بن کعب سے کہا کہ امیر المؤمنین کو حلف سے معافی دے دو حضرت عمر نے قسم کھائی اس کے بعد قسم کھا کر کہا کہ زید کو کبھی فیصلہ سپرد نہ کیا جائے جب تک ان کے نزدیک عمر اور دوسرا مسلمان برابر نہ ہو یعنی جو شخص مدعی و مدعی علیہ میں اس قسم کی تفریق کرے وہ فیصلہ کا اہل نہیں۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۱،۵۲)

۱۷۳۲: عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : لَا یَقْضِیَنَّ حَکَمٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَھُوَ غَضْبَانُ.

(مشکوۃ المصابیح ۳۲۴ باب العمل فی القضاء والخوف منه و ابوداؤد ۵۰۵)

ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ حاکم غصہ کی حالت میں دو شخصوں کے مابین فیصلہ نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۲)

۱۷۳۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ وَاَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَھِدْ وَاَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ .

(مشکوۃ المصابیح ۳۲۴ باب العمل فی القضاء والخوف منه ابن ماجه ۱ ص ۱۱۸)

عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا حاکم نے فیصلہ کرنے میں کوشش کی اور ٹھیک فیصلہ کیا اس کے لیے دو ثواب اور اگر کوشش کر کے (غور و خوض کر کے) فیصلہ کیا اور غلطی ہو گئی اس کو ایک ثواب۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۵۲)

۱۷۳۴: عَنْ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اَلْقُضَاۃُ ثَلٰثَۃٌ . اِثْنَانِ فِی النَّارِ وَوَاحِدٌ فِی الْجَنَّۃِ رَجُلٌ عَلِمَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِہٖ فَھُوَ فِی الْجَنَّۃِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی

جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ جَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ لَقُلْنَا إِنَّ الْقَاضِيَ إِذَا اجْتَهَدَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ. (السنن لابن ماجة ۱۶۸/۲ باب الحاکم یجتهد فیصیب الحق ابوداؤد ۵۰۳/۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قاضی تین ہیں ایک جنت میں اور دو جہنم میں جو قاضی جنت میں جائے گا وہ ہے جس نے حق کو پہچانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا اور جس نے حق کو پہچانا مگر فیصلہ حق کے خلاف کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے بغیر جانے بوجھے فیصلہ کر دیا وہ جہنم میں ہے۔ (بہار شریعت ۵۲/۱۲)

۱۷۳۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ قَاضٍ قَضٰى بِالْهَوٰى فَهُوَ فِي النَّارِ وَقَاضٍ قَضٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ فِي النَّارِ وَقَاضٍ قَضٰى بِالْحَقِّ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

(کنز العمال، الباب الشافی فی القضاء ج۲۰۶/۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قاضی تین ہیں دو جہنم میں اور ایک جنت میں جس نے من مانی فیصلہ کیا وہ جہنم میں ہے اور وہ قاضی جس نے بے جانے فیصلہ کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے حق فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے۔ (مرتب)

۱۷۳۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَا لَمْ يَجُرْ فَإِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ. (الجامع للترمذی ۲۴۸/۱ ومشکوۃ المصابیح ۳۲۵ باب العمل فی القضاء والخوف منه)

عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاضی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب وہ ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جدا ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۵۲/۱۲)

۱۷۳۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالىٰ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا جَلَسَ الْقَاضِ فِيْ مَكَانِهٖ هَبَطَ عَلَيْهِ مَلَكَانِ يُسَدِّدَانِهٖ وَيُوَفِّقَانِهٖ وَيُرْشِدَانِهٖ مَالَمْ يَجُرْ فَإِذَا جَارَ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ. (السنن الکبری مع الجوهر النقی ج۱۰ ۸۸/۱۰)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قاضی اپنے

اجلاس میں بیٹھتا ہے دو فرشتے اترتے ہیں جو اسے ٹھیک راستے پر لے چلنا چاہتے ہیں اور توفیق دیتے ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو چلے جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (بہار شریعت ۵۲/۱۲)

۱۷۳۸: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤتىٰ بِالْوُلَاةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَادِلُهُمْ وَجَائِرُهُمْ حَتّٰى يَقِفُوْا عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : فِيْكُمْ طَلِبَتِيْ فَلَا يَبْقٰى جَائِرٌ فِيْ حُكْمِهٖ مُرْتَشٍ فِيْ قَضَائِهٖ مُمِيْلُ سَمْعِهٖ اَحَدًا لِّخَصْمَيْنِ اِلَّا هَوىٰ فِي النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيُؤتىٰ بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ضَرَبَ فَوْقَ الْحَدِّ فَتَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَا ضَرَبْتَ فَوْقَ مَا اَمَرْتُكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ غَضِبْتُ لَكَ فَيَقُوْلُ : اَكَانَ لِغَضَبِكَ اَنْ يَّكُوْنَ اَشَدَّ مِنْ غَضَبِيْ وَيُؤتىٰ بِالَّذِيْ قَصَّرَ فَيَقُوْلُ عَبْدِيْ! لِمَ قَصَّرْتَ فَيَقُوْلُ رَحِمْتُهُ فَيَقُوْلُ : اَكَانَ لِرَحْمَتِكَ اَنْ يَّكُوْنَ اَشَدَّ مِنْ رَّحْمَتِيْ.

(کنزالعمال ج۳/۱۹۶ باب الترهيب من الامارة حديث ۲۹۶)

ابویعلیٰ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ حکام عادل وظالم سب کو قیامت کے دن پل صراط پر روکا جائے گا پھر اللہ عزوجل فرمائے گا تم سے میرا مطالبہ ہے جس حاکم نے فیصلہ میں ظلم کیا ہوگا اور رشوت لی ہوگی صرف ایک فریق کی بات غور سے سنی ہوگی وہ جہنم کی اتنی گہرائی میں ڈالا جائے گا جس کی مسافت ستر سال ہے اور جس نے حد (مقرر) سے زیادہ مارا ہے اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جتنا میں نے حکم دیا تھا اس سے زیادہ تو نے کیوں مارا؟ وہ کہے گا اے پروردگار میں نے تیرے لیے غضب کیا اللہ فرمائے گا تیرا غصہ میرے غضب سے بھی زیادہ ہوگیا اور وہ شخص لایا جائے گا جس نے سزا میں کمی کی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرا بندہ تو نے کمی کیوں کی؟ کہے گا میں نے اس پر رحم کیا فرمائے گا کیا تیری رحمت میری رحمت سے بھی زیادہ ہوگئی؟۔ (بہار شریعت ۵۳/۱۲)

۱۷۳۹: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ. رواه ابوداؤد

(مشكوة المصابيح باب رزق الولاة وهداياهم الفصل الثانی ۳۲۶)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور اس کو روزی دیں اب اس کے بعد وہ کچھ لے گا خیانت ہے۔ (بہار شریعت ۵۳/۱۲)

۱۷۴۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اِثْرِیْ فَرُدِدْتُّ فَقَالَ: اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَیْکَ؟ قَالَ لَا تُصِیْبَنَّ شَیْئًا بِغَیْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُکَ وَامْضِ لِعَمَلِکَ. (جامع الترمذی ۲۴۸/۱ باب ماجاء فی هدایا الامراء)

معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا جب میں چلا تو میرے پیچھے آدمی بھیج کر واپس بلا لیا اور فرمایا تمہیں معلوم ہے کیوں میں نے آدمی بھیج کر بلایا؟ اس لیے کہ کوئی چیز بغیر میری اجازت نہ لینا کہ وہ خیانت ہوگی اور جو خیانت کرے گا اس چیز کو قیامت کے دن لے کر آنا ہوگا اسی کہنے کے لیے بلایا تھا اب اپنے کام پر جاؤ۔ (بہار شریعت ۵۳/۱۲)

۱۷۴۱: عَنْ عَدِیِّ بْنِ عُمَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! مَنْ عُمِّلَ مِنْکُمْ لَنَا عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِنْهُ مَخِیْطًا فَمَا فَوْقَهٗ فَهُوَ غَالٌّ یَّاْتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَقْبِلْ عَنِّیْ عَمَلَکَ وَقَالَ: وَمَا ذٰلِکَ قَالَ: سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ: کَذَا وَکَذَا قَالَ: وَاَنَا اَقُوْلُ: ذٰلِکَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰی عَمَلٍ فَلْیَاْتِ بِقَلِیْلِهٖ وَکَثِیْرِهٖ فَمَا اُوْتِیَ مِنْهُ اَخَذَهٗ وَمَا نُهِیَ عَنْهُ انْتَهٰی. رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح الفصل الاول باب رزق الولاۃ وهدایاهم ص ۳۲۶)

عدی بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم میں جو کوئی ہمارے کسی کام پر مقرر رہا وہ ایک سوئی یا اس سے بھی کم کوئی چیز ہم سے چھپائے گا وہ خائن ہے قیامت کے دن اسے لے کر آئے گا انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور یہ کہا یا رسول اللہ! اپنا یہ کام مجھ سے واپس لیجئے فرمایا کیا وجہ ہے؟ عرض کی میں نے حضور کو ایسا ایسا فرماتے سنا فرمایا میں یہ کہتا ہوں جس کو ہم عامل بنائیں وہ تھوڑا یا زیادہ جو کچھ ہو ہمارے پاس لائے پھر جو کچھ ہم دیں اسے لے اور جس سے منع کیا جائے باز رہے۔ (بہار شریعت ۵۳/۱۲، ۵۴)

۱۷۴۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ رواہ ابو داؤد وابن ماجة ورواہ الترمذی عنہ وعن ابی ھریرۃ ورواہ احمد والبیھقی فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ یَعْنِیْ الَّذِیْ یَمْشِیْ بَیْنَهُمَا.

(مشکوۃ المصابیح باب رزق الولاۃ وھدایاھم الفصل الثانی ۳۲٦)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ترمذی ان سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور امام احمد وبیہقی ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشت لینے والے پر لعنت فرمائی اور ایک روایت میں اس پر بھی لعنت فرمائی جو رشوت کا دلال ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۴)

۱۷۴۳: عَنْ اَبِیْ حُمَیْدَۃَ السَّاعِدِیِّ قَالَ : اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ یُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِیَّةِ : عَلٰی صَدَقَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : هٰذَا لَکُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ لِیْ فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْیَانُ اَیْضًا فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ : مَا بَالُ الْعَامِلِ ؟ نَبْعَثُهُ فَیَاتِیْ فَیَقُوْلُ هٰذَا لَکَ وَهٰذَا لِیْ فَهَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ اَوْ اُمِّهٖ فَیَنْظُرُ اَیُهْدٰی لَهُ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَاتِیْ بِشَیْئٍ اِلَّاجَاءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَحْمِلُهُ عَلٰی رَقَبَتِهٖ اِنْ کَانَ بَعِیْرًا لَّهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ اَوْشَاةً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَتَیْ اِبْطَیْهِ اَلَاهَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا. (صحیح البخاری ۱۰٦٤/۲ باب ھدایا العمال)

ابوحمیدہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بنی اسد میں سے ایک شخص کو جس کو ابن اللتبیہ کہا جاتا تھا عامل بنا کر بھیجا جب وہ واپس آئے تو کہا یہ (مال) تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہدیہ ہوا ہے رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد الٰہی اور ثنا کے بعد فرمایا کیا حال ہے؟ اس عامل کا جس کو ہم بھیجتے ہیں اور وہ آ کر یہ کہتا ہے کہ یہ آپ کے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا؟ دیکھتا کہ اسے ہدیہ کیا جاتا ہے یا نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میرا نفس ہے ایسا شخص قیامت کے دن اس چیز کو اپنی گردن پر لاد کر لائے گا اگر اونٹ ہے تو وہ چلائے گا اور گائے ہے تو وہ بان بان کرے گی اور بکری ہے وہ تو میں میں کرے گی اس کے بعد حضور

نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند فرمایا کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہونے لگی اور اس کلمہ کو تین بار فرمایا آگاہ میں نے پہنچا دیا۔ (بہارشریعت ۱۲/۵۴)

۱۷٤٤: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰی لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰی بَابًا عَظِيْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا .

رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح باب رزق الولاۃ وھدایاھم الفصل الاول ۳۲٦)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کے لیے سفارش کرے اور وہ اس کے لیے کچھ ہدیہ قبول کر لے وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے پر آ گیا۔ (بہارشریعت ۱۲/۵۴)

گواہی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۹۸: وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ج فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْئَمُوْا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰى اَلَّا تَرْتَابُوْا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ط وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ م بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ . (البقرۃ پ۳ ۲۸۲/)

اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلاوے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کرلو۔ اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو۔ (یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے :

۲۹۹: "وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ" (البقرۃ ۲۸۳/)

اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

احادیث

۱۷۴۵: عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُھَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ؟ بِخَیْرِ الشُّھَدَاءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَھَادَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّسْأَلَھَا اَوْ یُخْبِرَ بِشَھَادَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّسْأَلَھَا۔

(مؤطا للامام مالک علی ھامش ابن ماجہ باب الشھادات ج۲/۲۱۴ وابوداؤد ج۲/۵۰۶)

زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم کو یہ خبر نہ دوں کہ بہتر گواہ کون ہے؟ وہ جو گواہی دیتا ہے اس سے قبل کہ اس سے گواہی کے لیے کہا جائے۔ (بہار شریعت ۱۲/۸۵)

۱۷۴۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوٰھُمْ لَادَّعٰی نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالِھِمْ وَلٰکِنَّ الْبَیِّنَۃَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنَ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ۔

رواہ البیھقی۔ (مشکوۃ المصابیح باب الاقضیۃ والشھادات الفصل الاول ص۳۲۶)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو محض ان کے دعوے پر چیز دلا دی جائے تو بہت سے لوگ خون اور مال کے دعوے کر ڈالیں گے لیکن مدعی کے ذمہ بینہ (گواہ) ہے اور منکر پر قسم (بہار شریعت ۱۲/۸۶)

۱۷۴۷: عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا فِیْ مَوَارِیْثَ لَمْ تَکُنْ لَھُمَا بَیِّنَۃٌ اِلَّا دَعْوٰیھُمَا فَقَالَ: مَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِّنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ: کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! حَقِّیْ ھٰذَا لِصَاحِبِیْ فَقَالَ: لَا وَلٰکِنِ اذْھَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّیَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَھِمَا ثُمَّ لِیَحْلِلْ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْکُمَا صَاحِبَہٗ۔

رواہ ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح باب الاقضیۃ والشھادات ۳۲۷)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے میراث کے متعلق حضور کی خدمت میں دعوی کیا اور گواہ کسی کے پاس نہ تھے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کے موافق اس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کر دیا جائے تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے یہ سن کر دونوں نے عرض کی یارسول اللہ! میں اپنا حق اپنے فریق کو دیتا ہوں فرمایا یوں نہیں بلکہ تم دونوں جا کر اسے تقسیم کرو اور ٹھیک ٹھیک تقسیم کرو

پھر قرعہ اندازی کر کے اپنا اپنا حصہ لے لو اور ہر ایک دوسرے سے (اگر اس کے حصے میں اس کا حق پہونچ گیا ہو) معافی کرالے۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۲)

۱۷۴۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَيِّنَةَ اَنَّهَا دابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهٖ . رواه فی شرح السنة

(مشکوۃ المصابیح ۳۲۷ باب الاقضیة والشهادات)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ دو شخصوں نے ایک جانور کے متعلق دعویٰ کیا ہر ایک نے اس بات پر گواہ قائم کیے کہ میرے گھر کا بچہ ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کے موافق فیصلہ کیا جس کے قبضہ میں تھا (بہار شریعت ۸۶/۱۲)

۱۷۴۹: عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَيْنَ فَقَسَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

(السنن لابی داؤد ج۲/۵۰۹ باب الرجلین یدعیان شیئا ولیست لهما بینة ، ومشکوة المصابیح ۳۲۷ الفصل الثانی)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کے زمانۂ اقدس میں دو شخصوں نے ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا اور ہر ایک نے گواہ پیش کیے حضور نے دونوں کے مابین نصف نصف تقسیم فرما دیا۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۲)

۱۷۵۰: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِّيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ : هِيَ اَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ ؟ قَالَ : لَا . قَالَ : فَلَكَ يَمِيْنُهُ ؟ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَّا يُبَالِيْ عَلٰى مَاحَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْئٍ قَالَ : لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاكُلَهُ ظُلْمًا لَّيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ . رواه مسلم (مشکوة المصابیح باب الاقضية والشهادات الفصل الاول ۳۲۷ وابوداؤد ج۲ ص ۵۱۰)

علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص حضرموت کا اور ایک قبیلۂ کندی کا دونوں حاضر ہوئے حضرموت والے نے کہا یا رسول اللہ اس نے میری زمین زبردستی لے لی کندی نے کہا وہ میری زمین ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس میں اس شخص کا کوئی حق نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرموت والے سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ عرض کی نہیں فرمایا تو اب اس پر حلف دے سکتے ہو عرض کی یا رسول اللہ! یہ شخص فاجر ہے اس کی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ کس چیز پر قسم کھاتا ہے ایسی باتوں سے پرہیز نہیں کرتا ارشاد فرمایا اس کے سوا دوسری بات نہیں جب وہ شخص قسم کے لیے آمادہ ہوا ارشاد فرمایا اگر یہ دوسرے کے مال پر قسم کھائے گا کہ بطور ظلم اس کا مال کھا جائے تو خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس سے اعراض فرمانے والا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۶،۸۷)

۱۷۵۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ . رواہ الترمذی . (مشکوۃ المصابیح باب الاقضیة والشهادات ص ۳۲۸)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز اور نہ اس مرد کی جس پر حد لگائی گئی اور نہ ایسی عورت کی اور نہ اس کی جس کو اس سے عداوت ہے جس کے خلاف گواہی دیتا ہے اور نہ اس کی جس کی جھوٹی گواہی کا تجربہ ہو چکا ہو اور نہ اس کے موافق جس کا یہ تابع ہے (یعنی اس کا کھانا پینا جس کے ساتھ ہو) اور نہ اس کی جو ولا یا قرابت میں متہم ہو۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۷)

۱۷۵۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ : وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ

(صحیح البخاری ج ۲/۱۰۱۵ کتاب الدیات)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کبیرہ گناہ یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ شریک کرنا (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا (۳) کسی کو ناحق قتل کرنا (۴) اور جھوٹی گواہی دینا۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۷)

۱۷۵۳ : عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ : عُدِّلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ . رواه ابو داؤد وابن ماجة ورواه احمد والترمذی عن ایمن بن خریم .

(مشکوة المصابيح باب الاقضية والشهادات ص ۳۲۸)

خریم بن فاتک اور امام احمد اور ترمذی نے ایمن بن خریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے نماز صبح پڑھ کر قیام کیا اور یہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے ساتھ برابر کردی گئی پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی "فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ" بتوں کی ناپاکیوں سے بچو اور جھوٹی بات سے بچو اللہ کے لیے باطل سے حق کی طرف مائل ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۷)

۱۷۵۴ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ . رواه البخاری والمسلم . (مشکوة المصابيح باب الاقضية والشهادات ۳۲۷)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہیں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں پھر ایسی قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم پر سبقت کرے گی اور قسم گواہی پر (یعنی گواہی دینے اور قسم کھانے میں بے باک ہوں گے)۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۷)

۱۷۵۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَنْ تَزُوْلَ قَدَمَا شَاهِدِ الزُّوْرِ حَتّٰى يُوْجِبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ . (السنن لابن ماجة ج۲ ص ۱۷۳ باب شهادة الزور)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم واجب کردے گا۔

(بہار شریعت ج ۱۲/۸۷، ۸۸)

۱۷۵۶ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ شَهِدَ

شَهَادَةً يُّسْتَبَاحُ بِهَا مَالُ اِمْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَوْ يُسْفَكُ بِهَا دَمًا فَقَدْ اَوْجَبَ النَّارَ.

(کنزالعمال ج۴/ ۴ بَابُ تَرْهِيْبٍ عَنْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ حدیث ۵۸)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایسی گواہی دی جس سے کسی مرد مسلم کا مال حلال ہوجائے یا کسی کا خون بہایا جائے اس نے جہنم واجب کرلیا۔ (بہارشریعت ج۱۲/ ۸۸)

۱۷۵۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ مَّشٰی مَعَ قَوْمٍ يُرٰی اَنَّهُ شَاهِدٌ وَّلَيْسَ بِشَاهِدٍ فَهُوَ شَاهِدُ زُوْرٍ وَ مَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُوْمَةٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰی يَنْزِعَ وَقِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوْقٌ.

(کنز العمال ج۴ ص۵ باب شهادة الزور حدیث ۷۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرمایا جو شخص لوگوں کے ساتھ یہ ظاہر کرتے ہوئے چلا کہ یہ بھی گواہ ہے حالانکہ یہ گواہ نہیں وہ بھی جھوٹے گواہ کے حکم میں ہے اور جو بغیر جانے ہوئے کسی کے مقدمہ کی پیروی کرے وہ اللہ کی ناخوشی میں ہے جب تک اس سے جدا نہ ہوجائے۔

(بہارشریعت ۱۲/ ۸۸)

۱۷۵۸: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَتَمَ شَهَادَةً اِذَا دُعِیَ اِلَيْهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَ بِالزُّوْرِ. (کنزالعمال ج۴/ ص۴ حدیث ۵۹)

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو گواہی کے لیے بلایا گیا اور اس نے گواہی چھپائی (یعنی ادا کرنے سے گریز کی) وہ ویسا ہی ہے جیسا جھوٹی گواہی دینے والا۔ (بہارشریعت ج۱۲/ ۸۸)

وکالت (۱) کا بیان

اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کا قول ذکر فرمایا:

۳۰۰: فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ" (سورة الكهف : الآية/١٩)

تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی دے کر شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ ستھرا ہے کہ تمہارے لیے اس میں سے کھانے کو لائے۔

(۱) وکالت کا معنی یہ ہے کہ جو تصرف خود کرتا اس میں دوسرے کو اپنے قائم مقام کر دے۔ ۱۲

دعوے(۱) کا بیان

۱۷۵۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰی نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالِهِمْ وَلٰكِنَّ الْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ. فِیْ رِوَایَةِ الْبَیْهَقِیِّ عَنْهُ مَرْفُوْعًا لٰكِنَّ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنَ عَلٰی مَنْ اَنْكَرَ. (الجامع الصحیح للمسلم ج۲/ص۷۴ ومشکوۃ المصابیح ص۳۲۶ باب الاقضیة والشهادات)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو محض دعوے کی وجہ سے دیدیا جایا کرے تو کتنے لوگ خون اور مال کا دعوی کر ڈالیں گے۔ اور لیکن مدعی علیہ پر حلف ہے اور بیہقی کی روایت میں یہ ہے لیکن مدعی کے ذمہ بینہ (گواہ) ہے اور منکر پر قسم۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

۱۷۶۰: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَهُ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح باب الاقضیة ص۳۲۷)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اس چیز کا دعوی کرے جو اس کی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں اور وہ جہنم کو اپنا ٹھکانہ بنائے۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

۱۷۶۱: عَنْ وَاثِلَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ یَّنْتَفِیَ الرَّجُلُ مِنْ وَلَدِهٖ. (منتخب کنز العمال علی هامش الجزء الثانی من مسند الامام احمد بن حنبل ص ۴۷۰)

واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ بہت بڑا اکبیرہ گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی اولاد سے انکار کردے۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

۱۷۶۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنِ انْتَفٰی وَلَدَهُ لِیُفْضِحَهُ فِی الدُّنْیَا فَضَحَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رُؤُسِ الْاَشْهَادِ قِصَاصٌ بِقِصَاصٍ

(منتخب کنز العمال علی هامش مسند الامام ابن حنبل ج۲/۴۷۰)

(۱) دعوی اس قول کو کہتے ہیں جو قاضی کے سامنے اس لیے پیش کیا گیا جس سے مقصود دوسرے شخص سے حق طلب کرنا ہے ۱۲

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں ﷺ جو اپنی اولاد سے انکار کرے کہ اسے دنیا میں رسوا کرے قیامت کے دن علی رؤس الاشہاد اس کو اللہ تعالی رسوا کرے گا یہ اس کا بدلہ ہے۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

۱۷۶۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اِمْرَأَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْكَرْتُ فَقَالَ: لَهُ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَا اَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ قَالَ: هَلْ فِيْهَا مِنْ وَرِقٍ قَالَ: اِنَّ فِيْهَا لَوَرِقًا قَالَ: فَاِنِّیْ تَرٰی ذٰلِكَ جَاءَ هَا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ: فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ.

(شرح معانی الآثار ج۲/۶۰ باب نفی الحمل وعدم اللعان به)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میری عورت کے سیاہ بچہ پیدا ہوا ہے (یہ شخص اشارۃ اس بچہ سے انکار کرنا چاہتا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے یہاں اونٹ ہیں؟ عرض کی ہاں! فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی سب سرخ ہیں فرمایا ان میں کوئی بھورے رنگ کا بھی ہے عرض کی چند اونٹ بھورے بھی ہیں فرمایا سرخ اونٹوں میں بھورے کہاں سے پیدا ہو گئے؟ عرض کی مجھے معلوم نہیں شاید رگ نے کھینچ لیا ہو یعنی ان کی اوپر کی پشت میں کوئی بھورا ہوگا اس کا یہ اثر ہوگا فرمایا تیرے بیٹے کو بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو (یعنی تیرے آبا اجداد میں کوئی سیاہ ہو اس کا یہ اثر ہو اس شخص کو نسب سے انکار کی اجازت نہیں دی)۔ (بہار شریعت ۳/۱۳)

اقرار کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٣٠١: وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۔ (سورۃ البقرۃ: الآیۃ)

اور جس کے ذمہ حق ہے املا کرے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں کچھ کم نہ کرے۔

اور فرماتا ہے:

٣٠٢: ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا ۔ (سورۃ آل عمران)

کیا تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔

اور فرماتا ہے:

٣٠٣: كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ (سورۃ النساء)

عدل کے ساتھ قائم ہونے والے ہو جاؤ اللہ کے لیے گواہ بن جاؤ اگرچہ وہ گواہی خود تمہارے ہی خلاف ہو۔

احادیث

١٧٦٤: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِىْ فَقَالَ: وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِىْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ: لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَ اُطَهِّرُكَ؟ قَالَ: مِنَ الزِّنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَبِهٖ جُنُوْنٌ؟ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ: اَشَرِبَ خَمْرًا؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ فَقَالَ: اَزَنَيْتَ قَالَ: نَعَمْ. فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَلَبِثُوْا يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ: يَا

رَسُوْلَ اللّٰہِ ! طَھِّرْنِیْ فَقَالَ: وَیْحَکِ ارْجِعِیْ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰہَ وَتُوْبِی اِلَیْہِ فَقَالَتْ: تُرِیْدُ اَنْ تُرَدِّدَنِیْ کَمَارَدَدْتَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِکٍ اَنَّھَا حُبْلٰی مِنَ الزِّنَا فَقَالَ : اَنْتِ؟ قَالَتْ : نَعَمْ . قَالَ لَھَا حَتّٰی تَضَعِیْ مَا فِیْ بَطْنِکِ قَالَ : فَکَفَّلَھَا رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰی وَضَعَتْ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِیَّۃُ فَقَالَ : اِذًا لَانَرْجُمُھَا وَنَدَعُ وَلَدَھَا صَغِیْرًا لَّیْسَ لَہٗ مَنْ یُّرْضِعُہٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ : اِلَیَّ رِضَاعُہٗ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ! قَالَ : فَرَجَمَھَا.

(مشکوۃ المصابیح باب الحدود الفصل الاول ۳۱۰)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی یارسول اللہ مجھے پاک کیجئے سرکار نے فرمایا تباہی ہو واپس جا اور اللہ کی مغفرت مانگ توبہ کر (راوی نے کہا) تو ماعز تھوڑی دور واپس ہوئے پھر آئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے سرکار ﷺ نے اسی طرح فرمایا یہاں تک کہ جب چوتھی بار آئے تو ارشاد فرمایا کس چیز سے پاک کروں؟ ماعز نے عرض کیا زنا سے سرکار نے فرمایا کیا اسے جنون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہیں جنون نہیں ہے پھر فرمایا کیا شراب پیا ہے؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور سونگھا تو شراب کی بو نہ پائی پھر فرمایا کیا تو نے زنا کیا ہے؟ عرض کیا ہاں تو سنگسار کا حکم دیا اور سنگسار کیا گیا پھر دو، تین روز بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ ماعز بن مالک کے لیے مغفرت کی دعا کرو بلاشبہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر امت کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو بھاری پڑ جائے پھر ازدسے قبیلۂ غامد کی ایک عورت آئی اور عرض کی کہ یاسول اللہ مجھے پاک کیجئے سرکار نے فرمایا تباہی ہو، واپس جا اللہ سے معافی مانگ اور توبہ کر تو عرض کی کیا آپ مجھے ماعز بن مالک کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں؟ میں زنا سے حاملہ ہوں۔ سرکار نے فرمایا تو زنا سے حاملہ ہے؟ عرض کیا ہاں! ارشاد فرمایا (جا) یہاں تک کہ تیرے پیٹ کا بچہ پیدا ہو جائے (راوی نے) کہا تو ایک انصاری شخص نے اس کی کفالت کی حتی کہ اس نے بچہ جنا تو سرکار کے پاس حاضر ہو کر عرض کی قبیلۂ غامد والی عورت نے بچہ جنا ہے۔ سرکار نے فرمایا ہم اس کو یوں سنگسار نہ کریں گے اور اس طرح اس کے چھوٹے بچے کو نہ چھوڑیں گے کہ کوئی اس کی رضاعت وپرورش کا ذمہ دار نہ ہو جائے ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم اس کی رضاعت کے ذمہ دار ہیں پھر سرکار نے اس کی سنگساری کا حکم دیا۔

صلح کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٣٠٤: لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَجْوٰيهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ . (سورة النساء آیت ١١٤)

ان کی بہتیری سرگوشیوں میں بھلائی نہیں ہے مگر اس کی سرگوشی جو صدقہ یا اچھی بات یا لوگوں کے مابین صلح کا حکم کرے۔

اور فرماتا ہے:

٣٠٥: وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط (سورة النساء آیت ١٢٨)

اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے بدخلقی اور بے توجہی کا اندیشہ ہو تو ان دونوں پر یہ گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح اچھی چیز ہے۔

اور فرماتا ہے:

٣٠٦: وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ م بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْئَ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَاءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ . (سورة الحجرات آیت ٩، ١٠)

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ لڑ جائیں تو ان میں صلح کرادو پھر اگر ایک گروہ دوسرے پر بغاوت کرے تو اس بغاوت کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے

پھر جب وہ لوٹ آیا تو دونوں میں عدل کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو بے شک انصاف کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤ اور اللہ سے ڈروتا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

١٧٦٥: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ : كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرٍو فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ : يَا بِلَالُ اِنْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ اٰتِكَ فَمُرْ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَاَذَّنَ بِلَالٌ وَاَقَامَ وَاَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فِي الصَّلٰوةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيْهِ قَالَ: وَصَفَّحَ الْقَوْمُ قَالَ : وَاَبُوْ بَكْرٍ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْرُغَ فَلَمَّا رَاَى التَّصْفِيْحَ لَا يُمْسِكُ عَلَيْهِ اِلْتَفَتَ فَرَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اَنِ امْضِهْ وَاَوْمٰى بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرٰى فَلَمَّا رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ : يَا اَبَا بَكْرٍ! مَامَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَلَّا تَكُوْنُ مَضَيْتَ قَالَ : لَمْ يَكُنْ لِابْنِ اَبِي قُحَافَةَ اَنْ يَّؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الصحيح للبخاری ج٢ ص١٠٦٦)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے مابین کچھ مناقشہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند اصحاب کے ساتھ ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے تھے نماز کا وقت آ گیا اور حضور تشریف نہیں لائے حضرت بلال نے اذان کہی اور اب بھی تشریف نہیں لائے حضرت بلال نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آ کر یہ کہا حضور وہاں رک گئے اور نماز تیار ہے کیا آپ امامت کریں گے فرمایا اگر تم کہو تو پڑھا دوں گا حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر آگے گئے کچھ دیر بعد حضور تشریف لائے اور صفوں سے گزر کر صف اول میں تشریف لے جا کر قیام فرمایا لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا کہ حضرت ابوبکر ادھر متوجہ ہوں مگر وہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو کسی طرف متوجہ نہ ہوتے

مگر جب لوگوں نے بکثرت ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا حضرت ابوبکر نے ادھر توجہ کی دیکھا کہ حضور ان کے پیچھے تشریف فرما ہیں حضور کے لیے آگے تشریف لے جانے کا اشارہ کیا حضور نے فرمایا کہ تم نماز جیسے پڑھا رہے ہو پڑھاؤ حضرت ابوبکر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد کی اور الٹے پاؤں چل کر صف میں شامل ہو گئے۔ حضور آگے بڑھے اور نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے فرمایا اے لوگو نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو تم نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا یہ کام عورتوں کے لیے ہے اگر کوئی چیز نماز میں کسی کو پیش آجائے تو سبحٰن اللہ کہے امام جب اس کو سنے گا متوجہ ہو جائے گا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر جب میں نے اشارہ کر دیا تھا پھر تمہیں نماز پڑھانے سے کون سا امر مانع آیا عرض کی ابو قحافہ۔ (بہار شریعت ج ۱۳ / ص ۱۷۴)

ودیعت کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٣٠٧: اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا الْاَمٰنٰتِ اِلٰی اَھْلِھَا. (النساء: ٥٨)

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ. (سورۃ المعارج آیت/٣٢)

اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں

٣٠٨: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ .(انفال آیت/٢٧)

اے ایمان والو اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔

(بہار شریعت ١٤/٢٩، ٣٠)

١٧٦٦: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ. (جامع الترمذی ج٢ ص٩١ باب ماجاء فی علامۃ المنافق)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی علامتیں تین ہیں ایک کہ جب بولے جھوٹ بولے دوسری یہ کہ جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے تیسری یہ کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (بہار شریعت ١٤/٢٩)

ہبہ (۱) کا بیان

۱۷۶۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ تَهَادَوْا تَحَابُّوْا.

(الادب المفرد للبخاری ص ۸۷ باب قبول الهدية)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں باہم ہدیہ کرو اس سے آپس میں محبت ہوگی۔ (بہار شریعت ۶۱/۱۴)

۱۷۶۸: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ (مشكوة المصابيح ص ۲۶۱ الفصل الثانی)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہدیہ کرو کہ اس سے حسد دور ہو جاتا ہے۔ (بہار شیعت ۶۲/۱۴)

۱۷۶۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقُّ فِرْسَنِ شَاةٍ.

(جامع الترمذی ص ۳۴/۲ باب ماجاء فی حث النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الهدية)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ہدیہ کرو اس سے سینہ کا کھوٹ دور ہوجاتا ہے اور پڑوس والی عورت پڑوسن کے لیے کوئی چیز حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا کھر ہو (۲)۔ (بہار شریعت ۶۲/۱۴)

۱۷۷۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى ذِرَاعٍ اَوْ

---

(۱) کسی چیز کا دوسرے کو بلا عوض مالک بنا دینا ہبہ ہے۔ ۱۲

(۲) (۱) مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر تھوڑی چیز میسر آئے تو وہی ہدیہ کرے یہ نہ سمجھے کہ ذرا سی چیز کیا ہدیہ کی جائے یا یہ کہ کسی نے تھوڑی چیز ہدیہ کی تو اسے نظر حقارت سے نہ دیکھے یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا ذرا سی چیز بھیجی ہے اس حکم میں خاص عورتوں کو ممانعت فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں یہ مادہ بہت پایا جاتا ہے بات بات پر اسی قسم کی نقطہ چینی کیا کرتی ہیں اور عموماً جو چیزیں بھیجی جاتی ہیں وہ عورتوں ہی کے قبضے میں ہوتی ہیں لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ پڑوس والی کو چیز بھیجنے میں یہ خیال نہ کرے کہ کم ہے۔

كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِىَ اِلَىَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ .

(صحيح البخارى ج١ ص ٣٤٩ باب القليل من الهبة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اگر مجھے دست یا پائے کے لیے بلایا جائے تو اس دعوت کو قبول کرونگا اور اگر یہ چیزیں میرے پاس ہدیہ کی جائیں تو انہیں قبول کرونگا۔(۱) (بہار شریعت ۱۴/۶۲)

۱۷۷۱: اِنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اِعْتَقَتْ وَلِيْدَةً لَّهَا فَقَالَ : لَهَا لَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ اَخْوَالِكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ (صحيح البخارى ج١ ص٣٥٣ باب بمن يبدأ بالهدية)

ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں کہ میں نے ایک کنیز آزاد کردی تھی جب حضور اقدس ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے حضور کو اس کی اطلاع دی فرمایا! اگر تم نے اپنے ماموں کو دے دی ہوتی تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔ (بہار شریعت ج۱۴/۶۲)

۱۷۷۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا رَأَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَأِ لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ : لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ .رواه الترمذى وصححه

(مشكوة المصابيح ص ٢٦١ الفصل الثانى)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ مدینہ میں تشریف لائے مہاجرین نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر یہ عرض کی یارسول اللہ! جن کے یہاں ہم ٹھہرے ہیں (یعنی انصار) ان سے بڑھ کر ہم نے کسی کو زیادہ خرچ کرنے والا نہیں دیکھا اور تھوڑا ہو تو اسی سے مواساۃ کرتے ہیں انہوں نے کام کی ہم سے کفایت کی اور منافع میں ہمیں شریک کرلیا یعنی باغات کے کام یہ کرتے ہیں اور جو کچھ پیداوار ہوتی ہے اس میں ہمیں شریک کرلیتے ہیں ہم کو اندیشہ ہے کہ سارا ثواب یہی لوگ لے لیں گے ارشاد فرمایا نہیں جب تک تم ان کے لیے دعا کرتے رہو گے اور ان کی ثنا کرتے رہو گے تم بھی اجر کے مستحق ہوگے۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۲، ۶۳)

۱۷۷۳: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ وَ مَنْ لَّمْ

يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ. (جامع الترمذی ج ۲۳/۲ باب ماجاء فی المتشبع بما لم یعطه)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس کو کوئی چیز دی گئی اور اس کے پاس کچھ ہے تو اس کا بدلہ دے اور بدلہ دینے پر قادر نہ ہو تو اس کی ثنا کرے۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۴)

۱۷۷۴: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ: لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ هٰذَا.

(جامع الترمذی ج ۲۳/۲ باب ماجاء فی الثناء بالمعروف)

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ احسان کیا گیا اور اس نے احسان کرنے والے کے لیے یہ کہا جزاک اللہ خیرا تو پوری ثنا کردی۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۴)

۱۷۷۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ؟ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ: صَدَقَةٌ قَالَ: لِاَصْحَابِهٖ. كُلُوْا وَلَمْ يَأْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ: هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ فَاَكَلَ مَعَهُمْ. (صحیح البخاری ج ۳۵۰/۱ باب قبول الهدیة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی قسم کا کھانا کہیں سے آتا تو دریافت فرماتے صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو فقرائے صحابہ سے فرماتے تم لوگ اسے کھالو اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو صحابہ کے ساتھ خود بھی تناول فرماتے۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۴)

۱۷۷۶: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۰، صحیح البخاری ج ۱/۱ ؛ باب مالا یرد من الهدیة)

انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ خوشبو کو واپس نہیں فرماتے۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۴)

۱۷۷۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ. رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۰، صحیح البخاری ج ۳۵۱/۱ باب مالا یرد من الهدیة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس پھول

پیش کیا جائے تو واپس نہ کرے کہ اٹھانے میں ہلکا اور بو اچھی ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۴/۶۳)

۱۷۷۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ثَلٰثٌ لَّا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲٦۱ الفصل الثانی)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تین چیزیں واپس نہ کی جائیں تکیہ اور تیل اور دودھ بعض نے کہا تیل سے مراد خوشبو ہے۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۳)

۱۷۷۹: عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ . (مشکوۃ المصابیح ص۲٦۱ الفصل الثانی)

ابو عثمان نہدی سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو پھول دیا جائے تو واپس نہ کرے کہ وہ جنت سے نکلا ہے۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۳،۶۴)

۱۷۸۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اُتِیَ بِبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا عَلٰى عَيْنَيْهِ وَعَلٰى شَفَتَيْهِ وَقَالَ : اَللّٰهُمَّ. كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا آخِرَهُ ثُمَّ يُعْطِيْهَا مَنْ يَّكُوْنُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْيَانِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲٦۲ باب العطایا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نیا پھل حضور کی خدمت میں پیش کیا جاتا اسے آنکھوں اور ہونٹوں پہ رکھتے اور یہ دعا پڑھتے "اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا آخِرَهُ" اے اللہ جس طرح تو نے اول دکھایا ہے اس کا آخر دکھا اس کے بعد جو چھوٹا بچہ حاضر ہوتا اسے دے دیتے۔ (بہار شریعت ج ۱۴/۶۴)

۱۷۸۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ لِیْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِیْ ؟ قَالَ : اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا . (صحیح البخاری ج۱/۳۵۳ باب بمن یبدأ بالهدية)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں کس کو ہدیہ کروں؟ ارشاد فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۴)

۱۷۸۲: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمُ رِشْوَةٌ (صحیح البخاری ج۱ ص۳۵۳ باب من لم يقبل الهدية)

حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہدیہ تھا اور اس زمانہ میں رشوت ہے یعنی حکام کو جو ہدیہ دیا جاتا ہے وہ رشوت ہے۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۴)

﴿ہبہ واپس لینے کا بیان﴾

١٧٨٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِی الْعَطِیَّةَ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا کَالْکَلْبِ اَکَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِیْ قَیْئِهٖ

(جامع الترمذی ج٢/٣٤ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الرُّجُوْعِ فِی الْهِبَةِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا اس کی (ہدیہ واپس لینے) مثال ایسی ہے جس طرح کتا قے کر کے پھر چاٹ جاتا ہے۔ (بہار شریعت ج١٤/٧٨)

اجارہ(۱) کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۳۰۹: قَالَتْ اِحْدٰھُمَا یٰاَبَتِ اسْتَاجِرْہُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ قَالَ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُنْکِحَکَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ ھٰتَیْنِ عَلٰی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِکَ وَمَا اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْکَ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ. (القصص آیت ۲۷)

ان میں کی ایک بولی اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو بے شک بہتر نوکر وہ جو طاقت ور امانت دار ہو کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر پورے دس برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا قریب ہے انشاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے۔ (پارہ ۲۰ سورہ قصص رکوع ۶ آیت ۲۷)

احادیث

۱۷۸۴: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: قَالَ اللّٰہُ: ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ نِ اسْتَاجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْہُ وَلَمْ یُعْطِہٖ اَجْرَہٗ. (صحیح البخاری ج ۱/۳۰۲ باب اثم من منع اجر الاجیر)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین شخص وہ ہیں جن کا قیامت کے دن میں خصم ہوں (ان سے میں مطالبہ کرونگا) (۱) وہ جس نے میرا نام لے کر معاہدہ کیا پھر اس عہد کو توڑ دیا اور (۲) وہ جس نے آزاد کو بیچا

(۱) کسی شی کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کردینا اجارہ ہے ۱۲

اوراس کا ثمن کھایا اور (۳) وہ جس نے مزدور رکھا اور اس سے کام پورا لیا اور اس کی مزدوری نہیں دی۔ (بہار شریعت ج ۱۴/۹۶)

۱۷۸۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ (السنن لابن ماجه ج ۲/۱۷۸ باب اجراء الاجراء)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدور کی مزدوری پسینہ سوکھنے سے پہلے دیدو۔ (بہار شریعت ج ۱۴/۹۶)

۱۷۸۶: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : اِنْطَلَقَ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ سَفْرَۃٍ سَافَرُوْھَا حَتّٰی نَزَلُوْا عَلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْھُمْ فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْھُمْ فَلُدِغَ سَیِّدُ ذٰلِکَ الْحَیِّ فَسَعَوْا لَہٗ لِکُلِّ شَیْئٍ لَا یَنْفَعُہٗ شَیْئٌ فَقَالَ بَعْضُھُمْ : لَوْ اَتَیْتُمْ ھٰؤُلَاءِ الرَّھْطَ الَّذِیْنَ نَزَلُوْا لَعَلَّہٗ اَنْ یَّکُوْنَ عِنْدَ بَعْضِھِمْ شَیْئٌ فَاَتَوْھُمْ فَقَالُوْا : یَا اَیُّھَا الرَّھْطُ ! اِنَّ سَیِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَیْنَا لَہٗ بِکُلِّ شَیْئٍ لَا یَنْفَعُہٗ فَھَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْکُمْ مِّنْ شَیْئٍ؟ فَقَالَ بَعْضُھُمْ : نَعَمْ . وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرْقِیْ وَلٰکِنْ وَاللّٰہِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاکُمْ فَلَمْ تُضَیِّفُوْنَا فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَّکُمْ حَتّٰی تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْھُمْ عَلٰی قَطِیْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ یَتْفُلُ عَلَیْہِ وَیَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَکَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ یَمْشِیْ وَمَا بِہٖ قَلَبَۃٌ قَالَ : فَاَوْفُوْھُمْ جُعْلَھُمُ الَّذِیْ صَالَحُوْھُمْ عَلَیْہِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ اِقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِیْ رَقٰی لَاتَفْعَلُوْا حَتّٰی نَاتِیَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَذْکُرَ لَہُ الَّذِیْ کَانَ فَنَنْظُرَ مَا یَاْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرُوْا لَہٗ فَقَالَ : وَمَا یُدْرِیْکَ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ ثُمَّ قَالَ : قَدْ اَصَبْتُمْ اِقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ سَھْمًا فَضَحِکَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ : وَقَالَ شُعْبَۃُ : ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَکِّلِ بِھٰذَا. (صحیح البخاری ج ۱/۳۰٤ باب مایعطی فی الرقیة علی احیاء العرب بفاتحة الکتاب)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں صحابہ میں کچھ لوگ سفر میں تھے ان کا گزر قبائل عرب میں سے ایک قبیلہ پر ہوا انہوں نے ضیافت کا مطالبہ کیا انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کردیا اس قبیلہ کے سردار کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا اس کے علاج میں انہوں نے ہر قسم کی کوشش کی مگر کوئی کارگر نہ ہوئی پھر انہیں میں سے کسی نے کہا یہ جماعت جو

یہاں آئی ہے (صحابہ) ان کے پاس چلو شاید ان میں سے کسی کے پاس اس کا علاج ہو وہ لوگ صحابہ کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگے کہ ہمارے سردار کو سانپ یا بچھو نے ڈس لیا اور ہم نے ہر قسم کی کوشش کی مگر کچھ نفع نہ ہوا کیا تمہارے پاس اس کا علاج ہے؟ ایک صاحب بولے ہاں میں جھاڑتا ہوں مگر ہم نے تم سے مہمانی طلب کی اور تم نے ہماری مہمانی نہیں کی تو اب اس وقت میں جھاڑوں گا کہ تم اس کی اجرت دو اجرت میں بکریوں کا ریوڑ دینا طے پایا (ایک روایت میں ہے تیس بکریاں دینا طے ہوا) انہوں نے الحمد للہ رب العلمین یعنی سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شروع کیا وہ شخص بالکل اچھا ہو گیا اور وہاں سے ایسا ہو کر گیا کہ اس پر زہر کا کچھ اثر نہ تھا اجرت جو مقرر ہوئی تھی انہوں نے پوری دیدی ان میں بعض نے کہا کہ اس کو آپس میں تقسیم کر لیا جائے مگر جنہوں نے جھاڑا تھا یہ کہا کہ ایسا نہ کرو جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو لیں گے اور حضور سے تمام واقعات عرض کریں گے پھر حضور اس کے متعلق کچھ حکم دیں گے وہ کیا جائے گا (یعنی انہوں نے خیال کیا کہ قرآن پڑھ کر دم کیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی اجرت حرام ہو) جب یہ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کو ذکر کیا ارشاد فرمایا کہ تمہیں اس کا رقیہ (جھاڑ) ہونا کیسے معلوم ہوا؟ اور یہ فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا آپس میں اسے تقسیم کر لو اور (اس لیے کہ اس کے جواز کے متعلق ان کے دل میں کوئی خدشہ نہ رہے اور یہ فرمایا کہ) میرا بھی ایک حصہ مقرر کرو۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۴، ۹۷)

۱۷۸۷: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنْطَلَقَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اَوَوُا الْمَبِيْتَ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا: اِنَّهُ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ! كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَأٰى بِيْ طَلَبُ شَيْئٍ يَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَمَلْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اِسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اَللّٰهُمَّ! اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : وَقَالَ الْآخِرُ : اَللّٰهُمَّ ! كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ فَاَرَدْتُهَا عَلٰى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنِ فَجَاءَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَ مِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ : لَا اُحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا اَللّٰهُمَّ ! اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَايَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : وَقَالَ الثَّالِثُ : اَللّٰهُمَّ ! اِسْتَاجَرْتُ اُجَرَاءَ فَاَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهٗ وَ ذَهَبَ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَاءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِيْ فَقُلْتُ لَهٗ : كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ اَجْرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ : اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ فَاَخَذَ كُلَّهٗ فَاسْتَاقَهٗ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ. (صحیح البخاری ۱/۳۰۳ باب من استاجر اجیرا فترک اجره الخ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے ہیں اگلے زمانہ کے تین شخص کہیں جارہے تھے سونے کے وقت ایک غار کے پاس پہنچے اس میں یہ تینوں شخص داخل ہوگئے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر گری جس نے غار کو بند کردیا انہوں نے کہا اب اس سے نجات کی کوئی صورت نہیں بجز اس کے کہ تم نے جو کچھ نیک کام کیا ہو اس کے ذریعہ سے دعا کرو ایک نے کہا اے اللہ میرے والدین بہت بوڑھے تھے جب میں جنگل سے بکریاں چرا کر لاتا تو دودھ دوہ کر سب سے پہلے ان کو پلاتا ان سے پہلے نہ اپنے بال بچے کو پلاتا نہ لونڈی غلام کو دیتا ایک دن میں جنگل میں دور چلا گیا رات میں جانوروں کو لے کر ایسے وقت آیا کہ والدین سوگئے تھے میں دودھ لے کر ان کے پاس پہنچا تو وہ سوئے ہوئے تھے بچے بھوک سے چلا رہے تھے مگر میں نے والدین سے پہلے بچوں کو پلانا پسند نہ کیا اور یہ بھی پسند نہ کیا کہ انہیں سونے سے جگادوں دودھ کا پیالہ ہاتھ پر رکھے ہوئے ان کے جاگنے کے انتظار میں

رہا یہاں تک کہ صبح چمک گئی اب وہ جاگے اور دودھ پیا اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لیے کیا ہے تو اس چٹان کو کچھ ہٹا دے اس کا کہنا تھا کہ چٹان کچھ سرک گئی مگر اتنی نہیں ہٹی کہ یہ لوگ غار سے نکل سکیں دوسرے نے کہا اے اللہ میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جس کو میں بہت محبوب رکھتا تھا میں نے اس کے ساتھ برے کام کا ارادہ کیا اس نے انکار کر دیا وہ قحط کی مصیبت میں مبتلا ہوئی میرے پاس کچھ مانگنے کو آئی میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں دیں کہ میرے ساتھ خلوت کرے وہ راضی ہوگئی جب مجھے اس پر قابو ملا تو بولی کہ ناجائز طور پر اس کا مہر توڑنا تیرے لیے حلال نہیں کرتی اس کام کو گناہ سمجھ کر میں ہٹ گیا اور اشرفیاں جو دے چکا تھا وہ بھی چھوڑ دیں الٰہی اگر یہ کام تیری رضا جوئی کے لیے میں نے کیا ہے تو اس کو ہٹا دے اس کے کہتے ہی چٹان کچھ سرک گئی مگر اتنی نہیں ہٹی کہ نکل سکیں تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے چند شخصوں کو مزدوری پر رکھا تھا ان سب کو مزدوریاں دیدیں ایک شخص اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اس کی مزدوری کو میں نے بڑھایا یعنی اس سے تجارت وغیرہ کوئی ایسا کام کیا جس سے اس میں اضافہ ہوا اس کو بڑھا کر میں نے بہت کچھ کر لیا وہ ایک زمانہ کے بعد آیا اور کہنے لگا اے خدا کے بندہ میری مزدوری مجھے دیدے۔ میں نے کہا یہ جو کچھ اونٹ گائے، بیل، بکریاں، غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیری ہی مزدوری کا ہے سب لے لے بولا اے بندۂ خدا مجھ سے مذاق نہ کر میں نے کہا مذاق نہیں کرتا ہوں یہ سب تیرا ہی ہے لے جا وہ سب کچھ لے کر چلا گیا الٰہی اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اسے ہٹا دے وہ پتھر ہٹ گیا یہ تینوں اس غار سے نکل کر چلے گیے۔ (بہار شریعت ۱۴/ ۹۷، ۹۸)

۱۷۸۸ : عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآن وَالْكِتَابَةَ فَاَهْدىٰ اِلَيَّ رَجُلٌ مِّنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ : لَيْسَتْ بِمَالٍ وَاَرْمِيْ عَنْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهَا فَقَالَ : اِنْ سَرَّکَ اَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِّنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا

(السنن لابن ماجه ج ۱/۱۵۷ باب الاجر علی تعلیم القرآن)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ایک شخص کو میں قرآن اور کتابت سکھاتا تھا اس نے کمان ہدیۃً دی ہے یہ کوئی مال نہیں ہے یعنی ایسی چیز نہیں ہے جسے اجرت کہا جائے جہاد میں اس سے تیر اندازی کرونگا ارشاد فرمایا اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ تمہارے گلے میں آگ کا طوق ڈالا جائے تو اسے قبول کرلو۔ (بہار شریعت ۱۴/ ۹۸-۹۹)
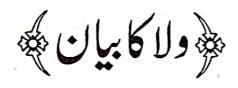
ولا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۰: اَلَّذِیْ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَاٰتُوْھُمْ نَصِیْبَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ شَھِیْدًا. (النساء : ۳۳/)

اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا انہیں ان کا حصہ دو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔ (سورۂ نساء رکوع ۲/ آیت ۱)

احادیث

۱۷۸۹: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

(السنن لابی داؤد ۶۹۷/۲ بَابُ الرَّجُلِ یَنْتَمِیْ اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْہِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے بغیر اجازت اپنے مولیٰ کے کسی قوم سے موالاۃ کی اس پر اللہ کی اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت قیامت کے دن اللہ تعالی نہ اس کے فرض قبول کرے گا نہ نفل۔ (بہار شریعت ۱۴/ ۱۷۱)

۱۷۹۰: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَنْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ. رواہ الامام احمد (کنز العمال ج۵/ ۲۴۷ باب الولا)

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے اپنے مولیٰ کے سوا دوسرے سے موالاۃ کی اس نے اسلام کا پٹا اپنے گلے سے نکال دیا۔ (بہار شریعت ج۱۴/ ۱۷۱)

۱۷۹۱: عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَنْ اَسْلَمَ

عَلٰى يَدَىْ رَجُلٍ فَلَهُ وَلَاؤُهُ. (رواه الطبرانی) (کنز العمال ج۵/۲۷۴ باب الولاء)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا علیہ وسلم ﷺ نے جو شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام لائے اس کی ولا اسی کے لیے ہے۔ (بہار شریعت ۱۴/۱۷)

۱۷۹۲: عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِىْ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَىِ الرَّجُلِ فَقَالَ : هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ. (مسند الامام احمد ۱۰۲/٤)

تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے اس کے متعلق سوال ہوا کہ ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ اسلام قبول کیا ہے فرمایا کہ وہ سب سے زیادہ حقدار ہے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ (بہار شریعت ۱۴/۱۷)

اکراہ(۱) کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۱: مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ. (سورۃ النحل آیت ۱۰۶)

جس نے ایمان کے بعد کفر کیا (اس پر اللہ کا غضب ہو) مگر جو شخص مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے وہ عذاب سے بری ہے اور لیکن جس نے کفر کے لیے سینہ کھول دیا ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۲: لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ. (سورۃ آل عمران آیت ۲۸)

مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے دین سے کسی شی میں نہیں مگر یہ کہ بچاؤ کے طور پر (اکراہ کی صورت میں زبانی دوستی کا اظہار کر سکتے ہو) اور اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۳: وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (سورۃ النور آیت ۳۳)

اور اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اگر وہ پارسائی کا ارادہ کریں تاکہ زندگی دنیا کی متاع حاصل کرو اور جس نے انہیں مجبور کیا تو اس کے بعد کہ وہ مجبور کی گئیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

---

(۱) اکراہ کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ ناحق ایسا فعل کرنا کہ وہ شخص ایسا کام کرے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا ۱۲

حجر (۱) کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۴: وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ. (سورة النساء آيت ٥،٦)

اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انہیں اسی میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کر دو۔

احادیث

۱۷۹۳: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِىْ عُقْدَتِهٖ ضُعْفٌ وَّكَانَ يُبَايِعُ وَاَنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُحْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقُلْ: هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ. (الجامع للترمذی ج۱ ص۲۳٦ باب ماجاء فی من یخدع فی البیع والسنن لابن ماجة ج۱ ص ۱۷۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خرید و فروخت میں دھوکہ

(۱) کسی شخص کے تصرفات تولیہ روک دینے کو حجر کہتے ہیں انسان کو اللہ تعالیٰ نے مختلف مراتب پر پیدا فرمایا ہے کسی کو سمجھ بوجھ اور دانائی وہوشیاری عطا فرمائی اور بعض کی عقلوں میں فتور اور کمزوری رکھی جیسے مجنون اور بچے کہ ان کی فہم وعقل میں جو کچھ قصور ہے وہ مخفی نہیں ہے اگر ان کے تصرفات نافذ ہو جایا کریں اور بسا اوقات یہ اپنی کم فہمی سے ایسے تصرفات کر جاتے ہیں جو خود ان کے لیے مضر ہیں تو انہیں کو نقصان اٹھانا پڑے گا لہذا اس کی رحمت کاملہ نے ان کے تصرفات کو روک دیا کہ ان کو ضرر نہ پہنچنے پائے۔ حجر کے اسباب تین ہیں (۱) نابالغی (۲) جنون (۳) رقیت۔ نتیجہ یہ کہ کسی آزاد عاقل بالغ کو قاضی مجبور نہیں کر سکتا جب تک اس سے عام لوگوں کو ضرر نہ پہونچے۔ ۱۲

کھا جاتے تھے ان کے گھر والوں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ان کو مجبور کر دیجئے ان کو بلا کر حضور نے بیع سے منع فرمایا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں بیع سے صبر نہیں کر سکتا حضور نے فرمایا اگر بیع کو تم نہیں چھوڑتے تو جب بیع کرو تو یہ کہہ دیا کرو کہ دھوکہ نہیں ہے۔

١٧٩٤: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : اَلَمْ تَعْلَمْ؟ اَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰی يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی يُدْرِکَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰی يَسْتَيْقِظَ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج٢ ص ٧٩٤ باب الطلاق فی الاغلاق والکرہ والکسران والمجنون والسنن للدارمی ج٢ ص ٩٣)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم؟ کہ تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا گیا (١) پاگل یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائے (٢) بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے (٣) سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔

غصب کا بیان

١٧٩٥: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج۱ ص ۳۳۱، ۳۳۲ بَابُ اِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِّنَ الْاَرْضِ)

سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لے لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصہ طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۵)

١٧٩٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا لِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ . (کنز العمال ج۲ ص ۱۰۲ حدیث ۲۴۸۹)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ بھی ناحق لے لیا قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۵)

١٧٩٧: عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ . رواه احمد

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۶ باب الغصب والعاریۃ)

یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ناحق زمین لی قیامت کے دن اسے یہ تکلیف دی جائے گی کہ اس کی مٹی اٹھا کر میدان حشر میں لائے۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۵)

١٧٩٨: عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ . رواه احمد

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۶)

یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لی اللہ عزوجل اسے یہ تکلیف دے گا کہ اس حصہ زمین کو کھودتا ہوا سات زمین تک پہونچے پھر یہ سب اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا اور یہ طوق اس وقت تک اس کے گلے میں رہے گا کہ تمام لوگوں کے مابین فیصلہ ہو جائے۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۵)

۱۷۹۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْلِبَنَّ اَحَدٌ مَا شِيَةَ اِمْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّؤْتٰى مَشْرَبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خَزَائِنُهٗ فَيُنْتَقَلُ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا يَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعَ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ. رواه مسلم

(باب الغصب والعارية مشكوة المصابيح ٥٥، ٢٥٤)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کا جانور بغیر اجازت نہ دوہے کیا تم میں کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے بالا خانہ پر کوئی آکر خزانہ کی کوٹھری توڑ کر جو کچھ اس میں کھانے کی چیزیں ہیں اٹھالے جائے۔ ان لوگوں (یعنی اعراب اور بدویوں کے کھانے کے خزانے جانوروں کے تھن ہیں یعنی جانوروں کا دودھ ہی ان کی غذا ہے)۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۵)

۱۸۰۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكْعَاتٍ بِاَرْبَعِ سِجْدَاتٍ بَدَأَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ اَيْضًا ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ لَيْسَ فِيْهَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا وَرُكُوْعِهٖ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهٖ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَتَاَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ خَلْفَهٗ حَتّٰى انْتَهَيْنَا وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى قَامَ فِيْ مَقَامِهٖ فَانْصَرَفَ حِيْنَ انْصَرَفَ وَقَدْ اَضَتِ

الشَّمْسُ فَقَالَ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ اِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَاِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ مَا مِنْ شَيْئٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْئَ بِالنَّارِ وَذٰلِكُمْ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرُقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰى رَاَيْتُ صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْئَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكُمْ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمْرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَاَ لِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْئٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهٖ (الجامع الصحيح لمسلم ج ١ ص ٢٩٧، ٢٩٨)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب میں گہن لگا اور اسی روز حضور کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تھی حضور نے گہن کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد یہ فرمایا تمہیں دو چیزیں جن کی تمہیں خبر دی جاتی ہے سب کو میں نے اپنی اس نماز میں دیکھا میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی اور یہ اس وقت کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا کہ کہیں اس کی لپٹ نہ لگ جائے میں نے اس میں صاحب مِحجن کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں جہنم میں گھسیٹ رہا ہے (مِحجن اس چھڑی کو کہتے ہیں جس کی مونٹھ ٹیڑی ہوتی ہے جاہلیت میں ایک شخص عمرو بن لحی نامی تھا، جو اسی قسم کی چھڑی رکھتا اس کو صاحب مِحجن کہتے تھے) وہ حاجیوں کی چیز چھڑی کی مونٹھ سے کھینچ لیا کرتا تھا اگر حاجی کو پتا چل جاتا کہ میری چیز کسی نے کھینچ لی تو کہہ دیتا کہ تمہاری چیز میری چھڑی کی مونٹھ سے لگ گئی اور اسے پتا نہ چلتا تو یہ چیز اٹھا لے جاتا اور میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی پکڑ کر باندھ رکھی تھی نہ اسے کچھ کھلایا نہ چھوڑا کہ وہ کچھ کھا لیتی وہ بلی اسی حالت میں بھوک سے مرگئی پھر اس کے بعد جنت میرے سامنے پیش کی گئی۔ یہ اس وقت کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا یہاں تک کہ اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا اور میں نے ہاتھ بڑھایا تھا اور میں نے ارادہ کیا تھا کہ جنت کے پھلوں میں سے

پچھ لے لوں کہ تم بھی انہیں دیکھ لو پھر میری سمجھ میں آیا کہ ایسا نہ کروں۔ (بہار شریعت ۱۵/۲۱،۲۲)

۱۸۰۱ : عَنْ اَبِیْ حَرَّةَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَلاَ لاَ تَظْلِمُوْا اَلاَ لاَ یَحِلُّ مَا اِمْرِیءٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسِهٖ مِنْهُ . رواه البیهقی والدار قطنی فی المجتبیٰ (مشکوۃ المصابصح ص ۲۵۵ باب الغصب)

دار قطنی نے مجتبیٰ میں ابوحرہ رقاشی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار تم لوگ ظلم نہ کرنا سن لو کسی کا مال بغیر اس کی خوشی کے حلال نہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۲۲)

۱۸۰۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : لاَ یَأْخُذَنَّ اَحَدُکُمْ عَصَا اَخِیْهِ لَاعِبًا جَادًّا وَقَالَ سُلَیْمٰنُ لَعِبًا وَلاَ جِدًّا وَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِیْهِ فَلْیَرُدَّهَا . (السنن لابی داؤد ج۲ ص ۶۸۳)

سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی چھڑی ہنسی مذاق میں واقعی طور پر نہ لے لے یعنی ظاہر تو یہ ہے کہ مذاق کر رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ لینا ہی چاہتا ہے اور جس نے اس طرح لی ہو وہ واپس کر دے (بہار شریعت ۱۵/۲۲)

۱۸۰۳ : عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ وَجَدَ عَیْنَ مَالِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَیَتَّبِعُ الْبَیِّعَ مَنْ بَاعَهٗ . رواه احمد وابو داؤد والنسائی

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۵ باب الغصب والعاریة)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا بعینہ مال کسی کے پاس پائے تو وہی حقدار ہے اور وہ شخص جس کے پاس مال تھا اگر اس نے کسی سے خریدا ہے تو وہ اپنے بائع سے مطالبہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۵/۲۲)

۱۸۰۴ : عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ فَاِنْ کَانَ فِیْهَا صَاحِبُهَا فَلْیَسْتَأْذِنْهُ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهَا فَلْیُصَوِّتْ ثَلٰثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْیَسْتَأْذِنْهُ وَاِنْ لَمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَلاَ یَحْمِلْ . رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۵ باب الغصب والعاریة)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جانوروں میں پہنچے (اور دودھ دوہنا چاہے) اگر مالک وہاں ہو تو اس سے اجازت لے لے اور وہاں نہ ہو تو تین مرتبہ مالک کو آواز دے اگر کوئی جواب دے تو اس سے اجازت لے کر دوہے اور جواب نہ آئے تو دوہ کر پی لے وہاں سے لے نہ جائے (یہ حکم اس وقت ہے کہ یہ شخص مضطر ہو) (بہار شریعت ۲۲/۱۵)

١٨٠٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً . رواه الترمذی و ابن ماجة (مشکوة المصابیح ص٢٥٦ باب الغصب والعارية)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باغ میں جائے تو کھائے، جھولی میں رکھ کر لے نہ جائے (یہ بھی اضطرار کی صورت میں ہے یا وہاں کا ایسا عرف ہو)۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۵)

١٨٠٦ : عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا اَرْمِيْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ : اٰكُلُ قَالَ : فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِيْ اَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهُ . رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة (مشکوة المصابیح ص٢٥٦ باب الغصب والعارية)

رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں میں لڑکا تھا انصار کے پیڑوں سے کھجوریں جھاڑ رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے لڑکے! پیڑوں پر کیوں ڈھیلے پھینکتا ہے؟ میں نے عرض کی جھاڑ کر کھاتا ہوں فرمایا جھاڑو مت جو نیچے گری ہیں انہیں کھالو پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا کی الٰہی تو اسے آسودہ کر دے۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۵)

١٨٠٧ : عَنْ اَشْعَثَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّهُ لَا يَقْتَطِعُ رَجُلٌ مَالًا اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ اَجْذَمُ .

(کنز العمال ج٥/٣٢٧ حديث ١٣ ٥٧ باب الغصب)

اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص پرایا مال لے لے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۵)

شفعہ کا بیان
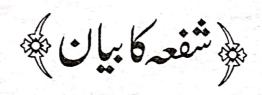
احادیث

۱۸۰۸: عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقْبِہٖ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج ۲ ص ۱۰۳۳ باب إحتیال العامل لیهدیٰ له والجامع للترمذی ج۱ص۲۵۵)

ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی کو شفع کرنے کا حق ہے۔ (بہارشریعت ۱۵/۴۶)

۱۸۰۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِہٖ یُنْتَظَرُ بِهَا وَاِنْ کَانَ غَائِبًا اِذَا کَانَ طَرِیْقُهُمَا وَاحِدًا .

(السنن لابن ماجة ج ۱/۱۸۲ باب الشفعهة والسنن للدارمی ج ۲ ص ۱۸۶ والسنن للترمذی ج۱ ص ۲۵۳ باب ماجاء فی الشفعة)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی کو شفعہ کرنے کا حق ہے اس کا انتظار کیا جائے گا اگرچہ وہ غائب ہو جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔ (بہارشریعت ۱۵/۴۶)

۱۸۱۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلشَّرِیْکُ شَفِیْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِیْ کُلِّ شَیْئٍ (الجامع للترمذی ج۱ ص ۲۵۵ باب ماجاء فی الشفعة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر شی میں ہے۔ (بہارشریعت ۱۵/۴۶)

۱۸۱۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِیْ کُلِّ شِرْکَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٌ اَوْ حَائِطٌ لَایَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْکَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ

وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ ۔ رواہ مسلم

(مشکوۃ المصابیح ٢٥٦ باب الشفعة الفصل الاول)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ شفعہ ہر شرکت کی چیز میں ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو مکان ہو یا باغ ہو۔ اُسے یہ حلال نہیں کہ شریک کو بغیر خبر کیے بیچ ڈالے خبر کرنے پر وہ چاہے تو لے لے اور چاہے چھوڑ دے اور اگر بغیر خبر کیے اس نے بیچ ڈالا تو وہ حقدار ہے۔ (بہار شریعت ۴۶/۱۵)

١٨١٢ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

(الجامع الصحیح للبخاری، ج ٣٣٩/١ باب اذا اقتسم الشرکاء الدور والجامع للترمذی ج١ ص ٢٥٥ ومشکوۃ المصابیح ص٢٥٦)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ شفعہ ہر غیر منقسم چیز میں ہے اور جب حدود واقع ہو گئے اور راستے پھیر دیئے گئے یعنی تقسیم کر کے ہر ایک کا راستہ جدا کر دیا تو اب شفعہ نہیں یعنی شرکت کی وجہ سے جو شفعہ تھا وہ اب نہیں۔

(بہار شریعت ۴۶/۱۵)

١٨١٣ : عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ يَقُوْلُ : جَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى مَنْكِبِيْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ اِلٰى سَعْدٍ فَقَالَ اَبُوْرَافِعٍ : لِلْمِسْوَرِ . اَلَا تَامُرُ هٰذَا اَنْ يَّشْتَرِيَ مِنِّيْ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْ دَارِهٖ فَقَالَ : لَا اَزِيْدُهُ عَلٰى اَرْبَعِ مِائَةٍ اِمَّا مُقَطَّعَةً وَاِمَّا مُنَجَّمَةً قَالَ : اُعْطِيْتُ خَمْسَ مِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُهُ وَلَوْ لَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا بِعْتُكَهُ اَوْ قَالَ : مَا اَعْطَيْتُكَهُ . (الصحیح للبخاری ج٢ ص ١٠٣٢)

عمرو بن شرید سے مروی ہے کہتے ہیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کھڑا تھا اتنے میں ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور یہ کہا کہ سعد تمہارے دار میں جو میرے دو مکان ہیں انہیں خرید لو انہوں نے کہا میں نہیں خریدوں گا مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واللہ تم کو خریدنا ہوگا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واللہ میں چار سو سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی باقساط ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ (بہار شریعت ۴۶/۱۵)

مزارعت کا بیان

احادیث

۱۸۱٤: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ .

(مشكوة المصابيح ص٢٥٧ باب المزارعة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں ہم مزارعت کیا کرتے تھے اس میں حرج نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے تو ہم نے اسے چھوڑ دیا۔ (بہارشریعت ۱۵/۹۳)

۱۸۱۵: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِيْ اَرْضَهُ فَيَقُوْلُ : هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهٖ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مشكوة المصابيح ص٢٥٧ باب المزارعة الجامع الصحيح للبخارى ج١ ص٣١٣ باب ما يكره من الشروط فى المزارعة)

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مدینہ میں سب سے زیادہ ہمارے کھیت تھے اور ہم میں کوئی شخص زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتا کہ اس ٹکڑے کی پیداوار میری ہے اور اس کی تمہاری تو کبھی ایسا ہوتا کہ ایک میں پیداوار ہوتی اور دوسرے میں نہیں ہوتی لہذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمادیا۔ (بہارشریعت ۱۵/۹۳)

۱۸۱٦: عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : اَخْبَرَنِيْ عَمَّايَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُنْبِتُ عَلَى الْاَرْبَعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ

لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِیَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ؟ فَقَالَ : لَيْسَ بِهَا بَاسٌ وَكَانَ الَّذِیْ نُهِیَ عَنْ ذٰلِکَ مَالَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذَوُوا الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۱۵ باب کراء الارض بالذهب والفضة ومشکوة المصابیح ص ۲۵۷ باب المزارعة)

حنظلہ بن قیس رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں میرے دو چچاؤں نے مجھے خبر دی کہ حضور کے زمانہ میں کچھ لوگ زمین کو اس طرح دیتے کہ جو کچھ نالیوں کے آس پاس پیداوار ہوگی وہ مالک زمین کی ہے یا مالک زمین پیدوار میں سے کسی مخصوص شی کو اپنے لیے مستثنیٰ کر لیتا لہذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا کہتے ہیں میں نے رافع سے پوچھا کہ روپیہ اشرفی سے زمین کو دینا کیا ہے؟ تو کہا اس میں حرج نہیں بعض راوی یہ کہتے ہیں کہ جس صورت میں ممانعت ہے اس کو جب وہ شخص دیکھے گا جسے حلال وحرام کی سمجھ ہے تو جائز نہیں کہہ سکتا۔ (بہار شریعت ۹۳/۱۵)

۱۸۱۷ : قَالَ عَمْرٌو (بن دينار) : قُلْتُ : بِطَاؤُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهُ قَالَ : أَیْ عَمْرُو! فَإِنِّیْ أُعْطِيهِمْ وَاُعِيْنُهُمْ وَإِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِیْ يَعْنِیْ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ : اِنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّاخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُوْمًا .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱/۳۱۳)

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ آپ مزارعت چھوڑ دیتے تو اچھا تھا کیوں کہ لوگ یہ کہتے ہیں اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے انہوں نے فرمایا اے عمرو! اس ذریعہ سے لوگوں کو میں دیتا ہوں اور لوگوں کی اعانت کرتا ہوں اور مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو منع نہیں فرمایا اور حضور نے یہ فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو زمین مفت دیدے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر اجرت لے۔ (بہار شریعت ۹۳/۱۵، ۹۴)

۱۸۱۸ : عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ

وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِیٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِیْ بَكْرٍ وَاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِیٍّ وَابْنُ سِيْرِيْنَ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج١ ص ٣١٣ باب المزارعة بالشطر)

ابوجعفر یعنی امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو تہائی اور چوتھائی پر مزارعت نہ کرتا ہو اور حضرت علی وسعد بن مالک و عبداللہ بن مسعود وعمر بن عبدالعزیز وقاسم وعروہ وآل ابی بکر وآل عمر وآل علی وابن سیرین سب نے مزارعت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (بہار شریعت ۱۵/۹۴)

﴿ ذبح کا بیان ﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۵: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ . (سورة المائدة الأية ۳)

تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور جو گلا گھونٹنے سے مر جائے اور دب کر مرا ہو یعنی بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا ہو اور جس کو کسی جانور نے سینگ مارا ہو اور جس کو درندہ نے کچھ کھا لیا ہو مگر وہ جنہیں تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور تیروں سے تقدیر کو معلوم کرنا یہ گناہ کا کام ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۶: اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ . (سورة المائدة الأية ۵)

آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا (ذبیحہ) تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۷: وَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِينَ ٥ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَاْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ .

(سورة الانعام الأية ۱۱۸)

کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو

اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا اور اس نے تو مفصل بیان کر دیا جو کچھ تم پر حرام ہے مگر جب تم اس کی طرف مجبور ہو۔

اور فرماتا ہے:

٣١٨: وَلَا تَاكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ . (سورۃ الانعام الآیۃ ١٢١)

اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے۔

احادیث

١٨١٩: عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ اَخَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْئٍ ؟ فَقَالَ : مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْئٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً اِلَّا مَا كَانَ فِىْ قِرَابِ سَيْفِىْ هٰذَا قَالَ: فَاَخْرَجَ صَحِيْفَةً مَكْتُوْبٌ فِيْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوىٰ مُحْدِثًا (الجامع الصحیح لمسلم ج٢/١٦١ باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالیٰ)

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو کوئی خاص بات ایسی بتائی ہے جو عام لوگوں کو نہ بتائی ہو فرمایا کہ نہیں مگر صرف وہ باتیں جو میری تلوار کی میان میں ہیں پھر میان میں سے ایک پرچہ نکالا جس میں یہ تھا اللہ کی لعنت اس پر جو غیر خدا کے نام پر ذبح کرے اور اللہ کی لعنت اس پر جو زمین کی مینڈھ بدل دے (جیسا کہ بعض کاشتکار کرتے ہیں کہ کھیت کی مینڈھ جگہ سے ہٹا دیتے ہیں) اور اللہ کی لعنت اس پر جو اپنے باپ پر لعنت کرے اور اللہ کی لعنت اس پر جو بد مذہب کو پناہ دے۔ (بہار شریعت ١٥/١١٣)

١٨٢٠: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدىً قَالَ : اِعْجَلْ. اَوْ اَرِفْ مَا اَنْهَرَ الدَّمُ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفُرُ وَسَاُحَدِّثُكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبْشِ قَالَ : اَصَبْنَا نُهْبَ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْئٌ فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا . (الجامع الصحیح لمسلم ج٢/١٥٧ باب جواز الذبح بکل ما انہر الدم)

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ہمیں کل دشمن سے لڑنا ہے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے کیا ہم پھچی سے ذبح کر سکتے ہیں فرمایا جو چیز خون بہادے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے (جو جدا ہوں) اور اسے میں بتاتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور غنیمت میں ہم کو اونٹ اور بکریاں ملی تھیں ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا ایک شخص نے اسے تیر مار کر گرادیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں میں بعض اونٹ وحشی جانوروں کی طرح ہو جاتے ہیں جب تم کو اس پر قابو نہ ملے تو اس کے ساتھ یہی کرو۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۵)

۱۸۲۱: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَارِيَةً لَّهُمْ كَانَتْ تَرْعىٰ غَنَمًا بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتَهَا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِاَهْلِهٖ : لَا تَاكُلُوْا حَتّٰى اٰتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْأَلَهُ اَوْ حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَعَثَ اِلَيْهِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا ۔ (الجامع الصحیح للبخاری ج ۸۲۷/۲ باب ماجاء انھر ادلم من القصب والمروۃ والحدید)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ان کی بکریاں سلع (مدینہ منورہ میں ایک پہاڑی کا نام ہے) میں چرتی تھی لونڈی (جو بکریاں چراتی تھی) اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنا چاہتی ہے اس نے پتھر توڑ کر اس سے ذبح کر دی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا حضور نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ (بہار شریعت ۱۱۴/۱۵)

۱۸۲۲: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَرَأَيْتَ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ : اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ۔

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۳۹۰ باب الذبیحۃ بالمروۃ)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ یہ فرمایئے کسی کو شکار ملے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا پتھر اور لاٹھی کی پھچی سے ذبح کر سکتا ہے فرمایا جس چیز سے چاہو خون بہادو اور اللہ کا نام ذکر کرو۔ (بہار شریعت ۱۱۴/۱۵)

۱۸۲۳: عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا مِنَ اللَّبَّةِ اَوِ الْحَلْقِ قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ طَعَنْتَ فِيْ

فَخِذِهَا لَاَجْزَأَ عَنْکَ قَالَ اَبُوْدَاؤُدُ : لَایَصْلُحُ هٰذَا اِلَّا فِی الْمُتَرَدِّیَةِ وَالْمُتَوَحِّشِ.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۳۹۰ باب ماجاء فی ذبیحة المتردیة)

ابوالعشراء اپنے والد سے راوی انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ذکاۃ (ذبح شرعی) حلق اور لبہ ہی میں ہوتی ہے فرمایا اگر تم اس کی ران میں نیزہ بھونک دو تو بھی کافی ہے۔ ذبح کی یہ صورت مجبوری اور ضرورت کی حالت میں جیسا کہ ابوداؤد و ترمذی نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۴/۱۵)

۱۸۲۴: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ . (الجامع للترمذی ج ۲۷۲/۱ باب ماجاء فی کراهیة اکل المصبورة)

ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ مجثمہ وہ جانور ہے جس کو باندھ کر تیر مارا جائے اور وہ مر جائے۔

(بہار شریعت ۱۱۴/۱۵)

۱۸۲۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرِیْطَةِ الشَّیْطٰنِ وَهِیَ الَّتِیْ تُذْبَحُ فَیُقْطَعُ الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَی الْاَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَکُ حَتّٰی تَمُوْتَ . (السنن لابی داؤد ج۲/ ۳۹۰)

ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شریطۃ الشیطان سے ممانعت فرمائی یہ وہ ذبیحہ ہے جس کی کھال کاٹی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں اور چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ مر جائے۔ (بہار شریعت ۱۱۴/۱۵)

۱۸۲۶: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ قَوْمًا یَاْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَانَدْرِیْ اَذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اَمْ لَا فَقَالَ : سَمُّوْا عَلَیْهِ اَنْتُمْ وَکُلُوْهُ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص۸۲۸ باب ذبیحة الاعراب)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں کچھ لوگ ابھی نئے مسلمان ہوئے ہیں اور وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ اللہ کا نام انہوں نے ذکر کیا ہے یا نہیں۔ فرمایا کہ تم بسم اللہ کہو اور کھاؤ یعنی مسلم کے ذبیحہ میں اس قسم کے احتمالات نہ کیے جائیں۔ (بہار شریعت ۱۱۴/۱۵)

١٨٢٧ : عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ : ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ .

(الجامع الصحيح لمسلم ج٢/١٥٢ باب الامر باحسان الذبح)

شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز میں خوبی کرنا لکھ دیا ہے لہذا قتل کرو تو اس میں بھی خوبی کا لحاظ رکھو (یعنی بے سبب اس کو ایذا مت پہنچاؤ) اور ذبح کرو تو ذبح میں خوبی کرو اور اپنی چھری کو تیز کر لے اور ذبیحہ کو تکلیف نہ پہنچائے۔ (بہار شریعت ١٥/١١٤، ١١٥)

١٨٢٨ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ . (الجامع الصحيح لمسلم ج٢ ص١٥٣ ومشكوة المصابيح ص٣٥٧ كتاب الصيد والذبائح)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایہ یا اس کے سوا دوسرے جانور کو باندھ کر اس کو تیر سے قتل کرنے کی ممانعت فرمائی۔ (بہار شریعت ١٥/١١٥)

١٨٢٩ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا . (الجامع الصحيح لمسلم ج ٢ ص ١٥٣ باب النهى عن صبر البهائم ومشكوة المصابيح ص٣٥٧ باب الصيد والذبائح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر لعنت کی جس نے ذی روح کو نشانہ بنایا۔ (بہار شریعت ١٥/١١٥)

١٨٣٠ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا . (الجامع الصحيح لمسلم ج ٢ ص ١٥٣ باب النهى عن صبر البهائم والجامع للترمذى ج١ ص ٢٧٢ ومشكوة المصابيح ص ٣٥٧ باب الصيد والذبائح)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں روح ہو اس کو نشانہ نہ بناؤ۔ (بہار شریعت ١٥/١١٥)

حلال وحرام جانوروں کا بیان

۱۸۳۱ : عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَأَ الْحُبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِىْ بُطُوْنِهِنَّ.

(مشکوۃ المصابیح ص۳۵۸ باب الصدیر والذبائح والجامع للترمذی ج۱ ص۲۷۳)

عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے دن کچلیوالے درندہ سے اور پنجہ والے پرندہ سے اور گھریلو گدھے اور مجثمہ اور خلیسہ سے ممانعت فرمائی اور حاملہ عورت جب تک وضع حمل نہ کرلے اس کی وطی سے ممانعت فرمائی۔ یعنی حاملہ لونڈی کا مالک ہوا یا زانیہ عورت حاملہ سے نکاح کیا تو جب تک وضع حمل نہ ہو اس سے وطی نہ کرے۔ مجثمہ یہ ہے کہ پرند یا کسی جانور کو باندھ کر اس پر تیر مارا جائے۔ خلیسہ یہ ہے کہ بھیڑیئے یا کسی درندہ نے جانور پکڑا اس سے کسی نے چھین لیا اور ذبح سے پہلے وہ مرگیا۔

(بہارشریعت ۱۵/۱۲۳)

۱۸۳۲ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ . (السنن لابی داؤد ج۲ ص ۳۹۱ باب ماجاء فی زکوۃ الجنین والجامع للترمذی ج۱ ص۲۷۲ باب فی ذکوۃ الجنین)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنین (پیٹ کے بچہ) کا ذبح اس کی ماں کے مثل ہے۔ (بہارشریعت ۱۵/۱۲۳)

۱۸۳۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهٖ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: اَنْ يُّذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يُقْطَعُ رَاْسُهَا فَيُرْمٰى بِهَا . رواه النسائی والدارمی (مشکوۃ المصابیح ص۳۵۹ باب الصید والذبائح)

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چڑیا یا کسی جانور کو ناحق قتل دیا اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سوال کرے گا عرض کیا گیا یارسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ ذبح کرے اور کھائے یہ نہیں کہ سر کاٹے اور پھینک دے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۳)

۱۸۳٤ : عَنْ اَبِیْ وَاقِدِنِ اللَّیْثِیْ قَالَ : قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یُجِبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اِلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَایُقْطَعُ مِنَ الْبَھِیْمَۃِ وَھِیَ حَیَّۃٌ فَھُوَ مَیْتَۃٌ .

(الجامع للترمذی ج۱ ص۲۷۳ باب ماجاء ما قطع من الحی فھو میت والسنن لابی داؤد ج۲ ص۳۹۵)

ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں یہاں کے لوگ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹ لیتے اور زندہ دنبہ کی چکی کاٹ لیتے حضور نے فرمایا زندہ جانور کا جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے کھایا نہ جائے۔

(بہار شریعت ۱۵/۱۲۳)

۱۸۳۵ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ دَابَّۃٍ فِیْ الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَکَاھَا اللّٰہُ لِبَنِیْ آدَمَ . رواہ الدار قطنی

(مشکوۃ المصابیح ص۳۵۹ کتاب الصید والذبائح)

دار قطنی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دریا کے جانور (مچھلی) کو خدا نے حلال کر دیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۳)

۱۸۳٦ : عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ رَایٰ حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : ھَلْ مَعَکُمْ مِنْ لَحْمِہٖ شَیْئٌ قَالَ : مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَھَا فَاَکَلَھَا . متفق علیہ.

(مشکوۃ المصابیح ص۳۵۹ باب ما یحل اکلہ وما یحرم و الصحیح للبخاری ج۲ ص۸۲۵)

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے حمار وحشی (گورخر) دیکھا اس کا شکار کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں کا کچھ ہے عرض کی ہاں اس کی ران ہے اس کو حضور نے قبول فرمایا اور کھایا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۳)

۱۸۳۷ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّھْرَانِ فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُ اَبَا طَلْحَۃَ

فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج۲ ص ۸۲۵ ومشکوة المصابيح ص ۳۵۹ باب ما يحل اكله)

حضرت انس سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں ہم نے مرالظہران میں خرگوش بھگا کر پکڑا اس کو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے ذبح کیا اور اس کی پٹھ اور رانیں حضور کی خدمت میں بھیجیں حضور نے قبول فرمائیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۳، ۱۲۴)

۱۸۳۸: عَنْ اَبِىْ مُوْسىٰ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ (الجامع الصحيح للبخاری ج۲ ص ۸۲۹ ومشکوة المصابيح ص ۳۶۰ باب ما يحل اكله)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۴)

۱۸۳۹: عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفىٰ يَقُوْلُ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْ سِتًّا نَاكُلُ الْجَرَادَ مَعَهُ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج۲ ص ۸۲۶ باب اكل الجراد)

عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے میں تھے ہم حضور کی موجودگی میں ٹڈی کھاتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۴)

۱۸۴۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ: فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْعُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهٖ ـمر الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ: فَاَرْسَلْنَا اِلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَهُ. متفق عليه (مشكوة المصابيح ص ۳۶۰ باب ما يحل اكله الجامع الصحيح للبخاری ج۲ ص ۸۲۶)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں جیش الخبط (۱) میں گیا تھا اور امیر لشکر ابو

(۱) اس لشکر مین جب توشہ کی کمی ہوئی تو سب کے پاس جو کچھ تھا اکٹھا کرلیا گیا روزانہ فی کس ایک مٹھی کھجور ملتی جب اور کمی ہوئی تو روزانہ ایک کھجور ملتی جس کو صحابۂ کرام مونھ میں رکھ کر کچھ چوس کر نکال لیتے اور رکھ لیتے پھر اوپر سے پانی پی لیتے اسی ایک

عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ہمیں بہت سخت بھوک لگی تھی دریا نے مری ہوئی ایک مچھلی پھینکی کہ ویسی مچھلی ہم نہیں دیکھی اس کا نام عنبر ہے ہم نے آدھے مہینے تک اسے کھایا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک ہڈی کھڑی کی بعض روایت میں ہے پسلی کی ہڈی تھی اس کی کجی اتنی تھی کہ اس کے نیچے سے اونٹ مع سوار گزر گیا جب ہم واپس آئے تو حضور سے ذکر کیا فرمایا کھاؤ اللہ نے تمہارے لیے رزق بھیجا ہے اور تمہارے پاس ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ ہم نے اس میں سے حضور کے پاس بھیجا حضور نے تناول فرمایا۔

۱۸۴۱ : عَنْ اُمِّ شَرِيكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَقَالَ : كَانَ يَنْفُخُ عَلىٰ اِبْرَاهِيْمَ (مشکوة المصابیح ص ۳۶۱ باب ما یحل اکله وما یحرم والسنن للدارمی ج۲ ص ۶۱)

ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وزغ (چھپکلی اور گرگٹ) کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے کافروں نے جو آگ جلائی تھی اسے یہ پھونکتا تھا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۴)

۱۸۴۲ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا . رواه مسلم (مشکوة المصابیح ص ۳۶۱ باب ما یحل اکله وما یحرم)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھپکلی، گرگٹ کے قتل کا حکم دیا اور اس کا نام حضور نے فویسق رکھا یعنی چھوٹا فاسق یا بڑا فاسق۔ اس لفظ میں دونوں معنی کا احتمال ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۴، ۱۲۵)

۱۸۴۳ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَتَلَ

کھجور کو چوس چوس کر ایک دن رات گزارتے اور شدت گرسنگی سے درختوں کے پتے جھاڑ کر کھاتے جس سے ان کے منھ چھل گئے اور زخمی ہو گئے اسی وجہ سے اس کا نام جیش الخبط ہے کہ خبط درختوں کے پتوں کو کہتے ہیں جو جھاڑ لیے جاتے ہیں اور پتوں کے کھانے کی وجہ سے اونٹ اور بکری کی مینگنی کی طرح ان کو اجابت ہوتی خدا نے اپنا کرم کیا کہ ساحل ٹیلے برابر کی یہ عنبر مچھلی ان کو ملی جس کی آنکھوں کے حلقے سے مٹکے برابر چربی نکلی اس کو پندرہ دن تک یا ایک ماہ تک جیسا کہ دوسری روایت میں ہے ان حضرات نے کھایا۔ اس واقعہ کو مختصر طور پر بیان کرنے کا یہ مقصد بھی ہے کہ مسلمان دیکھیں اور غور کریں کہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسلام کی تبلیغ واشاعت میں کیسی کیسی تکالیف برداشت کیں انہیں حضرات کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام اپنی کمال تابانی سے تمام عالم کو منور کر رہا ہے۔ ۱۲

وَزْغًا فِی اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِی الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِی الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ ۔ رواه مسلم (مشکوة المصابیح ص ١٢٥)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو چھپکلی یا گرگٹ کو پہلی ضرب میں مارے اس کے لیے سونیکیاں اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۵)

١٨٤٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا ۔ رواه الترمذی (مشکوة المصابیح ص ٣٦١ باب ما یحل اکله وما یحرم)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جلالہ اوراس کا دودھ کھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۵)

١٨٤٥: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ ۔ (السنن لابی داؤد ج٢ ص ٥٣٢ ومشکود المصابیح ص ٣٦١ باب ما یحل اکله ومایحرم)

عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۵)

١٨٤٦: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا (السنن لابی داؤد ج٢ص ٥٣٢ ومشکوة المصابیح ص ٣٦١ باب ما یحل اکله وما یحرم)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کھانے سے اوراس کا ثمن کھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۵)

١٨٤٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ اَلْمَيْتَتَانِ اَلْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ اَلْكَبِدُ وَالطِّحَالُ ۔ رواه احمد وابن ماجة والدار قطنی (مشکوة المصابیح ص ٣٦١)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں۔ دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۵)

۱۸۴۸: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاكُلُوْهُ. (السنن لابی داؤد ج۲ص ۵۳۴ ومشکوۃ المصابیح ص ۳۶۱ باب ما یحل اکله ومایحرم)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دریا نے جس مچھلی کو پھینک دیا ہو اور وہاں سے پانی جاتا رہا اسے کھاؤ اور جو پانی میں مر کر تیر جائے اسے نہ کھاؤ۔ (بہارشریعت ۱۵/۱۲۵)

۱۸۴۹: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَقَالَ: اِنَّهُ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ. رواه فی شرح السنة

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۱ باب ما یحل اکله)

زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرغ کو بُرا کہنے سے منع فرمایا کیوں کہ وہ نماز کے لیے اذان کہتا ہے یا خبردار کرتا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔ (بہارشریعت ۱۵/۱۲۵)

قربانی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۹: فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (سورۃ الکوثر:۲)

تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

احادیث

۱۸۵۰: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیِّبُوْا بِھَا نَفْسًا (الجامع للترمذی ج ۱ ص ۲۷۵ والسنن لابن ماجۃ ج ۱ ص ۲۳۳ ومشکوۃ المصابیح ص ۱۲۸ باب الأضحیۃ)

حضرت عائشہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنی سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئیگا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے لہذا اس کو خوش دلی سے کرو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۸، ۱۲۹)

۱۸۵۱: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ ضَحّٰی طَیِّبَۃٌ نَفْسُہٗ مُحْتَسِبًا لِاُضْحِیَتِہٖ کَانَتْ حِجَابًا مِنَ النَّارِ ۔ رواہ الطبرانی

(کنز العمال ج ۳ ص ۱۷ الفصل السابع فی الاضاحی حدیث ۳۵۷)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے فرمایا جس نے خوش دلی سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۹)

۱۸۵۲ : عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَا اُنْفِقَتِ الْوَرَقُ فِیْ شَیْئٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ مِنْ نَحِیْرٍ یُنْحَرُ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ . رواه الطبرانی

(کنز العمال ج۳ ص۱۷ الفصل السابع فی الاضاحی حدیث ۳۵۸)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں۔(بہار شریعت ۱۵/۱۲۹)

۱۸۵۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ کَانَ لَهُ سِعَةٌ وَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا . (السنن لابن ماجة ج۲ ص۲۳۲ باب الاضاحی واجبة أم لا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔(بہار شریعت ۱۵/۱۲۹)

۱۸۵۴ : عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ : سُنَّةُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ قَالُوْا : فَمَا لَنَا فِیْهَا؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : بِکُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ ، قَالُوْا : فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : بِکُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ

(السنن لابن ماجة ج۲ ص۲۳۳ باب ثواب الاضحیة)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا ہر بال کے مقابل نیکی ہے عرض کی اُون کا کیا حکم ہے فرمایا اُون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔(بہار شریعت ۱۵/۱۲۹)

۱۸۵۵ : عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ : اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ یَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ یُقَدِّمُهُ لِاَهْلِهِ لَیْسَ مِنَ النُّسُکِ فِیْ شَیْئٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّیَ وَعِنْدِیْ جَذَعَةٌ خَیْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ : اجْعَلْهَا مَکَانَهَا وَلَنْ تُجْزِیَ اَوْ تُوَفِّیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص۸۳۴ باب الذبح بعد الصلاة)

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے

پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں گے پھر اس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پالیا اور جس نے پہلے ذبح کرلیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کرلیا قربانی سے اسے کچھ تعلق نہیں۔ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور یہ پہلے ہی ذبح کر چکے تھے (اس خیال سے کہ پڑوس کے لوگ غریب تھے انہوں نے چاہا کہ ان کو گوشت مل جائے) اور عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس بکری کا چھ ماہا ایک بچہ ہے فرمایا تم اسے ذبح کرلو اور تمہارے سوا کسی کے لیے چھ ماہا بچہ کفایت نہیں کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۹)

۱۸۵۶: عَنِ الْبَرَاءِ : قَالَ : خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ : اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهُ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْئٍ (مشكوة المصابيح ص١٢٦ باب صلاة العيدين)

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ نماز ہے اس کے بعد قربانی کرنا ہے جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کرڈالا وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے پہلے ہی سے کرلیا نسک یعنی قربانی سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۹، ۱۳۰)

۱۸۵۷: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَأُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ : يَا عَائِشَةُ ! هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ : اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ . رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص١٢٧ باب الأضحية)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں نظر کرتا ہو یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں وہ قربانی کے لیے حاضر کیا گیا، حضور نے فرمایا عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرلو پھر حضور نے چھری لی

اور مینڈھے کو لٹایا اور اسے ذبح کیا پھر فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ الٰہی تو اس کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اور ان کی آل اور امت کی طرف سے قبول فرما۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۰)

۱۸۵۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الذَّبْحِ کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَلَمَّا وَجَّھَھُمَا قَالَ: اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ.
(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۸۶ باب ما یستحب من الضحایا والسنن لابن ماجة ج ۲ ص ۲۳۲ باب اضاحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح کے دن دو مینڈھے سینگ والے چت کبرے خصی کیے ہوئے ذبح کیے جب ان کا مونھ قبلہ کو کیا یہ پڑھا اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اس کو پڑھ کر ذبح فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے یہ فرمایا کہ الٰہی یہ میری طرف سے ہے اور میری امت میں اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۰)

۱۸۵۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَھُمَا بِیَدِہٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ قَالَ رَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ. (الجامع الصحیح للبخاری ج ۲ ص ۸۳۵ ومشکوة المصابیح ص ۱۲۷ باب الاضحیة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے چت کبرے سینگ والوں کی قربانی کی انہیں اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور بسم

اللہ واللہ اکبر کہا کہتے ہیں میں نے حضور کو دیکھا کہ اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا اور بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۰)

۱۸۶۰: عَنْ حَنَشٍ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ : مَا هٰذَا ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ (السنن لابی داؤد ج۲ص ۳۸۵ باب الاضحیة عن المیة والسنن للترمذی ج۱ ص ۲۷۵)

حنش سے مروی وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ دو مینڈھے کی قربانی کرتے ہیں میں نے کہا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حضور کی طرف سے قربانی کروں لہذا میں حضور کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۰)

۱۸۶۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ : اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ : لَا. وَلٰكِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَتِلْكَ تَمَامُ اُضْحِيَتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ.

(السنن لأبی داؤد ج۲ص ۳۸۵ باب فی ایجاب الأضاحی)

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یوم اضحیٰ کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امت کے لیے عید بنایا ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ یہ بتایئے اگر میرے پاس منیحہ کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اسی کی قربانی کردوں فرمایا نہیں۔ ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور اپنے موئے زیر ناف کو مونڈو اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہو جائے گی یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۰،۱۳۱)

۱۸۶۲: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَاِذَا اَهَلَّ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص۳۸۶ باب الرجل یاخذ من شعرہ فی العشر والسنن لابن ماجة ج۲ ص ۲۳۴)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتی ہیں کہ حضور نے فرمایا جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کر لے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۱)

١٨٦٣: روى الطبرانى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ فِى الْاَضَاحِىْ.

(كنز العمال ج٣ ص١٧ الفصل السابع فى الأضاحى)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا قربانی میں گائے سات کی طرف سے اور اونٹ سات کی طرف سے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۱)

١٨٦٤: عَنْ مُجَاشِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْجِذْعَ يُوْفِىْ مِنْهُ الثَّنِىُّ. (السنن لابى داؤد ج٢ ص٣٨٧ باب ما يجوز من السن فى الضحايا)

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا بھیڑ کا جذع (چھ مہینے کا بچہ) سال بھر والی بکری کے قائم مقام ہے۔

١٨٦٥: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابِعِىْ اَقْصَرُ مِنْ اَصَابِعِهٖ وَاَنَامِلِىْ اَقْصَرُ مِنْ اَنَامِلِهٖ فَقَالَ: اَرْبَعٌ لَا تَجُوْزُ فِى الْاَضَاحِىْ الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوْرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَبِيْرَةُ الَّتِىْ لَا تُنْقِىْ قَالَ: قُلْتُ: فَاِنِّىْ اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ فِى السِّنِّ نَقْصٌ فَقَالَ: مَا كَرِهْتَهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى اَحَدٍ. (السنن لابى داؤد ج ٢ ص٣٨٧ باب ما يكره من الضحايا السنن لابن ماجة ج٢ ص ٢٣٤ والجامع للترمذى ج١ ٢٧٥)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں (۱) کانا جس کا کانا پن ظاہر ہے اور (۲) بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور (۳) لنگڑا جس کا لنگ ظاہر ہے اور (۴) ایسا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۱)

١٨٦٦: روى الامام احمد عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَفْضَلَ الضَّحَايَا اَغْلَاهَا وَاَسْمَنُهَا.

(كنز العمال ج٣ ص١٨ الفصل السابع فى الاضاحى حديث ٣٧٧)

امام احمد نے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۱)

١٨٦٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُضَحّٰى لَيْلًا. رواه الطبراني (كنز العمال ج ٣ ١٨٣ الفرع الرابع في وقت الذبح من الفصل السابع في الاضاحي حديث ٣٨٩)

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا (بہار شریعت ۱۵/۱۳۱)

١٨٦٨: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِعَضْبَاءِ الْاُذُنِ وَالْقَرْنِ (السنن لابی داؤد ج٢ ص٣٨٨ باب ما يكره من الضحايا والسنن للترمذی ج١ ص٢٧٦)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کان کٹے ہوئے اور سینگ ٹوٹے ہوئے کی قربانی سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۱)

١٨٦٩: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَلَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةَ وَلَا مُدَابَرَةً وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ. (السنن لابی داؤد ج ٢ ص٣٨٨ باب ما يكره من الضحايا والسنن للترمذی ج١ ص ٢٧٥ والسنن لابن ماجة ج٢ ص ٢٣٤)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم جانوروں کے کان اور آنکھیں غور سے دیکھ لیں اور اس کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہو اور نہ اس کے جس کے کان کا پچھلا حصہ کٹا ہو نہ اس کی جس کا کان پھٹا ہو یا کان میں سوراخ ہو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۲)

١٨٧٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى (الجامع الصحيح للبخاری ج٢/٨٣٣ باب الاضحی والمنحر بالمصلی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ مین نحر و ذبح فرماتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۲)

عقیقہ کا بیان

احادیث
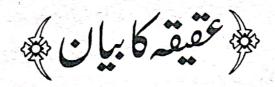
۱۸۷۱: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ نِ الضَّبِّیِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَۃٌ فَاَھْرِیْقُوْا عَنْہُ دَمًا وَاَمِیْطُوْا عَنْہُ الْاَذٰی

(الجامع الصحیح للبخای ج ۲ ص ۸۲۲ باب العقیقۃ والسنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۹۲ باب العقیقۃ ومشکوۃ المصابیح ص ۳۶۲ باب العقیقیۃ)

سلمان عامر ضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے اس کی طرف سے خون بہاؤ (یعنی جانور ذبح کرو) اور اس سے اذیت کو دور کرو یعنی اس کا سر مونڈ ادو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۱، ۱۵۲)

۱۸۷۲: عَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ وَلَا یَضُرُّ کُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَوْ اِنَاثًا . رواہ ابو داؤد

(السنن لابی داؤد ج۲ ص۳۹۲ باب العقیقۃ)

ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک اس میں حرج نہیں کہ نر ہوں یا مادہ۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۳: عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَھِنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ تُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ وَیُسَمّٰی وَیُحْلَقُ رَاسُہٗ .

(السنن لأبی داؤد ج۲ ص۳۹۲ باب العقیقۃ ومشکوۃ المصابیح ص۳۶۲ باب العقیقۃ)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے

اور سر مونڈا جائے۔ گروی ہونے کا یہ مطلب یہ ہے کہ اس سے پورا نفع حاصل نہ ہوگا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض نے کہا بچہ کی سلامتی اور اس کی نشو ونما اور اس میں اچھے اوصاف ہونا عقیقہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

١٨٧٤: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ اِحْلِقِيْ رَاسَهُ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ. رواه الترمذی (مشكوة المصابيح ص ٣٦٢ باب العقيقة)

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور یہ فرمایا کہ اے فاطمہ اس کا سر مونڈ وادو اور بال کے وزن کی چاندی صدقہ کرو ہم نے بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا کچھ کم تھے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

١٨٧٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا (السن لابی داؤد ج٢ ص ٣٩٢)

وَعِنْدَ النِّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ (مشكوة المصابيح ص ٣٦٣ باب العقيقة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ دو دو مینڈھے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

١٨٧٦: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَاسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاسَهُ نَلْطَخُهُ بِزَعْفَرَانٍ. (السنن لابی داؤد ج٢ ص ٣٩٣ باب العقيقة ومشكوة المصابيح ص ٣٦٣ باب ال عقيقة)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں جب ہم میں کسی کے بچہ پیدا ہوتا تو بکری ذبح کرتا اور اس کا خون بچہ کے سر پر پوت دیتا اب جب کہ اسلام آیا تو ساتویں دین ہم بکری ذبح کرتے ہیں اور بچہ کا سر مونڈاتے ہیں اور سر پر زعفران لگا دیتے ہیں۔

(بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۷: عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ : رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ . رواه الترمذی

(مشکوة المصابیح ص۳۶۳ باب العقیقة)

ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ جب حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے کان میں وہی اذان کہی جو نماز کے لیے کہی جاتی ہے۔ (بہارشریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۸: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّکُ عَلَیْهِمْ وَیُحَنِّکُهُمْ . رواه مسلم (مشکوة المصابیح ص۳۶۲ باب العقیقة)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے حضور ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور تحنیک کوئی چیز مثلا کھجور چبا کر اس بچہ کے تالو میں لگا دیتے کہ سب سے پہلے اس کے شکم میں حضور کا لعاب دہن پہنچے۔ (بہارشریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۹: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ بِمَکَّةَ قَالَتْ فَوَلَدَتْ بِقُبَاءَ ثُمَّ اَتَیْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِیْ حِجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْهِ ثُمَّ حَنَّکَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّکَ عَلَیْهِ وَکَانَ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ . (الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ۸۲۱ ومشکوة المصابیح ص۳۶۲ باب العقیقة)

حضرت اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہتی ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ ہی میں ہجرت سے قبل میرے پیٹ میں تھے بعد ہجرت قبا میں یہ پیدا ہوئے میں ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی اور حضور کی گود میں ان کو رکھ دیا پھر حضور نے کھجور منگائی اور چبا کر ان کے منہ میں ڈال دی اور ان کے لیے دعائے برکت کی اور بعد ہجرت مسلمان مہاجرین کے یہاں یہ سب سے پہلے بچہ ہیں۔ (بہارشریعت ۱۵/۱۵۳)

☆☆☆

حظر و اباحت کا بیان

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

۳۲۰: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ o وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ o (سورة المائدة آیت ۸۷،۸۸)

اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔ اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے۔ (المائدہ آیت ۸۷،۸۸)

اور فرماتا ہے:

۳۲۱: وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ o

(سورة الانعام الآیة ۱۴۲)

اور فرماتا ہے:

۳۲۲: یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ o قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ o قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ. (سورة الاعراف الآیة ۳۱،۳۲،۳۳)

اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لیے ہے دنیا میں

اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لیے تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے۔ (سورۃ الاعراف ۳۱، ۳۲، ۳۳)

اور فرماتا ہے:

۳۲۳: لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَائِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوَاتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَه اَوْ صَدِيْقِكُمْ ط لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتاً ط (سورة النور الآية ٦١)

نہ اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھوپھیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوستوں کے یہاں تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔

احادیث

۱۸۸۰: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ.

(والصحیح لمسلم ج/۲ ص ۱۷۱، ۱۷۲ وباب آداب الطعام والشراب و احکامها)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۴)

(۱) یعنی بسم اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔

۱۸۸۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یقول: اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ فَذَکَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّیْطَانُ: لَا بَیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّیْطَانُ: اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ: اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ.

(الصحیح لمسلم ج۲/ ص ۱۷۲ بَابُ اٰدابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاَحْکَامِهَا)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مکان میں آیا اور داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان ذریت سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمہیں رہنا ملے گا نہ کھانا۔ اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی کہتا ہے اب تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے کے وقت بھی بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا۔ (بہار شریعت ۱۶/۴)

۱۸۸۲: عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ: کُنْتُ فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ: یَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ. (الصحیح لمسلم ج۲/ ص ۱۷۲ بَابُ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاَحْکَامِهَا)

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا (یعنی یہ حضور ﷺ کے ربیب اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند ہیں) کھاتے وقت برتن میں ہر طرف ہاتھ ڈال دیتا حضور نے ارشاد فرمایا بسم اللہ پڑھو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کی اس جانب سے کھاؤ جو تمہارے قریب ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴)

۱۸۸۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمَا اَنَّهٗ لَوْ کَانَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ لَکَفَاکُمْ فَاِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِیَ اَنْ یَّقُوْلَ: بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِهٖ فَلْیَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِهٖ وَآخِرِهٖ.

(السنن لابن ماجه ۲۴۲/۲، والسنن لابی داؤد ۵۲۹/۲ باب التسمیة عند الطعام)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ کا نام ذکر کرے یعنی بسم اللہ پڑھے اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول

جائے تو یوں کہے "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ"(۱) (بہار شریعت ۱۶/۴)

۱۸۸۴: عَنْ وَحْشِیِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّا نَاْکُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ تَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی طَعَامِکُمْ اَوْ تَتَفَرَّقُوْنَ؟ قَالُوْا نَتَفَرَّقُ قَالَ: اِجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ وَاذْکُرُوْا اسْمَ اللّٰہَ تَعَالٰی یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ.

(الترغیب والترھیب ج۳ ص۱۳۳ الترغیب فی الاجتماع علی الطعام)

وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ارشاد فرمایا مجتمع ہو کر کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔ ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہوگے عرض کی ہاں فرمایا اکٹھے ہو کر کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو برکت ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۶/۴، ۵)

۱۸۸۵: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ: کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا کَانَ اَعْظَمَ بَرَکَۃً مِنْہُ اَوَّلَ مَا اَکَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَکَۃً فِیْ آخِرِہٖ قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَیْفَ ھٰذَا! قَالَ: اَنَا ذَکَرْنَا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ حِیْنَ اَکَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَکَلَ وَلَمْ یُسَمِّ اللّٰہَ فَاَکَلَ مَعَہُ الشَّیْطَانُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ (مشکوۃ المصابیح ص۳۶۵ باب الاطعمۃ)

ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کھانا پیش کیا گیا ابتدا میں اتنی برکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھا مگر آخر میں بڑی بے برکتی دیکھی ہم نے عرض کی یارسول اللہ ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا ہم سب نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی پھر ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا اس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھالیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۵)

۱۸۸۶: عَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ فَحْشِیٍّ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ یَاْکُلُ فَلَمْ یُسَمِّ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْ طَعَامِہٖ اِلَّا لُقْمَۃٌ فَلَمَّا رَفَعَھَا اِلٰی فِیْہِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا زَالَ الشَّیْطَانُ یَاْکُلُ مَعَہٗ فَلَمَّا ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ اسْتَقَاءَ مَا فِیْ بَطْنِہٖ.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص۵۲۹ باب التسمیۃ علی الطعام)

(۱) اور امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان و بیہقی کی روایت میں یوں ہے بسم اللہ فی اولہ وآخرہ۔

امیہ بن مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا جب کھا چکا صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا یہ لقمہ اٹھایا اور یہ کہا بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ رسول اللہ ﷺ نے تبسم کیا اور یہ فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا جب اس نے اللہ کا نام ذکر کیا جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اگل دیا۔(۱)(بہار شریعت ۵/۱۶)

۱۸۸۷: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ وَاَنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا. (صحيح المسلم ج۲/۱۷۱،۱۷۲ باب آداب الطعام والشرب واحكامهما)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں جب ہم لوگ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ کھانے میں حاضر ہوتے تو جب تک حضور شروع نہ کرتے کھانے میں ہم ہاتھ نہیں ڈالتے ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہم حضور کے پاس حاضر تھے ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی جیسے اسے کوئی ڈھکیل رہا ہے اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا جیسے اسے کوئی ڈھکیل رہا ہے (اس نے ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا) حضور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور یہ فرمایا کہ جب کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا ہے وہ کھانا شیطان کے لیے حلال ہو جاتا ہے شیطان اس لڑکی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس اعرابی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے اس کے بعد حضور نے اللہ کا نام ذکر کیا یعنی بسم اللہ کہی اور کھانا کھایا۔ اسی کے مثل امام احمد

(۱) اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ بسم اللہ نہ کہنے سے کھانے کی برکت جو چلی گئی تھی واپس آ گئی۔

وابوداؤدونسائی وحاکم نے بھی روایت کی ہے۔ (بہارشریعت ۵/۶)

۱۸۸۸: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ طَعَامٍ لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ فَإِنَّمَا هُوَ دَاءٌ وَلَا بَرَكَةَ فِيْهِ وَكَفَّارَةُ ذٰلِكَ إِنْ كَانَتِ الْمَائِدَةُ مَوْضُوْعَةً أَنْ تُسَمِّيَ وَتُعِيْدَ يَدَكَ وَإِنْ كَانَتْ قَدْ رُفِعَتْ أَنْ تُسَمِّيَ اللّٰهَ وَتَلْعَقَ أَصَابِعَكَ. (كنزالعمال ج۸/۳ الفصل الاول فی اداب الاکل حدیث ۳۵)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کھانے پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا ہو وہ بیماری ہے اس میں برکت نہیں اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دسترخوان نہ اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر کچھ کھالے اور دسترخوان اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر انگلیاں چاٹ لے۔ (بہارشریعت ۶،۵/۱۶)

۱۸۸۹: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَكَلْتَ طَعَامًا أَوْشَرِبْتَ شَرَابًا فَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَلَا لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ دَاءٌ وَلَوْ كَانَ فِيْهِ سَمٌّ.

(کنزالعمال ج۸/۵ الفصل الاول فی اداب الاکل حدیث ۹۳)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کھائے یا پئے تو یہ کہہ لے "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ" پھر اس سے کوئی بیماری نہ ہوگی اگرچہ اس میں زہر ہو۔

(بہارشریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ.

(الصحیح لمسلم ج۲ ص ۱۷۲ باب آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهَا)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کھانا کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور پانی پیئے تو داہنے ہاتھ سے پیئے۔ (بہارشریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ بِشِمَالِهٖ

وَلا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا.

(الصحيح لمسلم ١٧٢/٢ باب اداب الطعام والشراب واحكامها)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھائے نہ پانی پئے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے۔

(بہار شریعت ٦/١٦)

١٨٩٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لِیَاكُلْ اَحَدُكُم بِیَمِیْنِهٖ وَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ وَلْیَاخُذْ بِیَمِیْنِهٖ وَلْیُعْطِ بِیَمِیْنِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاكُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ وَیُعْطِیْ بِشِمَالِهٖ وَیَاخُذُ بِشِمَالِهٖ. (السنن لابن ماجه ج٢٤٣/٢ باب الاكل باليمين)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ داہنے ہاتھ سے پیو اور داہنے ہاتھ سے لو اور داہنے ہاتھ سے دو کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے دیتا ہے۔

(بہار شریعت ٦/١٦)

١٨٩٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلاَكْلُ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ اَكْلُ الشَّیْطَانِ وَبِاثْنَیْنِ اَكْلُ الْجَبَابِرَةِ وَبِالثَّلاَثِ اَكْلُ الْاَنْبِیَا.

(كنزالعمال ٨/٨ حديث ١٦٠)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین انگلیوں سے کھانا انبیا علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ (بہار شریعت ٦/١٦)

١٨٩٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لاَ تَاكُلُوْا بِهَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِالْاِبْهَامِ وَالْمُشِیْرَةِ كُلُوْا بِثَلاَثٍ فَاِنَّهَا سُنَّةٌ وَلاَ تَاكُلُوْا بِالْخَمْسِ فَاِنَّهَا اَكْلَةُ الْاَعْرَابِ.

(كنزالعمال ٩/٨ حدث ١٧٣)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین انگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سنت ہے اور پانچ انگلیوں سے نہ کھاؤ کہ یہ اعراب (گنواروں) کا طریقہ ہے۔ (بہار شریعت ٦/١٦)

۱۸۹۵: عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاكُلُ بِثَلاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا . (الصحيح لمسلم ۲/۱۷۵ باب استحباب لعق الاصابع)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور پونچھنے سے پہلے ہاتھ چاٹ لیتے۔ (بہار شریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۶: عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ : اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِىْ اَىِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةَ . (الترغيب ج۳/۱٤٦ باب لعق الاصابع)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے انگلیوں اور برتن کے چاٹنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

(بہار شریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْيُلْعِقَهَا . (الصحيح لمسلم ج۲/۱۷۵ باب استحباب لعق الاصابع)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کھانے کے بعد ہاتھ کو نہ پونچھے جب تک چاٹ نہ لے یا دوسرے کو چٹا نہ دے۔ یعنی ایسے شخص کو چٹا دے جو کراہت ونفرت نہ کرتا ہو۔ مثلا تلامذہ ومریدین کہ یہ استاذ وشیخ کے جھوٹے کو تبرک جانتے ہیں اور بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۷)

۱۸۹۸: عَنْ نُبَيْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَاكُلُ فِىْ قَصْعَةٍ فَقَالَ : قَالَ النَّبِىُّ ﷺ : مَنْ اَكَلَ فِىْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ . (السنن لابن ماجة ج۲/۲٤۳ باب تنقيع الصحفة ، مشكوة المصابيح ص ۳٦٦ باب الاطعمة)

نبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کے لیے استغفار کرے گا۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۷)

۱۸۹۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(۱) رزین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ برتن یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم سے آزاد کردے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے نجات دی۔

عَنِ النَّفْخِ فِی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ . (کنز العمال ج۸/۱۶ حدیث ۳۶۶)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے اور پانی میں پھونکنے سے ممانعت فرمائی۔ (بہار شریعت ۷/۱۶)

۱۹۰۰ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ : اِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدَکُمْ عِنْدَ کُلِّ شَیْئٍ مِّنْ شَانِہٖ حَتّٰی یَحْضُرَہٗ عِنْدَ طَعَامِہٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِکُمُ اللُّقْمَۃُ فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِھَا مِنْ اَذًی ثُمَّ لْیَاْکُلْھَا وَ لَا یَدَعْھَا لِلشَّیْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِہٖ تَکُوْنُ الْبَرَکَۃُ .

(الصحیح لمسلم ج۱۷۶/۲ باب لعق الاصابع)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہوتا ہے کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے لہذا اگر لقمہ گر جائے اور اس میں کچھ لگ جائے تو صاف کر کے کھالے اسے شیطان کے لیے چھوڑ نہ دے اور جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو انگلیاں چاٹ لے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

(بہار شریعت ۷/۱۶)

۱۹۰۱ : عَنْ حَسَنٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ : بَیْنَمَا ھُوَ یَتَغَدّٰی اِذَا سَقَطَ مِنْہُ لُقْمَۃٌ فَتَنَاوَلَھَا فَاَمَاطَ مَا کَانَ فِیْھَا مِنْ اَذًی فَاَکَلَھَا فَتَغَامَزَ بِہِ الدَّھَاقِیْنُ فَقِیْلَ : اَصْلَحَ اللّٰہُ الْاَمِیْرَ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ الدَّھَاقِیْنُ یَتَغَامَزُوْنَ مِنْ اَخْذِکَ اللُّقْمَۃَ وَبَیْنَ یَدَیْکَ ھٰذَا الطَّعَامُ قَالَ : اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ لِاَدَعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لِھٰذِہِ الْاَعَاجِمِ اِنَّا کُنَّا نَاْمُرُ اَحَدُنَا اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُہٗ اَنْ یَّاْخُذَھَا فَیُمِیْطَ مَا کَانَ فِیْھَا مِنْ اَذًی وَیَاْکُلُھَا وَلَا یَدَعُھَا لِلشَّیْطٰنِ. (السنن لابن ماجہ ج۲۴۳/۲ باب اللقمۃ اذا سقطت)

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا کھا رہے تھے ان کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا انہوں نے اٹھالیا اور صاف کر کے کھالیا یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے اشارہ کیا کہ یہ کتنی حقیر ذلیل بات ہے کہ گرے ہوئے لقمہ کو انہوں نے کھالیا کسی نے ان سے کہا خدا امیر کا بھلا کرے (معقل بن یسار وہاں امیر و سردار کی حیثیت

سے تھے) یہ گنوار کنکھیوں سے اشارہ کرتے ہیں کہ آپ نے گرا ہوا لقمہ کھالیا اور آپ کے سامنے یہ کھانا موجود ہے انہوں نے فرمایا ان عجمیوں کی وجہ سے اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ہم کو حکم تھا کہ جب لقمہ گر جائے اسے صاف کر کے کھا جائے شیطان کے لیے نہ چھوڑ دے۔ (بہار شریعت ۱۶/۷،۸)

۱۹۰۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَرَأىٰ كِسْرَةً مُلْقَاةً فَاَخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ اَكَلَهَا وَقَالَ : يَا عَائِشَةُ اَكْرِمُ كَرِيْمًا فَاِنَّهَا مَانَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ فَعَادَتْ اِلَيْهِمْ (السنن لابن ماجة ج۲/۲۸۴ باب من الاسراف عن تاكل كلما اشتهيت)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکان میں تشریف لائے روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا عائشہ اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز جب کسی قوم سے بھاگی ہے (یعنی روٹی) تو لوٹ کر نہیں آئی۔ یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رزق چلا جاتا ہے تو پھر واپس نہیں آتا۔ (بہار شریعت ۸/۱۶)

۱۹۰۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ حَرَامٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اَكْرِمُوْا الْخُبْزَ فَاِنَّهُ مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَنْ اَكَلَ مَا سَقَطَ مِنَ السُّفْرَةِ غُفِرَ لَهُ .

(كنز العمال ۸/۵ فی آداب الاكل حديث ۷۱)

عبداللہ بن ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان وزمین کی برکات سے ہے جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی روٹی کھالے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۸/۱۶)

۱۹۰۴: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّىَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهٖ وَتَقُوْلُ : اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ . (مشكوة باب الاطعمة ص/۳۶۸)

اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس ثرید لایا جاتا تو حکم کرتیں کہ چھپا دیا جائے کہ اس کی بھاپ کا جوش ختم ہو جائے اور فرماتیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اس سے برکت زیادہ ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ۸/۱۶)

١٩٠٥ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالطَّعَامِ فَاِنَّ الطَّعَامَ الْحَارَّ غَيْرُ ذِیْ بَرَكَةٍ .

(کنز العمال ٦/٨ الفصل الاول فی اداب الاکل حدیث ٩٦)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا کھانے کو ٹھنڈا کرلیا کرو کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔ (بہار شریعت ٨/١٦)

١٩٠٦ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ : اِذَا رُفِعَ طَعَامُهٗ اَوْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا غَيْرَ مَكْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا (السنن لابن ماجه ٢/٢٤٤ بَابُ مَا يُقَالُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب دسترخوان اٹھایا جاتا ہے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا" (بہار شریعت ٨/١٦)

١٩٠٧ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اللّٰهُ يَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاُكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشُّرْبَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا .

(جامع الترمذی ج ٢/٣ بَابُ مَاجَاءَ فِی الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ اِذَا فَرَغَ مِنْهُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے اور پانی پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد کرتا ہے۔ (بہار شریعت ٨/١٦)

١٩٠٨ : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

(السنن لابی داؤد ج ٢/٥٣٨ باب ما یقول الرجل اذا طعم)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے یہ پڑھتے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ".

١٩٠٩ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ

كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ. (مشكوة المصابيح ٣٦٥ باب الاطعمة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کھانے والا شکر گزار ویسا ہی ہے جیسا روزہ دار صبر کرنے والا۔ (بہار شریعت ۸/۱۶)

۱۹۱۰: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَکَلَ اَوْشَرِبَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا.

(السنن لابی داؤد ج۲/۵۳۸ باب ما یقول الرجل اذا طعم)

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھاتے یا پیتے یہ پڑھتے "اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا"

(بہار شریعت ۸/۱۶،۹)

۱۹۱۱: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیُوْضَعُ الطَّعَامُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَمَا یُرْفَعُ حَتّٰی یُغْفَرَ لَہٗ یَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰہِ اِذَا وُضِعَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اِذَا رُفِعَ.

(کنزالعمال ج۸/۳ حدیث ٣٤ الفصل فی اٰداب الاکل)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا آدمی کے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے اور اٹھانے سے پہلے مغفرت ہو جاتی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ جب رکھا جائے بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جانے لگے الحمد للہ کہے۔ (بہار شریعت ۹/۱۶)

۱۹۱۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ وَمَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ رَبِّیْ وَلَا مُکَافِیٍ وَلَا مَکْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَانَا مِنَ الشَّرَابِ وَکَسَانَا مِنَ الْعُرْیِ وَهَدَانَا مِنَ الضَّلَالِ وَبَصَّرَنَا مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِہٖ تَفْضِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (کنزالعمال ج۸ ص۸ وحدیث ١٤٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ وَمَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ رَبِّیْ وَلَا مُکَافِیٍ وَلَا مَکْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَانَا مِنَ الشَّرَابِ وَکَسَانَا مِنَ الْعُرٰی وَھَدَانَا مِنَ الضَّلَالِ وَبَصَّرَنَا مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِہٖ تَفْضِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. (بہار شریعت ۹/۱۶)

۱۹۱۳: عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْفُخُ فِیْ طَعَامٍ وَّلَا شَرَابٍ وَّلَا یَتَنَفَّسُ فِیْ الْاِنَاءِ. (السنن لابن ماجۃ ۲ ص ۲۴۴ باب النفخ فی الطعام)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کی چیز میں پھونک مارتے نہ پینے کی اور برتن میں سانس نہ لیتے۔

۱۹۱٤: عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی اَنْ یُّقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتّٰی یُرْفَعَ.

(السنن لابن ماجہ ۲٤۵/۲ باب النھی ان یقام قبل القوم)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانے پر سے اٹھنے کی ممانعت کی جب تک کھانا اٹھا نہ لیا جائے۔ (بہار شریعت ۹/۱۶)

۱۹۱۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَۃُ فَلَا یَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَائِدَۃُ وَلَا یَرْفَعُ یَدَہٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْیُعْذُرْ فَاِنَّ الرَّجُلَ یَخْذُلُ جَلِیْسَہٗ فَیَقْبِضُ یَدَہٗ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ فِی الطَّعَامِ حَاجَۃٌ .

(السنن لابن ماجہ ج۲ ص ۲٤۵ بَابُ النَّھْیِ اَنْ یُّقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرْفَعُ الْقَوْمُ)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب دستر خوان چنا جائے تو کوئی شخص دستر خوان سے نہ اٹھے جب تک دستر خوان نہ اٹھا لیا جائے اور کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے اگر چہ کھا چکا ہو جب تک سب لوگ فارغ نہ ہو جائیں اور اگر ہاتھ روکنا ہی چاہتا ہے تو معذرت پیش کرے کیونکہ اگر بغیر معذرت کے ہاتھ روک لے گا تو اس کے ساتھ دوسرا شخص جو کھانا کھا رہا ہے شرمندہ ہوگا وہ بھی ہاتھ کھینچ لے گا اور شاید ابھی اس کو کھانے کی حاجت باقی ہو۔(۱) (بہار شریعت ۹/۱۶)

(۱) اسی حدیث کی بنا پر علماء یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کم خوراک ہو تو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کھائے اور اس کے باوجود بھی اگر جماعت کا ساتھ نہ دے سکے تو معذرت پیش کرے تاکہ دوسروں کو شرمندگی نہ ہو۔

۱۹۱۶: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : قَرَأْتُ فِي التَّوْرٰةِ اِنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ .

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۵۲۸ بَابُ غَسْلِ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے توراۃ میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد وضو کرنا یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا برکت ہے اس کو میں نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھانے کی برکت اس کے پہلے وضو کرنا اور اس کے بعد وضو کرنا ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۰)

۱۹۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ يَنْفِي الْفَقْرَ وَهُوَ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ .

(کنز العمال ۴/۸ الفصل الاول فی اداب الاکل حدیث ۵۵)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ ارشاد فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا ہاتھ مونھ دھونا محتاجی کو دور کرتا ہے اور یہ مرسلین کی سنتوں میں سے ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۰)

۱۹۱۸: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّكْثِرَ اللّٰهُ خَيْرَ بَيْتِهٖ فَلْيَتَوَضَّأْ اِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَاِذَا رُفِعَ. (السنن لابن ماجة ج۲ ص ۲۴۲ باب الوضوء عند الطعام)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے وضو کرے اور جب اٹھایا جائے اس وقت وضو کرے یعنی ہاتھ مونھ دھوئے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰)

۱۹۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ .(السنن لابن ماجة ج۲ ص ۲۴۴ باب الاجتماع علی الطعام)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ اکٹھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰)

(۱) اس حدیث میں وضو سے مراد ہاتھ دھونا ہے۔

١٩٢٠: عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ: أُوْتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُ بِيَدَيَّ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ: يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُوْتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ: يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اُوْتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهُ وَقَالَ: يَا عِكْرَاشُ! هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ. (مشكوة المصابيح ص ٣٦٧ باب الاطعمة)

عکراش بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہمارے پاس ایک برتن میں بہت سی ثرید اور بوٹیاں لائی گئیں۔ میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف پڑنے لگا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے سامنے سے تناول فرمایا پھر حضور نے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ عکراش ایک جگہ سے کھاؤ کہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے اس کے بعد طبق میں طرح طرح کی کھجوریں لائی گئیں میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کیا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مختلف جگہ طباق میں پڑتا پھر فرمایا عکراش جہاں سے چاہو کھاؤ کہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں ہے پھر پانی لایا گیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تری سے مونھ اور کلائیوں اور سر پر مسح کر لیا اور فرمایا عکراش جس چیز کو آگ نے چھوا یعنی جو آگ سے پکائی گئی ہو اس کے کھانے کے بعد یہ وضو ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰)

١٩٢١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهُ فَاَصَابَهُ شَيْئٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ.

(السنن لابن ماجة ج ٢ ص ٢٤٥ باب من بات في يده ريح غمر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو اور بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے اور اس کو کچھ تکلیف پہنچ جائے تو وہ خود اپنے ہی کو ملامت کرے اسی کی مثل حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۱)

١٩٢٢: عَنْ اَبِيْ عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَخْلِعُوْا نِعَالَكُمْ

عِنْدَ الطَّعَامِ فَإِنَّهَا سُنَّةٌ جَمِيلَةٌ إِذَا أَكَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ رَوْحٌ لِّأَقْدَامِكُمْ

(كنزالعمال ٣/٨ الفصل الاول فی اداب الاکل حدیث ٢٠،١٩)

ابوعبس بن جبر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کھانے کے وقت جوتے اتارلو کہ یہ سنت جمیلہ (اچھا طریقہ) ہے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ کھانا رکھا جائے تو جوتے اتارلو کہ اس سے تمہارے پاؤں کے لیے راحت ہے۔

(بہارشریعت ١٦/١١)

١٩٢٣: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقْطَعُوْا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَإِنَّهُ صَنِيْعُ الْأَعَاجِمِ وَانْهَشُوْهُ نَهْشًا، فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ.

(الترغیب ١٣٢/٣ بَابُ نَهْشِ اللَّحْمِ دُوْنَ تَقْطِيْعِهِ بَالسِّكِّيْنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (کھاتے وقت) گوشت کو چھری سے نہ کاٹو یہ عجمیوں کا طریقہ ہے اس کو دانت سے نوچ کر کھاؤ کہ یہ خوشگوار اور زود ہضم ہے۔ (بہارشریعت ١٦/١١)

١٩٢٤: عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِي.

(کنزالعمال ج٨/٨ فی مخطورات الاکل)

ابوجحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔ (بہارشریعت ٦/١١)

١٩٢٥: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ قَالَ: فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ.

(السنن لابن ماجه ج٢ ص ٢٤٤ بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ)

١٩٢٦: عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قِيْلَ: لِقَتَادَةَ عَلٰى مَا يَأْكُلُوْنَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

(مشکوة المصابیح ص ٣٦٣ الفصل الاول باب کتاب الاطعمة)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے دسترخوان پر کھانا نہیں تناول فرمایا نہ چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھایا اور نہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پتلی چپاتیاں پکائی گئیں۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضور نے پتلی چپاتی دیکھی بھی نہیں، قتادہ سے پوچھا گیا کہ کس چیز پر وہ لوگ کھانا کھایا کرتے تھے؟ کہا کہ دسترخوان پر۔ (۱) (بہارشریعت ۱۶/۱۲،۱۱)

۱۹۲۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَاعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهٰی شَيْئًا اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. (الصحيح لمسلم ج۳ ص ۱۸۷ باب لا يعيب الطعام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کھانے کو کبھی عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کیا) اگر خواہش ہوئی کھایا ورنہ چھوڑ دیا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۲)

۱۹۲۸ : عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِیْ الرَّجُلَيْنِ وَطَعَامُ الرَّجُلَيْنِ يَكْفِیْ اَرْبَعَةً وَطَعَامُ اَرْبَعَةٍ يَكْفِیْ ثَمَانِيَةً .

(الصحيح لمسلم ۱۸۶/۲ بَابُ فَضِيْلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِی الطَّعَامِ الْقَلِيْلِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۲)

۱۹۲۹ : عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرَبَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ . (مشكوة المصابيح ۳۶۵ باب الاطعمة)

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۲)

۱۹۳۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَخُذُوْا مِنْ حَافَّتِهٖ وَذَرُوْا وَسْطَهُ فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِیْ وَسْطِهٖ .

(السنن لابن ماجه ج۲ ص ۲۴۳ بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاَكْلِ مِنْ ذُرْوَةِ الثَّرِيْدِ)

---

(۱) خوان تپائی کی طرح اونچی چیز ہوتی ہے جس پر امرا کے یہاں کھانا چنا جاتا ہے تاکہ کھاتے وقت جھکنا نہ پڑے اس پر کھانا کھانا متکبرین کا طریقہ تھا جس طرح بعض لوگ اس زمانہ میں میز پر کھاتے ہیں چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھانا کھانا بھی امراء کا طریقہ ہے کہ ان کے یہاں مختلف قسم کے کھانے ہوتے ہیں چھوٹے چھوٹے برتنوں میں رکھے جاتے ہیں۔ ۱۲

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن میں ثرید پیش کیا گیا۔ ارشاد فرمایا کہ کناروں سے کھاؤ بیچ میں نہ کھاؤ کہ بیچ میں برکت اترتی ہے۔(۱) (بہارشریعت ۱۲/۱۶)

۱۹۳۱: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْقِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قال : اِنَّهُ لَا وِعَاءَ اِذَ مُلِئَی شَرٌّ مِّنْ بَطْنٍ فَاِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَاجْعَلُوْهُ ثُلُثًا لِلطَّعَامِ وَثُلُثًا لِلشَّرَابِ وَثُلُثًا لِلرِّيْحِ وَالنَّفَسِ . (كنزالعمال ج۸ص٦ الفصل الاول فی اداب الاكل حديث ١١٤)

عبدالرحمٰن بن موقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ظرف جوبھرا جائے پیٹ سے زیادہ برا نہیں اگر تمہیں پیٹ میں کچھ ڈالنا ہی ہے تو ایک تہائی میں کھانا ڈالو اور ایک تہائی میں پانی اور ایک تہائی ہوا اور سانس کے لیے رکھو۔ (بہارشریعت ۱۲/۱۶)

۱۹۳۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : تَجَشّٰی رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ، فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِی الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (الترغيب والترهيب ج۳ص١٣٧)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی ڈکار کی آواز سنی فرمایا اپنی ڈکار کم کر اس لیے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔ (بہارشریعت ۱۳/۱۶)

۱۹۳۳: عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ : مَا مَلَأَ اٰدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ حَسْبُ الْاٰدَمِیِّ لُقَيْمَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَاِنْ غَلَبَتِ الْاٰدَمِیَّ نَفْسُهُ فَثُلُثٌ لِلطَّعَامِ وَثُلُثٌ لِلشَّرَابِ وَثُلُثٌ لِلنَّفَسِ .

(السنن لابن ماجه ج۲ ص٢٤٨ باب الاقتصاد فی الاكل وكراهه الشبع)

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ آدمی نے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا۔ ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا کریں اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی

(۱) ثرید ایک قسم کا کھانا ہے روٹی موڑ کر شوربے میں مل دیتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کھانا پسند تھا۔

پانی کے لیے اور تہائی سانس کے لیے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲)

١٩٣٤ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : رَاَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ مُقْعِياً يَاكُلُ تَمَرًا .

(مشكوة المصابيح ص ٣٦٤ باب الاطعمة

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو کھجور کھاتے دیکھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرین پر اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۳)

١٩٣٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْاَقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ . (الصحيح لمسلم ج٢ ص ١٨١ بَابُ نَهْيِ الْاَكْلِ مَعَ الْجَمَاعَةِ عَنْ قِرَانِ التَّمْرِيْنِ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا جب تک ساتھ والے سے اجازت نہ لے لے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳)

١٩٣٦ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ : لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ .

(الصحيح لمسلم ج٢ ص ١٨١ بَابٌ فِىْ اِدْخَارِ التَّمْرِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن کے یہاں کھجوریں ہیں اس گھر والے بھوکے نہیں۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۳)

١٩٣٧ : عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىِّ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِىَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفُضْلَةٍ اِلَىَّ وَاَنَّهُ بَعَثَ اِلَىَّ يَوْمًا بِفُضْلَةٍ لَّمْ يَاكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهُ اَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ : لَا وَلٰكِنِّىْ اَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ قَالَ : فَاِنِّىْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ . (الصحيح لمسلم ج٢ ص ١٨٣ باب اباحة اكل الثوم)

ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا حاضر کیا جاتا تو تناول فرمانے کے بعد اس کا بقیہ (اولش) میرے پاس بھیج دیتے ایک دن کھانے

(۱) یہ اس زمانے اور اس ملک کے لحاظ سے ہے کہ وہاں کھجوریں بکثرت ہوتی ہیں اور جب گھر میں کھجوریں ہیں تو بال بچوں اور گھر والوں کے لیے اطمینان کی صورت ہے کہ بھوک لگے گی تو انہیں کھالیں گے بھوکے نہیں رہیں گے۔

کا برتن میرے پاس بھیجد یا اس میں سے کچھ نہیں تناول فرمایا تھا کیونکہ اس میں لہسن پڑا ہوا تھا میں نے دریافت کیا کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں مگر میں بو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں، میں نے عرض کی جس کو حضور ناپسند فرماتے ہیں میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔ (بہار شریعت ١٦/١٣)

١٩٣٨ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِ لْنَا اَوْ قَالَ: فَلْيَسْتَعْزِلِ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَقَالَ : قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَقَالَ : كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَّا تُنَاجِيْ .(مشكوة المصابيح ص ٣٦٥ باب الاطعمة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے یا فرمایا وہ ہماری مسجد سے علیحدہ رہے یا اپنے گھر میں بیٹھ جائے اور حضور کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں سبز ترکاریاں تھیں حضور نے فرمایا کہ بعض صحابہ کو پیش کردو اور ان سے فرمایا کہ تم کھالو اس لیے کہ میں ان سے باتیں کرتا ہوں کہ تم ان سے باتیں نہیں کرتے یعنی ملائکہ سے۔ (بہار شریعت ١٦/١٣)

١٩٣٩ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الثَّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا .

(مشكوة المصابيح ص ٣٦٧ باب الاطعمة)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لہسن کھانے سے منع فرمایا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ (بہار شریعت ١٦/١٣، ١٤)

١٩٤٠ : عَنْ اُمِّ هَانِيْ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْئٍ ؟ فَقُلْتُ: لَا اِلَّا كِسْوَةٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : قَرِّبِيْهِ فَمَا افْتَقَرَ بَيْتٌ مِّنْ اِدَامٍ فِيْهِ خَلٌّ. (الترغيب والترهيب ج ٣/ص ١٣١ ونهش اللحم دون تقطيعه بالسكين ان صح الخبر)

ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میرے یہاں حضور تشریف لائے فرمایا کچھ تمہارے یہاں ہے میں نے عرض کی سوکھی روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ نہیں فرمایا لاؤ جس گھر میں سرکہ ہے اس گھر والے سالن سے محتاج نہیں۔ (بہار شریعت ١٦/١٤)

١٩٤١ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا : مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَاكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ .

(الصحیح لمسلم ج٢ ص ١٨٢ باب فضیلة الخل و التادم به)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر والوں سے سالن کو دریافت کیا لوگوں نے کہا ہمارے یہاں سرکہ کے سوا کچھ نہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے طلب فرمایا اور اس سے کھانا شروع کیا اور بار بار فرمایا کہ سرکہ اچھا سالن ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٤)

١٩٤٢ : عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ : اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا: لَا نَشْتَهِيْهِ فَقَالَ : لَا تَجْمَعْنَ جُوْعًا وَكِذْبًا (السنن لابن ماجه ج٢ ص ٢٤٥ بَابُ عَرْضِ الطَّعَامِ)

اسما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھانا حاضر ہوگیا۔ حضور نے ہم پر پیش فرمایا ہم نے کہا ہمیں خواہش نہیں ہے فرمایا بھوک اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اکٹھا مت کرو۔ (١) (بہار شریعت ١٦/١٤)

١٩٤٣ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ : مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ : الْجُوْعُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهُ فَاَتٰى رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِیْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ : مَرْحَبًا وَاَهْلًا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَيْنَ فُلَانٌ ؟ قَالَتْ : ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِّنِّیْ قَالَ : فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ : كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوَوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(١) یعنی بھوک کے وقت کوئی کھانا کھلائے تو کھائے یہ نہ کہے کہ بھوک نہیں ہے کہ کھانا بھی نہ کھانا اور جھوٹ بھی بولنا دنیا و آخرت دونوں کا خسارہ ہے بعض تکلف کرنے والے ایسا کیا کرتے ہیں اور بہت سے دیہاتی اس قسم کی عادت رکھتے ہیں کہ جب تک ان سے بار بار نہ کہا جائے کھانے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خواہش نہیں ہے۔ جھوٹ بولنے سے بچنا ضروری ہے۔ ١٢

ﷺ: لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذِهِ النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ هٰذَاالنَّعِیْمُ. (الصحیح لمسلم ج٢ص١٧٦،١٧٧ باب السباطة غیره الی دار من یثق برضاه بذٰلک)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملے ارشاد فرمایا کیا چیز تمہیں اس وقت گھر سے باہر لائی؟ عرض کی بھوک فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو چیز تمہیں گھر سے باہر لائی وہی مجھے بھی لائی ارشاد فرمایا اٹھو وہ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ایک انصاری کے یہاں تشریف لے گئے دیکھا تو وہ گھر میں نہیں ہیں انصاری کی بی بی نے جوں ہی ان حضرات کو دیکھا مرحبا واہلا کہا حضور نے دریافت فرمایا کہ فلاں شخص کہاں ہے؟ کہا کہ میٹھا پانی لینے گئے ہیں اتنے میں انصاری آ گئے حضور کو اور شیخین کو دیکھ کر کہا الحمدللہ! آج مجھ سے بڑھ کر کوئی نہیں جس کے یہاں ایسے معزز مہمان آئے ہوں پھر وہ کھجور کا ایک خوشہ لائے جس میں ادھ پکی اور خشک کھجوریں بھی تھیں اور رطب بھی تھے اور ان حضرات سے کہا کہ کھائیے اور خود چھری نکالی (یعنی بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا) حضور نے فرمایا دودھ والی کو ذبح نہ کرنا انصاری نے بکری ذبح کی ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں پانی پیا۔ جب کھا پی کر فارغ ہوئے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس نعمت کا سوال ہوگا تمہیں بھوک گھر سے لائی اور واپس ہونے سے پہلے یہ نعمت تم کو ملی۔ (بہار شریعت ١٦/١٤)

١٩٤٤: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ. (الصحیح لمسلم ج ١٨٧/٢ باب تحریم استعمال اوانی الذهب والفضة فی غیره)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ اتارتا ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٥)

١٩٤٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ

اَنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْلِقُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً وَاِنَّهٗ يَتَّقِیْ بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ. (السنن لابی داؤد ۲/۵۳۷ باب فی الذباب يقع فی الطعام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دیدو اور پھینک دو کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور اسی بازو سے اپنے کو بچاتی ہے جس میں بیماری ہے وہی بازو کھانے میں پہلے ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے لہذا پوری کو غوطہ دیدو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۶)

۱۹۴۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْلَعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ مَنْ لَا فَلَا حَرَجَ.

(كنز العمال ج ۸/ ص ۷ حديث ۱۲۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کھانا کھائے (اور دانتوں میں کچھ رہ جائے) اسے اگر خلال سے نکالے تو تھوک دے اور زبان سے نکالے تو نگل جائے جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۶)

پانی پینے کا بیان

احادیث

١٩٤٧: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلٰثًا .

(الصحیح لمسلم ج٢/١٧٤ بَابُ كَرَاهِيَةُ يَتَنَفَّسُ فِي نَفَسِ الْاِنَاءِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فرماتے تھے کہ اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لیے مفید اور خوشگوار ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۲)

١٩٤٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ .

(مشکوۃ المصابیح ص ٣٧١ باب الاشربة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سانس میں پانی نہ پیو جیسے اونٹ پیتا ہے بلکہ دو اور تین مرتبہ میں پیو اور جب پیو تو بسم اللہ کہہ لو اور جب برتن کو منہ سے ہٹاؤ تو اللہ کی حمد کرو۔

١٩٤٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْيُنْفَخَ فِيْهِ . (مشکوۃ المصابیح ٣٧١ باب الاشربة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳)

١٩٥٠: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ : اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ قَالَ : اَهْرِقْهَا فَقَالَ : اِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ : فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ . (مشکوۃ المصابیح ص ٣٧١ باب الاشربة)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پینے کی چیز میں

پھونکنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کی کہ برتن میں کوڑا دکھائی دیتا ہے فرمایا اسے گرادو اس نے عرض کی کہ ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا ہوں فرمایا برتن کو مونھ سے جدا کر کے سانس لو۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳)

۱۹۵۱ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ یُّنْفَخَ فِی الشَّرَابِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے پیالے میں جو جگہ ٹوٹی ہوئی ہے وہاں سے پینے کی اور پینے کی چیز میں پھونکنے کی ممانعت فرمائی۔

(بہار شریعت ۱۶/۲۳)

۱۹۵۲ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِیْ السِّقَاءِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے دہانے سے پینے کو منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳)

۱۹۵۳ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ اَنْ یُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا.

(الصحیح لمسلم ج۲ ص ۱۷۳ باب فی الشرب قائما)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے دہانے کو موڑ کر اس سے پانی پینے کو منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳)

۱۹۵۴ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ وَاِنَّ رَجُلًا بَعْدَ مَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی سِقَاءٍ فَاخْتَنَثَهٗ فَخَرَجَتْ عَلَیْهِ مِنْهُ حَیَّةٌ . (السنن لابن ماجة ج۲ ص ۲۵۲)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور کے منع فرمانے کے بعد ایک شخص رات میں اٹھا اور مشک کا دہانہ پانی پینے کے لیے موڑا اس میں سے سانپ نکلا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳)

۱۹۵۵ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا .

(الصحیح لمسلم ج۲ ص ۱۷۳ باب فی الشرب قائما)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳)

۱۹۵۶: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِیْ . (الصحیح لمسلم ۱۷۳/۲ باب فی الشرب قائما)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھڑے ہوکر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پئے اور جو بھول کر ایسا کر گزرے وہ قے کر دے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳)

۱۹۵۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۰ باب الاشربۃ الفصل الاول، الصحیح لمسلم ۱۷۳/۲ باب فی الشرب قائما)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں میں آب زمزم کا ایک ڈول نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر لایا حضور نے کھڑے ہوکر اسے پیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۴)

۱۹۵۸: عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهُ صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِیْ حَوَائِجِ النَّاسِ فِیْ رَحْبَةِ الْکُوْفَةِ حَتّٰی حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُوْتِیَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ وَذَکَرَ رَاسَهٗ وَرِجْلَیْهِ ثُمَّ قَالَ: فَشَرِبَ فُضْلَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ نَاسًا یَکْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۰ باب الاشربۃ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی اور لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لیے رحبۂ کوفہ میں بیٹھ گئے جب عصر کا وقت آیا ان کے پاس پانی لایا گیا انہوں نے پیا اور وضو کیا پھر وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پیا اور یہ فرمایا کہ لوگ کھڑے ہوکر پانی پینے کو مکروہ بتاتے ہیں اور جس طرح میں نے کیا نبی کریم ﷺ نے بھی ویسا ہی کیا تھا۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۲۴)

(۱) اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مطلقاً کھڑے ہوکر پانی پینے کو مکروہ بتاتے ہیں حالانکہ وضو کے پانی کا یہ حکم نہیں بلکہ اس کو کھڑے ہوکر پینا مستحب ہے اسی طرح آب زمزم کو بھی کھڑے ہوکر پینا سنت یہ دونوں پانی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں اور اس میں حکمت یہ ہے کہ کھڑے ہوکر جب پانی پیا جاتا ہے وہ فوراً تمام اعضاء کی طرف سرایت کر جاتا ہے اور یہ مضر ہے مگر یہ دونوں برکت والے ہیں اور ان سے مقصود ہی تبرک ہے ان کا تمام اعضا میں پہنچ جانا فائدہ مند ہے بعض لوگوں سے سنا گیا ہے کہ مسلم کا جوٹھا پانی بھی کھڑے ہوکر پینا چاہئے مگر میں نے کسی کتاب میں اس کو نہیں دیکھا صرف دو ہی پانیوں کا کتابوں میں استثنا نظر پایا۔ واللہ عنداللہ والعلم

١٩٥٩ : عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ . (مشكوة المصابيح ص ٣٧١ باب الاشربة)

کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میرے یہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے مشک لٹکی ہوئی تھی اس کے دہانے سے کھڑے ہوکر پانی پیا۔(۱) میں نے مشک کے دہانے کو کاٹ کرر کھ لیا۔ (بہارشریعت ۲۴/۱۶)

١٩٦٠ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَيُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ : عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَّاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ عَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهُ . (مشكوة المصابيح ص ٣٧٠ باب الاشربة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک انصار کے پاس تشریف لے گئے وہ اپنے باغ میں پیڑوں کو پانی دے رہے تھے ارشادفرمایا کیا تمہارے یہاں باسی پانی پرانی مشک میں ہے؟ (اگر ہوتو لاؤ) ورنہ ہم مونھ لگا کر پانی پی لیں انہوں نے کہا میرے یہاں باسی پانی پرانی مشک میں ہے اپنی جھونپڑی میں گئے اور برتن میں پانی انڈیل کر اس میں بکری کا دودھ دوہا حضور نے پیا پھر دوبارہ انہوں نے پانی لے کر دودھ دوہا حضور کے ساتھی نے پیا۔ (بہارشریعت ۲۴/۱۶،۲۵)

١٩٦١ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ وشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِّنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَاُوْتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : فَاُوْتِيَ الْاَعْرَابِيُّ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ : اَلْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ . (مشكوة المصابيح ٣٧١ باب الاشربة)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کا دودھ دوہا گیا اور انس کے گھر میں جو کنواں تھا اس کا پانی اس میں ملایا گیا یعنی لسی بنائی گئی پھر حضور کی خدمت

(۱) حضور کے اس فعل کو علما نے بیان جواز پر محمول کیا ہے۔

میں پیش کیا گیا حضور نے نوش فرمایا۔ حضور کی بائیں طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور داہنی طرف ایک اعرابی تھے حضرت عمر نے عرض کی یارسول اللہ ابوبکر کو دیجئے حضور نے اعرابی کو دیا کیوں کہ یہ داہنی جانب تھے اور ارشاد فرمایا داہنا مستحق ہے پھر اس کے بعد جو داہنے ہو داہنے کو مقدم رکھا کرو۔ (بہار شریعت ۲۵/۱۶)

۱۹۶۲ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِقَدْحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْیَاخُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَقَالَ : یَا غُلَامُ اَتَاذَنُ اَنْ اُعْطِیَهُ الْاَشْیَاخَ ؟ فَقَالَ : مَا کُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِّنْکَ اَحَدًا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَاَعْطَاهُ اِیَّاهُ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیالہ پیش کیا گیا حضور نے نوش فرمایا حضور کی داہنی جانب سب سے چھوٹے ایک شخص تھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بڑے بڑے اصحاب بائیں جانب تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے اگر تم اجازت دو تو بڑوں کو دیدوں؟ انہوں نے عرض کی حضور کے اولش میں دوسروں کو اپنے پر ترجیح نہیں دوں گا، حضور نے ان کو دے دیا۔ (بہار شریعت ۲۵/۱۶)

۱۹۶۳ : عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : لَا تَلْبَسُوْا الْحَرِیْرَ وَلَا الدِّیْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْکُلُوْا فِیْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَهِیَ لَکُمْ فِی الْاٰخِرَةِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حریر اور دیباج نہ پہنو اور نہ سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پیو اور نہ ان کے برتنوں میں کھانا کھاؤ کہ یہ چیز دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔ (بہار شریعت ۲۵/۱۶)

۱۹۶۴ : عَنِ الزُّهْرِیِّ کَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحُلْوَ الْبَارِدَ

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو پینے کی وہ چیز زیادہ پسند تھی جو شیریں اور ٹھنڈی ہو۔ (بہار شریعت ۲۵/۱۶)

١٩٦٥ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَشْرَبَ عَلٰی بُطُوْنِنَا وَهُوَالْكَرْعُ وَنَهَانَا اَنْ نَغْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ وَقَالَ: لَا يَلِغْ اَحَدُكُمْ كَمَا يَلِغُ الْكَلْبُ وَلَا يَشْرَبْ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِیْ سَخَطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَشْرَبْ بِاللَّيْلِ فِیْ اِنَاءٍ حَتّٰی يُحَرِّكَهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ اِنَاءً مُخَمَّراً وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهٖ وَهُوَيَقْدِرُ عَلٰی اِنَاءٍ يُّرِيْدُ التَّوَاضُعَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِعَدَدِ اَصَابِعِهٖ حَسَنَاتٍ وَهُوَ اِنَاءُ عِيْسَی بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِذَا طَرَحَ الْقَدَحَ فَقَالَ : اُفٍّ هٰذَا مَعَ الدُّنْيَا.

(السنن لابن ماجه ج٢ ص٢٥٣ بَابُ الشُّرْبِ بِالْاَكُفِّ وَالْكَرْعِ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بل جھک کر پانی میں مونھ ڈال کر پینے سے منع فرمایا اور نہ ایک ہاتھ سے چلو لے کر پئے جیسے وہ لوگ پیتے ہیں جن پر خدا ناراض ہے اور رات میں جب کسی برتن میں پانی پئے تو اسے ہلا لے مگر جبکہ وہ برتن ڈھکا ہو تو ہلانے کی ضرورت نہیں اور جو شخص برتن سے پینے پر قادر ہے اور تواضع کے طور پر ہاتھ سے پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیکیاں لکھتا ہے جتنی اس کے ہاتھ میں انگلیاں ہیں عیسی علیہ السلام کا برتن تھا کہ انہوں نے اپنا پیالہ بھی پھینک دیا اور یہ کہا کہ یہ بھی دنیا کی چیز ہے۔

(بہار شریعت ٢٥،٢٦/١٦)

١٩٦٦ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : مَرَرْنَا عَلٰی بِرْكَةٍ فَجَعَلْنَا نَكْرَعُ فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَكْرَعُوْا وَلٰكِنِ اغْسِلُوْا اَيْدِيَكُمْ ثُمَّ اشْرَبُوْا فِيْهَا فَاِنَّهٗ لَيْسَ اِنَاءٌ اَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ . (السنن لابن ماجه ج٢ ص٢٥٣ باب الاشربة بالاكف والكرع)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھوں کو دھوؤ اور ان میں پانی پیو کہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں۔ (بہار شریعت ٢٦/١٦)

١٩٦٧ : عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : سَاقِی الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا .

(جامع الترمذی ج٢ ص١١ باب ماجاء ساقی القوم آخرهم شربا)

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ساقی جو لوگوں کو پانی پلا رہا ہے وہ سب کے آخر پئے گا۔ (بہار شریعت ٢٦/١٦)

۱۹۶۸ : عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم : مَصُّوا الْمَاءَ مَصًّا فَاِنَّهُ اَهْنَأُ وَاَمْرَأُ اَبْرَءُ .

(کنز العمال ج۸ ص۱۵ کِتَابُ الْمَعِیْشَةِ بَابُ اٰدَابِ الشُّرْبِ حدیث ۳۴۷)

انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانی کو چوس کر پیو یہ خوشگوار اور زود ہضم ہے اور بیماری سے بچاؤ ہے۔ (بہار شریعت ۲۶/۱۶)

۱۹۶۹ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا الشَّيْئُ الَّذِیْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ : اَلْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ؟ قَالَ : يَا حُمَيْرَاءُ ! مَنْ اَعْطٰی نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ اَعْطٰی مِلْحًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰی مُسْلِمًا شُرْبَةً مِّنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقٰی مُسْلِمًا شُرْبَةً مِّنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا رواه ابن ماجة .

(مشکوۃ المصابیح ۲۶۰ الفصل الثالث باب احیاء الموات والشرب)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کس چیز کا منع کرنا حلال نہیں؟ فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ پانی کو تو ہم نے سمجھ لیا مگر نمک آگ کا منع کرنا کیوں حلال نہیں؟ فرمایا اے حمیرا جس نے آگ دیدی گویا اس نے اس پورے کو صدقہ کیا جو آگ سے پکایا گیا اور جس نے نمک دے دیا گویا اس نے تمام اس کو کھانے کو صدقہ کیا جو اس نمک سے درست کیا گیا اور جس نے مسلمان کو اس جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی ملتا ہے تو گویا گردن کو آزاد کر دیا اور جس نے مسلم کو ایسی جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی نہیں ملتا ہے تو گویا اس نے زندہ کر دیا۔ (بہار شریعت ۲۶/۱۶)

ولیمہ اور ضیافت

احادیث

۱۹۷۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَأیٰ عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ : مَا هٰذَا ؟ قَالَ : اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ اِمْرَأَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ : بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ ۔ (مشکوۃ المصابیح ۲۷۷،۲۷۸ باب الولیمة الفصل الاول)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا یعنی حلوق کا رنگ ان کے بدن یا کپڑوں پر لگا دیکھا فرمایا یہ کیا ہے؟ یعنی مرد کے بدن پر اس رنگ کو نہ ہونا چاہئے یہ کیوں کر لگا ؟ عرض کی میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اس کے بدن سے یہ زردی چھوٹ کر لگ گئی، فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لیے مبارک کرے تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری سے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۷)

۱۹۷۱: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ ۔ (مشکوۃ المصابیح باب الولیمة ص۲۷۸ والجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص۷۷۷ والجامع الصحیح لمسلم ج۱ ص ٤٦١)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جتنا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح پر ولیمہ کیا ایسا ولیمہ ازواج مطہرات میں سے کسی کا نہیں کیا ایک بکری سے ولیمہ کیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۸)

۱۹۷۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّهٗ قَالَ : کُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَانِ الْحِجَابِ حِیْنَ اُنْزِلَ وَکَانَ اَوَّلُ مَا اُنْزِلَ فِیْ مُبْتَنٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِزَیْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا ۔ (الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص۷۷٦ باب الولیمة حق)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ زفاف کے بعد جو ولیمہ کیا تھا لوگوں کو پیٹ بھر روٹی گوشت کھلایا تھا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۸)

١٩٧٣ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : اَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثًا يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَاُلْقِیَ فِيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتُهٗ .

(صحيح البخاری ج ۲/۷۷۵ باب البناء فی السفر والجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ٤٦٢ والسنن لابی داؤد ج۲ ص ٥٢٥)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں خیبر سے واپسی میں خیبر و مدینہ کے مابین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زفاف کی وجہ سے تین راتوں تک حضور نے قیام فرمایا میں مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت میں بلالایا ولیمہ میں نہ گوشت تھا نہ روٹی تھی حضور نے حکم دیا دسترخوان بچھا دیئے گئے اس پر کھجوریں اور پنیر اور گھی ڈال دیا۔ (بہار شریعت ۲۸/۱٦)

١٩٧٤ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ . (السنن لابن ماجة ج۱ ص ۱۳۸ باب الوليمة)

حضرت انس سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کے ولیمہ میں ستو اور کھجور کھلائی)

١٩٧٥ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا (صحيح البخاری ج ۲/۷۷۷ بَابُ حَقِّ اِجَابَةِ الْوَلِيْمَةِ وَالدَّعْوَةِ والصحيح لمسلم ج۱ ص ٤٦٢ باب الامر باجابة الداعی الی دعوة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے آنا چاہئے۔ (بہار شریعت ۳۱/۱٦)

١٩٧٦ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ دُعِیَ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ (السنن لابی دائود ۲/٥٢٥ كتاب الاطعمه)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو قبول کرنی چاہئے پھر اگر چاہے کھائے چاہے نہ کھائے۔ (بہار شریعت ۲۸/۱٦)

١٩٧٧ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ : شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ .

(صحيح البخاری ج ۲ ص ۷۷۸ وابوداؤد ج ۲/٥٢٥ باب من ترك الدعوة فقد

عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَـہٗ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بُرا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار لوگ بلائے جاتے ہیں اور فقراء چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور جس نے دعوت کو ترک کیا (یعنی بلا سبب انکار کر دیا) اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

۱۹۷۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یَمْنَعُهَا مَنْ یَّاْتِیْهَا وَیُدْعٰی اِلَیْهَا مَنْ یَّاْبَاهَا وَمَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ. (الجامع الصحیح لمسلم ج۱ ص۴٦۳)

ابو ہریرہ سے روایت ہے ولیمہ کا کھانا برا کھانا ہے کہ جو اس میں آتا ہے اسے منع کرتا ہے اور اس کو بلایا جاتا ہے جو انکار کرتا ہے اور جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

(۲۸/۱٦ بہار شریعت)

۱۹۷۹: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِیْرًا. (السنن لابی داؤد باب ماجاء فی اجابة الدعوة ۵۲۵/۲)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گھسا اور غارت گری کر کے نکلا۔ (بہار شریعت ۲۸/۱٦ تا ۲۹)

۱۹۸۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: طَعَامُ اَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّةٌ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ.

(جامع الترمذی ج۱ ص۲۰۸ باب ماجاو فی الولیمة)

حضرت عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (شادیوں میں) پہلے دن کا کھانا حق ہے یعنی ثابت ہے اسے کرنا ہی چاہیے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سمعہ ہے (یعنی سنانے اور شہرت کے لیے ہے)

جو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سنائے گا یعنی اس کی سزا دے گا۔
(بہار شریعت ۲۹/۱۶)

۱۹۸۱: عَنْ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّوْكَلَ .(السنن لابی داؤد باب فی طعام المتباریین ج۲/۵۲۷)

عکرمہ سے روایت ہے کہ ایسے دو شخص جو مقابلہ اور تفاخر کے طور پر دعوت کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں کھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۲۹/۱۶)

۱۹۸۲: عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَهُمَا بَابًا فَاِنَّ اَقْرَبَهُمَا بَابًا اَقْرَبُهُمَا جِوَارًا وَاِنْ سَبَقَ اَحَدُهُمَا فَاَجِبِ الَّذِيْ سَبَقَ. (ابو داؤد ج۲/۵۲۷ باب اذا اجتمع داعیان ایھما احق)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص دعوت دینے بیک وقت آئیں تو جس کا دروازہ تمہارے دروازہ سے قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو کہ قریب دروازہ والا قریبی پڑوسی ہے اور اگر ایک پہلے آیا تو جو پہلے آیا اس کی قبول کرو۔ (بہار شریعت ۲۹/۱۶)

۱۹۸۳: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِيِّ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَعَرَفَ الْجُوْعَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَهَبَ اِلٰى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ : اِصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً لَعَلِّيْ اَدْعُوا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيْمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : يَا اَبَا شُعَيْبٍ ! اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ : لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهُ . (صحیح البخاری ۸۲۱/۲ باب الرجل یدعی الی طعام والجاع والصحیح لمسلم ج۲ص ۱۷۶)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک انصاری جن کی کنیت ابو شعیب تھی انہوں نے اپنے غلام سے کہا کہ اتنا کھانا پکاؤ جو پانچ شخصوں کے لیے کفایت کرے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مع چار اصحاب کے دعوت کروں گا، تھوڑا سا کھانا تیار کیا اور حضور کو بلانے آئے ایک شخص حضور کے ساتھ ہو لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو شعیب ہمارے ساتھ یہ شخص چلا آیا اگر تم چاہو تو اسے اجازت دو اور اگر چاہو تو نہ اجازت دو انہوں نے عرض کی میں نے ان کو

اجازت دی۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/)

۱۹۸۴: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ (مشكوة المصابيح ص ۲۷۹ باب الوليمة الفصل الثالث)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔(بہار شریعت ۲۹/۱۶)

۱۹۸۵: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ : خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ . (صحيح البخارى ۹۰۶/۲ باب اكرام الضيف)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلی بات بولے یا چپ رہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔

(بہار شریعت ۲۹/۱۶ تا ۳۰)

۱۹۸۶: عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً الضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَمَابَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّثْوِىَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ.

(السنن لابى داؤد ۵۲۶/۲ باب فى الضيافة والجامع الصحيح للبخارى ج۲ ص ۹۰۶)

ابوشریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے ایک دن رات اس کا جائزہ ہے۔ (یعنی ایک دن پوری اس کی خاطر داری کرے اپنے مقدور بھر اس کے لیے تکلف کا کھانا تیار کرائے) ضیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد ما حضر پیش کرے) اور تین دن کے بعد

(۱) یعنی اگر کسی کی دعوت ہو اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بغیر بلائے چلا جائے تو تو ظاہر کردے کہ میں نہیں لایا ہوں اور صاحب خانہ کو اختیار ہے اسے کھانے کی اجازت دے یا نہ دے کیونکہ ظاہر نہ کرے گا تو صاحب خانہ کو یہ ناگوار ہوگا کہ اپنے ساتھ دوسرے کو کیوں لایا؟۔

صدقہ ہے مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے۔

(بہار شریعت ۱۶/۳۰)

۱۹۸۷ : عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ الْجُشَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ : قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَرَأَیْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ یَقْرِنِیْ وَلَمْ یُضِفْنِیْ ثُمَّ مَرَّبِیْ بَعْدَ ذٰلِکَ اَقْرِیْهِ اَمْ اُجْزِیْهِ؟ قَالَ : بَلِ اقْرِهٖ . رواه الترمذی .(مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۹ باب الضیافة الفصل الثانی)

ابی الاحوص جشمی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ! یہ فرمایئے کہ میں ایک شخص کے یہاں گیا اس نے میری مہمانی نہیں کی اب وہ میرے یہاں آئے تو اس کی مہمانی کروں یا بدلا دوں؟ فرمایا بلکہ تم اس کی مہمانی کرو۔

(بہار شریعت ۱۶/۳۰)

۱۹۸۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مِنَ السُّنَّةِ اَنْ یَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَیْفِهٖ اِلٰی بَابِ الدَّارِ . رواه ابن ماجة ورواه البیهقی فی شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۰ باب الضیافة الفصل الثالث)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنے جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۳۰)

لباس کا بیان

احادیث

۱۹۸۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ اَوْمَخِيْلَةٌ (صحيح البخارى ۸۶۰/۲ باب كتاب اللباس)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ﷺ تو جو چاہے کھا اور تو جو چاہے پہن جب تک دو باتیں نہ ہوں اسراف وتکبر۔ (بہار شریعت ۳۸/۱۶)

۱۹۹۰: عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَلاَ مَخِيْلَةٌ . رواه النسائى وابن ماجة

(الترغيب والترهيب ۱۴۲/۳)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور پہنو، اسراف وتکبر کی آمیزش نہ ہو۔ (بہار شریعت ۸۳/۱۶تا ۳۹)

۱۹۹۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ . (صحيح البخارى ج۲ ص ۸۶۵ باب البرود والحبرة والشملة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حبرہ بہت پسند تھا۔(۱)

(بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَة قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ. رواه الترمذى والدارمى .(مشكوة المصابيح ص۵۱۷، ۵۱۸ الفصل الثانى بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے چاندنی رات میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا حضور حلہ پہنے ہوئے تھے (یعنی اس میں سرخ دھاریاں تھیں) میں کبھی حضور کو دیکھتا اور کبھی چاند کو حضور میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔ (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

(۱) یہ ایک قسم کی دھاری دار چادر ہوتی تھی جو یمن میں بنتی تھی۔

۱۹۹۳ : عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ : اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَائِشَةُ کِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِیْظًا فَقَالَتْ : قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ هٰذَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

(مشکوۃ المصابیح ص۳۷۳ باب کتاب اللباس الفصل الاول)

ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیوند لگی ہوئی چادر اور موٹا تہبند نکالا اور یہ کہا کہ حضور کی وفات انہیں میں ہوئی (یعنی بوقت وفات اسی قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھے) (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا .(صحیح البخاری ج۲/ص ۸۶۱ باب من جر ثوبه من الخیلاء)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تکبر کے طور پر تہبند گھسیٹے (یعنی اتنا نیچا کرے کہ زمین سے لگ جائے) اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۱۹۹۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے جو اترانے کے طور پر کپڑا گھسیٹے گا اس کی طرف اللہ نظر رحمت نہیں کرے گا۔ (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۶ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : بَیْنَمَا رَجُلٌ یَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُیَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ . رواه البخاری (مشکوۃ المصابیح ص۳۷۳ کتاب اللباس الفصل الاول)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص اترانے کے طور پر تہبند گھسیٹ رہا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

(بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَا اَسْفَلُ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ (صحیح البخاری ج۲ ص ۸۶۱ باب من جر ثوبه من الخیلاء)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ٹخنوں سے نیچے جو تہبند کا حصہ ہے وہ آگ میں ہے۔ (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اُزْرَۃُ الْمُؤْمِنِ اِلٰی نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ اَوْ قَالَ: لَا جُنَاحَ عَلَیْہِ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکَعْبَیْنِ وَمَاکَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَھُوَ فِی النَّارِ وَمَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ بَطْرًا لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ. رواہ مالک وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ.

(الترغیب والترہیب ج۳ص۸۸ باب الترغیب فی القمیص)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مومن کا تہبند آدھی پنڈلیوں تک ہے اور اس کے اور ٹخنوں کے درمیان میں ہو اس میں بھی حرج نہیں اور اس سے جو نیچے ہو وہ آگ میں ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو تہبند کو از راہ تکبر گھسیٹے۔ (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَۃِ (السنن لابی داؤد ۲/۵٦٦ باب من قرر موضع الازار)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسبال یعنی کپڑے کے نیچا کرنے کی ممانعت تہبند وقمیص وعمامہ سب میں ہے۔

۲۰۰۰: عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ : لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ ذَکَرَ الْاِزَارَ فَالْمَرْأَۃُ ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ) تُرْخِیْ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْکَشِفُ عَنْھَا قَالَ فَذِرَاعًا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ اِذًا تَنْکَشِفُ اَقْدَامُھُنَّ قَالَ : فَیُرْخِیْنَ ذِرَاعًا لَا یَزِدْنَ عَلَیْہِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷٤ کتاب اللباس الفصل الثانی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی عورتوں کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک بالشت لٹکالیں (یعنی آدھی پنڈلی کے نیچے ایک بالشت لٹکائیں) عرض کی اب تو عورتوں کے قدم کھل جائیں گے ارشاد فرمایا ایک ہاتھ لٹکالیں اس سے زیادہ نہیں۔ (بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۰۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَعَلَیَّ

إزارٌ يَتقعقعُ فقالَ : مَنْ هٰذا؟ فقُلتُ : عَبدُ اللّٰهِ بنُ عُمرَ قالَ : إنْ كُنتَ عبدَ اللّٰهِ فارفعْ إزارَكَ فرَفعتُ إزارِیْ إلیٰ نِصفِ السّاقَینِ فلَم تزَلْ أُزرَتُهٗ حتّٰی ماتَ .

(الترغیب والترھیب ص ۸۹/۳ باب الترغیب فی القمیص)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گزرا اور میرا تہبند کچھ لٹک رہا تھا ارشاد فرمایا عبداللہ اپنے تہبند کو اونچا کرو میں نے اونچا کرلیا پھر فرمایا زیادہ کرو میں نے زیادہ کرلیا اس کے بعد میں ہمیشہ کوشش کرتا رہا کسی نے عبداللہ سے پوچھا کہاں تک اونچا کیا جائے کہا؟ نصف پنڈلی تک۔ (بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۰۲ : عَنِ ابنِ عُمرَ أنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ : لا یَنظُرُ اللّٰهُ إلیٰ مَنْ جَرَّ ثَوبَهٗ خُیلاءَ فقالَ أبُو بَکرِ نِ الصِّدِّیقُ یا رَسُولَ اللّٰهِ ! إنَّ أحَدَ شِقَّیْ إزارِیْ یَستَرخِیْ إلَّا أنْ أتَعاهَدَ ذٰلکَ مِنهُ فقالَ النَّبیُّ ﷺ : لَستَ مِمَّنْ یَصنَعُهٗ خُیلاءَ .

(صحیح البخاری ۸۶۰/۲ باب من جر ازارہ من غیر خیلاء)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے نیچا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا تہبند لٹک جاتا ہے مگر اس وقت کہ میں پورا خیال رکھوں (یعنی ان کے شکم پر تہبند رکتا نہیں تھا سرک جاتا تھا) حضور نے فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو جو براہ تکبر لٹکاتے ہیں (یعنی جو بالقصد تہبند کو نیچا کرتے ہیں ان کے لیے وہ وعید ہے)

(بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۰۳ : عَنْ مُحمَّدِ بنِ أبِیْ یَحییٰ حَدَّثَنِیْ عِکرَمَةُ أنَّهٗ رَایٰ ابنَ عَبَّاسٍ یأتزِرُ فَیضَعُ حاشِیَةَ إزارِهٖ مِنْ مُقدَّمِهٖ علیٰ ظَهرِ قَدَمِهٖ ویَرفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهٖ قُلتُ : لِمَ تأتزِرُ هٰذِهِ الأُزرَةَ قالَ : رَأیتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یأتزِرُها . (السنن لابی داؤد ۵۶۶/۲ باب فی قدر موضع الأزار)

عکرمہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ان کے تہبند کا حاشیہ پشت قدم پر تھا میں نے کہا آپ تہبند کیوں اس طرح باندھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح تہبند باندھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(بہار شریعت ۴۰/۱۶)

٢٠٠٤ : عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْد قَالَتْ : كَانَتْ يَدُ كُمِّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الرُّسْغِ . (السنن لابی داؤد ج ٢ ص ٥٥٨ باب ماجاء فی القمیص)

اسما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ کی قمیص کی آستین گٹے تک تھی۔ (بہارشریعت ۱۶/۴۰)

٢٠٠٥ : عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اَلْبَسُوْا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ . رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة.

(مشکوة المصابیح ص ٣٧٤ باب کتاب اللباس الفصل الثانی)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنو کیونکہ وہ زیادہ پاک اور ستھرے ہیں اور انہیں میں اپنے مردے کفناؤ۔ (بہارشریعت ۱۶/۴۰تا۴۱)

٢٠٠٦ : عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اَحْسَنَ مَازُرْتُمُ اللّٰهَ فِیْ قُبُوْرِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ . رواه ابن ماجه

(مشکوة المصابیح ص ٣٧٧ باب کتاب اللباس الفصل الثالث)

ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب میں اچھے وہ کپڑے جنہیں پہن کر تم خدا کی زیارت قبروں اور مسجدوں میں کرو سپید ہیں (یعنی سپید کپڑوں میں نماز پڑھنا اور مردے کفنانا اچھا ہے)۔ (بہارشریعت ۱۶/۴۱)

٢٠٠٧ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ (السنن لابی داؤد باب فی الحمرة ج٢ ص ٥٦٣)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ کہتے ہیں ایک شخص کپڑے پہنے ہوئے گزرے اور انہوں نے حضور کو سلام کیا حضور نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (بہارشریعت ۱۶/۴۱)

٢٠٠٨ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ : يَا اَسْمَاءُ ! اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَمْ يَصْلُحْ لَهَا اَنْ يُّرٰی مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ.

(السنن لابی داؤد ج٢ ص ٥٦٧ باب کتاب اللباس)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک کپڑے پہن کر حضور کے سامنے آئیں حضور نے منہ پھیرلیا اور فرمایا اے اسما جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہئے سوا منہ اور ہتھیلیوں کے۔ (بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۰۹: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِی عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ : دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَیْهَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَاراً كَثِیْفًا.

رواہ مالک. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۷ باب کتاب اللباس الفصل الثالث)

علقمہ بن ابی علقمہ سے روایت ہے وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں حفصہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس باریک دوپٹہ اوڑھ کر آئیں حضرت عائشہ نے ان کا دوپٹہ پھاڑ دیا اور موٹا دوپٹہ دیدیا۔ (بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۱۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَیْنَ كَتِفَیْهِ.

(جامع الترمذی ج۱ ص۳۳ باب ماجاء فی العمامة السوداء)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکاتے۔ (بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۱۱: عَنْ عُبَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : عَلَیْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّهَا سِیْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَاَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ . رواہ البیهقی فی شعب الایمان .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۷ بَابُ كِتَابِ اللِّبَاسِ الفصل الثالث)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمامہ باندھنا اختیار کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو۔

(بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۱۲: قَالَ رُكَانَةُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ : اِنَّ فَرْقَ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِكِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ (جامع الترمذی ج۱ ص۳۰۸ باب اللباس)

رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور مشرکین کے مابین یہ فرق ہے کہ ہمارے عمامے ٹوپیوں پر ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۱۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : یَا عَائِشَةُ ! اِنْ

اَرَدْتِّ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْیَکْفِکِ مِنَ الدُّنْیَا کَزَادِ الرَّاکِبِ وَاِیَّاکِ وَمُجَالَسَۃَ الْاَغْنِیَاءِ وَلاَ تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّیْہِ. رواہ الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ باب کتاب اللباس الفصل الثانی)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے اتنے ہی پر بس کرو جتنا سوار کے پاس توشہ ہوتا ہے اور مالداروں کے پاس بیٹھنے سے بچو اور کپڑے کو پرانا نہ سمجھو جب تک پیوند نہ لگالو۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۱ تا ۴۲)

۲۰۱۴: عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلاَ تَسْمَعُوْنَ؟ اَلاَ تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ. رواہ ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ باب کتاب اللباس الفصل الثانی)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا سنتے نہیں ہو؟ ردی حالت میں ہونا ایمان سے ہے ردی حالت میں ہونا ایمان سے ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۱۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فِیْ حَدِیْثِ شَرِیْکٍ یَرْفَعُہٗ قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُھْرَۃٍ اَلْبَسَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِثْلَہٗ. (السنن لأبی داؤد باب فی لبس الشھرۃ ۲/۵۵۸)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۱۶: عَنْ سُوَیْدِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَکَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَھُوَیَقْدِرُ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ تَوَاضُعًا کَسَاہُ اللّٰہُ حُلَّۃَ الْکَرَامَۃِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ کتاب اللباس

ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو باوجود قدرت اچھے کپڑے

(۱) لباس شہرت سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے یا جو شخص درویش نہ ہو وہ ایسے کپڑے پہنے جس سے لوگ اسے درویش سمجھیں یا عالم نہ ہو اور علما سے کپڑے پہن کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہونا جتاتا ہے یعنی کپڑے سے مقصود کسی خوبی کا اظہار ہو۔

پہننا تواضع کے طور پر چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو کرامت کا حلہ پہنائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۱۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ زَائِرًا فَرَاٰی رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُہٗ فَقَالَ: مَاکَانَ یَجِدُ ھٰذَا مَا یُسَکِّنُ بِہٖ رَاْسَہٗ وَرَاٰی رَجُلًا عَلَیْہِ ثِیَابٌ وَسِخَۃٌ فَقَالَ: مَا کَانَ یَجِدُ ھٰذَا مَا یَغْسِلُ بِہٖ ثَوْبَہٗ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ کتاب اللباس)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے ایک شخص کو پراگندہ سر دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں فرمایا اس کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو اکٹھا کر لے اور دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا کیا اسے ایسی چیز نہیں ملتی جس سے کپڑے دھولے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۱۸: عَنْ عَمْرِ بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثَرُ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ. رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۴۷۵ کتاب اللباس)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندہ پر ظاہر ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۱۹: عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِیْ: اَلَکَ مَالٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: مِنْ اَیِّ الْمَالِ؟ قُلْتُ: مِنْ کُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ قَالَ: فَاِذَا اٰتَاکَ اللّٰہُ مَالًا فَلْیُرَ اَثَرُ نِعْمَۃِ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَکَرَامَتِہٖ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ کتاب اللباس)

ابوالاحوص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے کپڑے گھٹیا تھے حضور نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ میں نے عرض کی ہاں ہے فرمایا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کی خدا کا دیا ہوا ہر قسم کا مال ہے اونٹ، گائے، بکری یا گھوڑے غلام جب خدا نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت و کرامت کا اثر تم پر دکھائی دینا چاہئے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۲۰: عَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ الزُّبَیْرِ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۳ کتاب اللباس)

حضرت عمر وانس وابن زبیر وابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۳)

۲۰۲۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ (مشکوة المصابيح ص ۳۷۳ كتاب اللباس)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۳)

۲۰۲۲: عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ . (مشکوة المصابيح ص ۳۷۴ كتاب اللباس)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے کی ممانعت فرمائی مگر اتنا اور رسول اللہ ﷺ نے دو انگلیاں بیچ والی اور کلمہ کی انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے خطبہ میں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ریشم کی ممانعت فرمائی ہے مگر دو یا تین یا چار انگلیوں کی برابر (یعنی کسی کپڑے میں اتنی چوڑی ریشم کی گوٹ لگائی جا سکتی ہے)۔

(بہار شریعت ۱۶/۴۳)

۲۰۲۳: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ : هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهِمَا . (مشکوة المصابيح ص ۳۷۴ كتاب اللباس)

اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے انہوں نے ایک کسروانی جبہ نکالا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور دونوں چاکوں میں دیباج کی گوٹ لگی ہوئی تھی اور یہ کہا کہ یہ رسول اللہ کا جبہ ہے جو حضرت عائشہ کے پاس تھا جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا میں نے لے لیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر بیماروں

کو بغرض شفا پلاتے ہیں۔(۱) (بہارشریعت ۴۳/۱۶)

۲۰۲٤ : عَنْ اَبِیْ مُوسیٰ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِیْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُکُوْرِهَا . (مشکوة المصابیح ص ۳۷٥ کتاب اللباس)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور مرد پر حرام۔(بہارشریعت ۴۳/۱۶)

۲۰۲٥ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ قَالَ : رَاٰیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ : اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا وَفِیْ رِوَایَةٍ قُلْتُ : اَغْسِلُهُمَا ؟ قَالَ : بَلْ اَحْرِقْهُمَا . (مشکوة المصابیح ص ۳۷٤ کتا ب اللباس)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں انہیں تم مت پہنو میں نے کہا انہیں دھوڈالوں فرمایا جلادو۔(بہارشریعت ۴۳/۱۶)

۲۰۲٦ : عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ (جامع الترمذی ج۱ ص ۳۰۷ بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّهْیِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ)

ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندہ کی کھال بچھانے سے منع فرمایا۔(بہارشریعت ۴۳/۱۶)

۲۰۲۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَبِسَ قَمِیْصًا بَدَاَ بِمَیَامِنِهٖ (مشکوة المصابیح ص ۳۷٤ کتاب اللباس)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وہ قمیص پہنتے تو داہنے سے شروع کرتے۔(بہارشریعت ۴۴/۱۶)

۲۰۲۸ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاِسْمِهٖ اِمَّا قَمِیْصًا اَوْ عِمَامَةً ثُمَّ یَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ بِکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں ان کا نظریہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی چیز باعث برکت شفا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس جبہ دھو کر بیماروں کو اس کا غسالہ پلاتی تھیں۔

اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ.

(السنن لابی کتاب اللباس ج۲ ص۵۵۸، جامع الترمذی ج۱/۳۰۶)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر یہ دعا پڑھتے "اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ."

(بہار شریعت ۴۴/۱۶)

۲۰۲۹: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةَ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ. (السنن لابی داؤد کتاب اللباس ۵۵۸/۲)

معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةَ" تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۴۴/۱۶)

۲۰۳۰: عَنْ اَبِیْ مَطَرٍ قَالَ: اِنَّ عَلِیًّا نِ اشْتَرٰی ثَوْبًا بِثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وُاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ ثُمَّ قَالَ: هٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۷ کتاب اللباس)

ابو مطر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین درہم میں کپڑا خریدا اس کو پہنتے وقت یہ پڑھا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وُاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ" پھر یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی پڑھتے ہوئے سنا۔

(بہار شریعت ۴۴/۱۶)

۲۰۳۱: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیٰوتِیْ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیٰوتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ

فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِیْ سَتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَمَيِّتًا .

(مشكوة المصابيح ص ٣٧٧ كتاب اللباس)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور یہ پڑھا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيٰوتِیْ" پھر یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص نیا کپڑا پہنتے وقت یہ پڑھے اور پرانے کپڑے کو صدقہ کردے وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے کنف وحفظ وستر میں رہے گا تینوں لفظوں کے ایک ہی معنی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اس کا حافظ ونگہبان ہے۔ (بہار شریعت ۴۴/۱۶)

٢٠٣٢ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

(السنن لابی داؤ باب فی لبس الشهرة ٥٥٩/٢)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جس قوم سے تشبہ کرے وہ انہیں میں ہے۔ (۱) (بہار شریعت ۴۴/۱۶ تا ۴۵)

٢٠٣٣ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ.

(السنن لابی داؤد ص ٥٦٦ باب فی لباس النساء)

حضرت ابن عبا رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے تشبہ کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۴۵)

٢٠٣٤ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الرَّجُلَ يَلْبَسُ لُبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لُبْسَةَ الرَّجُلِ. (السنن لابی داؤد باب فی لباس النساء ٥٦٦/٢)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت

(۱) یہ حدیث ایک اصلی کلی ہے لباس وعادات واطوار میں کن لوگوں سے مشابہت کرنی چاہئے اور کن سے نہیں کرنی چاہئے کفار وفساق وفجار سے مشابہت بری ہے اور اہل صلاح وتقوی کی مشابہت اچھی ہے پھر اس تشبہ کے بھی درجات ہیں اور انہیں کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہیں کفار وفساق سے تشبہ کا ادنی مرتبہ کراہت ہے مسلمان اپنے کو ان لوگوں سے ممتاز رکھے کہ پہچانا جاسکے غیر مسلم کا شبہہ اس پر نہ ہو سکے۔ منہ رحمہ اللہ

کی جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی جو مردانہ لباس پہنتی ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۴۵)

۲۰۳۵: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَقَالَ : اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهُ وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحَ لَهُ . (مشکوة المصابیح ص ۳۷۵ کتاب اللباس

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ میں سرخ زین پوش پر سوار ہوتا ہوں اور نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ وہ قمیص پہنتا ہوں جس میں ریشم کا کف لگا ہوا ہو (یعنی چار انگل سے زائد) سن لو مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں بو ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو بو نہ ہو۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۴۵)

۲۰۳۶: عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ

(مشکوة المصابیح ص۳۷۶ کتاب اللباس)

ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۵).

۲۰۳۷: عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيِّ اَنَّهُ قَالَ : اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَبَاطِيِّ فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا قِبْطِيَّةً فَقَالَ: اِصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِيْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ اِمْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ : وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا

.(السنن لابی داؤد باب فی لبس الاماطی للنساء ج۲/۵٦٨ ومشکوة المصابیح ص۳۷٦)

دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قبطی کپڑے لائے گئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجھے دیا اور فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر لو ایک ٹکڑے کی قمیص بنوالینا اور ایک اپنی بیوی کو دیدینا وہ اوڑھنی بنالیگی جب یہ چلے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ اس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا لگا لے تا کہ بدن نہ جھلکے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۵،۴٦)

(۱) یعنی مردوں میں خوشبو مقصود ہوتی ہے اس کا رنگ نمایاں نہ ہونا چاہئے کہ بدن یا کپڑے رنگین ہو جائیں اور عورتیں ہلکی خوشبو استعمال کریں کہ یہاں زینت مقصود ہوتی ہے خواہ مخواہ لوگوں کی نگاہیں اٹھیں گی۔

٢٠٣٨: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ صَجْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أُدُمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ (السنن لابی داؤد باب فی الفراش ج٢ص ٥٧١)

وفی الجامع الصحیح لمسلم عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ أُدُمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ. (ج٢ص ١٩٤)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بچھونا جس پر آرام فرماتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (بہار شریعت ۴۶/۱۶)

٢٠٣٩: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفُرُشَ فَقَالَ: فِرَاشٌ لِلرِّجَالِ وَ فِرَاشٌ لِّلْمَرْأَةِ وَ فِرَاشٌ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ.

(السنن لابی داؤد باب فی الفراش ج٢ص ٥٥٧١)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کے لیے اور ایک اس کی زوجہ کے لیے اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے (یعنی گھر کے آدمیوں اور مہمانوں کے لیے بچھونا جائز ہے اور حاجت سے زیادہ نہ چاہیے)۔ (بہار شریعت ۴۶/۱۶)

جوتا پہننے کا بیان

احادیث

٢٠٤٠: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ.

(الصحیح المسلم بَابُ اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ وَ مَا فِي مَعْنَاهَا ج٢ص١٩٧)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوئے ہے گویا وہ سوار ہے یعنی کم تھکتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۵۷)

٢٠٤١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ (صحیح البخاری ج٢ص٨٧٠ باب النعال السبتیة وغیرھا)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے ایسی نعلین پہنتے دیکھا جن میں بال نہ تھے۔ (بہار شریعت ۱۶/۵۷)

٢٠٤٢: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَهَا قِبَالَانِ.

(صحیح البخاری ج٢ص٨٧١باب قِبَالَانِ فی نعل)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین میں دو قبال تھے یعنی انگلیوں کے مابین دو تسمے تھے۔ (بہار شریعت ۱۶/۵۷)

٢٠٤٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ وَ اِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَاهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَاهُمَا تُنْزَعُ.

(صحیح البخاری ج٢ص٨٧٠باب ینزع النعل الیسریٰ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اُتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اُتارے کہ دہنا پہننے میں

پہلے اور اتارنے میں پیچھے۔ (بہارشریعت ۱۶/۵۷)

۲۰٤٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَایَمْشِ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِیُحْفِهِمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَنْعَلْهُمَا جَمِیْعًا.

(صحیح البخاری ج۲ ص ۸۷۰ باب لا یمشی فی نعل واحدة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں اتار دے یا دونوں پہن لے۔ (بہارشریعت ۱۶/۵۷-۵۸)

۲۰٤٥: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا یَمْشِیْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰی یُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا یَمْشِیْ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدَةٍ.

(الصحیح لمسلم ۲/۱۹۸)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو فقط ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ تسمہ کو درست کرے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے۔

(بہارشریعت ۱۶/۵۷)

۲۰٤٦: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ.

(جامع الترمذی ج۱ ص ۳۰۷ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْمَشْیِ فِی النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔(۱) (بہارشریعت ۱۶/۵۷)

۲۰٤۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رُبَمَا مَشَی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

(جامع الترمذی ج۱ ص ۳۰۷ باب ماجاء فی الرخصة فی النعل الواحدة)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک نعل پہن کر بھی چلے

(۱) یہ حکم ان جوتوں کا ہے جن کو کھڑے ہو کر پہننے میں دقت ہوتی ہے جن میں تسمے باندھنے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح بوٹ کا جوتا بھی بیٹھ کر پہنے کہ اس میں بھی فیتہ باندھنا پڑتا ہے اور کھڑے ہو کر باندھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ اور جو اس قسم کے نہ ہوں جیسے سلیم شاہی یا پمپ یا وہ چپل جس میں تسمہ باندھنا نہیں ہوتا ان کو کھڑے ہو کر پہننے میں مضائقہ نہیں۔

ہیں۔(۱) (بہار شریعت ۵۸/۱۶)

۲۰۴۸: عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَۃَ قَالَ : قِیْلَ لِعَائِشَۃَ اِنَّ اِمْرَأَۃً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الرَّجُلَۃَ مِنَ النِّسَاءِ ۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۸۳ باب الترجل الفصل الثانی)

ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مرد کی طرح) جوتے پہنتی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔(۲) (بہار شریعت ۵۸/۱۶)

۲۰۴۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرِیْدَۃَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : لِفُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ مَالِی اَرَاکَ شَعِثًا ؟ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَنْھَانَا عَنْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاہِ قَالَ : مَا لِیَ لَا اَرٰی عَلَیْکَ حِذَاءً؟ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَاْمُرُنَا اَنْ نَحْتَفِیَ اَحْیَانًا ۔ رواہ ابوداؤد

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۸۲ باب الترجل الفصل الثانی)

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ کو پراگندہ سر دیکھتا ہوں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو کثرت ارفاء یعنی بنے سنورے رہنے سے منع فرماتے تھے اس نے کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ کو ننگے پاؤں دیکھتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم فرماتے کہ کبھی کبھی ہم ننگے پاؤں رہیں۔(بہار شریعت ۵۸/۱۶)

---

(۱) یہ بیان جواز کے لیے ہوگا یا دو ایک قدم چلنا ہوا ہوگا مثلاً حجرے کا دروازہ کھولنے کے لیے۔ ۱۲

(۲) یعنی عورتوں کو جوتا نہ پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے سے ممانعت ہے نہ مرد عورت کی وضع اختیار کرے نہ عورت مرد کی۔ ۱۲

انگوٹھی اور زیور کا بیان

احادیث

۲۰۵۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ اَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلٰی رَهْطٍ اَوْ اُنَاسٍ مِنَ الْاَعَاجِمِ فَقِیْلَ لَهُ : اِنَّهُمْ لَایَقْبَلُوْنَ کِتَابًا اِلَّا عَلَیْهِ خَاتَمٌ فَاتَّخَذَ النَّبِیُّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . (صحیح البخاری ج۲ ص ۸۷۲ باب نقش الخاتم)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ اور قیصر و نجاشی کو خطوط لکھے جائیں تو کسی نے یہ عرض کیا کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط کو قبول نہیں کرتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ نقش تھا محمد رسول اللہ۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۱: وَکَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ رَسُوْلُ سَطْرٌ اللّٰهِ سَطْرٌ .

(صحیح البخاری ج۲ ص ۸۷۳ باب هَلْ یَجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ)

روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا ایک سطر محمد دوسرے رسول تیسری میں اللہ۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : اتَّخَذَ النَّبِیُّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَ فِیْ رِوَایَةٍ وَجَعَلَهُ فِیْ یَدِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ نُقِشَ فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ : لَا یَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ هٰذَا وَکَانَ اِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا یَلِیْ بَطْنَ کَفِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ . (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۷ باب الخاتم الفصل الاول)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو داہنے ہاتھ میں پہنا پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی

بنوائی جس میں یہ نقش تھا محمد رسول اللہ اور یہ فرمایا کہ کوئی شخص میری انگوٹھی کے نقش کے موافق اپنی انگوٹھی میں نقش کندہ نہ کرائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب انگوٹھی پہنتے تو نگینہ ہتھیلی کی طرف ہوتا۔(۱)(بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۳ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ.

(صحیح البخاری ج۲ ص۸۷۲)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اسکا نگینہ بھی تھا۔(بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۴ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبْشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ متفق عليه .

(مشکوٰۃ المصابیح ص۳۷۸ باب الخاتم الفصل الاول)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے داہنے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ حبشی ساخت کا تھا اور نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۵ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى.(الصحیح لمسلم ج۲ ص۱۹۷ باب الخاتم)

حضرت انس سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی یعنی بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں میں۔(بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۶ : عَنْ عَلِيٍّ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ اَوْهٰذِهٖ قَالَ: فَاَوْمٰى اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا (الصحیح لمسلم ج۲ ص۱۹۷ باب الخاتم)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس میں یا اس میں یعنی بیچ والی میں یا کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے مجھے منع فرمائے۔(بہار شریعت ۵۹/۱۶-۶۰)

۲۰۵۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ.

(رواہ ابن ماجۃ وابو داؤد مشکوٰۃ المصابیح ص۳۷۸ باب الخاتم الفصل الثانی)

---

(۱) معلوم ہوا کہ انگوٹھی اس طرح پہنی جائے کہ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف ہو آج کل عام طور پر لوگ انگوٹھی پہنتے ہیں تو نگینہ ہتھیلی کی پشت کی طرف ہوتا ہے یہ نہ چاہئے کہ خلاف سنت ہے۔

عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔(بہار شریعت ٩٦٠/١٦)

٢٠٥٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ

(رواه ابو داؤد مشكوٰة المصابيح ص ٣٧٨ باب الخاتم الفصل الثانى)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔(١) (بہار شریعت ٦٠/١٦)

٢٠٥٩: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ : اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ : اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ .

(السنن لابى داؤد ج٢ ص ٥٦١ باب فى الحرير للنساء)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے داہنے ہاتھ میں ریشم لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا پھر یہ فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔(بہار شریعت ٦٠/١٦)

٢٠٦٠: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ .

(رواه مسلم مشكوٰة المصابيح ص ٣٧٨ باب الخاتم الفصل الاول)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسی (یہ ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے) اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔(بہار شریعت ٦٠/١٦)

٢٠٦١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ : يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ : لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ قَالَ : لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(الصحيح لمسلم ج١٩٨/٢ . باب تحريم خاتم الذهب على الرجل)

---

(١) ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی داہنے میں پہنی اور کبھی بائیں میں مگر بیہقی نے کہا کہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا منسوخ ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسکو اتار کر پھینک دیا اور یہ فرمایا کہ کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے؟ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو کسی نے ان سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھالو اور کسی کام میں لانا انہوں نے کہا خدا کی قسم میں اسے کبھی نہ لوں گا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پھینک دیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۰)

۲۰۶۲: عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا (رواه ابوداؤد والنسائی مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۸ باب الخاتم الفصل الثانی)

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے اور سونا کے پہننے سے ممانعت فرمائی مگر ریزہ ریزہ کرے یعنی اگر کپڑے میں سونے کے باریک باریک ریزہ لگائے جائیں تو ممنوع نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۰)

۲۰۶۳: قَالَ مَالِكٌ : وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ يَّلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِّنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهٗ بَلَغَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَاَنَا اَكْرَهُهٗ لِلرَّجُلِ الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ .

(الموطا للامام مالک علی هامش ابن ماجه ج۲ ص ۲۵۹)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مؤطا میں فرماتے ہیں کہ بچوں کو سونا پہنانا برا جانتا ہوں کیوں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے ممانعت فرمائی لہذا امردوں کے لیے برا ہے چھوٹے اور بڑے دونوں کے لیے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۰،۶۱)

۲۰۶۴: عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ شِبْهٍ فَقَالَ : لَهٗ مَالِىْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ ؟ فَطَرَحَهٗ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِىْ اَرٰى عَلَيْكَ حُلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ ؟ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مِنْ اَىِّ شَيْئٍ اَتَّخِذُهٗ ؟ قَالَ : اِتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا . (السنن لابی داؤد ج۲ ص ۵۸۰ باب ماجاء فی خاتم الحدید)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم سے بت کی بو آتی ہے؟ انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے فرمایا کیا بات ہے کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے

ہوئے ہو؟ تو اسے پھینکا اور عرض کیا یا رسول اللہ کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا کہ چاندی کی بنواؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو۔ (بہار شریعت ۶۱/۱۶)

۲۰۶۵: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ : كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةِ يَعْنِي الْخُلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ اَوْ غَيْرِ مَحَلِّهِ اَوْعَنْ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ.

(السنن لابی داؤد ۵۸۰/۲ باب ماجاء فی خاتم الذهب)

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دس چیزوں کو برا بتاتے تھے (۱) زردی، یعنی مردوں کو خلوق استعمال کرنا۔ (۲) سفید بالوں میں سیاہ خضاب کرنا (۳) تہبند لٹکانا (۴) سونے کی انگوٹھی پہننا (۵) بے محل عورت کا زینت ظاہر کرنا یعنی شوہر اور محارم کے سوا دوسروں کے سامنے اظہار زینت (۶) پانسا پھینکنا یعنی چوسر اور شطرنج وغیرہ کھیلنا (۷) جھاڑ پھونک کرنا مگر معوذات سے (یعنی جس میں ناجائز الفاظ ہوں ان سے جھاڑ پھونک منع ہے) (۸) تعویذ باندھنا یعنی وہ تعویذ باندھنا جس میں خلاف شرع الفاظ ہوں (۹) پانی کو غیر محل میں گرانا یعنی وطی کے بعد منی کو باہر گرانا کہ آزاد عورت میں بغیر اجازت ناجائز ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد لواطت ہو۔ (۱۰) اور بچہ کو فاسد کردینا مگر اس دسویں کو حرام نہیں کیا یعنی بچہ کے دودھ پینے کے زمانہ میں اس کی ماں سے وطی کرنا اگر وہ حاملہ ہوگئی تو بچہ خراب ہوجائے گا۔ (بہار شریعت ۶۱/۱۶)

۲۰۶۶: عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً لَّهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ. رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح ص ۳۷۹ باب الخاتم الفصل الثانی)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں کی لونڈی حضرت زبیر کی لڑکی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی اور اس کے پاؤں میں گھنگرو تھے حضرت عمر نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ہر گھنگرو کے

ساتھ شیطان ہوتا ہے۔(بہار شریعت ۶۲،۶۱/۱۶)

۲۰۶۷: عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ : لَا تَدْخُلَنَّهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعَنَّ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ.

رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح ص ٣٧٩ باب الخاتم الفصل الثانی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک لڑکی آئی جس کے پاؤں میں گھنگرو بج رہے تھے فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ لانا جب تک اس کے گھنگرو کاٹ نہ لینا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس گھر میں جرس یعنی گھنٹی یا گھنگرو ہوتے ہیں اس میں فرشتے نہیں آتے۔

(بہار شریعت ۶۲/۱۶)

برتن چھپانے اور سونے کے وقت کے آداب

احادیث

۲۰۶۸ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوْا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ. متفق عليه .

(مشكوة المصابيح ص ۳۷۲ باب تغطية الاوانی الفصل الاول)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رات کی ابتدائی تاریکی آجائے یا یہ فرمایا کہ جب شام ہو جائے تو بچوں کو سمیٹ لو کہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات چلی جائے اب انہیں چھوڑ دو اور بسم اللہ کہہ کر دروازے بند کرلو کہ اس طرح جب دروازہ بند کیا جائے تو شیطان نہیں کھول سکتا اور بسم اللہ کہہ کر مشکوں کے دہانے باندھو اور بسم اللہ پڑھ کر برتنوں کو ڈھانک دو ڈھانکو نہیں تو یہی کرو کہ اس پر کوئی چیز آڑی کرکے رکھ دو اور چراغوں کو بجھا دو۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۴)

۲۰۶۹ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : خَمِّرُوْا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوْا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوْا الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ اِنْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ. رواه البخاری

(مشكوة المصابيح باب تغطية الاوانی الفصل الاول ص ۳۷۲ كنز العمال)

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن چھپا دو اور مشکوں کے منہ کو بند کر دو اور دروازے بھیڑ دو اور بچوں کو سمیٹ لو شام کے وقت کیوں کہ اس وقت جن منتشر ہوتے ہیں

اور اُچک لیتے ہیں اور سوتے وقت چراغ بجھا دو کہ کبھی چوہا بتی گھسیٹ لے جاتا ہے اور گھر جل جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۴)

۲۰۷۰: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : غُطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَّلَا يَفْتَحُ بَابًا وَّلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرِضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا وَّيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تَضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ. رواہ مسلم .(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۲ باب تغطیۃ الاوانی الفصل الاول)

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا برتن چھپا دو اور مشک کا منہ باندھ دو اور دروازے بند کر دو اور چراغ بجھا دو کہ شیطان مشک کو نہیں کھولے گا اور کچھ نہ ملے تو بسم اللہ کہہ کر ایک لکڑی آڑی کر کے رکھ دے کہ چوہا گھر کو جلا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۴)

۲۰۷۱: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : غُطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَةِ لَيْلَةً يَّنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْسِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءُ . رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۲ باب تغطیۃ الاوانی الفصل الاول)

سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ برتن چھپا دو اور مشک کا منھ باندھ دو کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے کہ اس میں وبا اترتی ہے جو برتن چھپا ہوا نہیں ہے یا مشک کا منہ باندھا ہوا نہیں ہے اگر وہاں سے وہ وبا گزرتی ہے تو اس میں اتر جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۵)

۲۰۷۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ .(کنز العمال ج ۸ ص ۲۷٤ حدیث ٤٦٢٩)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آفتاب ڈوب جائے تو جب تک عشا کی سیاہی جاتی نہ رہے اپنے چوپایوں اور بچوں کو نہ چھوڑو کیوں کہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۵)

۲۰۷۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : لَاتَتْرُكُوا النَّارَ فِیْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ متفق علیہ .(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۳ باب تغطیۃ الاوانی الفصل الثانی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو۔ (بہار شریعت ٦٥/١٦)

٢٠٧٤: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ : اِحْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَھْلِہٖ مِنَ اللَّیْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِھِمِ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ ھٰذِہِ النَّارَ اِنَّمَا ھِیَ عَدُوٌّ لَّکُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْھَا عَنْکُمْ (صحیح البخاری ج٢ ص ٩٣١ باب لایترک النار فی البیت عند النوم)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ مدینہ میں ایک مکان رات میں جل گیا حضور نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کرو تو بجھا دیا کرو۔ (بہار شریعت ٦٥/١٦)

٢٠٧٥: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ : اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْکِلَابِ وَنَھِیْقَ الْحَمِیْرِ مِنَ اللَّیْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّھُنَّ یَرَیْنَ مَالَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا ھَدَأَتِ الْاَرْجُلُ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبُثُّ مِنْ خَلْقِہٖ فِیْ لَیْلَتِہٖ مَایَشَاءُ .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ٣٧٣ باب اللباس الفصل الثانی)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب رات میں کتے کا بھونکنا اور گدھے کی آواز سنو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو کہ وہ اس چیز کو دیکھتے ہیں جس کو تم نہیں دیکھتے اور جب پہچل بند ہو جائے تو گھر سے کم نکلو کہ اللہ عز و جل رات میں اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا ہے زمین پر منتشر کرتا ہے۔ (بہار شریعت ٦٥/١٦)

بیٹھنے، سونے اور چلنے کے آداب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

۳۲٤: وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ . وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ . (سورة لقمان آيت ۱۸،۱۹)

(لقمان نے بیٹے سے کہا) کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسارہ ٹیڑھا نہ کرو اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک اللہ کو پسند نہیں ہے کوئی اترانے والا، فخر کرنے والا، اور میانہ چال چل اور اپنی آواز پست کر بیشک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۲۵: وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا . (سورة بنی اسرائیل آيت/۳۷)

اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز نہ تو زمین چیر ڈالے گا اور نہ تو بلندی میں پہاڑوں کو پہونچے گا۔

اور فرماتا ہے:

۳۲٦: وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا : سَلَامًا . وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا . (سورة الفرقان آيت/٦٤،٦٣)

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں جاہل جب ان سے مخاطبہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں سلام اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام میں رات گذارتے۔

اور فرماتا ہے:

۳۲۷: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا

الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ . (سورة المجادلة آيت ١١)

اے ایمان والو! جب تم کو کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دے دو اللہ تم کو جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں اور علم والوں کو درجوں بلند کرے گا۔

احادیث

٢٠٧٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ اٰخَرُ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ مِنْ مَكَانِهٖ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ . (الجامع الصحيح للبخاری ج٢ ص٩٢٨ باب اذ قيل لكم تفسحوا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرے کہ ایک شخص دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھ جائے لیکن ہٹ جایا کرو اور جگہ کشادہ کر دیا کرو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور یہ اس کی جگہ پر بیٹھیں۔ (بہار شریعت ج١٦/٦٦)

٢٠٧٧: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ : جَاءَ نَا اَبُوْ بُكْرَةَ فِیْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ فَاَبٰى اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ : اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يُكْسِهٖ .

(السنن لابی داؤد ج ٢ ص ٦٦٤ باب فی الرجل يقوم للرجل من مجلسه، مشكوة المصابيح ص٤٠٣)

حضرت سعید بن ابی الحسن سے روایت کی کہتے ہیں کہ ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس ایک شہادت میں آئے ایک شخص ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ لیا انہوں نے اس جگہ پر بیٹھنے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور حضور نے اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسے شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھے جس کو یہ کپڑا پہنایا نہیں ہے۔ (بہار شریعت ج١٦ ص٦٦)

۲۰۷۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ . رواه مسلم (مشکوة المصابیح ص ٤٠٣ باب القیام)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا پھر آ گیا تو اس جگہ کا وہی حقدار ہے یعنی جب کہ جلد آ جائے۔

(بہار شریعت ج١٦ ص ٦٧)

۲۰۷۹: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَهٗ اَوْ بَعْضَ مَا یَکُوْنُ عَلَیْهِ فَیَعْرِفُ ذٰلِکَ اَصْحَابُهٗ فَیَثْبُتُوْنَ. رواه ابوداؤد (مشکوة المصابیح ص ٤٠٣ باب القیام)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے اور ہم لوگ حضور کے پاس بیٹھتے اور اٹھ کر تشریف لے جاتے مگر واپسی کا ارادہ ہوتا تو نعلین مبارک یا کوئی چیز وہاں چھوڑ کر جاتے اس سے صحابہ کو یہ پتہ چلتا کہ حضور تشریف لائیں گے اور سب لوگ ٹھہرے رہتے۔ (بہار شریعت ج١٦ ص ٦٧)

۲۰۸۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یُحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اِثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا . رواه الترمذی

(مشکوة المصابیح ص ٤٠٣ باب القیام)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو یہ حلال نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان جدائی کر دے۔ (یعنی دونوں کے درمیان میں بیٹھ جائے) مگر ان کی اجازت سے۔ (بہار شریعت ج١٦ ص ٦٧)

۲۰۸۱: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ : یَا رَسُوْلُ ! اِنَّ فِی الْمَکَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ یَّتَزَحْزَحَ لَهٗ . (مشکوة المصابیح ص ٤٠٤ باب القیام)

حضرت واثلہ بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور مسجد میں تشریف فرما تھے اس کے لیے حضور اپنی جگہ سے سرک گیے اس نے عرض کی یارسول اللہ جگہ کشادہ موجود ہے حضور کو سرکنے اور تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں ارشاد فرمایا مسلم کا یہ حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے اس کے لیے سرک جائے۔(بہار شریعت ج١٦ ص ٦٧)

٢٠٨٢: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِیْ الْمَسْجِدِ اِحْتَبیٰ بِیَدَیْہِ . رواہ زرین

(مشکوۃ المصابیح ج٢ ص ٤٠٤ باب الجلوس والنوم والمشی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھتے دونوں ہاتھوں سے احتباء کرتے۔(١)

٢٠٨٣: عن جابر بن سمرة قال : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِیْ مَجْلِسِہٖ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنَاءَ .

(السنن لابی داؤد ج٢ ص ٦٦٦ باب فی الرجل یجلس متربعا)

حضرت جابر ابن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ لیتے اور چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ آفتاب اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔(بہار شریعت ج١٦ ص ٦٧)

٢٠٨٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِیْ الْفَیِّ فَقَلَصَ عَنْہُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُہٗ فِیْ الشَّمْسِ وَبَعْضُہٗ فِیْ الظِّلِّ فَلْیَقُمْ .

(مشکوۃ المصابیح ج ٢ ص ٤٠٥ باب الجلوس والنوم والمشی، السنن لابی داؤد ج٢ ص ٦٦٣ باب فی الجلوس بین الشمس والظل)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص سایہ میں ہو اور سایہ سمٹ گیا کچھ سایہ میں ہو گیا کچھ دھوپ میں تو وہاں سے اٹھ جائے۔(بہار شریعت ج١٦ ص ٦٧)

---

(١) احتباء کی صورت یہ ہے کہ آدمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنے کھڑے کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے اس قسم کا بیٹھنا تواضع اور انکسار میں شمار ہوتا ہے۔

۲۰۸۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرىٰ خَلْفَ ظَهْرِيْ وَاتَّكَأْتُ عَلٰى اَلْيَةِ يَدِيْ فَقَالَ : اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ . رواه ابوداؤد

(مشكوة المصابيح ج۲ ص ٤٠٥ باب الجلوس والنوم والمشى)

حضرت عمرو بن شرید سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ بائیں ہاتھ کو پیٹھ کر لیا اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی گدی پر ٹیک لگالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے اور یہ فرمایا کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر خدا غضب ہے۔ (بہار شریعت ج١٦ص ٦٧، ٦٨)

۲۰۸٦: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ . رواه ابوداؤد (مشكوة المصابيح ص ٤٠٥ باب الجلوس والنوم والمشى)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہاں بیٹھ جاتے جہاں مجلس ختم ہوتی۔ (۱)

(بہار شریعت ج١٦ص ٦٨)

۲۰۸۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ اَحَدٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ عِنْدَ قِيَامِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِلَّا كَفَّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُوْلُهُنَّ فِيْ مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ اِلَّا خَتَمَ لَهٗ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ .

(السنن لابى داؤد ج۲ ص ٦٦٧ باب كفارة المجلس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند کلمات کہ جو شخص مجلس سے فارغ ہو کر ان کو تین مرتبہ کہہ لے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور جو شخص مجلس خیر مجلس ذکر میں ان کو کہے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے اس چیز پر مہر کر دے گا جس طرح کوئی انگوٹھی سے مہر کرتا ہے وہ یہ ہیں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔ (بہار شریعت ج١٦ص ٦٨)

(۱) یعنی مجلس کے کنارے پر بیٹھتے اسے چیر کر اندر نہیں گھستے۔

٢٠٨٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةٌ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ . (مشکوة المصابیح ج ١ ص ١٩٨ باب ذکر الله عز وجل والتقرب الیه الفصل الثانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذکر اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے وہاں سے متفرق ہو گئے انہوں نے نقصان کیا اگر اللہ چاہے عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔ (بہار شریعت ج١٦ ص ٦٨)

٢٠٨٩: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا جَلَسْتُمْ فَاخْلَعُوْا نِعَالَکُمْ تَسْتَرِحْ اَقْدَامُکُمْ . رواه البزار (جامع الاحادیث الکبر للسیوطی ج ١/١٩٣)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بیٹھو تو جوتے اتار لو تمہارے قدم آرام پائیں گے۔ (بہار شریعت ٦٨/١٦)

٢٠٩٠: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ . رواه مسلم

(مشکوة المصابیح ج٢ ص ٤٠٤ باب الجلوس والنوم والمشی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا ہے جب کہ چت لیٹا ہو۔ (بہار شریعت ج١٦ ص ٦٨)

٢٠٩١: عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ : رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِیًا وَاضِعًا اِحْدٰی قَدَمَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی متفق علیه

(مشکوة المصابیح ص ٤٠٤ باب الجلوس والنوم والمشی)

حضرت عباد بن تمیم سے روایت ہے وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے میں نے دیکھا حضور نے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا تھا۔ (بہار شریعت ج١٦ ص ٦٨)

٢٠٩٢: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَیْلٍ

اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰی کَفِّهِ .

رواه فی شرح السنة (مشکوة المصابیح ج٢ص ٤٠٤ باب الجلوس والنوم والمشی)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں منزل میں اترتے تو دہنی کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح سے کچھ ہی پہلے اترتے تو دہنے ہاتھ کو کھڑا کرتے اور اس کی ہتھیلی پر سر رکھ کر لیٹتے۔ (بہار شریعت ج١٦ص٦٩)

٢٠٩٣: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی وِسَادَةٍ عَلٰی یَسَارِهٖ (الجامع للترمذی ج٢ص ١٠٥)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں کروٹ پر تکیہ لگائے ہوئے دیکھا۔ (بہار شریعت ج١٦ص٦٩)

٢٠٩٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰی بَطْنِهٖ فَقَالَ : اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا یُحِبُّهَا اللّٰهُ .

(الجامع للترمذی ج٢ص ١٠٥ باب ما جاء فی کراهیة الاضطجاع علی البطن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا فرمایا اس طرح لیٹنے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ (بہار شریعت ج١٦ص٦٩)

٢٠٩٥: عَنْ یَعِیْشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَیْسِ الْغِفَارِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ : بَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلٰی بَطْنِیْ اِذَا رَجُلٌ یُحَرِّکُنِیْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ یُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

(مشکوة المصابیح ص ٤٠٤ باب النوم والمشی، الترغیب والترهیب ج٤ص ٥٧)

حضرت عیش بن طخفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ (یہ اصحاب صفہ میں سے تھے) کہتے ہیں سینے کی بیماری کی وجہ سے میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کوئی شخص اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ مبغوض رکھتا ہے میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ (بہار شریعت ص١٦ص٦٩)

دیکھنے اور چھونے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۲۸: قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ. وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَائِهِنَّ اَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَائِهِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. (النور: ۳۱)

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ان کے لیے بہت ستھرہ ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا ایسی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

اور فرماتا ہے:

۳۲۹: یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا. (الاحزاب: ۵۹)

اے نبی اپنی بیویوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے:

٣٣٠: وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِیْ لَایَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِیْنَةٍ وَّاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ.

(النور: ٦٠)

اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جب کہ سنگار نہ چمکائیں اور اس سے بچنا ان کے لیے اور بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

احادیث

٢٠٩٦: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْمَرْأَةُ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْطَانٍ فَاِذَا اَبْصَرَ اَحَدُكُمْ اِمْرَأَةً فَلْیَاتِ اَهْلَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِهٖ . (الصحیح لمسلم ج١ ص٤٤٩ باب ندب من رایٰ امرأة فوقعت فی نفسه)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے۔ اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے جب کسی نے کوئی عورت دیکھی اور وہ اسے پسند آ گئی اور اس کے دل میں کچھ واقع ہو تو اپنی عورت سے جماع کرے اس سے وہ بات جاتی رہے گی جو دل میں پیدا ہوگئی ہے۔ (بہار شریعت ٧٢/١٦)

٢٠٩٧: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَیُّمَا رَجُلٍ رَاٰی اِمْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْیَقُمْ اِلٰی اَهْلِهٖ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَهَا .رواه الترمذی .

(مشكوة المصابیح ص ٢٦٩ باب النظر الی المخطوبة)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس

نے کسی عورت کو دیکھا اور وہ پسند آ گئی تو اپنی زوجہ کے پاس چلا جائے کہ اس کے پاس بھی ویسی ہی چیز ہے جو اس کے پاس ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۳)

۲۰۹۸: عَنْ جَرِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظْرِ الْفَجَاءَةِ فَأَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ . رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۲٦۸)

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنی نگاہ پھیر لو۔

(بہار شریعت ۱۶/۷۳)

۲۰۹۹: عَنْ بُرَيْـدَةَ دَفَعَـهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لاَ تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ ذَالِكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةَ (جامع الترمذی ۱۰٦/۲ باب ماجاء فی نظرة الفجاءة)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو۔ (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹا لے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری جائز نہیں۔

(بہار شریعت ۱۶/۷۳)

۲۱۰۰: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ . رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۲٦۹ باب النظر الی المخطوبة)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔ یعنی اسے دیکھنا شیطانی کام ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۳)

۲۱۰۱: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ اِلٰى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا . رواہ احمد

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۷۰ باب النظر الی المخطوبة)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی دفعہ نظر کرے یعنی بلا قصد پھر اپنی آنکھ نیچی کر لے اللہ تعالیٰ اس کے لیے

عبادت پیدا کردے گا جس کا مزہ اس کو ملے گا۔(بہار شریعت ۷۳/۱۶)

٢١٠٢: عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ : بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ . رواه البيهقى فى شعب الايمان

(مشكوة المصابيح ٢٧٠ باب النظر الى المخطوبة)

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف نظر کی گئی اللہ کی لعنت یعنی دیکھنے والا جب بلا عذر قصداً دیکھے اور دوسرا اپنے کو بلا عذر قصداً دکھائے۔(بہار شریعت ۷۳/۱۶)

٢١٠٣: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا نَظَرْتُ اَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ . رواه ابن ماجه (مشكوة المصابيح ص ٢٧٠ باب النظر الى المخطوبة)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہتی ہیں میں نے حضور کی شرمگاہ کی طرف کبھی نہیں نظر کی۔(بہار شریعت ۷۳/۱۶)

٢١٠٤: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَفَرَأَيْتَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا؟ قَالَ : فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْىٰ مِنْهُ. رواه الترمذى وابوداؤد وابن ماجه

(مشكوة المصابيح ٢٦٩ باب النظر الى المخطوبة)

بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی عورت یعنی شرم کی جگہ کو محفوظ رکھو۔ مگر بی بی سے یا اس باندی سے جس کے تم مالک ہو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ فرمائیے اگر مرد تنہائی میں ہے؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا زیادہ سزاوار ہے۔(بہار شریعت ۷۴/۱۶)

٢١٠٥: عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ. رواه الترمذى (مشكوة المصابيح ص ٢٦٩ باب النظر الى المخطوبة)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مرد عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۷۴/۱۶)

٢١٠٦ : عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَا تُلْجُوا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا : وَمِنْكَ قَالَ : وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ

(جامع الترمذی ج ۱/ ۲۲۱، ۲۲۲ باب ماجاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن عورتوں کے شوہر غائب ہیں ان کے پاس نہ جاؤ کہ شیطان تم میں خون کی طرح تیرتا ہے یعنی شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی ہم نے عرض کی اور حضور سے یارسول اللہ فرمایا اور مجھ سے بھی مگر اللہ نے میری اس کے مقابل میں مدد فرمائی وہ مسلمان ہوگیا۔ یا میں سلامت رہتا ہوں (حدیث کے لفظ میں دونوں معنی ہوسکتے ہیں)۔ (بہار شریعت ۱۶/ ۷۴)

٢١٠٧ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَرَأَيْتَ الْحَمْوَ ؟ قَالَ : اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ. رواه البخاری ، المسلم (مشکوة المصابیح ۲۶۸ باب النظر الی المخطوبة)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دیور موت ہے۔ یعنی دیور کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنہ کا زیادہ احتمال ہے۔ (بہار ۱۶/ ۷۴)

٢١٠٨ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِيْ الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ.

(جامع الترمذی ج۲ ص۷ باب ماجاء فی الاستتار عند الجماع)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برہنہ ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو جدا نہیں ہوتے مگر صرف پاخانہ کے وقت اور اس وقت جب مرد اپنی عورت کے پاس جاتا ہے لہذا ان سے حیا کرو اور ان کا اکرام کرو۔

(بہار شریعت ۱۶/ ۷۴)

٢١٠٩ : عَنِ ابْنِ جَرْهَدٍ قَالَ : اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهٗ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ .

عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ کَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : غَطِّ فَخِذَکَ فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ. (جامع الترمذی ج٢ ص١٠٧ باب ماجاء ان الفخذ عورة)

جرہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے۔(بہار شریعت ١٦/٧٤)

٢١١٠: عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَهٗ یَا عَلِیُّ! لَا تُبْرِزْ فَخِذَکَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی فَخِذِ حَیٍّ وَّلَا مَیِّتٍ. رواه ابو داؤد وابن ماجه

(مشکوٰة المصابیح ص ٢٦٩ باب النظر الی المخطوبة)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! ران کو نہ کھولو اور نہ زندہ کی ران کی طرف نظر کرو نہ مردہ کی۔(بہار شریعت ١٦/٧٤)

٢١١١: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا یُفْضِیْ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِیْ الْمَرْأَةُ اِلَی الْمَرْأَةِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ. رواه مسلم

(مشکوة المصابیح ص ٢٦٨ باب النظر الی المخطوبة)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مرد دوسرے مرد کی ستر کی جگہ نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کی ستر کی جگہ دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے۔(بہار شریعت ١٦/٧٤)

٢١١٢: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا کَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَمَیْمُوْنَةَ قَالَتْ : فَبَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَیْهِ وَذٰلِکَ بَعْدَ مَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَیْسَ هُوَ اَعْمٰی؟ لَا یُبْصِرُنَا وَلَا یَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَ فَعَمْیَا وَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ.

(جامع الترمذی ج٢ ص١٠٦ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِحْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

حضور کی خدمت حاضر تھیں کہ عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ آئے حضور نے ان دونوں سے فرمایا کہ پردہ کرلو کہتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ! وہ تو نابینا ہیں ہمیں نہیں دیکھیں گے حضور نے فرمایا کیا تم دونوں اندھی ہو کیا تم انہیں نہیں دیکھو گی؟ (بہار شریعت ۱۶/۷۴)

۲۱۱۳: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا. رواه البخاری والمسلم

(مشکوۃ المصابیح ص۲۶۸ باب النظر الی المخطوبۃ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ رہے پھر اپنے شوہر کے سامنے اس کا حال بیان کرے گویا یہ اسے دیکھ رہا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۵)

۲۱۱۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ. رواه المسلم

(مشکوۃ المصابیح ص۲۶۸ باب النظر الی المخطوبۃ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار کوئی مرد ثیبہ عورت کے یہاں رات کو نہ رہے مگر اس صورت میں کہ اس سے نکاح والا ہو یا اس کا ذی محرم ہو۔

(بہار شریعت ۱۶/۷۵)

۲۱۱۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا. (مشکوۃ المصابیح ص۲۶۸ الفصل الاول باب النظر الی المخطوبۃ والجامع الصحیح لمسلم ص۴۵۶ باب ندب من اراد نکاح امرأۃ الی أن ینظر الیٰ وجھا)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کی کہ انصاریہ عورت سے نکاح کا میرا ارادہ ہے حضور نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے یعنی ان کی آنکھیں بھوری ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۵)

۲۱۱۶: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا. (جامع الترمذی ج۱/۲۰۷ باب ماجاء فی النظر الی المخطوبۃ)

مکان میں جانے کے لیے اجازت لینا

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۳۱: لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ. (النور/ ۲۸)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو یہ تمہارے لیے بہتر موقع ہے کہ تم دھیان کرو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۳۲: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ. (سورة النور آیت/ ۵۸،۵۹)

اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور وہ جو تم میں ابھی جوان نہ پہنچے تین وقت نماز صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو

اورنماز عشا کے بعد یہ تین وقت تمہارے شرم کے ہیں ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر آمد ورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

احادیث

۲۱۱۷ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : اَتَانَا اَبُوْ مُوْسیٰ قَالَ : اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَهُ فَاَتَیْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ : مَا مَنَعَکَ اَنْ تَاتِیَنَا فَقُلْتُ : اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلیٰ بَابِکَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ : اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ : فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلیٰ عُمَرَ فَشَهِدْتُّ .

(مشکوة المصابیح ص ٤٠٠ باب الاستیذان)

ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور یہ کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بلایا تھا میں نے ان کے دروازے پر جاکر تین بار سلام کیا جب جواب نہیں ملا تو میں چلا آیا۔ اب حضرت عمر فرماتے ہیں کہ تم کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا کہ آیا تھا۔ اور دروازہ پر تین بار سلام کیا جب جواب نہیں ملا تو واپس آ گیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور جواب نہ ملے تو واپس جائے حضرت عمر یہ فرماتے ہیں کہ گواہ لاؤ کہ حضور نے ایسا فرمایا ہے ابوسعید خدری کہتے ہیں میں نے جاکر گواہی دی۔ (بہارشریعت ۱۶/۸۲)

۲۱۱۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ : اَبَا هِرٍّ ! اِلْحَقْ اَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَیَّ فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا .

(الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص۹۲۳ باب اذا دعی الرجل فجاء هل یستاذن.

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں مکان میں گیا حضور کو پیالے میں دودھ ملا تو فرمایا ابو ہریرہ اصحاب صفہ کے پاس جاؤ انہیں بلالاؤ (تاکہ ان

کو دودھ دیا جائے) میں انہیں بلا لایا وہ آئے اور اجازت طلب کی حضور نے اجازت دی تب وہ مکان کے اندر داخل ہوئے۔ (بہار شریعت ۸۲/۱۶)

۲۱۱۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذْنٌ۔

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۷۰۵ بَابٌ فِی الرَّجُلِ یُدْعٰی یَكُوْنُ ذٰلِكَ اِذْنُهٗ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص بلایا جائے اور اسی بلانے والے کے ساتھ ہی آئے تو یہی (بلانا) اس کے لیے اجازت ہے۔(۱)

(بہار شریعت ۸۲/۱۶)

۲۱۲۰: عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ بَعَثَهٗ بِلَبَنٍ وَلِبَاءٍ وَضَغَابِیْسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَالنَّبِیُّ ﷺ بِاَعْلَی الْوَادِیْ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ وَلَمْ اُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِرْجِعْ فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَاَدْخُلُ؟ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ صَفْوَانُ۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۰ باب التسلیم قبل الاستیذان و السنن لابی داؤد ج۲ ص۷۰۳ باب فی الاستیذان)

کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ نے مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا تھا میں بغیر سلام کیے اور بغیر اجازت لیے میں اندر چلا گیا حضور نے فرمایا باہر جاؤ اور یہ کہو "اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَاَدْخُلُ؟" (کیا اندر آجاؤں) (بہار ۸۲/۱۶)

۲۱۲۱: عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَاْذِنُ عَلٰی اُمِّیْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ۔ فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّیْ مَعَهَا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اسْتَاْذِنْ عَلَیْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اسْتَاْذِنْ عَلَیْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْیَانَةً؟ قَالَ: لَا۔ قَالَ: فَاسْتَاْذِنْ عَلَیْهَا۔

(المؤطا للامام مالک علی هامش ابن ماجه ۲۶۸/۲ باب فی الاستیذان)

(۱) (یعنی اس صورت میں اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آدمی بھیجنا ہی اجازت ہے۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ فوراً آئے۔ اور قرائن سے معلوم ہو کہ صاحب خانہ انتظار میں ہے مکان میں پردہ ہو چکا ہے تو اجازت لینے کی ضرورت نہیں اور اگر دیر میں آئے تو اجازت حاصل کرے جیسا کہ اصحاب صفہ نے کیا تھا)

عطار بن یسار سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا میں تو اس کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہوں حضور نے فرمایا اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ انہوں نے کہا میں اس کی خدمت کرتا ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے)؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اجازت لے کر جاؤ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اسے برہنہ دیکھو؟ عرض کی نہیں تو اجازت حاصل کرلو۔ (بہار شریعت ۸۳/۱۶)

۲۱۲۲ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : لَا تَاذِنُوْا لِمَنْ لَّمْ یَبْدَأْ بِالسَّلَامِ . رواه البیهقی فی شعب الایمان (مشکوۃ المصابیح ۴۰۱ باب الاستیذان)

شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اجازت طلب کرنے سے پہلے سلام نہ کرے اسے اجازت نہ دو۔ (بہار شریعت ۸۳/۱۶)

۲۱۲۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰی بَابَ قَوْمٍ لَمْ یَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ وَلٰکِنْ مِّنْ رُّکْنِهِ الْاَیْمَنِ اَوِ الْاَیْسَرِ وَیَقُوْلُ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَذٰلِکَ اِنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَکُنْ عَلَیْهَا یَوْمَئِذٍ سُتُوْرٌ .

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۷۰۵)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کسی کے دروازے پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑے ہوتے اور یہ فرماتے السلام علیکم السلام علیکم اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانے میں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔ (بہار شریعت ۸۳/۱۶)

۲۱۲۴ : عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلَاثٌ لَّا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّفْعَلَهُنَّ لَا یَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَیَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ وَدُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا یَنْظُرُ فِیْ قَعْرِ بَیْتٍ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا یُصَلِّیْ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰی یَتَخَفَّفَ. رواه ابوداؤد والترمذی. (الترغیب والترهیب ج۳ ص ۴۳۷)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو

تین چیزیں کرنا حلال نہیں کہ دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت حاصل کیے نظر کرے اور اگر نظر کر لی تو داخل ہی ہو گیا۔ یہ کہ کسی قوم کی امامت کرے اور خاص اپنے لیے دعا کرے ان کے لیے نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی۔

٢١٢٥ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قَالَ : مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَیْنَهٗ فَلَا دِیَةَ وَلَا قِصَاصَ.

(الترغیب والترهیب ج٣ ص٤٣٦ باب ان اطلع الانسان فی دار قبل ان یستأذن)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت لیے جھانکے اور انہوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو نہ دیت ہے نہ قصاص۔

(بہار شریعت ١٦/٨٣)

٢١٢٦ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ یُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰی عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰی حَدًّا لَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّاْتِیَهٗ لَوْ اَنَّهٗ حِیْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ اسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَیْنَیْهِ مَا غَیَّرْتُ عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی بَابٍ لَاسَتْرَ لَهٗ غَیْرَ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِیْئَتَهٗ عَلَیْهِ اِنَّمَا الْخَطِیْئَةُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ.

(جامع الترمذی ج٢ ص١٠٠ باب الاستیذان قبالة البیت)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اجازت سے قبل پردہ اٹھا کر مکان کے اندر نظر کی اس نے ایسا کام کیا جو اس کے لیے حلال نہ تھا اور اگر کسی نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر کچھ نہیں اور اگر کوئی شخص ایسے دروازہ پر گیا جس پر پردہ نہیں اور اس کی نظر گھر والے کی عورت پر پڑ گئی (یعنی بلا قصد) تو اس کی خطا نہیں گھر والوں کی ہے (کہ انہوں نے دروازہ پر پردہ کیوں نہیں لٹکایا) (بہار شریعت ١٦/٨٣)

سلام کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۳۳: فَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا. (النساء/۸٦)

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ (بہار شریعت ۸۴/۱٦)

۳۳۴: فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً

(سورۃ النور/٦۱)

پھر جب کسی کے گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دعا۔ اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ۔ (بہار شریعت ۱٦/)

احادیث

۲۱۲۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ نَفَرٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ جُلُوْسٍ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۹۱۹، ۹۲۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان کی صورت پر پیدا فرمایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا، جب پیدا کیا یہ فرمایا کہ ان فرشتوں کے پاس جاؤ اور سلام کرو اور سنو کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں جو کچھ تحیت کریں وہی تمہاری اور تمہاری ذریت کی تحیت ہے حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے پاس جا کر السلام علیکم کہا انہوں

نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ حضور نے فرمایا کہ جواب میں ملائکہ نے رحمۃ اللہ زیادہ کیا حضور نے فرمایا جو شخص جنت میں جائے گا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا آدم علیہ السلام کے بعد لوگوں کی خلقت کم ہوتی گئی یہاں تک کہ اب (بہت چھوٹے قد کا انسان ہوتا ہے) (بہار شریعت ۱۶/۸۴)

۲۱۲۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَمْ تَعْرِفْ. (السنن لابی داؤد ج۲ ص۷۰۶ بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ والجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ۹۲۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اسلام کی کونسی چیز سب سے اچھی ہے؟ حضور نے فرمایا کھانا کھلاؤ اور جس کو پہچانتے ہو اور نہ پہچانتے ہو سب کو سلام کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۵)

۲۱۲۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَیَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهُ وَیُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ. رواہ النسائی (مشکوۃ المصابیح ۳۹۷ باب السلام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہیں جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب اس سے ملے تو سلام کرے اور جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو اور جب وہ بلائے تو اجابت کرے اور جب چھینکے تو جواب دے اور حاضر و غائب میں اس کی خیر خواہی کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۵)

۲۱۳۰: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهُ وَیُجِیْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَیُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَیَتْبَعُ جَنَازَتَهُ اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَهُ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ.

(جامع الترمذی ج۲ ص۱۰۲ باب ماجاء فی تشمیت العاطس)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم کے مسلم پر چھ حقوق ہیں۔ معروف کے ساتھ، جب اس سے ملے تو سلام کرے۔ اور جب وہ بلائے

اجابت کرے اور جب چھینکے جواب دے اور جب بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب وہ مرجائے اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور جو چیز اپنے لیے پسند کرے اس کے لیے پسند کرے۔

(بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا اَوْ لَا تُوْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا فَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوْا السَّلَامَ بَیْنَكُمْ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۶ بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں تم نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو، کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ وہ یہ کہ آپس میں سلام پھیلاؤ۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۲: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلرَّجُلَانِ یَلْتَقِیَانِ اَیُّهُمَا یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ: اَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ (جامع الترمذی ج۲ ص ۹۹ باب ماجاء فی فضل الذی یبدأ بالسلام)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پہلے سلام کرے وہ رحمت الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِئٌ مِّنَ الْكِبْرِ. رواہ البیهقی فی شعب الایمان (مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۰ باب الاستیذان)

شعب الایمان میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہے۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: اِذَا لَقِیَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۷۰۷ باب فی الرجل یفارق الرجل ثم یلقاہ یسلم علیه)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے پھر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل

ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرے۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۵: قَالَ اَنَسٌ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِکَ فَسَلِّمْ تَکُوْنُ بَرَکَۃً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ .(جامع الترمذی ج۲ص۹۹ باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ)

انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیٹے جب گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو تم پر اور تمہارے گھر والوں پر اس کی برکت ہوگی۔

(بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ

(جامع الترمذی ج۲ص۹۲ باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ)

جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سلام بات چیت کرنے سے پہلے ہے۔(بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۳۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : لَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلَی الطَّعَامِ حَتّٰی یُسَلِّمَ .

(جامع الترمذی ج۲ص۹۹ باب السلام قبل الکلام)

جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلام کو کلام سے پہلے ہونا چاہئے اور کسی کو کھانے کے لیے نہ بلالے جب تک وہ سلام نہ کرے۔(بہار شریعت ۱۶/)

۲۱۳۸: عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَلسَّلَامُ قَبْلَ السُّؤَالِ فَمَنْ بَدَأَکُمْ بِالسُّؤَالِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِیْبُوْہُ. رواہ ابن النجار .

(کنز العمال ج۵ص۲۹ باب ا حکام السلام ٦٥٦)

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوال سے پہلے سلام ہے جو شخص سلام سے پہلے سوال کرے اسے جواب نہ دو۔(بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۳۹: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اِذَا انْتَھٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَالَہٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَۃِ. (جامع الترمذی ج۲ص۱۰۰ باب التسلیم عند القیام و القعود)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی مجلس تک کوئی پہنچے تو سلام کرے پھر اگر وہاں بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے پھر جب وہاں سے اٹھے سلام کرے کیونکہ پہلی مرتبہ کا سلام پچھلے مرتبہ کے سلام سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ یعنی جیسے وہ سنت ہے یہ بھی سنت ہے۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۴۰: عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ كَانَ يَاتِيْ ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْ مَعَهُ اِلَى السُّوْقِ قَالَ : فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سُقَاطٍ وَّلَا عَلٰى صَاحِبِ بِيْعَةٍ وَّلَا مِسْكِيْنٍ وَّلَا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ : فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِىْ اِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهُ : وَمَا تَصْنَعُ فِى السُّوْقِ اَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْاَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِىْ مَجَالِسِ السُّوْقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ : فَقَالَ لِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : يَا اَبَا بَطْنٍ ! قَالَ : وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَاهُ . رواه مالک والبيهقى فى شعب الايمان (مشكوة المصابيح ص ٤٠٠ باب الاستيذان)

طفیل بن ابی کعب سے روایت ہے کہ یہ صبح کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جاتے تو وہ ان کو اپنے ساتھ بازار لے جاتے وہ گھٹیا چیزوں کے بیچنے والے اور کسی بیچنے والے اور مسکین یا کسی کے سامنے سے گذرتے سب کو سلام کرتے طفیل کہتے ہیں کہ ایک دن میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا انہوں نے بازار چلنے کو کہا میں نے کہا آپ بازار جا کر کیا کریں گے نہ تو آپ وہاں کھڑے ہوتے ہیں نہ سودے کے متعلق کچھ دریافت کرتے ہیں نہ کسی چیز کا نرخ چکاتے ہیں اور نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں یہیں بیٹھے باتیں کیجئے یعنی حدیثیں سنایئے انہوں نے فرمایا ہم سلام کرنے کے لیے بازار جاتے ہیں کہ جو ملے گا سلام کریں گے۔

(بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۴۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اَتٰى رَجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِفُلَانٍ فِىْ حَائِطِىْ عَذْقٌ اَنَّهُ قَدْ اٰذَانِىْ مَكَانُ عَذْقِهٖ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ بِعْنِىْ عَذْقَكَ قَالَ : لَا قَالَ : فَهَبْ لِىْ قَالَ لَا . قَالَ : فَبِعْنِيْهِ بِعَذْقٍ فِى الْجَنَّةِ فَقَالَ : لَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا رَاَيْتُ الَّذِىْ هُوَ

اَبْخَلُ مِنکَ اِلَّا الَّذِیْ یَبْخَلَ بِالسَّلَامِ . رواہ احمد و البیھقی فی شعب الایمان.

(مشکوۃ المصابیح ۴۰۰)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور یہ عرض کی کہ فلاں شخص کے میرے باغ میں کچھ پھل ہیں ان کی وجہ سے مجھے تکلیف ہے حضور نے آدمی بھیج کر اسے بلوایا اور یہ فرمایا کہ اپنے پھلوں کو بیچ ڈالو اس نے کہا نہیں بیچوں گا حضور نے فرمایا ہبہ کردو اس نے کہا نہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو جنت کے پھل کے عوض بیچ دو اس نے کہا نہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ سے بڑھ کر بخیل نہیں دیکھا مگر وہ شخص جو سلام کرنے میں بخل کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۴۲: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یُجْزِیُٔ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ یُسَلِّمْ اَحَدُھُمْ وَیُجْزِیُٔ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَّرُدَّ اَحَدُھُمْ . رواہ البیھقی فی شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۹۹)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جماعت کہیں سے گذری اور اس میں سے ایک نے سلام کرلیا یہ کافی ہے اور جو لوگ بیٹھے ہیں ان میں سے ایک نے جواب دیدیا یہ کافی ہے یعنی سب پر جواب دینا ضروری نہیں۔ (بہار شریعت ۸۷/۱۶)

۲۱۴۳: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : یُسَلِّمَ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ .

(الجامع الصحیح لمسلم ج ۲/۲۱۲ باب یسلم الراکب علی الماشی و القلیل علی الکثیر الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ۹۲۱ والجامع الترمذی ج۲ ص ۹۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوار پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں یعنی ایک طرف زیادہ ہوں اور دوسری طرف کم تو سلام وہ لوگ کریں جو کم ہیں۔ بخاری کی دوسری روایت انہیں سے یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور گزرنے والا بیٹھے کو اور تھوڑے زیادہ کو۔

(بہار شریعت ۸۷/۱۶)

۲۱۴۴ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ . (الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۱۴ باب استحباب السلام على الصبيان و الجامع الصحيح للبخاری ج۲ ص ۹۲۳ والجامع الترمذی ج۲ ص ۹۹)

انس رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے سامنے سے گزرے اور بچوں کو سلام کیا۔ (بہارشریعت ۱۶/۸۷)

۲۱۴۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِیْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ . (الجامع الصحيح لمسلم ج۲ ص ۲۱۴ باب النهی عن الابتداء اهل الكتاب بالسلام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود ونصاریٰ کو ابتدائے سلام نہ کرو اور جب تم ان سے راستہ میں ملو تو ان کو تنگ راستہ کی طرف مضطر کرو۔ (بہارشریعت ۱۶/۸۷)

۲۱۴۶ : عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صلى الله عليه وسلم مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ . هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹ باب ماجاء فی السلام علی مجلس فيه المسلمون وغيرهم والجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۹۲۴ باب التسليم فی مجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين وجامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹)

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس پر گزرے جس میں مسلمان اور مشرکین بت پرست اور یہود سب ہی تھے حضور نے سلام کیا یعنی مسلمانوں کی نیت سے۔ (بہارشریعت ۱۶/۸۷)

۲۱۴۷ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ : وَعَلَيْكَ .

(الجامع الصحيح لمسلم ج۲ ص ۲۱۳ والجامع الصحيح للبخاری ج۲ ص ۹۲۵)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو یہود سلام کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں السام علیک تو تم اس کے جواب میں وعلیک کہو یعنی وعلیک السلام نہ

کہو۔ سام کے معنی موت ہیں وہ لوگ حقیقتاً سلام نہیں کرتے بلکہ مسلم کے حق موت کی دعا کرتے ہیں اسی کی مثل انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل کتاب سلام کریں تو ان کے جواب میں وعلیکم کہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۷)

۲۱٤۸ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ : فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا : وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ. (والجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ۹۲۰ باب بدء السلام والجامع الصحیح لمسلم ج۲ ص ۲۱۳)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے بچو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں راستہ میں بیٹھنے سے چارہ نہیں ہم وہاں آپس میں بات چیت کرتے ہیں فرمایا جب تم نہیں مانتے تو بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کی راستہ کا کیا حق ہے؟ فرمایا کہ نیچی نظر رکھنا اور اذیت کو دور کرنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا اور دوسری روایت میں ہے اور راستہ بتانا ایک اور روایت میں ہے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننا اور بھولے ہوئے کو ہدایت دینا۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۷)

۲۱٤۹ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا خَیْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ ھَدَی السَّبِیْلَ وَرَدَّ التَّحِیَّۃَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَی الْحَمُوْلَۃِ . رواہ فی شرح السنۃ . (مشکوۃ المصابیح ۳۹۹ باب السلام)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے میں بھلائی نہیں ہے مگر اس کے لیے جو راستہ بتائے اور سلام کا جواب دے اور نیچی نظر رکھے اور بوجھ لادنے پر مدد کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۸)

۲۱۵۰ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم : ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم : عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ

اللہ وبرکاتہ فقال النبی ﷺ ثلاثون ۔ (الجامع للترمذی ج۲ ص۹۸)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور السلام علیکم کہا حضور نے اسے جواب دیا وہ بیٹھ گیا حضور نے ارشاد فرمایا اس کے لیے دس یعنی دس نیکیاں ہیں پھر دوسرا آیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا حضور نے جواب دیا وہ بیٹھ گیا ارشاد فرمایا اس کے لیے بیس پھر تیسرا شخص اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اس کو جواب دیا وہ بیٹھ گیا حضور نے فرمایا اس کے لیے تیس۔

۲۱۵۱: عن معاذ بن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ وزاد ثم اتی اخر فقال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ فقال اربعون وقال ھکذا تکون الفضائل ۔

معاذ بن انس کی روایت میں ہے کہ پھر ایک شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ حضور نے فرمایا اس کے لیے چالیس اور فضائل اسی طرح ہوتے ہیں یعنی جتنا کام زیادہ ہوگا ثواب بھی بڑھتا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۸)

۲۱۵۲: عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہٖ ان رسول اللہ ﷺ قال لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاریٰ فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاریٰ الاشارۃ بالاکف ۔

(جامع الترمذی ج۲ ص۹۹ باب ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید فی السلام)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے غیر کے ساتھ تشبہ کرے وہ ہم میں سے نہیں یہود ونصاریٰ کے ساتھ تشبہ نہ کرو یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاریٰ کا ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۸)

۲۱۵۳: عن ابی جری الھجیمی قال: اتیت رسول اللہ ﷺ فقلت: علیک السلام یا رسول اللہ! قال: لا تقل علیک السلام فان علیک السلام تحیۃ الموتیٰ ۔ (السنن لابی داؤد ج۲ ص۷۰۷ باب کراھیۃ ان یقول علیک السلام)

ابوجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کہا علیک السلام یا رسول اللہ میں نے دوم مرتبہ کہا حضور نے فرمایا علیک السلام نہ کہو علیک السلام مردہ کی تحیت ہے السلام علیک کہا کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۸)

مصافحہ ومعانقہ کا بیان

احادیث

٢١٥٤: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيُصَافِحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا. وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ اِذَا التقى المسلمان فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غَفَرَ لَهُمَا. (جامع الترمذی ج ٢ ص ١٠٢ باب ماجاء فی المصافحة والسنن لابی داؤد، مشکوة المصابیح ص ٤٠١ ج ٢ ص ٧٠٨)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ١٦/٩٣)

٢١٥٥: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّهَا صَلَّاهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ. رواه البیهقی فی شعب الایمان. (مشکوة المصابیح ص ٤٠٣ باب فضائل القرآن الفصل الثالث)

شعب الایمان میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دوپہر سے پہلے چار رکعتیں (نماز چاشت) پڑھے تو گویا اس نے شب قدر میں پڑھیں اور مسلمان مصافحہ کریں تو کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا مگر جھڑ جائے گا۔ (بہار شریعت ١٦/٩٤)

٢١٥٦: عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نَعَمْ. (صحیح البخاری ج ٢ ص ٩٢٦ باب المصافحة والجامع الترمذی ج ٢ ص ١٠٢)

قتادہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مصافحہ کا دستور تھا کہا ہاں۔ (بہار شریعت ١٦/٩٤)

۲۱۵۷ : عَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : تَصَافَحُوْا مَعًا یَذْهَبَ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ . رواه مالک مرسلا . (مشکوة المصابیح ص ۴۰۳ باب القیام الفصل الثالث والترغیب والترهیب ج۳ص ۴۳۴)

عطا خراسانی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں مصافحہ کرو دل کی کپٹ جاتی رہے گی اور باہم ہدیہ کیا کرو، محبت پیدا ہوگی اور عداوت نکل جائے گی۔

(بہار شریعت ۹۴/۱۶)

۲۱۵۸ : عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمِیْنَ اِلْتَقَیَا، فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا بِیَدِ صَاحِبِهٖ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَحْضُرَ دُعَاءَهُمَا وَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اَیْدِیْهِمَا حَتّٰی یَغْفِرَ لَهُمَا وَمَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَایُرِیْدُوْنَ بِذٰلِکَ اِلَّا وَجْهَهٗ اِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرٌ لَّکُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَیِّئَاتُکُمْ حَسَنَاتٍ . رواه احمد .

(الترغیب والترهیب ج۴۳۲/۳ باب اذا التقی المسلمان فتصافحا، والترغیب والترهیب ج۴۰۳/۲ باب اهل الکرم اهل مجالس الذکر)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں نے ملاقات کی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (مصافحہ کیا) تو اللہ تعالٰی کے ذمہ میں یہ حق ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کردے اور ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں گے کہ اُن کی مغفرت ہو جائے گی اور جو لوگ جمع ہو کر اللہ تعالٰی کا ذکر کرتے ہیں اور سوائے رضائے الٰہی کے ان کا کوئی مقصد نہیں ہے تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہوگئی تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔ (بہار شریعت ۹۴/۱۶)

۲۱۵۹ : وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا لَقِیَ اَخَاهُ فَاَخَذَ بِیَدِهٖ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوْبُهُمَا کَمَا یَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْیَابِسَةِ فِیْ یَوْمِ رِیْحٍ عَاصِفٍ . وَ غُفِرَ لَهُمَا وَلَوْ کَانَتْ ذُنُوْبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .

(الترغیب والترهیب ج۴۳۴،۴۳۳/۳ فی المصافحة ترهیب من الاشارة فی السلام)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے۔ تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (بہار شریعت ۹۴/۱۶)

۲۱۶۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَافَحَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَيْسَ فِيْ صَدْرِ اَحَدِهِمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ اِحْنَةٌ لَمْ تَتَفَرَّقْ اَيْدِيْهِمَا حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمَا مَامَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهِمَا وَمَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ نَظْرَةً لَيْسَ فِيْ قَلْبِهٖ عَلَيْهِ اِحْنَةٌ لَمْ يَرْفَعْ طَرْفَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا مَضٰى مِنْ ذَنْبِهٖ . رواه ابن عساكر (جامع الاحاديث الكبير للامام السيوطي ج۷/۲٤٦ حديث ۲۲۲۰۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے بھائی سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی طرف نظر محبت سے دیکھے اس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۹۴/۱۶)

۲۱۶۱: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَنْ يَضَعَ اَحَدُكُمْ يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَوْ قَالَ : عَلٰى يَدِهٖ فَيَسْاَلُهٗ كَيْفَ هُوَ؟ وَتَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ . (الجامع للترمذى ج۲ ص۱۰۲ باب ماجاء فى المصافحة)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے؟ اور پوری تحیت یہ ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ۹۴/۱۶)

۲۱۶۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ اَوْ صَدِيْقَهٗ اَيَنْحَنِيْ لَهٗ قَالَ : لَا . قَالَ : فَيَلْتَزِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ قَالَ : قَالَا . قَالَ : فَيَاخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهٗ ؟ قَالَ نَعَمْ: هذا حديث حسن (جامع الترمذى ۱۰۲/۲ باب ماجاء فى المصافحة)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے لیے جھک جائے؟ فرمایا نہیں اس نے کہا تو اس سے چپٹ جائے بوسہ لے؟ فرمایا نہیں، اس نے کہا تو کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے؟ فرمایا ہاں۔ (بہار شریعت ١٦/٩٥)

٢١٦٣: عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ بُشَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ اَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یُصَافِحُكُمْ اِذَا لَقِیْتُمُوْهُ؟ قَالَ: مَا لَقِیْتُهُ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَلَمْ اَكُنْ فِیْ اَهْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَیْتُهُ وَهُوَ عَلٰی سَرِیْرٍ فَالْتَزَمَنِیْ فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ٤٠٢ باب المعانقة الفصل الثانی)

روایت ہے کہ ایک شخص نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا تم لوگ جب حضور سے ملتے تھے تو حضور تم سے مصافحہ کرتے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے جب کبھی ملاقات کی حضور نے مصافحہ کیا، ایک دن حضور نے آدمی بھیجا میں گھر پر موجود نہ تھا جب آیا تو مجھے مطلع کیا گیا میں حاضر ہوا اس وقت حضور تخت پر تھے مجھے چپٹا لیا تو یہ خوب ہی اچھا تھا۔ خوب اچھا۔ (بہار شریعت ١٦/٩٥)

٢١٦٤: عَنْ یَعْلٰی قَالَ: اِنَّ حَسَنًا وَّحُسَیْنًا اِسْتَبَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَمَّهُمَا اِلَیْهِ وَقَالَ: اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ. (مشکوۃ المصابیح ص ٤٠٢، ٤٠٣ باب المعانقة الفصل الثالث)

یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے حضور نے انہیں چپٹا لیا اور فرمایا اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ١٦/٩٥)

٢١٦٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰی اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ یَعْنِیْ حَسَنًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهُ. متفق علیه

(مشکوۃ المصابیح ص ٥٦٨، ٥٦٩ باب مناقب اهل البیت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گیا حضور نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دریافت کیا کہ وہ یہاں ہیں تھوڑی دیر کے بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور نے انہیں گلے لگایا اور وہ بھی چپٹ گئے پھر فرمایا اے اللہ میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ اور اسے محبوب بنا جو اسے محبوب رکھے۔ (بہار شریعت ۹۵/۱۶)

۲۱۶۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللّٰهِ مَارَاَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَبَعْدُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ. (الجامع الترمذی ج۲ ص ۱۰۲ باب ماجاو فی المصافحة)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مدینہ میں آئے حضور میرے مکان میں تشریف فرماتھے انہوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا حضور کپڑا گھسیٹتے ہوئے برہنہ (یعنی بغیر چادر اوڑھے ہوئے) چل دیئے واللہ میں نے کبھی اس کے پہلے حضور کو برہنہ (یعنی بغیر چادر اوڑھے) کسی کے پاس جاتے نہیں دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی اس طرح دیکھا حضور نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ (بہار شریعت ۹۵/۱۶)

۲۱۶۷: عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ : بَيْنَمَا هُوَيُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مَزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ خَاصِرَتِهِ بِعُوْدٍ فَقَالَ اصْبُرْنِيْ قَالَ اِصْطَبِرْ قَالَ : اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيْصِهٖ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ : اِنَّمَا اَرَدْتُّ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۷۰۹ باب فی قبلة الجسد)

اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص جن کی طبیعت میں مزاح تھا وہ باتیں کر رہے تھے اور لوگوں کو ہنسا رہے تھے نبی کریم ﷺ نے ایک لکڑی سے ان کی کمر میں کونچا دیا انہوں نے حضور سے عرض کی مجھے اس کا بدلہ دیجئے حضور نے فرمایا بدلہ لے لو تو انہوں نے کہا حضور قمیص پہنے ہوئے ہیں میرے بدن پر قمیص نہیں ہے حضور نے قمیص ہٹادی وہ چپٹ گئے اور پہلو کو بوسہ دیا اور یہ کہا کہ میرا مقصد یہی تھا بدلہ لینا مقصود نہ تھا۔ (بہار شریعت ۹۵/۱۶)

۲۱۶۸: عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقّٰى جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ

مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ. (السنن لابی داؤد ج۲ ص ۷۰۹ باب فی قبلة ما بین العینین)

عامر شعبی سے مرسلا روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۶)

۲۱۶۹: عَنْ اُمِّ اَبَانِ بِنْتِ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ جَدِّھَا زَارِعٍ وَکَانَ فِیْ وَفْدِ عَبْدِالْقَیْسِ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ یَدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۹ باب قبلة الرجل)

زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلۂ عبدالقیس کا وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا یہ بھی اس وفد میں تھے یہ کہتے تھے ہیں جب ہم مدینہ میں پہنچے اپنی منزلوں سے جلدی جلدی حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضور کے دست مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دیتے۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۶)

۲۱۷۰: اِنَّ فَاطِمَةَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَھَا کَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیْہِ قَامَ اِلَیْھَا فَاَخَذَ بِیَدِھَا فَقَبَّلَھَا وَاَجْلَسَھَا فِیْ مَجْلِسِہٖ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْھَا قَامَتْ اِلَیْہِ فَاَخَذَتْ بِیَدِہٖ فَقَبَّلَتْہُ وَاَجْلَسَتْہُ فِیْ مَجْلِسِھَا. (السنن لابی داؤد ج۲ ص۷۰۸ باب القیام)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور ان کی طرف کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو بوسہ دیتے پھر اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور حضور کا ہاتھ پکڑ لیتیں اور بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۶)

۲۱۷۱: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَاِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُہٗ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَھَا حُمّٰی فَاَتَاھَا اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ: کَیْفَ اَنْتِ؟ یَا بُنَیَّةُ! وَقَبَّلَ خَدَّھَا. رواہ ابوداؤد (مشکوة المصابیح ۴۰۲ باب المعانقة الفصل الثانی)

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع شروع مدینہ آئے تھے میں ان کے ساتھ ان کے یہاں گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخار

میں لیٹی ہوئی تھیں حضرت ابوبکر ان کے پاس گئے اور پوچھا بیٹی کیسی ہو؟ اور ان کے رخسار پر بوسہ لیا۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۶)

۲۱۷۲: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ: اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهٗ: لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ: لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِفُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيٍّ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِّيَقْتُلُوْهُ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تَوَلَّوُا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةُ الْيَهُوْدِ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ: وَقَالُوْا: نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ: فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَ: قَالُوْا: اَنَّ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ.

(جامع الترمذی ج۲/۲ ۱۰ باب ماجاء فی قبلة الید والرجل)

صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سوال کیا کہ کھلی ہوئی نشانیاں کیا ہیں؟ حضور نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو اور جو جرم سے بری ہو اسے بادشاہ کے پاس قتل کے لیے نہ لے جاؤ اور جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور عفیفہ پر زنا کی تہمت نہ دھرو اور لڑائی کے دن منہ پھیر کر نہ بھاگو اور خاص تم یہودی ہفتہ کے متعلق حد سے تجاوز نہ کرو جب حضور نے یہ فرمایا تو انہوں نے حضور کے ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۶)

۲۱۷۳: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ: فَدَنَوْنَا يَعْنِيْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهٗ. (السنن لابی داؤد ج۲ ص۷۰۹ باب فی قبلة الید.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم حضور کے قریب گئے اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۶)

۲۱۷۴: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ اَرْسَلَ

اِلَیہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ اِلٰی خَیْرِکُمْ فَجَاءَ حَتّٰی قَعَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ. (السنن لابی داؤد ج۲ ص۷۰۸ باب فی القیام)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب بنی قریظہ اپنے قلعہ سے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر اترے حضور نے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آدمی بھیجا اور وہاں سے قریب میں تھے جب مسجد کے قریب آگئے حضور نے انصار سے فرمایا اپنے سردار کے پاس اٹھ کر جاؤ۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۷، ۹۶۰)

۲۱۷۵: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَجْلِسُ مَعَنَا فِی الْمَسْجِدِ یُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاہُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُیُوْتِ اَزْوَاجِہٖ.

(مشکوۃ المصابیح ص۴۰۳ باب القیام الفصل الثالث)

شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھ کر ہم سے باتیں کرتے جب حضور کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہوجاتے اور اتنی دیر کھڑے رہتے کہ حضور کو دیکھ لیتے کہ بعض ازواج مطہرات کے مکان میں تشریف لے گئے۔

(بہار شریعت ۱۶/۹۷)

۲۱۷۶: عَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ. رواہ الترمذی وابوداؤد.

(مشکوۃ المصابیح ص۴۰۳ باب القیام الفصل الثانی)

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی یہ خوشی ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لیے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۷)

۲۱۷۷: عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُتَّکِئًا عَلٰی عَصًا فَقُمْنَا لَہٗ فَقَالَ: لَا تَقُوْمُوْا کَمَا یَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُھَا بَعْضًا. رواہ ابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح ۴۰۳ باب القیام الفصل الثانی)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصا پر ٹیک لگا کر باہر تشریف لائے ہم حضور کے لیے کھڑے ہوگئے ارشاد فرمایا اس طرح نہ کھڑے ہوا کرو جیسے عجمی کھڑے ہوا کرتے ہیں کہ ان میں کا بعض بعض دوسرے کی تعظیم کیا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۷)

چھینک اور جماہی کا بیان

احادیث

۲۱۷۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰی کُلِّ مَنْ سَمِعَهُ اَنْ یَّقُوْلَ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُوْلُ هَاهُ هَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ یَضْحَکُ مِنْهُ.

(جامع الترمذی ج۲ ص ۱۰۴ باب ماجاء ان الله یحب العطاس ویکره التثاؤب)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند ہے جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر یہ حق ہے کہ یرحمک اللہ کہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے جب کسی کو جماہی آئے تو جہانتک ہو سکے اسے دفع کرے کیونکہ جب جماہی لیتا ہے شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے کیونکہ یہ کسل اور غفلت کی دلیل ہے ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے (اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ جب وہ ''ہا'' کہتا ہے شیطان ہنستا ہے)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰۰)

۲۱۷۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْیَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ : یَرْحَمُکَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ : یَرْحَمُکَ اللّٰهُ فَلْیَقُلْ : یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ بَالَکُمْ شَانَکُمْ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ۹۱۹ باب اذا عطس کیف یشمت)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یرحمک اللہ کہے جب یہ یرحمک اللہ کہہ لے تو چھینکنے والا اس کے جواب میں یہ کہے یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰۰)

۲۱۸۰ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلْيُقُلْ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ : هُوَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ . رواه الطبرانی (کنزالعمال ج۵ ص۳۸ باب العطاس حدیث ۸۸٤)

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب چھینک آئے تو یہ کہے الحمد علیٰ کل حال اور جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ اور وہ (چھینکنے والا) کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم. (بہارشریعت ۱۶/۱۰۱)

۲۱۸۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم :اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاِذَا قَالَ : رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ . (کنزالعمال ۵/۳۸ کتاب الصحبة باب العطاس حدیث ۸۸۵)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو فرشتے کہتے ہیں رب العالمین اور اگر وہ رب العالمین کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں رحمک اللہ۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۰۱)

۲۱۸۲ : عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : وَاَنَا اَقُوْلُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَّمَنَا اَنْ نَقُوْلَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ.

(جامع الترمذی ۲/۱۰۳ باب ما یقول العاطس اذا عطس)

نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس چھینک آئی اس نے کہا الحمدللہ والسلام علیٰ رسول اللہ ابن عمر نے فرمایا یہ تو میں بھی کہتا ہوں کہ الحمدللہ والسلام علیٰ رسول اللہ مگر اس کے کہنے کی یہ جگہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اس موقع پر الحمدللہ علیٰ کل حال کہیں۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۰۱)

۲۱۸۳ : عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِیْ سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ : عَلَيْكَ وَعَلٰی اُمِّكَ فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ فَقَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

فَقَالَ: اَلسَّلامُ عَلَيْكُم فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : عَلَيْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُم فَلْيَقُلِ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَّرُدُّ عَلَيْهِ : يَرْحَمُکَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ : يَغْفِرُ اللّٰهُ لِی وَلَكُمْ. (جامع الترمذی ۱۰۳/۲ باب ماجاو فی کیف یشمت العاطس)

بلال بن یساف سے روایت ہے کہتے ہیں ہم سالم بن عبید کے پاس تھے ایک شخص کو چھینک آئی اس نے کہا السلام علیکم سالم نے کہا وعلیک وعلیٰ امک اسے اس کا رنج ہوا کہ مجھے ایسا جواب کیوں دیا (ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس نے کہا میری ماں کا آپ نے ذکر نہ کیا ہوتا نہ اچھا نہ برا تو اچھا ہوتا) سالم نے کہا میں نے کہا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی اس نے کہا السلام علیکم حضور نے فرمایا وعلیک وعلیٰ امک جب کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد للہ رب العالمین اور جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ اور وہ کہے يَغْفِرُ اللّٰهُ لِی وَلَكُمْ۔ (بہار شریعت ۱۰۱/۱۶)

۲۱۸۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ : الَّذِی لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّکَ لَمْ تَحْمَدْهُ . هذا حديث حسن صحيح.

(جامع الترمذی ۱۰۳/۲ باب ماجاء کیف یشمت العاطس)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخصوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہیں دیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضور نے اس کو جواب دیا اور مجھے نہیں دیا ارشاد فرمایا اس نے الحمد للہ کہا اور تو نے نہیں کہا۔

(بہار شریعت ۱۰۱/۱۶)

۲۱۸۵: عَنْ اَبِی مُوْسٰی قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ وَاِنْ لَمْ يَحْمِدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ .

(مشکوۃ المصابیح ج۲ ص ۴۰۵ باب العطاس)

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اسے جواب دو اور الحمد للہ نہ کہے تو اسے

جواب مت دو۔ (بہار شریعت ج۱۶ ص ۱۰۱، ۱۰۲)

۲۱۸۶: عَنْ عِكْرَمَةَ بْنَ عَمَّارٍ عَنْ اَيَاسِ بْنِ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۶۸۷ باب کم یشمت العاطس و الجامع الترمذی ج۲ ص ۱۰۳)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی حضور اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہا پھر دوبارہ چھینک آئی حضور اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہا پھر دوبارہ چھینک آئی تو حضور نے فرمایا اسے زکام ہوگیا ہے (اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ تیسری مرتبہ چھینک آئی تب حضور نے ایسا فرمایا یعنی جب بار بار چھینک آئے تو جواب کی حاجت نہیں)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰۲)

۲۱۸۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهُ بِيَدِهٖ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ . هذا حديث حسن صحيح .

(جامع الترمذی ۲/۱۰۳ باب ماجاء فی خفض الصوت وتخمیر الوجه عند العطاس)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو چھینک آئی تو منھ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھپا لیتے اور آواز کو پست کرتے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب کسی کو جماہی آئے تو منھ پر ہاتھ رکھ لے کیوں کہ شیطان منھ میں گھس جاتا ہے۔

۲۱۸۸: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال : اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ.

(الجامع الصحیح لمسلم ج۲ ص ۴۱۳ باب تشمیت العاطس و کراهیة التثاوب)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوسعید عن ابیہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو چھینک آ جائے تو اپنے ہاتھ سے روکے اس لیے کہ شیطان منھ میں داخل ہوجاتا ہے۔

۲۱۸۹: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَصْدَقُ الْحَدِيْثِ مَا

عُطِسَ عِنْدَهُ ۔ (کنز العمال ۵/۳۸ باب العطاس حدیث ۸۸۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سچی بات وہ ہے کہ اس وقت چھینک آجائے۔

۲۱۹۰: رَوَی الْحَکِیْمُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ حَدَّثَ بِحَدِیْثٍ فَعَطَسَ عِنْدَہٗ فَھُوَ حَقٌّ ۔ (کنز العمال ۵/۳۸ باب العطاس حدیث ۸۸۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جب کوئی شخص کوئی بات کرے اور اسے چھینک آجائے تو وہ حق ہے۔

۲۱۹۱: روی ابو نعیم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلْعُطَاسُ عِنْدَ الدُّعَاءِ شَاھِدُ صِدْقٍ ۔ (کنز العمال ج۵/۳۸)

۲۱۹۲: عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَّ وَاثِلَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَجَشَّاَ اَحَدُکُمْ اَوْ عَطَسَ فَلَا یَرْفَعْ بِھِمَا الصَّوْتَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یُحِبُّ اَنْ یُّرْفَعَ بِھِمَا الصَّوْتُ ۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان، (کنز العمال ج۵ ص۳۹ باب العطاس والتشمیت حدیث ۸۹۶)

حضرت عبادہ و شداد بن اوس اور واثلہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔ (بہار شریعت ج۱۶/۱۰۲)

قرآن مجید پڑھنے کا بیان

احادیث

۲۱۹۳: عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَیْرُکُم مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

(صحیح البخاری ۷۵۲/۲ باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمه)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۱۶)

۲۱۹۴: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَغْدُوَ کُلَّ یَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ وَالْعُقَیْقِ فَیَاتِیَ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِکَ قَالَ: اَفَلَا یَغْدُوْ اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیُعَلِّمُ اَوْیَقْرَأُ اٰیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ خَیْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَیْنِ وَثَلَاثٌ خَیْرٌ لَهُ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَیْرٌ لَهُ مِنْ اَرْبَعٍ وَ مِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ. رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص۱۸۳ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں کوئی شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ بطحان یا عقیق میں صبح کو جائے اور وہاں سے دو اونٹنیاں کوہان والی لائے اس طرح کہ گناہ اور قطع رحم نہ ہو (یعنی جائز طور پر) ہم نے عرض کی کہ یہ بات ہم سب کو پسند ہے فرمایا پھر کیوں نہیں صبح کو مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیتوں کو سیکھتا؟ کہ یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین تین سے بہتر اور چار چار سے بہتر وعلیٰ ھذا القیاس۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۱۶)

۲۱۹۵: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَعْمَلُ بِهِ کَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَرِیْحُهَا طَیِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَعْمَلُ بِهِ کَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَلَا رِیْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ

كَالرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ اَوْخَبِيْثٌ وَرِيْحُهَا مُرٌّ. (صحيح البخارى ٧٥٧/٢)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے کہ خوشبو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی اچھا ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا وہ کھجور کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو نہیں مگر مزہ شیریں ہے اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا ہے وہ اندرائن کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ کڑوا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے وہ پھول کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو ہے مگر مزہ کڑوا۔ (بہارشریعت ١٠٩/١٦)

٢١٩٦: عَنْ عُمَرَ قَالَ: اِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ. (الصحيح لمسلم ج١ ص ٢٧٢ باب فضل من يقوم بالقرآن)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے بہت لوگوں کو بلند کرتا ہے اور بہتوں کو پست کرتا ہے۔ (بہارشریعت ١٠٩/١٦)

٢١٩٧: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِىْ: يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِىْ يَقْرَأُهُ قَالَ هِشَامٌ: وَهُوَ شَدِيْدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌ لَهُ اَجْرَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

(جامع الترمذى ص٢ ج١١٨ باب فى فضل قارى القرآن)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قرآن پڑھتا ہے ماہر ہے وہ کراماً کاتبین کے ساتھ ہے اور جو شخص رک رک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کے لیے دو اجر ہیں۔ (بہارشریعت ١٠٩/١٦)

٢١٩٨: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: ثَلٰثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْآنُ يُحَاجُّ لِلْعِبَادِ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِىْ اَلَامَنْ وَصَلَنِىْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِىْ قَطَعَهُ اللّٰهُ. رواه فى شرح السنة.

(مشكوة المصابيح ص١٨٦ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی ایک قرآن کہ یہ بندوں کے لیے جھگڑا کرے اس کے لیے ظاہر و باطن ہے اور امانت اور رشتہ پکارے گا کہ جس نے مجھے ملایا اسے اللہ ملائے گا اور جس نے مجھے کاٹا اللہ اسے کاٹے گا۔ (بہار شریعت ۱۰۹/۱۶)

۲۱۹۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا . رواه احمد والترمذی وابوداؤد ونسائی .(مشکوۃ المصابیح ص۱۸٦ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ اور ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا تیری منزل آخر آیت جو تو پڑھے گا وہاں ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۹/۱۶)

۲۲۰۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْئٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ . رواه الترمذی والدارمی وقال الترمذی : هذا حديث صحيح . (مشکوۃ المصابیح ص۱۸٦ الفصل الاول باب فضل تلاوۃ القرآن)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے جوف میں کچھ قرآن نہیں ہے وہ ویرانے مکان کی مثل ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۹/۱۶)

۲۲۰۱: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ . هذا حديث حسن غريب.

(جامع الترمذی ج۲/۱۲۰)

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کو قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا اسے میں اس سے بہتر دونگا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ویسی ہے جیسی اللہ کی فضیلت اس کے مخلوق پر ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۰/۱۶)

۲۲۰۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ: الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

(جامع الترمذی ج۲ص۱۱۹ باب ماجاء فی من قرأ حرما من القرآن ما له من الاجر)

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی میں نہیں کہتا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام دوسرا حرف میم تیسرا حرف۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۰)

۲۲۰۳: عَنْ مُعَاذِنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا . رواه احمد وابوداؤد

(مشکوة المصابیح ص۱۸۶ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے اچھی ہے اگر وہ تمہارے گھروں میں ہوتا تو اب خود اس عمل کرنے کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۰)

۲۲۰۴: عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَ مَرَّةً فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ.

(جامع الترمذی ج۱۱۸/۲ باب ماجاء فی فضل قاری القرآن)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کرلیا اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا اس کے گھر والوں میں سے دس شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۰)

۲۲۰۵ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُ وْهُ فَاِنَّ مِثْلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهٖ كَمِثْلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَمِثْلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمِثْلِ جِرَابٍ اُوْكِیَ عَلٰی مِسْكٍ .

(جامع الترمذی ج۲/۱۱۱ باب ماجاء فی سورة البقرة وآیة الکرسی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن سیکھو اور پڑھو کہ جس نے قرآن سیکھا اور پڑھا اور اس کے ساتھ قیام کیا اس کی مثال یہ ہے جیسے مشک سے تھیلی بھری ہوئی ہے جس کی خوشبو ہر جگہ پھیلی ہوئے ہے اور جس نے سیکھا اور سو گیا یعنی قیام اللیل نہیں کیا اس کی مثال وہ تھیلی ہے جس میں مشک بھری ہوئی ہے اور اس کا منھ باندھ دیا گیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۰)

۲۲۰۶ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا جِلاؤُهَا ؟ قَالَ : كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ. روی البیهقی الاحادیث الاربعة فی شعب الایمان .

(مشکوة المصابیح۱۸۹ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دلوں میں بھی زنگ لگ جاتی ہے جس طرح لوہے میں پانی لگنے سے زنگ لگ جاتی ہے عرض کی یا رسول اللہ اس کی جلا کس چیز سے ہوگی؟ فرمایا کثرت سے موت کو یاد کرنے اور تلاوت قرآن سے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۱۰،۱۱۱)

۲۲۰۷ : عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوة المصابیح ص ۱۹۰ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل کو الفت اور لگاؤ ہو اور جب دل اچاٹ ہو جائے کھڑے ہو جاؤ یعنی تلاوت بند کر دو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۱)

٢٢٠٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْئٍ مَا اَذِنَ لِلنَّبِیِّ اَنْ یَّتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ. (صحیح البخاری ج٢ ص ٧٥١ باب الوصاة بکتاب الله)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کو جتنی توجہ اس نبی کی طرف ہے جو خوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہے کسی کی طرف اتنی توجہ نہیں۔

(بہار شریعت ١٦/١١١)

٢٢٠٩: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ. رواه البخاری

(کنزالعمال ج١ ص ١٥٠ باب فضائل القرآن حدیث ٢٧٧٥)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو تغنّی یعنی خوشی آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہار شریعت ١٦/١١١)

٢٢١٠: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ. رواه ابوداؤد ورواه النسائی، وابن ماجة.

(الترغیب والترهیب ج٢ ص ٣٦٣ الترغیب فی تعاهد القرآن وتحسین الصوت به)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو (اور داری کی روایت ہے کہ اپنی آوازوں سے قرآن کو خوبصورت کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے)۔ (بہار شریعت ١٦/١١١)

٢٢١١: عَنْ عُبَیْدَةَ الْمُلَیْکِیِّ وَکَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ! لَا تَتَّسِدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَافْشُوْهُ وَتُغَنُّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا. رواه البیهقی فی شعب الایمان. (مشکوة المصابیح ص ١٩٢ باب فضائل القرآن الفصل الثالث)

عبیدہ ملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے قرآن والو قرآن کو تکیہ نہ بناؤ یعنی سستی اور تغافل نہ برتو اور رات اور دن میں اس کی تلاوت کرو جیسا تلاوت کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور تغنی کرو یعنی اچھی آواز سے پڑھو اس کا معاوضہ نہ لو

اور جو کچھ اس میں ہے اسے فورا کرو تا کہ تم کو فلاح ملے اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔ (جو آخرت میں ملنے والا ہے) (بہار شریعت ۱۶/۱۱۱)

۲۲۱۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ: اقْرَؤُا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَوَّمُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ. رواه البيهقى فى شعب الايمان.

(مشكوة المصابيح ص ۱۹۱ باب فضائل القرآن الفصل الثالث)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ اعرابی اور عجمی بھی تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ قرآن پڑھو تم سب اچھے ہو بعد میں قومیں آئیں گے جو قرآن کو اس طرح سیدھا کریں گی جیسا تیر سیدھا ہوتا ہے اس کا بدلہ جلدی لینا چاہیں گے دیر میں نہیں لینا چاہیں گے یعنی دنیا میں بدلہ لینا چاہیں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۱)

۲۲۱۳: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْئُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ. رواه البيهقى فى شعب الايمان.

(مشكوة المصابيح ص ۱۹۱ باب فضائل القرآن الفصل الثانى)

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لحن اور آواز سے پڑھو اہل عشق اور یہود و نصاریٰ کے لحن سے بچو یعنی قواعد موسیقی کے مطابق گانے سے بچو اور میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھے گی جیسے گانے اور نوحہ میں ترجیع ہوتی ہے قرآن ان کے گلوں سے تجاوز نہیں کرے گا ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہیں اور ان کے بھی جن کو ان کی یہ بات پسند ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۲)

۲۲۱۴: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى: قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّىْ فَدَعَانِىَ النَّبِىُّ ﷺ فَلَمْ اُجِبْهُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّىْ كُنْتُ اُصَلِّىْ قَالَ: اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ

وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ : اَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّكَ قُلْتَ: لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ. (صحيح البخاری ص۷٤٩ باب تاليف القرآن)

ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم ﷺ نے مجھے بلایا میں نے جواب نہیں دیا (جب نماز سے فارغ ہوا) حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا ارشاد فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے "استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم" اللہ ورسول کے پاس حاضر ہو جاؤ جب وہ تمہیں بلائیں پھر فرمایا مسجد سے باہر جانے سے پہلے قرآن میں جو سب سے بڑی سورت ہے وہ بتادوں گا اور حضور نے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب نکلنے کا ارادہ ہوا میں نے عرض کی حضور نے یہ فرمایا تھا کہ مسجد سے باہر جانے کے پہلے قرآن کی سب سے بڑی سورت کی تعلیم کروں گا فرمایا کہ۔ الحمد للہ رب العالمین وہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے ملا۔ (بہار شریعت ١١٢)

٢٢١٥ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ : فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُعْطِيْتُهُ. هذا حديث حسن صحيح .

(جامع الترمذی ج۱۱۵/۲ باب ماجاء فی فضل فاتحة الكتاب)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ نماز تم کس طرح پڑھتے ہو انہوں نے ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ کو پڑھا حضور نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہ اس کی مثل توریت میں کوئی سورت اتاری گئی نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ قرآن میں وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے ملا۔

(بہار شریعت ١١٢/١٦)

٢٢١٦ : عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فِيْ

فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ رواه الدارمی و البیهقی فی شعب الایمان.

(مشکوة المصابیح ص ۱۸۹ باب فضائل القرآن)

سورۂ فاتحہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ (دارمی، بیہقی)

٢٢١٧ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : بَيْنَمَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَاسَهُ فَقَالَ : هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ : هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ : اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ . رواه مسلم (مشکوة المصابیح ص ۱۸۵ الفصل الاول)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں جبرئیل علیہ السلام حضور کی خدمت میں حاضر تھے اوپر سے ایک آواز آئی انہوں نے سر اٹھایا اور کہا کہ آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھولا گیا آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا ایک فرشتہ اترا جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا تھا اس نے سلام کیا اور یہ کہا کہ حضور کو بشارت ہو کہ دو نور حضور کو دیئے گئے اور حضور سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے اور یہ دونور یہ ہیں (۱) سورہ فاتحہ (۲) اور سورہ بقرہ کا خاتمہ جو حرف آپ پڑھیں گے وہ دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۱۲/۱۶)

٢٢١٨ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيْهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ . هذا حديث حسن صحيح

(جامع الترمذی ۱۱۵/۲ باب ماجاء من سورة البقرة وآية الكرسی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو مقابر نہ بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۶)

٢٢١٩ : عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ يَاتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهِ اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَؤُا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا

يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ. رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ۱۸۴ باب فضائل القرآن الفصل الاول والترغيب والترهيب ج۲ ص ۳۶۹)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے شفیع ہوکر آئے گا وہ چمکدار سورتیں بقرہ وآل عمران کو پڑھو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا دوابر ہیں یا دو سائبان ہیں یا صف بستہ پرندوں کی دو جماعتیں وہ دونوں اپنے اصحاب کی طرف سے جھگڑا کریں گی یعنی ان کی شفاعت کریں گی سورۂ بقرہ کو پڑھو کہ اس کا لینا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہل باطل اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۶)

۲۲۲۰: عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَعَکَ اَعْظَمُ؟ قَالَ : قُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَعَکَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قَالَ: فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ لِیُهْنِکَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ (الصحیح لمسلم ۲۷۱/۱)

ابن بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوالمنذر (یہ ابی بن کعب کی کنیت ہے) تمہارے پاس قرآن کی سب سے بڑی آیت کونسی ہے میں نے کہا اللہ ورسول اعلم ہیں حضور نے فرمایا اے ابوالمنذر تمہیں معلوم ہے کہ قرآن کی کونسی آیت تمہارے پاس بڑی ہے میں نے عرض کی "اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم" (یعنی آیۃ الکرسی) حضور نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ابوالمنذر تم کو علم مبارک ہو۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۶)

۲۲۲۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکٰوةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ : وَاللّٰهِ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیْ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ قَالَ : فَخَلَّیْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یَا اَبَا هُرَیْرَةَ ! مَا فَعَلَ أَسِیْرُکَ الْبَارِحَةَ قَالَ : قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! شَکٰی حَاجَةً شَدِیْدَةً وَعِیَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ قَالَ : اَمَا اِنَّهٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ

فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَعْنِيْ، فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! شَكٰى حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ : اَمَا اَنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ اِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ : دَعْنِيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ : مَاهُوَ؟ قَالَ : اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبَكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا قَالَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! زَعَمَ اَنَّهُ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِيْ اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ مَاهِيَ ؟ قَالَ : لِيْ . اِذَا أَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَقَالَ لِيْ: لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبَكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوْا اَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمَا اَنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ ؟ مُذْ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ! قَالَ : لَا. قَالَ: ذٰلِكَ شَيْطَانٌ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج١ ص ٣١٠ باب الوکالة)

بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ رمضان یعنی صدقہ فطر کی حفاظت مجھے سپرد فرمائی تھی ایک آنے والا آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے پکڑ لیا اور یہ کہا کہ تجھے حضور کی خدمت میں پیش کروں گا کہنے لگا کہ میں محتاج عیالدار ہوں سخت حاجت مند ہوں میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی حضور نے فرمایا ابو ہریرہ تمہارا رات کا قیدی کیا ہوا میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس نے شدید حاجت اور عیال کی شکایت کی مجھے رحم آ گیا چھوڑ دیا ارشاد فرمایا وہ تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا میں نے سمجھ لیا وہ پھر آئے گا کیونکہ حضور

نے فرما دیا ہے میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور یہ کہا تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کروں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں عیالدار ہوں، اب نہیں آؤں گا مجھے رحم آ گیا اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو حضور نے فرمایا ابو ہریرہ تمہارا قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کی اس نے حاجت شدید اور عیالداری کی شکایت کی مجھے رحم آیا اسے چھوڑ دیا۔ حضور نے فرمایا وہ جھوٹ بولا اور پھر آئے گا میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے پکڑا اور کہا تجھے حضور کے پاس پیش کروں گا تین مرتبہ ہو چکا تو کہتا ہے نہیں آئے گا پھر آتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تم کو نفع دے گا۔ جب تم بچھونے پر جاؤ آیۃ الکرسی "اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم" آخر آیت تک پڑھو صبح تک اللہ کی طرف سے تم پر نگہبان ہوگا اور شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی حضور نے فرمایا تمہارے قیدی نے کیا کہا میں نے عرض کی اس نے کہا چند کلمات تم کو سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے نفع دے گا حضور نے فرمایا یہ بات اس نے سچ کہی اور وہ بڑا جھوٹا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون ہے؟ میں نے عرض کی نہیں حضور نے فرمایا وہ شیطان ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۳،۱۱۴)

۲۲۲۲: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ . (الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ۷۵۵ والجامع الصحیح لمسلم ج۲ ص ۲۷۱)

ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو شخص رات میں پڑھ لے وہ اس کے لیے کافی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۴)

۲۲۲۳: عَنِ النُّعْمٰنِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا الشَّیْطٰنُ. رواہ الترمذی والدارمی

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۷ کتاب فضائل القرآن)

اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھی اس

میں سے دو آیتیں جو سورۂ بقرہ کے ختم پر ہیں نازل فرمائیں جس گھر میں تین راتوں تک پڑھی جائیں شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔ (ترمذی و دارمی) (بہار شریعت ۱۱۴/۱۶)

٢٢٢٤: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِىْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ . رواه الدارمی مرسلا (مشکوة المصابیح ص ۱۸۹ کتاب فضائل القرآن)

سورہ بقرہ کے خاتمہ کی دو آیتیں اللہ تعالیٰ کے اس خزانے میں سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے اللہ نے مجھے یہ دو آیتیں دیں انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ وہ رحمت ہیں اور اللہ سے نزدیکی اور دعا ہیں۔ دارمی (بہار شریعت ۱۱۴/۱۶)

٢٢٢٥: عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ . (جامع الترمذی ج ۱۱۶/۲ باب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورة الکهف ومشکوة المصابیح ص ۱۸۷)

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں جو شخص یاد کرے وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (بہار شریعت ۱۱۴/۱۶، ۱۱۵)

٢٢٢٦: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ. رواه البیهقی فی الدعوات الکبیر

(مشکوة المصابیح ص ۱۸۹ کتاب فضائل القرآن)

جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لیے دو جمعہ کے مابین نور روشن ہوگا۔ (بیہقی) (بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

٢٢٢٧: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ لِكُلِّ شَىْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ . رواه الترمذی والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث غریب (مشکوة المصابیح ص ۱۸۷)

ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے جس نے یٰسین پڑھی دس مرتبہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لیے لکھے گا۔ (بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

٢٢٢٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَرَأَ طٰـہٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِکَۃُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوْبٰی لِاُمَّۃٍ یُنَزَّلُ ھٰذَا عَلَیْھَا وَطُوْبٰی لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ ھٰذَا وَطُوْبٰی لِاَلْسِنَۃٍ تَتَکَلَّمُ بِھٰذَا. رواہ الدارمی (مشکوۃ المصابیح ص١٨٧ کتاب فضائل القرآن)

اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے طٰہٰ ویٰسین پڑھا جب فرشتوں نے سنا یہ کہا مبارک ہو اس امت کے لیے جس پر یہ اتارا جائے اور مبارک ہو ان جوفوں کے لیے جو اس کے حامل ہوں اور مبارک ہو ان زبانوں کے لیے جو اس کو پڑھیں۔ (دارمی)

(بہار شریعت ۱۶/۱۱۵)

٢٢٢٩: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارِ نِ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ یٰسٓ اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَاقْرَؤُوْھَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ. رواہ البیھقی فی شعب الایمان. (مشکوۃ المصابیح ص١٨٩ کتاب فضائل القرآن)

جو شخص اللہ تعالیٰ کے رضا کے لیے یٰسین پڑھے گا اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہذا اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھو۔ (بیہقی) (بہار شریعت ۱۶/۱۱۵)

٢٢٣٠: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حٰمٓ اَلْمُؤْمِنَ اِلٰی اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ بِھِمَا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَأَ بِھِمَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ بِھِمَا حَتّٰی یُصْبِحَ. رواہ الترمذی والدارمی (مشکوۃ المصابیح ص١٨٧ کتاب فضائل القرآن)

جو شخص حم المومن کو الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح کو پڑھ لے گا شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے گا صبح تک محفوظ رہے گا۔ (ترمذی، دارمی) (بہار شریعت ۱۶/۱۱۵)

٢٢٣١: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حٰمٓ اَلدُّخَانَ فِیْ لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ غُفِرَ لَہٗ. رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص١٨٧ کتاب فضائل القرآن، کنز العمال ج١/٤٥١ باب فضائل السور حدیث٢٦٣٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا جو شخص حم الدخان شب جمعہ میں پڑھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۵)

۲۲۳۲ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ .(مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۸ کتاب فضائل القرآن)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک الم تنزیل اور "تبارک الذی بیدہ الملک" نہ پڑھ لیتے سوتے نہ تھے۔(احمد، ترمذی، دارمی) (بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

۲۲۳۳ : خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ اِقْرَؤُا الْمُنْجِیَةَ وَهِیَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ فَاِنَّهُ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَقْرَأُ هَا مَا یَقْرَأُ غَیْرَهَا وَکَانَ کَثِیْرُ الْخَطَایَا فَنَشَرَتْ جِنَاحَهَا عَلَیْهِ قَالَتْ : رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَاِنَّهُ کَانَ یُکْثِرُ قِرَاءَ تِیْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰی فِیْهِ وَقَالَ : اُکْتُبُوْا بِکُلِّ خَطِیْئَةٍ حَسَنَةً وَّارْفَعُوْا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ : اَیْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِی الْقَبْرِ تَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتُ مِنْ کِتَابِکَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَاِنْ لَّمْ اَکُنْ مِّنْ کِتَابِکَ فَامْحُنِیْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَکُوْنُ کَالطَّیْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَیْهِ فَشَفَّعَ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ : فِیْ تَبَارَکَ مِثْلَهُ وَکَانَ خَالِدٌ لَا یَبِیْتُ حَتّٰی یَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاؤُسٌ : فُضِّلَتَا عَلٰی کُلِّ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ بِسِتِّیْنَ حَسَنَةً. (مشکوۃ المصابیح ۱۸۹ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

خالد بن معدان نے کہا نجات دینے والی صورت کو پڑھو الم تنزیل ہے مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک شخص اس کو پڑھتا تھا اس کے سوا کچھ نہیں پڑھتا تھا اور وہ بہت گنہگار تھا اس سورہ نے اپنا بازو اس پر بچھا دیا اور کہا اے رب اس کی مغفرت فرما دے کہ یہ مجھ کو کثرت سے پڑھتا تھا رب تعالیٰ نے اس کی شفاعت قبول فرمائی اور فرشتوں سے فرمایا کہ اس کی ہر خطا کے بدلے میں ایک نیکی لکھو اور ایک درجہ بلند کرو اور خالد نے یہ بھی کہا کہ یہ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں جھگڑا کرے گی کہے گی الٰہی اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو میری شفاعت قبول فرما اور تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو اس سے مجھے مٹا دے اور وہ پرند کی طرح اپنے بازو اس پر بچھا دے گی اور شفاعت کرے گی اور عذاب قبر سے بچائے گی اور خالد نے تبارک کے متعلق بھی ایسا ہی کہا اور جب تک ان دونوں کو پڑھ نہ لیتے خالد سوتے نہ تھے اور طاؤس نے کہا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن کی ہر ایک سورت پر ساٹھ حسنہ کے ساتھ فضیلت رکھتی ہیں۔(بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

۲۲۳۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِنَّ سُوْرَةً فِی الْقُرْآنِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهُ وَهِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ. رواہ احمد

والترمذی وابوداؤد ونسائی وابن ماجه (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۷)

قرآن میں تیس آیت کی ایک سورت ہے آدمی کے لیے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ "وتبارک الذی بیده الملک" (بہارشریعت ۱۱۶/۱۶)

۲۲۳۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم خِبَاءَهُ عَلٰی قَبْرٍ وَّهُوَ لَا یَحْسَبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ اِنْسَانٍ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ ضَرَبْتُ خِبَاءِیْ عَلٰی قَبْرٍ وَ اَنَا لَا اَحْسَبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْهِ اِنْسَانٌ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: هِیَ الْمَانِعَةُ هِیَ الْمُنْجِیَةُ تُنْجِیْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (جامع الترمذی ج۲ ص ۱۱۷ باب ماجاء فی سورة الملک)

بعض صحابہ نے قبر پر خیمہ گاڑ دیا انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے اس میں کسی شخص نے "تبارک الذی بیده الملک" ختم سورہ تک پڑھا جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنایا تو حضور نے فرمایا وہ مانعہ اور منجیہ ہے عذاب الٰہی سے نجات دیتی ہے۔ (بہارشریعت ۱۱۶/۱۶)

۲۲۳۶: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَأْمُرُ بَنَاتِهٖ یَقْرَأْنَ بِهَا فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ.

رواه البیهقی فی شعب الایمان (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۹ کتاب فضائل القرآن)

جو شخص سورہ واقعہ ہر رات میں پڑھ لے گا اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی صاحبزادیوں کو حکم فرماتے تھے کہ ہر رات میں اس کو پڑھا کریں۔ (بہارشریعت ۱۱۶/۱۶)

۲۲۳۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ اَلْفَ اٰیَةٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ؟ قَالُوْا: وَمَنْ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّقْرَأَ اَلْفَ آیَةٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ؟ قَالَ: اَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ. رواه البیهقی فی شعب الایمان

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۰ کتاب فضائل القرآن)

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ ہر روز ایک ہزار آیتیں پڑھا کرو؟ لوگوں نے عرض کی کہ اس کی کون استطاعت رکھتا ہے کہ ہر روز ہزار آیتیں پڑھا کرے؟ فرمایا کہ اس کی

استطاعت نہیں کہ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" پڑھ لیا کرو۔ (بہار شریعت ۱۱۶/۱۶)

۲۲۳۸: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّقْرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوْا: وَ كَیْفَ یَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. (الجامع الصحیح لمسلم ۲۷۱/۱ باب فضل قراءۃ قل هو الله احد والجامع الصحیح للبخاری ۷۵۰/۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کیا تم اس سے عاجز ہو؟ کہ رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرو لوگوں نے عرض کی تہائی قرآن کیوں کر کوئی پڑھ لے گا؟ فرمایا کہ قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۶/۱۶)

۲۲۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. (کنز العمال ۱۴۵/۱ حدیث ۲۶۵۶ باب فضائل السور والجامع للترمذی ۱۱۷/۲ باب ماجاء فی اذات زلزت)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا "اذا زلزلت" نصف قرآن کے برابر ہے اور قل یا ایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر اور قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۶/۱۶)

۲۲۴۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ كُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ عَلَیْهِ دَیْنٌ.

(جامع الترمذی ج۲ ص۱۱۷ باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص)

جو ایک دن میں دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے گا اس کے پچاس برس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے مگر یہ کہ اس پر دین ہو۔ (بہار شریعت ۱۱۶/۱۶)

۲۲۴۱: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: یَا عَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِكَ الْجَنَّةَ.

(جامع الترمذی ج۱۱۷/۲ باب ماجاو فی سورۃ الاخلاص)

جو شخص سوتے وقت بچھونے پر دہنی کروٹ لیٹ کر سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے قیامت کے دن رب تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے اپنی دہنی جانب جنت میں چلا جا۔
(بہار شریعت ۱۶/۱۱۶)

۲۲۴۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَجَبَتْ قُلْتُ : مَا وَجَبَتْ ؟ قَالَ الْجَنَّةُ .

(الجامع للترمذی ج۲ ص ۱۱۷ باب ماجاء فی سورة الاخلاص)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ سرکار اقدس ﷺ کے ساتھ چلا تو نبی ﷺ نے ایک شخص کو قل ھو اللہ احد پڑھتے سنا فرمایا واجب ہوگئی میں نے عرض کیا کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی۔ (بہار شریعت ج۱۶/۱۱۶)

۲۲۴۳: عَنْ اَیْفَعَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّلَاعِیِّ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَیُّ سُوْرَةِ الْقُرْآنِ اَعْظَمُ؟ قَالَ : قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَیُّ اٰیَةٍ فِی الْقُرْآنِ اَعْظَمُ ؟ قَالَ : آیَةُ الْکُرْسِیِّ (اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ) قَالَ : فَاَیُّ آیَةٍ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِیْبَکَ وَاُمَّتَکَ قَالَ: خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُکْ خَیْرًا مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ . (السنن للدارمی ۲/۳۲۱)

حضرت ایفع بن عبد اللہ الکلاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! قرآن میں سب سے بڑی سورت کون سی ہے؟ فرمایا قل ھو اللہ احد اس نے عرض کی قرآن میں سب سے بڑی کون سی آیت ہے؟ فرمایا آیۃ الکرسی (اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم) اس نے کہا یا رسول اللہ کون سی آیت آپ کو اور آپ کی امت کو پہونچنا محبوب ہے (یعنی اس کا فائدہ وثواب) فرمایا سورہ بقرہ کے خاتمہ کی آیت کہ وہ رحمت الٰہی کے خزانہ سے عرش الٰہی کے نیچے سے ہے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اس امت کو دی دنیا و آخرت کی کوئی خیر نہیں مگر یہ اس پر مشتمل ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۶، ۱۱۷)

۲۲۴۴: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ : حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَقَرَأَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَکَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ

مَاتَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مَاتَ شَهِیْدًا وَمَنْ قَالَهَا : حِیْنَ یُمْسِیْ کَانَ بِتِلْکَ الْمَنْزِلَةِ. رواه الترمذی والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث غریب .

(مشکوة المصابیح ص۱۸۸ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

جو شخص اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم تین مرتبہ پڑھ کر سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا جو شام تک اس کے لیے دعا کریں گے اور وہ شخص اس روز مرجائے تو شہید مرے گا اور شام کو پڑھ لے تو اس کے لیے بھی یہی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۷)

٢٢٤٥ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْیَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَیَجِیْئُ اَقْوَامٌ یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ یَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ.

(الجامع للترمذی ۲/۱۱۹)

جو قرآن پڑھے اس کو اللہ سے سوال کرنا چاہئے عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر آدمیوں سے سوال کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۷)

٢٢٤٦ : عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ یَتَاکَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَیْسَ عَلَیْهِ لَحْمٌ. رواه البیهقی فی شعب الایمان.

(مشکوة المصابیح ص۱۹۳ الفصل الثالث)

جو قرآن پڑھ کر آدمیوں سے کھانا مانگے گا قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا نری ہڈیاں ہوں گی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۷)

٢٢٤٧ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ کِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ : لَا بَأْسَ اِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَاِنَّهُمْ اِنَّمَا یَاکُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَیْدِیْهِمْ . رواه رزین

(مشکوة المصابیح ص۲۴۲ باب الکسب وطلب الحلال)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مصحف لکھنے کی اجرت کے متعلق سوال ہوا انہوں نے فرمایا اس میں حرج نہیں وہ لوگ نقش بناتے ہیں اور اپنی دستکاری سے کھاتے ہیں (۱) (بہار شریعت ج۱۶ ص۱۱۷)

(۱) یعنی قرآن شریف کی کتابت ایک قسم کی دستکاری ہے اس لیے اس کی اجرت لینا جائز ہے۔ ۱۲

علاج کا بیان

احادیث

۲۲۴۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً ا.

(صحیح البخاری ج۲/ص۸۴۸ بَابُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لیے شفا بھی اتاری۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۱۶)

۲۲۴۹: عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ : لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرِئَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی .

(الصحیح المسلم ج۲/ص۲۲۵/بَابٌ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاِسْتِحْبَابُ التَّدَاوِیْ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی دوا ہے جب بیمار کو دوا پہنچ جائے گی اللہ کے حکم سے اچھا ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۱۶)

۲۲۵۰: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِیْكٍ قَالَ : قَالُوْا : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَفَنَتَدَاوٰی ؟ قَالَ : نَعَمْ. یَاعِبَادَاللّٰهِ! تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً غَیْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ نِ الْهَرَمُ.

(مشکوۃ المصابیح ص۳۸۸/باب الطب والرق)

اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دوا کریں؟ فرمایا ہاں اے اللہ کے بندو! دوا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بیماری نہیں رکھی مگر اس کے لیے شفا بھی رکھی ہے سوا ایک بیماری کے کہ وہ بڑھاپا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۱۶)

۲۲۵۱: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَاتَدَاوَوْا بِحَرَامٍ.

(مشکوۃ المصابیح ص۳۸۸ باب الطب والرق)

ابوالدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری اور دوا دونوں کو اللہ تعالیٰ نے اتاری اس نے ہر بیماری کے لیے دوا مقرر کی پس تم دوا کرو مگر حرام سے دوامت کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۲)

٢٢٥٢ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ .رواه احمد وأبو داؤد والترمذی وابن ماجة .

(مشكوة المصابيح ص٣٨٨/باب الطبِّ والرقى)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوائے خبیث سے ممانعت فرمائی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۲)

٢٢٥٣ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَاتُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ.

(السنن لابن ماجه ج٢ ص٢٥٤ بَابٌ لَا تُكْرِهُوْا الْمَرِيْضَ عَلَى الطَّعَامِ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کرو کہ ان کو اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۲)

٢٢٥٤ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ : لَهُ مَاتَشْتَهِیْ ؟ قَالَ : اَشْتَهِیْ خُبْزَ بُرٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰی اَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِذَا اشْتَهٰی مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ.(ابن ماجه ج ٢ ص ٢٥٤ /باب المريض يشتهی الشيئ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مریض کھانے کی خواہش کرے تو اسکو کھلا دو (یہ حکم اس وقت ہے کہ کھانے کا اشتہائے صادق ہو)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۲)

٢٢٥٥ :عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَلِیٌّ نَاقِهٌ مِنْ مَرَضٍ وَلَنَا دَوَالِیْ مُعَلَّقَةٌ وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَاكُلُ مِنْهَا فَتَنَاوَلَ عَلِیٌّ لِيَاكُلَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : لِعَلِیٍّ مَهْ يَا عَلِیُّ اِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ: فَصَنَعْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ سِلْقًا وَشَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : لِعَلِیٍّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهُ

اَنْفَعُ لَکَ.(السنن لابن ماجه ج١ ص ٢٥٤ باب الحمية)
ام منذر بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے حضرت علی کو نقاہت تھی یعنی بیماری سے ابھی اچھے ہوئے تھے مکان میں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے حضور نے ان میں سے کھجوریں تناول فرمائیں حضرت علی نے کھانا چاہا حضور نے ان کو منع کیا اور فرمایا کہ تم نقیہ ہو کہتی ہیں کہ جو اور چکندر پکا کر حاضر لائی حضور نے حضرت علی سے فرمایا اس میں سے لو یہ تمھارے لیے نافع ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مریض کو پرہیز کرنا چاہیے جو چیزیں اس کے لیے مضر ہوں ان سے بچنا چاہیے)۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۲،۱۲۳)

٢٢٥٦: عَنْ عِمْرَانَ بِنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا رُقْيَةَ اِلَّامِنْ عَيْنٍ اَوْحُمَةٍ. (مشكوة المصابيح ص ٣٩٠ باب الطب والرق)
عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھاڑ۔ پھونک نہیں مگر نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹنے سے یعنی ان دونوں میں زیادہ مفید ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

٢٢٥٧: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا قَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ بَنِيْ جَعْفَرٍ تُصِيْبُهُمُ الْعَيْنُ فَاَسْتَرْقِيْ لَهُمْ؟ قَالَ : نَعَمْ . فَلَوْكَانَ شَيْئٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ.(السنن لابن ماجة ج٢ ص٢٥٩/باب من استرقى من العين)
اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اولاد جعفر کو جلد نظر لگ جایا کرتی ہے جھاڑ، پھونک کرواؤں؟ فرمایا! ہاں کیوں کہ کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر بد سبقت لے جاتی۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

٢٢٥٨: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَامُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.
(الصحيح لمسلم ج/٢ ص ٢٢٣ باب استحباب الرقية.من العين)
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نظر بد سے جھاڑ، پھونک کرانے کا حکم فرمایا ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

٢٢٥٩: عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأىٰ فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةً تَعْنِيْ صُفْرَةً فَقَالَ : اِسْتَرْقُوْا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ.(مشكوة المصابيح ص٣٨٨ باب الطب والرق)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں ایک لڑکی تھی جس کے چہرہ میں زردی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے جھاڑ، پھونک کراؤ کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

٢٢٦٠: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِىْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ : فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ : مَا اَرٰى بَاسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ.(الصحيح لمسلم ج٢ ص ٢٢٤ باب استحباب الرقية من العين)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جھاڑ، پھونک سے منع فرمایا عمرو بن حزم کے گھر والوں نے حاضر ہو کر یہ فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ حضور نے جھاڑنے کو منع فرمایا اور ہمارے پاس بچھو کا جھاڑ ہے اس کو حضور کے سامنے پیش کیا تو ارشاد فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہونچا سکے نفع پہونچائے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

٢٢٦١: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ : كُنَّا نَرْقِىْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَيْفَ تَرٰى فِىْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : اِعْرِضُوْا عَلَىَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ . (الصحيح لمسلم ج / ٢ ص/ ٢٢٤ بَابُ اِسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ . و مشكوة المصابيح ص ٣٨٨/ باب الطب والرقى)

عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ کہتے ھیں ہم جاہلیت میں جھاڑا کرتے تھے حضور کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ حضور کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا میرے پاس پیش کرو جھاڑ، پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۳، ۱۲۴)

٢٢٦٢: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَاهَامَةَ وَلَاصَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ . رواه البخارى.(مشكوة المصابيح ص ٣٩١ باب الفال والطيرة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا عدوی نہیں یعنی مرض

لگنا متعدی ہونا نہیں ہے اور نہ بدفالی اور نہ ہامہ ہے نہ صفر اور نہ مجذوم سے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔ (بہار شریعت ۱۲۴/۱۶)

۲۲۶۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاعَدْوٰی وَلَاهَامَةَ وَلَاصَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِی الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَیُخَالِطُهَا الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَیُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَمَنْ اَعْدیٰ الْاَوَّلَ. رواه البخاری.

(مشکوة المصابیح ص ۳۹۱ باب الفال والطیرة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عدوی، ہامہ صفر کوئی چیز نہیں، ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ ہیکہ ریگستان میں اونٹ ہرن کی طرح (صاف ستھرا) ہوتا ہے۔ اور جب خارشی اونٹ جب اس سے مل جاتا ہے تو اسے بھی خارشی کر دیتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پہلے کو کس نے مرض لگایا۔ (۱) (بہار شریعت ۱۲۴/۱۶)

۲۲۶۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاطِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا: وَمَا الْفَالُ؟ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ: اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ.

(صحیح البخاری ۲ ص ۸۵۶/باب الفال)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بدفالی کوئی چیز نہیں اور فال اچھی چیز ہے لوگوں نے عرض کی فال کیا چیز ہے؟ فرمایا اچھا کلمہ جو کسی سے سنے یعنی کہیں جاتے وقت یا کسی کام کا ارادہ کرتے وقت کسی زبان سے کوئی کلمہ نکل گیا تو یہ فال حسن ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۴/۱۶)

۲۲۶۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.

(السنن لابی داؤد ج۲/۵۴۶/باب فی الطیرة)

---

(۱) یعنی جس طرح پہلا اونٹ خارشی ہو گیا۔ دوسرا بھی ہو گیا مرض کا متعدی ہونا غلط ہے اور مجذوم سے بھاگنے کا حکم سد ذرائع کے قبیل سے ہے اگر اس سے میل جول میں دوسرے کو جذام پیدا ہو جائے تو یہ خیال ہو گت کہ میل جول سے پیدا ہوا اس خیال فاسد سے بچنے کیلئے یہ حکم ہوا کہ اس سے علیحدہ رہو تا کہ خیال فاسد پیدا نہ ہو سکے۔ ۱۲

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طیرہ (بدفالی) شرک ہے اس کو تین مرتبہ فرمایا (یعنی شرک کا طریقہ ہے) جو کوئی ہم میں سے ہو یعنی مسلمان ہو وہ اللہ پر توکل کر کے چلا جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۴)

۲۲۶۶: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُعْجِبُهُ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ یَّسْمَعَ یَا رَاشِدُ یَانَجِیْحُ. (مشکوة المصابیح ص ۳۹۲ باب الفال والطیرة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی کام کے لیے نکلتے تو یہ بات حضور کو پسند تھی کہ یا راشد یا نجیح سنیں یعنی اسوقت کوئی شخص ان ناموں کے ساتھ کسی کو پکارتا جب حضور کو اچھا معلوم ہوتا کامیابی اور فلاح کے لیے نیک فال ہے)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۴)

۲۲۶۷: عَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَایَتَطَیَّرُ مِنْ شَیْئٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهٖ وَرُاِیَ بِشْرُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ کَرِهَ اِسْمَهُ رُاِیَ کَرَاهِیَةُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْیَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهُ اِسْمُهَا فَرِحَ بِهٖ وَرُاِیَ بِشْرُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ کَرِهَ اِسْمُهَا رُاِیَ کَرَاهِیَةُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْهِهٖ.
رواہ ابو داؤد (مشکوة المصابیح /۳۹۲/ باب الفال والطیرة)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیتے جب کسی عامل کو بھیجتے تو اس کا نام دریافت کرتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرے پر ظاہر ہوتے اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو ان کے آثار چہرے میں ظاہر ہوتے اور جب کسی بستی میں جاتے اس کا نام پوچھتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرے میں دیکھائی دیتے اور ناپسند ہوتا تو کراہت کے آثار چہرے پر دکھائی دیتے۔(۱)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۴، ۱۲۵)

۲۲۶۸: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ذُکِرَتِ الطِّیَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَاتَرُدُّ مُسْلِماً فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَایَکْرَهُ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ! لَایَاتِیْ

(۱) اس حدیث سے یہ مطلب نہیں کی آپ ناموں سے بدشگونی لیتے بلکہ یہ کہ اچھے نام حضور کو پسند تھے اور برے نام حضور کو ناپسند تھے۔

بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. رواه ابو داؤد مرسلا (مشكوة المصابيح ص٣٩٢ باب الفال وابوداؤد ج٢ ص٥٤٧)

عروہ بن عامر سے مرسلاً روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے بدشگونی کا ذکر ہوا حضور نے فرمایا فال اچھی چیز ہے اور برا شگون کسی مسلم کو واپس نہ کرے یعنی کہیں جارہا تھا اور برا شگون دیکھے جو ناپسند ہے یعنی برا شگون پائے تو یہ کہے "اَللّٰهُمَّ لَا يَاتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"(١)

(بہار شریعت ١٦/١٢٥)

٢٢٦٩: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْداً عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُوْنِ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا.

(صحيح البخاري ج٢/٨٥٣/باب مايذكر في الطاعون ومسلم ج٢/٢٢٨ باب الطاعون)

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب وہاں ہو جائے جہاں تم ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔ (بہار شریعت ١٦/١٢٥)

٢٢٧٠: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلطَّاعُوْنُ اٰيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ نَاسًا مِنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا دَفَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهُ.

(الصحيح لمسلم ج٢/ص٢٢٨/باب الطاعون والطيرة والكهانة وضحوها)

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون عذاب کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں کچھ لوگوں کو اس میں مبتلا کیا جب سنو کہ کہیں ہے تو وہاں پر مت جاؤ اور وہاں ہو جائے جہاں تم ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔ (بہار شریعت ١٦/١٢٥)

٢٢٧١: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَئَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى

(١) اے اللہ بھلائی تو ہی لاتا ہے اور مصائب تو ہی دفع فرماتا ہے اور بھلائی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے۔١٢

مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا يَعْلَمُ اَنَّهُ لَنْ يُّصِيْبَهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ .(صحيح البخاری ج ٨٥٣/٢/باب اجر الصابر فی الطاعون)

حضرت حفصہ بنت سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ یحیی کی وفات کس سے ہوئی میں نے کہا کہ طاعون سے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون عذاب تھا اللہ تعالیٰ نے رحمت کردیا مومنوں کے لیے جہاں طاعون واقع ہوا اور اس شہر میں جو شخص صبر کر کے اور طلب ثواب کے لیے ٹھہرا رہے اور یہ یقین رکھے کہ وہی ہوگا جو اللہ نے لکھ دیا ہے اسکے لیے شہید کا ثواب ہے۔(بہار شریعت ١٢٥/١٦)

٢٢٧٢: عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ : قَال لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : يَحيىٰ بِمَا مَاتَ ؟ قُلْتُ : مِنَ الطَّاعُوْنِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

(صحيح البخاری ج٢/ص ٨٥٣/باب ما يذكر فی الطاعون)

حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ یحیٰ کی وفات کس سے ہوئی میں نے کہا طاعون سے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلم کے لیے شہادت ہے۔(١)

(بہار شریعت ١٢٥/١٦)

(١) صدر الشریعہ نے اس حدیث کو عائشہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے جب کہ بخاری شریف باب الطاعون اور مشکوۃ باب عیادۃ المریض ص ١٣٥ میں یہ حدیث حضرت انس سے مروی ہے راقم حروف کو تلاش بسیار کے باوجود یہ حدیث حضرت عائشہ کی روایت سے نہ مل سکی ١٢ غفرلہ

لہو ولعب
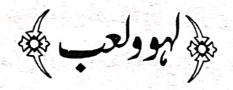
اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۳۵: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُواً اُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ. (سورة لقمان الآية ٦)

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں اور ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

احادیث

۲۲۷۳: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِىْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِىَ بِهٖ وَالْمُمِدَّ بِهٖ قَالَ: اِرْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ مَايَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَةٌ بِقَوْسٍ وَتَادِيْبُهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتُهُ اَهْلَهُ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ. (الجامع للترمذی ج۱/۲۹۳/باب ماجاء فی فضل الرمی فی سبیل الله، والسنن لابی داؤد ج۱/۳۴۰/باب فی الرمی، والسنن للنسائی ج۲/۱۲۳ باب تادیب الرجل فرسه)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی چیزوں سے آدمی لہو کرتا ہے سب باطل ہیں مگر کمان سے تیر چلانا اور گھوڑے کو ادب دینا اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت کہ یہ تینوں حق ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۸)

۲۲۷۴: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِىْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَ دَمِهٖ. (الصحیح لمسلم ج۲/۲۴۰/باب تحریم اللعب بالنردشیر)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نردشیر کھیلا گویا اس نے سور کے گوشت اور خون میں اپنا ہاتھ ڈالا۔

٢٢٧٥: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَعِبَ بِنَرْدٍ اَوْ نَرْشِیْرَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ . (الترغیب والترهیب ج٤ص ٤٨)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نردشیر کھیلا تو اس نے اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (بہار شریعت ج١٦ص ١٢٨)

٢٢٧٦: عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْخَطَمِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ لَعِبَ بِالْمَیْسِرِ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَمَثَلُهُ کَمَثَلِ الَّذِیْ یَتَوَضَّأُ بِالْقَیْحِ وَدَمِ الْخِنْزِیْرِ .

(کنزالعمال ج٣٣٣/٧/باب کتاب الهو واللعب حدیث ٣٩٣٣)

ابوعبدالرحمٰن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نرد کھیلتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور سور کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ١٢٨/١٦)

٢٢٧٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلَا اِنَّ اَصْحَابَ الشَّاهِ فِی النَّارِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ قَتَلْتُ وَاللّٰهِ شَاهَکَ. (کنزالعمال ج٧ حدیث ٣٩٤٣ کتاب اللهو واللعب)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اصحاب شاہ جہنم میں سے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ میں نے تیرے بادشاہ کو مار ڈالا۔

(بہار شریعت ١٢٨/١٦)

٢٢٧٨: عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهُ کَانَ یَقُوْلُ : اَلشَّطْرَنْجُ هُوَ مَیْسِرُ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ ابْنِ شَهَابٍ اَنَّ اَبَامُوْسَی الْاَشْعَرِیَّ قَالَ : لَا یَلْعَبُ بِالشَّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِیٌٔ. (مشکوة المصابیح ص ٣٨٧)

حضرت علی سے مروی ہے آپ فرماتے تھے شطرنج یہ عجمیوں کا کھیل ہے، اور ابن شہاب سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا شطرنج خطا کار ہی کھیلتا ہے۔

٢٢٧٩: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشَّطْرَنْجِ فَقَالَ : هِیَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ . رواه البیهقی (مشکوة المصابیح باب التصاویر ص ٣٨٧)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے شطرنج کے کھیل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو جواب دیا یہ باطل ہے اور اللہ باطل کو پسند نہیں فرماتا۔

۲۲۸۰: عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : الشَّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسَرُ الْأَعَاجِمِ.
(مشکوۃ المصابیح ۳۸۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ شطرنج عجمیوں کا جوا ہے۔

۲۲۸۱: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشَّطْرَنْجِ إِلَّا خَاطِئٌ.
(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۷)

ابن شہاب نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ شطرنج نہیں کھیلے گا مگر خطا کار۔

۲۲۸۲: عَنْ أَبِيْ مُوْسَى أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعْبِ الشَّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۷)

دوسری روایت یہ ہے کہ وہ باطل سے ہے اور اللہ تعالی باطل کو دوست نہیں رکھتا۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۱۶)

۲۲۸۳: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ : شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً. (السنن لابی داؤد ج ۶۷۵/۲ /باب فی اللعب بالحمام و کنز العمال ج ۷ ص ۳۳۵ حدیث ۳۹۷۱)

ابو ہریرہ سے اور ابن ماجہ نے انس وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کبوتری کے پیچھے بھاگتے ہوئے دیکھا تو فرمایا شیطانہ کے پیچھے پیچھے شیطان جا رہا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۱۶)

۲۲۸۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. (الجامع للترمذی ج ۳۰۰/۱ /باب ماجاء فی التحریش بین البهائم)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوپایوں کو لڑانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۱۶)

۲۲۸۵: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِی الدُّنیا وَالْاٰخِرَةِ مِزْمَارٌ عِنْدَ نَعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِیْبَةٍ.

(کنزالعمال ج۲ ص ۳۳۳/ کتاب اللھو واللعب والتغنی حدیث ۳۹۴۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آوازیں دنیاوآخرت میں ملعون ہیں نعمت کے وقت باجے کی آوازیں اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز۔(بہارشریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۶:عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ.(کنزالعمال ج۷ ص ۳۳۳ کتاب اللھوواللعب والتغنی حدیث ۳۹۴۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گانے سے دل میں نفاق اگتا ہے جس طرح پانی سے کھیتی اگتی ہے۔(بہارشریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۷:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ الْغِنَاءِ وَالْاِسْتِمَاعِ اِلَی الْغِنَاءِ وَعَنِ الْغِیْبَةِ وَالْاِسْتِمَاعِ اِلَی الْغِیْبَةِ وَعَنِ النَّمِیْمَةِ وَالْاِسْتِمَاعِ اِلَی النَّمِیْمَةِ.

(کنزالعمال ج۷/۳۳۳/ کتاب اللھوواللعب والتغنی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گانے سے گانے سننے سے اور غیبت سے اورغیبت سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔(بہارشریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۸:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْکُوْبَةَ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ.

(کنزالعمال ج۳ ص ۷٤/ کتاب الحدود، حدیث ۱۳۹٤)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا اور کوبہ (ڈھول) حرام کیا اور فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔(بہارشریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : کُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ الْجَوَارِیْ فَاِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَاِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ٦٧٥/باب فی اللعب بالبنات)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کی میں گڑیاں کھیلا کرتی

تھیں اور کبھی رسول اللہ ﷺ ایسے وقت تشریف لاتے کہ لڑکیاں میرے پاس ہوتیں جب حضور تشریف لاتے لڑکیاں چلی جاتیں اور جب حضور چلے جاتے تو لڑکیاں آجاتیں۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۹۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيْ. رواه البخاری ومسلم. (مشکوۃ المصابیح باب عشرۃ النساء الفصل الاول ص ۲۸۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میرے ساتھ چند لڑکیاں بھی کھیلا کرتیں جب حضور تشریف لاتے لڑکیاں چلی جاتیں حضور انکو میرے پاس بھیج دیتے وہ میرے پاس آکر کھیلنے لگتیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۹۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ اَوْخَيْبَرٍ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتِ الرِّيْحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٌ فَقَالَ : مَاهٰذَا؟ يَاعَائِشَةُ! قَالَتْ : بَنَاتِيْ وَرَاٰى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ : مَا هٰذَا؟ الَّذِيْ اَرٰى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ : فَرَسٌ قَالَ : وَمَا هٰذَا الَّذِيْ عَلَيْهِ قُلْتُ : جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ : اَمَا سَمِعْتَ؟ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ قَالَتْ : فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهُ. (السنن لابی داؤد ج۲/۶۷۵/باب فی اللعب بالبنات)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک یا خیبر سے تشریف لائے اور انکے طاق پر گڑیاں تھیں اور پردہ پڑا ہوا تھا ہوا چلی اور پردہ کا کنارہ ہٹ گیا حضرت عائشہ کی گڑیاں دکھائی دیں حضور نے فرمایا عائشہ کیا ہیں؟ عرض کہ میری گڑیاں ہیں ان گڑیوں کے درمیان میں ایک کپڑے کا گھوڑا تھا جس کے دو بازو تھے حضور نے اس گھوڑے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا گڑیوں کے بیچ میں کیا ہے؟ عرض کی یہ گھوڑا ہے ارشاد فرمایا گھوڑے کے یہ کیا ہیں؟ عرض کی یہ گھوڑے کے بازوں ہیں ارشاد فرمایا گھوڑے کیلئے بازو؟ حضرت عائشہ نے عرض کی کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے بازو تھے حضور نے سن کر تبسم فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹و۱۳۰)

اشعار کا بیان

۳۳۶: وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا. (سورة الشعراء الأية ۲۲۷)

اور شاعروں کی پیرو گمراہ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہرنالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے اور بکثرت اللہ کی یاد کی اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا۔

احادیث

۲۲۹۲: عَنْ اُبَیِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ رواه البخاری. (مشكوة المصابيح ص ۴۰۹ باب البيان والشعر، الفصل الاول، السنن لابن ماجه ج۲/۲۷۴/باب الشعر)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۱۶)

۲۲۹۳: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لِحَسَّانِ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشكوة المصابيح ص ۴۰۹/باب البيان والشعر، الفصل الاول)

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو جبرئیل علیہ السلام تمھارے ساتھ ہیں اور رسول اللہ ﷺ حسان سے فرماتے تم میری طرف سے جواب دو الٰہی! تو روح القدس سے حسان بن ثابت کی تائید فرما۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۲)

٢٢٩٤: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : لِحَسَّانٍ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَايَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٠٩ باب البیان الشعر،الاول)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسان سے یہ فرماتے سنا کہ روح القدس تمہاری تائید میں ہیں جب تک تم اللہ و رسول اللہ کی طرف سے مدافعت کرتے رہوگے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۲،۱۳۳)

٢٢٩٥: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهٗ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهٗ قَبِيْحٌ . رواه الدار القطنی.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤١٠ باب البیان والشعر. الفصل الثالث)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شعر کا ذکر آیا حضور نے ارشاد فرمایا وہ ایک کلام ہے اچھا ہے تو اچھا بُرا ہے تو بُرا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)

٢٢٩٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ٤٠٩/باب البیان والشعر. الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جو اسے فاسد کر دے یہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرا ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)

٢٢٩٧: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خُذُوْا الشَّيْطَانَ اَوْاَمْسِكُوْا الشَّيْطَانَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا.

(الصحیح لمسلم ج٢ ص ٢٤٠ باب تحریم اللعب بالنردشید)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جارہے تھے ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا حضور نے فرمایا شیطان کو پکڑو آدمی کا جوف پیپ سے بھرا ہوا اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرا ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)

۲۲۹۸: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ قَوْمٌ یَاکُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کَمَا تَاکُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا. رواه احمد

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۰ باب البیان والشعر. الفصل الثانی)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایسے لوگ ظاہر نہ ہوں جو اپنی زبانوں کے ذریعہ سے کھائیں گے جس طرح گائے اپنی زبان سے کھاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)
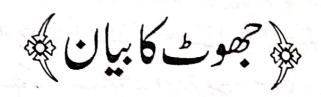
جھوٹ کا بیان

احادیث

٢٢٩٩: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَايَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَايَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا. رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی.

(الترغيب ج٣/٥٩١ باب عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ والصحيح لمسلم ج ٢ ص ٣٢٦ بَابُ قُبْحِ الْكِذْبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهٖ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صدق کو لازم کرلو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لیجاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لیجاتی ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٣٤)

٢٣٠٠: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ الْكِذْبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهٗ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهٗ فِيْ وَسْطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِيَ لَهٗ فِيْ اَعْلَاهَا. (جامع الترمذی ج٢ ص ٢٠)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی چیز ہی ہے) اس کے لیے جنت کے

کنارے میں مکان بنادیا جائے گا جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا اور وہ حق پر ہے یعنی باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا نہیں کرتا اس کے لیے وسط جنت میں مکان بنادیا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کیے اس کے لیے جنت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنادیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۳۴/۱۶)

۲۳۰۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَاجَاءَ بِهٖ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۸ بَابُ مَاجَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ و الترغيب ج۳ ص ۵۹۷ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ الْمَلَكُ عَنْهُ مِيْلَانِ مِنْ نَتْنِ مَاجَاءَ بِهٖ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۴/۱۶)

۲۳۰۲: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَسَدِ نِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَلَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح /باب حفظ اللسان الفصل الثانی ص ۴۱۳)

سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بڑی خیانت کی یہ بات ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۱۶)

۲۳۰۳: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكِذْبَ. (مشکوۃ المصابیح الفصل الثالث ص ۴۱۴)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی طبع میں تمام خصلتیں ہو سکتیں ہیں مگر خیانت اور جھوٹ (یعنی یہ دونوں چیزیں ایمان کے خلاف ہیں مومن کو ان سے دور رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے)۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۱۶)

۲۳۰۴: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ : قِيْلَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ! أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ : نَعَمْ. قِيْلَ : لَهٗ أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا ؟ قَالَ : نَعَمْ. قِيْلَ لَهٗ أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا ؟ قَالَ : لَا . رواه مالك. (الترغیب والترھیب ج۳/۵۹۵)

صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا

کیا مومن بزدل ہوتا ہے فرمایا ہاں پھر عرض کی گئی مومن بخیل ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں پھر کہا گیا کہ مومن کذاب ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۵)

٢٣٠٥: عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلْکِذْبُ مُجَانِبُ الْاِیْمَانِ. رواه البیهقی.

(الترغیب والترهیب ج٣ص ٥٩٥ بَابُ الْکِذْبُ مُجَانِبُ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کے مخالف ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۵)

٢٣٠٦: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : لَا یُؤْمِنُ الْعَبْدُ الْاِیْمَانَ کُلَّهٗ حَتّٰی یَتْرُکَ الْکَذِبَ فِی الْمَزَاحَةِ وَالْمِرَاءِ وَاِنْ کَانَ صَادِقًا. رواه احمد الطبرانی. (الترغیب والترهیب ج٣ص ٥٩٤ باب ثلاث من کن فیه فهو المنافق)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ پورا مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ بولنا نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۵)

٢٣٠٧: عَنْ بَهْزِبْنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ حَکِیْمٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ : وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِکَ بِهِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَّهٗ وَیْلٌ لَّهٗ. (السنن لابی داؤد بَابُ التَّشْدِیْدِ فِی الْکِذْبِ ج٢ص ٦٨١)

بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے جو بات کرتا ہے لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے اس کے لیے ہلاکت ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۵)

٢٣٠٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِنَّ الْعَبْدَ لَیَقُوْلُ الْکَلِمَةَ لَا یَقُوْلُهَا اِلَّا لِیُضْحِکَ بِهِ النَّاسَ یَهْوِیْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَیَزِلُّ عَنْ لِسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا یَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ. رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ.

(مشکوۃ المصابیح ص٤١٣ بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ الفصل الثانی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ بات کرتا ہے محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان وزمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۱۶)

۲۳۰۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ : دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا وَرَسُوْلُ ﷺ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا فَقَالَتْ : هَا تَعَالَ اُعْطِیْکَ فَقَالَ : لَهَا رَسُوْلُ ﷺ وَمَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِیَهُ ؟ قَالَتْ: تَمْراً فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَمَا اَنَّکِ لَوْلَمْ تُعْطِیْهِ شَیْئًا کُتِبَتْ عَلَیْکِ کِذْبَةٌ.

(السنن لابی داؤد ج۶۸۱/۲ باب التشدید فی الکذب)

عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے مکان میں تشریف فرماتھے میری ماں نے مجھے بلایا کہ آؤ تمہیں دوں گی حضور نے فرمایا کیا چیز دینے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کھجور دوں گی ارشاد فرمایا اگر تو کچھ نہ دیتی تو یہ تیرے ذمہ جھوٹ لکھا جاتا۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۱۶، ۱۳۶)

۲۳۱۰: عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْکِذْبُ یُسَوِّدُ الْوَجْهَ وَالنَّمِیْمَةُ عَذَابُ الْقَبْرِ. (کنزالعمال ج۱۲۶/۲ باب الکذب حدیث ۳۰۷)

ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ سے منھ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۶/۱۶)

۲۳۱۱: عَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : لَیْسَ بِالْکَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَیْنَ النَّاسِ فَقَالَ : خَیْراً اَوْنَمَا خَیْراً .

(جامع الترمذی ج۲ ص۱۶ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَیْنِ)

ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان میں اصلاح کرتا ہے اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے۔ (۱)

(بہار شریعت ۱۳۶/۱۶)

(۱) یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کے پاس اچھی بات کہتا ہے جو بات اس نے نہیں کہی ہے وہ کہتا ہے مثلاً اس نے تمہیں سلام کہا ہے اور وہ تمہاری تعریف کرتا تھا۔

٢٣١٢: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَايَحِلُّ الْكِذْبُ اِلَّافِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكِذْبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكِذْبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ. (جامع الترمذی ج٢ ص١٥ باب ماجاء فی اصلاح ذات البین)

اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں ۔(١) مرد اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے بات کرے ۔(٢) اور لڑائی میں جھوٹ بولنا (٣) اور لوگوں کے درمیان میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔ (بہار شریعت ١٣٦/١٦)

زبان کو روکنا اور گالی گلوچ غیبت اور چغلی سے پرہیز کرنا

احادیث

۲۳۱۳: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَابَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ . رواه البخاری (مشکوة المصابیح ص ۴۱۱ بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ .الفصل الاول. جامع الترمذی ج۲/ص۶۶ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میرے لیے اس چیز کا ضامن ہو جائے جو اس کے جبڑوں کے درمیان میں ہے یعنی زبان کا اور اس کا جو اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں ہے یعنی شرمگاہ کا میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں یعنی زبان اور شرمگاہ کو ممنوعات سے بچانے پر جنت کا وعدہ ہے۔(بہار شریعت ۱۳۸/۱۶)

۲۳۱۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِیْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِیْ لَهَا بَالًا يَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ . رواه البخاری وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُمَا يَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ .

(مشکوة المصابیح ص ۴۱۱ باب حفظ اللسان الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات بولتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا یعنی یہ خیال بھی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو درجوں بلند کرتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناخوشی کی بات کرتا ہے اور اس کی طرف دھیان نہیں دھرتا یعنی اس کے ذہن میں یہ بات نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ اس سے اتنا ناراض ہوگا اس کلمہ کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے جو مشرق ومغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔(بہار شریعت ۱۳۸/۱۶)

٢٣١٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ قَالَ : تَقْوَی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ : اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ. (جامع الترمذی ج٢ ص ٢١ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حُسْنِ الْخُلُقِ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والی ہے وہ تقوی اور حسن خلق ہے اور جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے والی ہے وہ دو جوف دار (کھکل) چیزیں ہیں منھ، شرمگاہ۔ (بہار شریعت ١٣٨/١٦)

٢٣١٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ صَمَتَ نَجَا. رواہ احمد والترمذی والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان. (مشکوۃ المصابیح ص ٤١٣ بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ الفصل الثانی)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چپ رہا اسے نجات ہے۔ (بہار شریعت ١٣٨/١٦)

٢٣١٧: عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : لَقِیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ : مَا النَّجَاۃُ ؟ فَقَالَ: اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ . رواہ احمد والترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ٤١٣ باب حفظ اللسان الفصل الثانی، جامع الترمذی ج٢ ص٦٦ باب ماجاء فی حفظ اللسان)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی نجات کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اپنی زبان پر قابو رکھو تمہارا گھر تمہارے لیے گنجائش رکھے ۔(یعنی بیکار ادھر ادھر نہ جاؤ) اور اپنی خطا پہ گریہ کرو۔ (بہار شریعت ١٣٨/١٦، ١٣٩)

٢٣١٨: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَفَعَہٗ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ کُلَّھَا تُکَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ : اِتَّقِ اللّٰہَ فِیْنَا فَاِنَّا نَحْنُ بِکَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَاِنْ اِعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا . رواہ الترمذی. (مشکوۃ المصابیح ص ٤١٣ بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ الفصل الثانی، جامع الترمذی ج٢ ص٦٦ باب ماجاء فی حفظ اللسان)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ ابن آدم جب صبح

کرتا ہے تو تمام اعضا زبان کے سامنے عاجزانہ یہ کہتے ہیں کہ تو خدا سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم سب ٹیڑھے ہوجائیں گے۔ (بہارشریعت ١٣٩/١٦)

٢٣١٩: عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہُ مَا لَایَعْنِیْہِ . رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ. (مشکوۃ المصابیح ص٤١٣ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ لایعنی چیز چھوڑ دے یعنی جو چیز کارآمد نہ ہو اس میں نہ پڑے زبان و دل و جوارح کو بیکار باتوں کی طرف متوجہ نہ کرے۔ (بہارشریعت ١٣٩/١٦)

٢٣٢٠: عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیِّ قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ : مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ قَالَ : فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِہٖ وَقَالَ ھٰذَا. (جامع الترمذی ج٢ ص٦٦ باب ماجاء فی حفظ اللسان ومشکوۃ المصابیح ص٤١٣/باب حفظ السان الفصل الثانی)

سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ! سب سے زیادہ کس چیز کا مجھ پر خوف ہے یعنی کس چیز کے ضرر کا زیادہ اندیشہ ہے حضور نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کا۔ (بہارشریعت ١٣٩/١٦)

٢٣٢١: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ : اَتَیْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُہُ فِیْ الْمَسْجِدِ مُحْتَبِیًا بِکِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَہُ فَقُلْتُ : یَا اَبَاذَرٍّ ! مَا ھٰذِہِ الْوَحْدَۃُ ؟ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : اَلْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ الصَّالِحُ خَیْرٌ مِّنَ الْوَحْدَۃِ وَاِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ.

(مشکوۃ المصابیح ص٤١٤/باب حفظ اللسان. الفصل الثالث)

شعب الایمان میں عمران بن حطان سے روایت ہے کہتے ہیں میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا انھیں کالی کملی اوڑھے ہوئے مسجد میں تنہا بیٹھا ہوا دیکھا میں نے کہا ابوذر یہ تنہائی کیسی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے تنہائی اچھی ہے برے ہمنشین سے اور ہمنشین صالح تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی بات بولنا خاموشی سے

بہتر ہے اور بُری بات بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۳۹)

۲۳۲۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مُقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً.(مشكوة المصابيح ص ٤١٤ باب حفظ اللسان.الفصل الثالث)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سکوت پر قائم رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۳۹)

۲۳۲۳: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ اِلٰى اَنْ قَالَ : قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ! اَوْصِنِيْ قَالَ : اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهِ قُلْتُ : زِدْنِيْ قَالَ : عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهُ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِي الْاَرْضِ قُلْتُ : زِدْنِيْ قَالَ : عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ : زِدْنِيْ قَالَ : اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحْكِ فَاِنَّهُ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ : زِدْنِيْ قَالَ : قُلِ : الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ : لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ : زِدْنِيْ قَالَ : لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ.(مشكوة المصابيح ص ٤١٥ باب حفظ اللسان الفصل الثالث)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وصیت فرمائیے ارشاد فرمایا میں تم کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ اس سے تمہارے سب کام آراستہ ہوجائیں گے میں نے عرض کی اور وصیت فرمائیے فرمایا کہ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو لازم کرلو کہ اس کی وجہ سے تمہارا ذکر آسمان میں ہوگا اور زمین میں تمہارے لیے نور ہوگا میں نے کہا اور وصیت فرمائیے ارشاد فرمایا زیادتی خاموشی کو لازم کرلو کہ اس سے شیطان دفع ہوگا اور تمہیں دین کے کاموں میں مدد ملے گی میں نے عرض کی اور وصیت فرمائیے ! فرمایا کہ زیادہ ہنسنے سے بچو کہ یہ دل کو مردہ کردیتا ہے اور چہرہ کے نور کو دور کرتا ہے میں نے کہا اور وصیت کیجیے! فرمایا حق بولو اگرچہ کڑوا ہے میں نے کہا اور وصیت کیجیے فرمایا کہ تم کو دوسرے لوگوں سے روکے وہ چیز جو تم اپنے نفس سے جانتے ہو (یعنی جو اپنے عیوب کی طرف نظر رکھے گا دوسروں کے عیوب میں نہ پڑیگا اور کام کی بات یہ ہے کہ اپنے عیب پر نظر کی جائے تا کہ اسکے زائل کرنیکی کوشش کیجائے)۔(بہار شریعت ۱۶/۱۳۹،۱۴۰)

٢٣٢٤: عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَااَبَاذَرٍّ اَلا اَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ؟ هُمَا اَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَ اَثْقَلُ فِى الْمِيْزَانِ قَالَ : قُلْتُ : بَلٰى . قَالَ : طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَاعَمِلَ الْخَلائِقُ بِمِثْلِهِمَا.

(مشكوة المصابيح ص ٤١٥ باب حفظ اللسان. الفصل الثالث)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر کیا میں تمکو ایسی دو باتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی اور میزان میں بھاری ہیں انہوں نے کہا ہاں ارشاد فرمایا زیادہ خاموش رہنا اور خوبی اخلاق قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمام مخلوقات نے ان کی مثل پر عمل نہیں کیا یعنی ان کی مثل کوئی چیز نہیں جس پر عمل کیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۰)

٢٣٢٥: عَنْ اَسْلَمَ قَالَ : اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ عُمَرُ : مَهْ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ : اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِىْ الْمَوَارِدَ.

رواه مالك. (مشكوة المصابيح ص ٤١٥ باب حفظ اللسان الفصل الثالث)

اسلم سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور حضرت صدیق اکبر اپنی زبان پکڑ کر کھینچ رہے تھے حضرت عمر نے عرض کی کیا بات ہے اللہ آپ کی مغفرت کرے حضرت صدیق نے فرمایا اس نے مجھے مہالک میں ڈالا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۰)

٢٣٢٦: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ : اِضْمَنُوْا لِىْ سِتًّامِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا اُئْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْافُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْااَبْصَارَكُمْ وَ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ.

(مشكوة المصابيح ص ٤١٥ حفظ اللسان الفصل الثالث)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے لیے چھ چیزوں کے ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لیے جنت کا ذمہ دار ہوتا ہوں (۱) جب بات کرو سچ بولو (۲) اور جب وعدہ کرو اسے پورا کرو (۳) اور جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے اسے ادا کرو (۴) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) اور اپنی نگاہیں نیچی رکھو (۶) اور

اپنے ہاتھوں کو روکو یعنی ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ (بہار شریعت ۱۴۰/۱۶)

۲۳۲۷: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ . (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۸ باب ماجاء فی اللعنة ومشکوۃ المصابیح ص ٤١٣ الفصل الثانی)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن نہ طعن کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا نہ فحش بکنے والا بیہودہ ہوتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۴۰/۱۶، ۱۴۱)

۲۳۲۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا . رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ٤١٣ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو یہ نہ چاہئے کہ لعنت کرنے والا ہو۔ (بہار شریعت ۱۴۱/۱۶)

۲۳۲۹: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. رواہ مسلم

(مشکوۃ المصابیح باب حفظ اللسان والغیبة الفصل الاول ٤١١)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن نہ گواہ ہوں گے نہ کسی کے سفارشی۔ (بہار شریعت ۱۴۱/۱۶)

۲۳۳۰: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ. (جامع الترمذی ج۲ ص ۱۸ باب ماجاء فی اللعنة)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی لعنت و غضب اور جہنم کے ساتھ آپس میں لعنت نہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۴۱/۱۶)

۲۳۳۱: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ

فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاخُذُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِىْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا . رواه ابو داؤد

(مشكوة المصابيح ص ٤١٣ باب حفظ اللسان الفصل الثانى)

ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کو جاتی ہے آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر زمین پر اتاری جاتی ہے اس کے دروازے بھی بند کردیئے جاتے ہیں پھر دہنے بائیں جاتی ہے جب کہیں راستہ نہیں پاتی تو اس کی طرف آتی ہے جس پر لعنت بھیجی گئی اگر اسے اس کا اہل پاتی ہے تو اس پر پڑتی ہے ورنہ بھیجنے والے پر آتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۴۱/۱۶)

۲۳۳۲ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ وَاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ .

رواه الترمذى و ابو داؤد (مشكوة المصابيح ص٤١٣ باب حفظ اللسان الفصل الثانى)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کی چادر پر ہوا کے تیز جھونکے لگے اس نے ہوا پر لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کہ وہ خدا کی طرف سے مامور ہے اور جو شخص ایسی چیز پر لعنت کرتا ہے جو لعنت کی اہل نہ ہو تو لعنت اسی پر لوٹ آتی ہے۔

۲۳۳۳ : عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ.

(جامع الترمذى ج٢ص ٥١ باب ماجاء فى النهى عن سب الريح)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو اور جب دیکھو کہ تمہیں بُری لگتی ہے تو یہ کہو کہ الٰہی میں اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں خیر ہے جس خیر کا اسے حکم ملا اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں شر ہے اور اس کے شر سے جس کا اس کو حکم ہوا۔ (بہار شریعت ۱۴۱/۱۶)

٢٣٣٤: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ بَعِيْرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُوْنٍ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ. رواه مسلم (كنز العمال ١٢٥/٢ حديث ٣٠٤٠)

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی سواری کے جانور پر لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے اتر جاؤ ہمارے ساتھ میں ملعون چیز کو لے کر نہ چلو اپنے اوپر اور اپنی اولاد واموال پر بد دعا نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بد دعا اس ساعت میں ہو جس میں جو دعا خدا سے کی جائے قبول ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۱،۱۴۲)

٢٣٣٥: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَاكِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا اَوْمُؤْمِنَةً بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ. رواه الطبرانی

(كنز العمال ج٢ص ١٢٥. باب اللعن. حديث ٣٠٥٢)

ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کی مثل ہے اور جو شخص مومن مرد یا عورت پر کفر کی تہمت لگائے تو یہ اس کے قتل کے مثل ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۲)

٢٣٣٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ: لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشكوة المصابيح ص ٤١١ باب حفظ اللسان الفصل الاول. الجامع الصحيح للبخارى باب من اكفر اخاه بغير تاويل ج٢/٩٠١)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو اس کلمہ کے ساتھ دونوں میں سے ایک لوٹے گا یعنی یہ کلمہ دونوں میں سے ایک پر پڑے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۲)

٢٣٣٧: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا اِرْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَالِكَ. رواه البخارى.

(مشكوة المصابيح ص ٤١١ باب حفظ اللسان. الفصل الاول)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دوسرے کو فسق اور کفر کی تہمت لگائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کہنے والے پر لوٹتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۴۲/۱۶)

۲۳۳۸: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْکُفْرِ اَوْقَالَ: عَدُوَّاللّٰہِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا حَارَ عَلَیْہِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤١١ باب حفظ اللسان .الفصل الاول)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو کافر کہہ کر بلائے یا دشمن خدا کہے وہ ایسا نہیں تو اسی کہنے والے پر لوٹیگا۔ (بہار شریعت ۱۴۲/۱۶)

۲۳۳۹: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ. (جامع الترمذی ج٢ ص٢٩. باب ماجاء فی الشتم ص ١٩)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم سے گالی گلوج کرنا فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔ (بہار شریعت ۱۴۲/۱۶)

۲۳٤۰: عَنْ اَنَسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اَلْمُسْتَبَّانُ مَاقَالَا: فَعَلَی الْبَادِیْ مَالَمْ یَعْتَدِالْمَظْلُوْمُ. رواہ مسلم.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤١١ باب حفظ اللسان .الفصل الاول)

انس وابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو شخص گالی گلوج کرنے والے انھوں نے جو کچھ کہا سب کا وبال اس کے ذمہ ہے جس نے شروع کیا ہے جب تک مظلوم تجاوز نہ کرے یعنی جتنا پہلے نے کہا اس سے زیادہ نہ کہے۔ (بہار شریعت ۱۴۲/۱۶)

۲۳٤۱: عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ سَمُرَۃَ.عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنْ کَانَ اَحَدُکُمْ سَابّاً لِصَاحِبِہٖ لَامُحَالَۃَ فَلَایَفْتَرِیْ عَلَیْہِ وَلَایَسُبُّ وَالِدَیْہِ وَلَایَسُبُّ قَوْمَہٗ وَلٰکِنْ اِنْ کَانَ یَعْلَمُ ذٰلِکَ فَلْیَقُلْ : اِنَّکَ لَبَخِیْلٌ اَوْلِیَقُلْ : لَجَبَانٌ اَوْلِیَقُلْ اِنَّکَ لَکَذُوْبٌ اَوْلِیَقُلْ : اِنَّکَ لَنَؤُمٌ. رواہ الطبرانی.

(کنزالعمال باب السب المرخص من الاکمال. ج١٢٣/٢ . حدیث ٣٠٠٢)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی کسی کو برا بھلا کہنا ہی چاہتا ہے تو نہ اس پر افترا کرے نہ اس کے والدین کو گالی دے نہ اس کی قوم کو گالی

دے ہاں اگر اس میں ایسی بات ہے جو اسکے علم میں ہے تو یوں کہے کہ تو بخیل ہے یا تو بزدل ہے یا جھوٹا ہے یا بہت سونے والا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۲)

۲۳۴۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَاكَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْئٍ اِلَّاشَانَهٗ وَمَاكَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْئٍ اِلَّا زَانَهٗ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ٤١٤ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فحش جس چیز میں ہوگا اسے عیب دار کردیگا اور حیا جس میں ہوگی اسے آراستہ کردیگی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۳)

۲۳۴۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤١٢ باب حفظ اللسان)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن سب لوگوں میں بدتر مرتبہ اس کا ہے کہ اسکے شر سے بچنے کے لیے لوگوں نے اسے چھوڑ دیا ہو اور ایک روایت میں ہے اور کے فحش سے بچنے کے لیے چھوڑ دیا ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۳)

۲۳۴۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یُؤْذِیْنِیْ اِبْنُ آدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِیَدِیْ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ.

(السنن لأبی داؤد ج٢/٧١٥/باب فی الرجل لیسب الدهر)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے کہ دہر کو بُرا کہتا ہے دہر تو میں ہوں میرے ہاتھ میں سب کام ہیں اور رات کو میں بدلتا ہوں (یعنی زمانے کو بُرا کہنا اللہ عزوجل کو برا کہنا ہے کہ زمانے میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۳)

۲۳۴۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ. رواه مسلم. (مشکوۃ المصابیح ص ٤١١ باب حفظ اللسان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص

یہ کہے کہ سب لوگ ہلاک ہوگئے سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا یہ ہے یعنی جو شخص تمام لوگوں کو گنہگار اور مستحق نار بتائے سب سے بڑھ کر گنہگار وہ خود ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۳)

۲۳۴۶: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ذَاالْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاتِیْ ھٰٓؤُلَاءِ بِوَجْہٍ وَّھٰٓؤُلَاءِ بِوَجْہٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤١١. باب حفظ اللسان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ برا قیامت کے دن اس کو پاؤ گے جو ذوالوجہین ہو یعنی دو رخہ آدمی کہ ان کے پاس ایک مونھ سے آتا ہے اور انکے پاس دوسرے مونھ سے آتا ہے (یعنی منافقوں کی طرح کہیں کچھ کہتا ہے اور کہیں کچھ کہتا ہے یہ نہیں کہ ایک طرح کی بات سب جگہ کہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۳)

۲۳۴۷: عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِسَانٌ مِّنْ نَّارٍ. رواہ الدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ٤١٣ باب حفظ اللسان)

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں دو رخہ ہوگا قیامت کے دن آگ کی زبان اس کے لیے ہوگی ابوداؤد کی روایت میں ہے اس کے لیے دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۳)

۲۳۴۸: عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ. متفق علیہ. (مشکوۃ المصابیح ص ٤١١ باب حفظ اللسان)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا جنت میں چغل خور نہیں جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۳)

۲۳۴۹: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: خِیَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِیْمَۃِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّۃِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ اللَّعْنَۃَ رواھما احمد والبیھقی فی شعب الایمان.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤١٥ باب حفظ اللسان)

شعب الایمان میں عبدالرحمن بن غنم اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نیک بندے وہ ہیں کہ ان کے دیکھنے سے خدا یاد

آئے۔ اور اللہ عزوجل کے برے بندے وہ ہیں کہ جو چغلی کھاتے ہیں۔ دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں۔ اور جو شخص جرم سے بری ہے اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۴)

۲۳۵۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ ؟ قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ : قَالَ : ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَهُ قِیْلَ : اَفَرَأَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ : اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ : فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ .

(الصحیح لمسلم ج۲ ص ۳۲۲ باب تحریم الغیبة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی اللہ و رسول خوب جانتے ہیں ارشاد فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اس چیز کے ساتھ ذکر کرے جو اسے بُری لگے کسی نے عرض کی اگر میرے بھائی میں وہ موجود ہو جو میں کہتا ہوں جب تو غیبت نہیں ہوگی۔ فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہے جب ہی تو غیبت ہے جب تم ایسی بات کہو جو اس میں ہو نہیں یہ بہتان ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۴)

۲۳۵۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قُلْتُ : لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم حَسْبُکَ مِنْ صَفِیَّةَ کَذَا وَکَذَا قَالَ غَیْرُ مُسَدَّدٍ تَعْنِیْ قَصِیْرَةً فَقَالَ : لَقَدْ قُلْتِ: کَلِمَةً لَوْمُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ .

(السنن لابی داؤد ج۲/۶۶۹ باب الغیبة)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ایسی ہیں ایسی ہیں یعنی پستہ قد ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر سمندر میں ملایا جائے تو اس پر غالب آجائے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۴۴)

۲۳۵۲: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ صَلَّیَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَکَانَا صَائِمَیْنِ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّلٰوةَ قَالَ : اَعِیْدُوْا وُضُوْءَ کُمَا وَصَلٰوتَکُمَا وَاَمْضِیَا صَوْمَکُمَا وَاقْضِیَاهُ یَوْمًا آخَرَ قَالَا : لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : اِغْتَبْتُمْ فُلَانًا .

(مشکوة المصابیح ص ۴۱۵ باب حفظ اللسان)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز

(۱) یعنی کسی پستہ قد کو ناٹا ٹھگنا، کہنا بھی غیبت میں داخل ہے جب کہ بلا ضرورت ہو ۱۲

پڑھی اور وہ دونوں روزہ دار تھے جب وہ نماز پڑھ چکے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دونوں وضو کرو اور نماز کا اعادہ کرو اور روزہ پورا کرو اور دوسرے دن اس روزے کی قضا کرنا انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ حکم کس لیے ہے؟ ارشاد فرمایا تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۴۴/۱۶)

۲۳۵۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ٤١٤ باب حفظ اللسان)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کی نقل کروں اگرچہ میرے لیے اتنا، اتنا ہو۔ (بہار شریعت ۱۴۴/۱۶)

۲۳۵٤: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالاَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لاَ يُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِبُهُ وَفِيْ رِوَايَةِ أَنَسٍ قَالَ : صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ. (مشکوۃ المصابیح ص٤١٥ باب حفظ اللسان)

ابوسعید وجابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! زنا سے زیادہ سخت غیبت کیوں کر ہے؟ فرمایا مرد زنا کرتا پھر توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ معاف نہ کردے جس کی غیبت کی ہے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔ (بہار شریعت ۱۴۴/۱۶، ۱۴۵)

۲۳۵۵: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهُ وَتَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رواه البيهقی فی الدعوات الكبير

(مشکوۃ المصابیح الفصل الثالث باب حفظ اللسان ٤١٥ وكنز العمال ج ١٢٠/٢ باب الغيبة حديث ٢٩٣٣)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت کے کفارے میں یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرے یہ کہے۔" اللھم اغفرلنا ولہ" الٰہی ہمیں اور اسے بخش دے۔ (بہارشریعت ۱۴۵/۱۶)

۲۳۵۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : جَاءَ الْاَسْلَمِیُّ (مَاعِزُ الْاَسْلَمِیُّ) اِلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ فَشَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ اِمْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِیُّ ﷺ فَاَقْبَلَ فِی الْخَامِسَةِ فَقَالَ : اَنِكْتَهَا قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : حَتّٰی غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِیْ ذٰلِكَ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ :كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِی الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِی الْبِئْرِ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ : هَلْ تَدْرِیْ مَاالزِّنَا؟ قَالَ : نَعَمْ .اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاتِی الرَّجُلُ مِنْ اِمْرَأَتِهٖ حَلَالًا قَالَ مَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟ قَالَ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِیْ فَامَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰی رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰی مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ : اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا : يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَنْ يَاكُلُ مِنْ هٰذَا ؟ قَالَ : فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا آنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّهُ الْآنَ لَفِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا. (السنن لابی داؤد ج۲/۶۰۸ باب فی الرجم)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب رجم کیا گیا تھا دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے ایک نے دوسرے سے کہا اسے دیکھو کہ اللہ عزوجل نے اس کی پردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا کتے کی طرح رجم کیا گیا حضور ﷺ نے سن کر سکوت فرمایا کچھ دیر تک چلتے رہے راستے میں مرا ہوا گدھا ملا جو پاؤں پھیلائے ہوئے تھا حضور نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا جاؤ اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ اسے کون کھائے گا؟ ارشاد فرمایا وہ جو تم نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی وہ اس گدھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ ماعز اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔ (بہارشریعت ۱۴۵/۱۶)

۲۳۵۷: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عِبَادَ اللّٰهِ! وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا اِمْرَأً اِقْتَضٰى اِمْرَأً مُسْلِمًا فَذٰلِكَ حَرَجٌ وَهَلَكَ قَالُوْا: مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ النَّاسَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ (مسند امام احمد بن حنبل ۲۷۸/۴)

اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ عزوجل کے بندو اللہ عزوجل نے حرج اٹھا لیا مگر جو شخص کسی مرد مسلم کی بطور ظلم آبرو ریزی کرے وہ حرج میں ہے اور ہلاک ہوا۔ (بہار شریعت ۱۴۵/۱۶)

۲۳۵۸: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ شَدَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ اِكْتَسٰى ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ بِهٖ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(السنن لابی داود ج۶۶۹/۲باب الغیبة . و کنز العمال ج ۱۱۹/۲ باب الغیبة حدیث ۲۸۸۹)

مسور بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو کسی مرد مسلم کی برائی کرنے کی وجہ سے کھانے کو ملا اللہ عزوجل اس کو اتنا ہی جہنم سے کھلائے گا اور جس کو مرد مسلم کی برائی کی وجہ سے کپڑا پہننے کو ملا اللہ عزوجل اس کو جہنم کا اتنا ہی کپڑا پہنائے گا۔ (بہار شریعت ۱۴۵/۱۶)

۲۳۵۹: عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: نَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَسْمَعَ الْعَوَالِقَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ اٰمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ قَلْبَهٗ لَاتَغْتَابُوْا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ حَتّٰى يَفْضَحَهٗ فِيْ بَيْتِهٖ

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴۲۴/۴)

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے وہ لوگ جو زبان سے ایمان لائے اور ایمان انکے دلوں میں داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور انکی چھپی ہوئی باتوں کو ٹٹول نہ کرو اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی چھپی ہوئی چیز کی ٹٹول کریگا اللہ عزوجل اس کی پوشیدہ چیز کی ٹٹول کریگا۔ اور جس کی عزوجل ٹٹول کریگا اس کو رسوا کردیگا۔ اگرچہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو۔ (بہار شریعت ۱۴۶/۱۶)

٢٣٦٠: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَّهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْلُ ! قَالَ : هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ .

(السنن لابی داود ج ٦٦٩/٢ باب الغیبة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مجھے معراج ہوئی ایک قوم پر گذرا جنکے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے مونھ اور سینے کو نوچتے تھے میں نے کہا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی آبرو ریزی کرتے تھے۔ (بہار شریعت ١٤٦/١٦)

٢٣٦١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهُ وَ عِرْضُهُ وَدَمُهُ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُّحَقِّرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ . (السنن لابی داود ج ٦٦٩/٢ باب الغیبة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں اس کا مال اور اس کی آبرو اور اس کا خون آدمی کو برائی سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ (بہار شریعت ١٤٦/١٦)

٢٣٦٢: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَنْ حَمِیَ مُؤْمِنًا مِّنْ مُنَافِقٍ اُرَاهُ قَالَ : بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا یَحْمِیْ لَحْمَهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْئٍ یُرِیْدُ شِیْنَهُ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ . (السنن لابی داود ج ٦٦٩/٢ بَابُ الْغِیْبَةِ)

معاذ بن انس جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمان پر کوئی بات کرے اس سے مقصد عیب لگانا ہو اللہ تعالیٰ عزوجل اس کو پل صراط پر روکے گا جب تک اس چیز سے نہ نکلے جو اس نے کہی۔ (بہار شریعت ١٤٦/١٦)

٢٣٦٣: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَبِیْ طَلْحَةَ بْنِ سَهْلِ الْاَنْصَارِیِّ یَقُوْلَانِ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَامِنِ امْرِئٍ یَّخْذُلُ امْرَاً مُسْلِمًا فِیْ مَوْضِعٍ یُنْتَهَكُ فِیْهِ حُرْمَتُهُ

وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ وَمَامِنْ اِمْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضَعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ .(السنن لابی داود ج٦٦٩/٢ باب الغيبة)

جابر بن عبد اللہ اور ابوطلحہ بن سھل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں مرد مسلم کی ہتک حرمت کی جاتی ہو اور اس کی آبروریزی کی جاتی ہو ایسی جگہ جس نے مدد نہ کی یعنی یہ خاموش سنتا تھا اور ان کو منع نہ کیا تو اللہ تعالی اس کی مدد نہیں کریگا جہاں اسے پسند ہو کہ مدد کیجائے اور جو شخص مرد مسلم کی مدد کریگا ایسے موقع پر جہاں اس کی ہتک حرمت اور آبروریزی کی جاتی رہی ہو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیگا ایسے موقع پر جہاں اسے محبوب ہے کہ مدد کی جائے۔(بہارشریعت ١٤٦/١٦)

٢٣٦٤: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهُ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَيَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ .رواه فی شرح السنة .

(مشکوۃ المصابیح باب الشفقة والرحمة علی الخلق الفصل الثانی ص ٤٢٣)

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کیجائے اور وہ اس کی مدد پر قادر ہو اور مدد کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسکی مدد کریگا اور اگر باوجودِ قدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے پکڑے گا۔(بہارشریعت ١٤٦/١٦،١٤٧)

٢٣٦٥ :عَنْ اَسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمُغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ. رواه البيهقی.

(مشکوۃ المصابیح الفصل الثانی باب الشفقة علی الخلق ولرحمة ص٤٢٤)

اسماء بنت یزید نے رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے اسکی غیبت میں روکے یعنی مسلمان کی غیبت کی جارہی تھی اس نے روکا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اسے جہنم سے آزاد کردے۔(بہارشریعت ١٤٧/١٦)

٢٣٦٦: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْهِ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ. رواه فی شرح السنة.

(مشکوۃ المصابیح باب الشفقة والرحمة علی الخلق الفصل الثانی ص ٤٢٤)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی۔اس نے منع کیا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنم کی آگ سے بچائے۔اس کے بعد اس آیت کی تلاوت کی "وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ" مسلمانوں کی مدد کرنا ہم پر حق ہے۔(بہار شریعت ١٤٧/١٦)

٢٣٦٧: عَنْ اَبِی هُرَیْـــرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَلَیْهِ ضَیْعَتَهٗ وَیَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ. (السنن لابی داؤد ج٢/٦٧٣)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے اسکی چیزوں کو ہلاک ہونے سے بچائے اور غیبت میں اس کی حفاظت کرے۔(بہار شریعت ١٤٧/١٦)

٢٣٦٨: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَنْ رَایٰ عَوْرَةً فَسَتَرَهَا کَانَ کَمَنْ اَحْیٰی مُؤْدَةً. (السنن لابی داؤد ج٢/٦٧٠. باب فی الستر علی المسلم)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسی چیز دیکھے جس کو چھپانا چاہئے اور اس نے پردہ ڈال دیا یعنی چھپادی تو ایسا ہے جیسے مؤدہ یعنی زندہ درگور کو زندہ کیا۔(بہار شریعت ١٤٧/١٦)

٢٣٦٩: عَنْ شَبِیْبِ بْنِ سَعْدِ الْبَلْوِیْ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْعَبْدَ لَیُلْقٰی کِتَابَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْشُوْرًا فَیَنْظُرُ فِیْهِ فَیَرٰی حَسَنَاتٍ لَمْ یَعْمَلْهَا فَیَقُوْلُ : یَارَبِّ اَنّٰی هٰذَا لِیْ وَلَمْ اَعْمَلْهَا فَیُقَالُ : هٰذَا مَا اِغْتَابَکَ النَّاسُ وَاَنْتَ لَاتَشْعُرُ.

(کنز العمال ج٢/١١٩، ١٢٠. باب الغیبة حدیث ٢٩١٥)

شبیب بن سعد بلوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ کو قیامت کے

دن اس کا دفتر کھلا ہوا ملے گا وہ اس میں ایسی نیکیاں بھی دیکھے گا جن کو کیا نہیں اسے کہا جائیگا کہ یہ وہ ہے جو تیری لاعلمی میں لوگوں نے تیری غیبت کی تھی۔ (بہار شریعت ۱۴۷/۱۶)

۲۳۷۰: عَنْ مُعَاذِ ابْنِ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ يَعْنِىْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۴ الفصل الثانی باب حفظ اللسان)

معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دلایا جس سے وہ توبہ کر چکا ہے تو مرنے سے پہلے وہ خود اس گناہ میں مبتلا ہو جائیگا۔ (بہار شریعت ۱۴۷/۱۶)

۲۳۷۱: عَنْ وَاثِلَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاتُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ. رواه الترمذی (مشکوۃ شریف ص ۴۱۴/باب حفظ اللسان)

واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی شماتت نہ کر یعنی اسکی مصیبت پر اظہار مسرت نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتلا کر دے گا۔ (بہار شریعت ۱۴۷/۱۶، ۱۴۸)

۲۳۷۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ اُمَّتِىْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلاً ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَافُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَاللّٰهِ عَنْهُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۲ باب حفظ اللسان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری ساری امت عافیت میں ہے مگر مجاہرین یعنی جو لوگ کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں عافیت میں نہیں انکی غیبت اور برائی کی جائے گی اور آدمی کی بے باکی سے یہ ہے کہ رات میں اس نے کوئی کام کیا یعنی گنہ کا کام اور خدا نے اس کو چھپایا اور یہ صبح کو خود کہتا ہے آج رات میں میں نے یہ کیا خدا عزوجل اس پر پردہ ڈالا تھا اور یہ شخص پردہ الٰہی کو ہٹا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۴۹/۱۶)

۲۳۷۳: عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَ

تَرْعُوْنَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ مَتٰى يَعْرِفُهُ النَّاسُ فَاذْكُرُوْا الْفَاجِرَ بِمَافِيْهِ يَحْذِرُهُ النَّاسُ.

(كنز العمال ج۲/۱۲۱/باب رخص الغيبة .حديث ۲۹۳۹)

بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاجر کے ذکر سے بچتے ہو اس کو لوگ کب پہچانیں گے؟ فاجر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے تا کہ لوگ اس سے بچیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۸)

۲۳۷۴: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اَلْقٰى جُلْبَابَ الْحَيَاءِ فَلَاغِيْبَةَ لَهٗ. (كنز العمال ج۲/۱۲۱/باب الغيبة حديث ۲۹۴۱)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حیا کی چادر ڈال دی اسے غیبت نہیں یعنی ایسوں کی برائی بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۸)

۲۳۷۵: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَيْسَ لِفَاسِقٍ غِيْبَةٌ. (كنز العمال ج۲ص ۱۲۱ .باب رخص الغيبة حديث ۳۹۴)

معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فاسق کی غیبت نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۸)

۲۳۷۶: عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ. رواه المسلم

(مشكوة المصابيح ص۴۱۲ باب حفظ اللسان)

مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مبالغہ کے ساتھ مدح کرنے والوں کو جب تم دیکھو تو ان کے مونھ میں خاک ڈال دو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۸)

۲۳۷۷: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ : سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيْهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ: لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ.

(الصحيح لمسلم ج۲/۴۱۴ .باب النهى عن المدح اذا كان فيه افراط)

ابو موسیٰ اشعر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ

دوسرے کی تعریف کرتا ہے اور تعریف میں مبالغہ کرتا ہے ارشاد فرمایا تم نے اسے ہلاک کر دیا اسکی پیٹھ توڑ دی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۸)

۲۳۷۸: عَنْ اَبِیْ بُکْرَۃَ قَالَ : اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَالنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحاً لَامَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ : اَحْسِبُ فُلَاناً وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یَرٰی اَنَّہٗ کَذٰالِکَ وَلَایُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَداً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(مشکوۃ المصابیح ص ٤١٢ باب حفظ اللسان)

ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی تو حضور نے فرمایا تجھے ہلاکت ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی اس کو تین مرتبہ فرمایا جس شخص کو کسی کی تعریف کرنی ضروری ہی ہو تو یہ کہے کہ مرے گمان میں فلاں ایسا ہے اگر اس کے علم میں یہ ہو کہ وہ ایسا ہے اور اللہ عزوجل اس کو خوب جانتا ہے اور اللہ عزوجل پر کسی کا تزکیہ نہ کرے یعنی جزم اور یقین کے ساتھ کسی کی تعریف نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۸،۱۴۹)

۲۳۷۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاھْتَزَّلَہُ الْعَرْشُ. رواہ البیھقی. (مشکوۃ المصابیح ص ٤١٤ باب حفظ اللسان)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی جنبش کرنے لگتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۹)

بغض وحسد
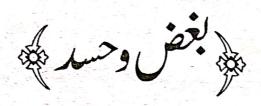
اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٣٣٧: وَلَاتَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاءِ نَصِیْبٌ مِمَّا اکْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوْا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیْئٍ عَلِیْمًا. (سورة النساء الأية ٣٢)

اوراس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور اللہ سے اسکا فضل مانگو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

٣٣٨: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ. (سورة الفلق الأية ٥)

حسد والے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

احادیث

٢٣٨٠: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اَلْحَسَدُ یَاکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِیٔ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِیُٔ الْمَاءُ النَّارَ.

(الترغيب الترهيب ج٣ص ٥٤٧. الترهيب من الحسدوفضل سلامة الصدر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھاتی ہے اور صدقہ خطا کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے اسی کے مثل ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ (بہار شریعت ١٦/١٥٧)

٢٣٨١: عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : یَامُعَاوِیَةُ (اِبْنُ حِیْدَہْ) اِیَّاکَ

وَالْغَضَبَ فَاِنَّ الْغَضَبَ يُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ.

(كنزالعمال ج٢/١٠٦.باب الغضب حديث ٢٥٨١)

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو بگاڑتا ہے۔(بہارشریعت ١٦/١٥٧)

٢٣٨٢: عَنِ الزُّبَيْرِبْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ اَلْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ حَالِقَةُ الدِّيْنِ لَاحَالِقَةُ الشَّعْرِ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاتَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا وَلَااُنَبِّئُكُمْ بِشَىْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

(كنزالعمال ج٢/٩٤.باب الحسد.٢٣١٢)

زبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگلی امت کی بیماری تمہاری طرف بھی آئی وہ بیماری حسد و بغض ہے وہ مونڈنے والا ہے جن کو مونڈتا ہے بالوں کو نہیں مونڈتا قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے جنت میں نہیں جائے گا جب تک ایمان نہ لاؤ اور مؤمن نہیں ہوگے جبتک آپس میں محبت نہ کرو میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب اسے کروگے آپس میں محبت کرنے لگوگے؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔(بہارشریعت ١٦/١٥٧،١٥٨)

٢٣٨٣: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنِّىْ ذُوْحَسَدٍ وَلَانَمِيْمَةٍ وَلَا كَهَانَةٍ وَلَا اَنَامِنْهُ.

(الترغيب والترهيب ج٣/٥٤٧/باب الترهيب من الحسد وفضل سلامة الصدر)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد اور چغلی اور کہانت نہ مجھ سے ہے اور نہ میں ان سے ہوں۔(١)(بہارشریعت ١٦/١٥٨)

٢٣٨٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا

(١) یعنی مسلمانوں کو ان چیزوں سے بالکل تعلق نہ ہونا چاہیے۔

وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا . (صحیح البخاری ج٢ ص٨٩٦ باب ما ینھی عن التحاسد والتدابر)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں حسد نہ کرو نہ بغض کرو نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو اور اللہ عزوجل کے بندے بھائی بھائی ہوکر رہو۔ (بہارشریعت ١٥٨/١٦)

٢٣٨٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰى اِثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ . (مشکوۃ المصابیح ص ١٨٤ باب فضائل القرآن الفصل الاول الصحیح للبخاری ج ٢ ص ٧٥١ باب اغتباط صاحب القرآن)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حسد نہیں ہے مگر دو پر ایک وہ شخص جسے خدا نے کتاب دی یعنی قرآن کا علم عطا فرمایا وہ اس کے ساتھ رات میں قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ کہ خدا نے اسے مال دیا وہ دن اور رات کے اوقات میں صدقہ کرتا ہے۔ (بہارشریعت ١٥٨/١٦)

٢٣٨٦. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَاحَسَدَ اِلَّا فِیْ اِثْنَيْنِ رَجُلٍ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهٗ فَقَالَ لَيْتَنِیْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهٗ فِی الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِیْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ .

(الصحیح للبخاری ج٢ ص ٧٥١،٧٥٢ باب اغتباط صاحب القرآن)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد نہیں ہے مگر دو شخصوں پر ایک وہ شخص جسے خدا نے قرآن سکھایا اور وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہے اس کے پڑوسی نے سنا تو کہنے لگا کاش مجھے بھی ایسا ہی دیا جاتا ہے جو فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا دوسرا وہ شخص خدا نے اسے مال دیا وہ حق میں مال کو خرچ کرتا ہے کسی نے کہا کاش مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسا فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اسی کی طرح

عمل کرتا۔(۱) (بہار شریعت۱۶/۱۵۸/۱۵۹)

۲۳۸۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَطَّلِعُ عَلٰى عِبَادِهٖ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِيْنَ وَيُؤَخِّرُ اَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُمْ (رواه البيهقي . الترغيب والترهيب ۱۱۹/۲ فی صوم شعبان)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں شب میں اپنے بندوں پر خاص تجلی فرماتا ہے جو استغفار کرتے ہیں انکی مغفرت کرتا ہے اور جو رحم کی درخواست کرتے ہیں ان پر رحم کرتا ہے اور عداوت والوں کو ان کی حالت پہ چھوڑ دیتا ہے۔(بہار شریعت۱۶/۱۵۹)

۲۳۸۸: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِىْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْداً بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ : اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا.

(كنز العمال ـ ۹۵/۲/حديث ۲۳۲۱)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر ہفتہ میں دوبار دوشنبہ اور پنجشنبہ کو لوگوں کے اعمال نامے پیش ہوتے ہیں اور ہر بندے کی مغفرت ہوتی ہے مگر وہ شخص کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو ان کے متعلق یہ فرماتا ہے انھیں چھوڑ دو اس وقت تک کہ باز آجائیں۔(بہار شریعت۱۶/۱۵۹)

۲۳۸۹: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ مُتَشَاحِنَيْنِ اَوْ قَاطِعِ رَحِمٍ . (كنز العمال ۹۵/۲/حديث ۲۳۲۲)

---

(۱) ان دونوں حدیثوں میں حسد سے مراد غبطہ ہے جس کو لوگ رشک کہتے ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ویسی مجھے بھی مل جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ اسے نہ ملتی یا اس سے جاتی رہے اور حسد میں یہ آرزو ہوتی ہے اسی وجہ سے حسد مذموم ہے اور غبطہ مذموم نہیں امام بخاری کے ترجمۃ الباب سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں میں غبطہ مراد ہے لہذا ان حدیثوں کے یہ معنی ہوئے کہ یہی دو چیزیں غبطہ کرنے کی ہیں کہ یہ دونوں خدا کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔غبطہ ان پر کرنا چاہیے نہ کہ دوسری نعمتوں پر۔۱۲

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں سب کی مغفرت کر دیتا ہے مگر جو دو شخص باہم عداوت رکھتے ہیں اور وہ شخص جو قطع رحم کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۵۹)

٢٣٩٠: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيْهَا لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلاً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اَنْظُرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا .

(كنز العمال ج٢/٩٥ حديث ٢٣٢٣)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس بندہ نے شرک نہیں کیا ہے اس کی مغفرت کی جاتی ہے مگر جو شخص ایسا ہے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہے انکے متعلق کہا جاتا ہے انھیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۵۸)
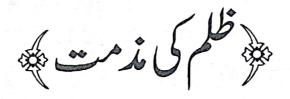
ظلم کی مذمت

احادیث

۲۳۹۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (الصحیح لمسلم ج۲ ص ۳۲۰ باب تحریم الظلم، مشکوۃ المصابیح ص ٤٣٤)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہیں (ظلم کرنے والا قیامت کے دن سخت مصیبتوں اور تاریکیوں میں گھبرا ہوا ہوگا)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۰)

۲۳۹۲: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یُمْلِیْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ یُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ کَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ. (الصحیح لمسلم ج۲ ص ۳۲۰ باب نصر الاخ ظالما او مظلوما)

اللہ تعالیٰ ظلم کو ڈھیل دیتا ہے مگر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی " وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ " ایسی ہی تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو پکڑتا ہے بیشک اس کی پکڑ دردناک ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۴۰ تا ۱۴۱)

۲۳۹۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ کَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْشَیْئٍ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَایَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَلَادِرْهَمٌ اِنْ کَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ٤٣٥ باب الظلم الفصل الاول)

حضرت ابوہریرہ سے مروی سرکار ﷺ نے فرمایا جس کے ذمہ اسکے بھائی کا کوئی حق ہو وہ آج اس سے معاف کرالے اس سے پہلے کہ نہ اشرفی ہوگی نہ روپیہ بلکہ اسکے عمل صالح کو

بقدر حق لے کر دوسرے کو دیدیئے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو دوسرے کے گناہ اس پر لادے جائیں گے۔ (بہار شریعت ١٦/١٦١)

٢٣٩٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَامَتَاعَ فَقَالَ : اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطیٰ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ یُّقْضیٰ مَاعَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِیْ النَّارِ. (مشکوة المصابیح ص ٤٣٥ .باب الظلم الفصل الاول، مسلم ج٢/٣٢٠ . باب تحریم الظلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہم میں مفلس وہ ہے کہ نہ اس کے پاس روپیہ ہے نہ متاع فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز روزہ زکوۃ لے کر آئے گا اور اسطرح آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہے کسی پر تہمت لگائی ہے کسی کا مال کھالیا ہے کسی کا خون بہایا ہے کسی کو مارا ہے لہذا اسکی نیکیاں اسکو دیدی جائیں گی پھر اسے جہنم میں ڈالدیا جائے گا۔ (بہار شریعت ١٦/١٦١)

٢٣٩٥: عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : لَاتَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ : اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا. (مشکوة المصابیح ص ٤٣٥ باب الظلم الفصل الثانی)

حضرت حذیفہ سے مروی سرکار نے فرمایا امعہ نہ بنو کہ یہ کہنے لگو کہ لوگ اگر ہمارے ساتھ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کرینگے بلکہ اپنے نفس کو اس پر جماؤ کہ لوگ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔ (بہار شریعت ١٦/١٦١)

٢٣٩٦: عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰی عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِیْ اِلَیَّ كِتَابًا تُوْصِیْنِیْ فِیْهِ وَلَاتُكْثِرِیْ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَیْكَ اَمَّابَعْدُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رَضِیَ

النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَّلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

(مشکوۃ المصابیح ج۲ ص ٤٣٥ .باب الظلم الفصل الثانی)

حضرت معاویہ سے مروی انہوں نے حضرت عائشہ کے پاس خط لکھا کہ میرے پاس آپ خط لکھئے اس میں مجھے کچھ وصیت کیجئے مگر زیادہ نہ ہوتو حضرت عائشہ نے سلام کے بعد لکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ کی خوشنودی کا طالب ہو لوگوں کی ناراضی کے ساتھ یعنی اللہ راضی ہو چاہے لوگ ناراض ہوں ہوا کریں اسکی کوئی پرواہ نہ کرے اللہ تعالیٰ لوگوں کے شر سے اسکی کفایت کریگا اور جو شخص لوگوں کو خوش رکھنا چاہے اللہ کی ناراضی کیساتھ اللہ تعالیٰ اسکو آدمیوں کے سپرد کردے گا۔ (بہار شریعت ١٦/١٦١)

٢٣٩٧: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ. (مشکوۃ المصابیح ص ٤٣٥ باب الظلم الفصل الثالث)

ابوامامہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بُرا قیامت کے دن وہ بندہ ہے جس نے دوسرے کی دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت برباد کردی۔ (بہار شریعت ١٦/١٦١)

٢٣٩٨: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى حَقَّهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَايَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٣٥،٤٣٦ باب الظلم الفصل الثالث)

حضرت علی سے مروی کہ سرکار نے فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگے اور کسی حق والے کے حق سے اللہ منع نہیں کرے گا۔ (بہار شریعت ١٦/١٦١)

غصہ اور تکبر کا بیان

احادیث

۲۳۹۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْصِنِیْ قَالَ : لَا تُغْضَبْ فَرَدَّدَ ذَالِکَ مِرَاراً قَالَ : لَا تَغْضَبْ. (مشکوۃ المصابیح ص۴۳۳ باب الغضب والکبر الفصل الاول)

ایک شخص نے عرض کی مجھے وصیت کیجئے فرمایا غصہ نہ کرو اس نے بار بار وہی سوال کیا جواب یہی ملا کہ غصہ نہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۱،۱۶۲)

۲۴۰۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

(مشکوۃ المصابیح ص۴۳۳ باب الغضب والکبر الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا قوی وہ نہیں جو پہلوان ہو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ قوی وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے کو قابو میں رکھے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَیْظٍ یَکْظِمُهَا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی.

(مشکوۃ المصابیح ج۲ ص۴۳۴ باب الغضب والکبر الفصل الثالث)

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی سرکا نے فرمایا اللہ تعالی کی خوشنودی کے لیے بندہ نے غصہ کا گھونٹ پیا اس سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ قَالَ : الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ قَرِیْبٌ. (مشکوۃ المصابیح ص۴۳۴ باب الغضب والکبر فصل الثالث)

قرآن مجید کی آیت ہے:

"اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ".

اس کے ساتھ دفع کر جو احسن ہے پھر وہ شخص کہ تجھ میں اور اس میں عداوت ہے ایسا ہو جائے گا گویا وہ خالص دوست ہے اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ غصہ کے وقت صبر کرے اور دوسرا اس کے ساتھ برائی کرے تو یہ معاف کر دے جب ایسا کریں گے تو اللہ ان کو محفوظ رکھے گا اور ان کا دشمن جھک جائے گا گویا وہ خالص دوست قریب ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۳: روی بَھْزُ بْنُ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ الْغَضَبَ لَیُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ وَالْعَسَلَ.

(مشکوۃ المصابیح ۴۳۴ باب الغضب والکبر الفصل الثالث)

حضرت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ راوی کہ سرکار نے فرمایا غصہ ایمان کو ایسا خراب کرتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۴: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: قَالَ مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِکَ عِنْدَکَ قَالَ: مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۴ باب الغضب والکبر الفصل الثالث)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ اے رب کون بندہ تیرے نزدیک عزت والا ہے فرمایا وہ جو باوجود قدرت معاف کر دے۔(بہار شریعت ۱۶/۲۶۲)

۲۴۰۵: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَزَنَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰہِ قَبِلَ اللّٰہُ عُذْرَہٗ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۴ باب الغضب والکبر الفصل الثالث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے گا اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے غصہ کو روکے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا عذاب اس سے روک دے گا اور جو اللہ سے عذر کرے گا اللہ اس کے عذر کو قبول

فرمائے گا۔(بہارشریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۶: عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا يُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ (مشكوة المصابيح ص ٤٣٤ باب الغضب والكبر الفصل الثانى)

حضرت عطیہ بن عروہ سے مروی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوتا ہے اور آگ پانی ہی سے بجھائی جاتی ہے لہذا جب کسی کو غصہ آجائے تو وضو کرلے۔(بہارشریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۷: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ.

(مشكوة المصابيح ج٢ ص ٤٣٤ باب الغضب والكبر الفصل الثانى)

جب کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر غصہ چلا جائے فبہا ورنہ لیٹ جائے۔

(بہارشریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَكَرَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَالَ: وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ فَاِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ فَاِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُوْنُ الْبَطِيْءَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ وَبَطِيْءَ الْفَيْءِ قَالَ: اِتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى اِنْتِفَاخِ اَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ.

(مشكوة المصابيح باب الامر بالمعروف الفصل الاول ٤٣٧)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان برائے خطاب عصر کے بعد کھڑے ہوئے تو قیامت تک ہونے والی کوئی چیز نہ چھوڑی یعنی ہر چیز ذکر کی جس نے یاد کرلیا اس نے یاد کرلیا اور جس نے بھلایا اس نے

بھلا دیا اور غصہ کا ذکر فرمایا تو ارشاد فرمایا بعض لوگوں کو غصہ جلد آجاتا ہے اور جلد جاتا رہتا ہے ایک کے بدلے میں دوسرا ہے اور بعض کو دیر میں آتا ہے اور دیر میں جاتا ہے یہاں بھی ایک کے بدلے میں دوسرا ہے یعنی ایک بات اچھی ہے اور ایک بری اول کا بدلا ہو گیا اور تم میں بہتر وہ ہیں کہ دیر میں انہیں غصہ آئے اور جلد چلا جائے اور بدتر وہ ہیں جنہیں جلد آئے اور دیر میں جائے غصہ سے بچو کہ وہ آدمی کے دل پر ایک انگارا ہے دیکھتے نہیں ہو کہ گلے کی رگیں پھول جاتی ہیں اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں جو شخص غصہ محسوس کرے لیٹ جائے اور زمین سے چپٹ جائے۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٢ تا ١٦٣)

٢٤٠٩: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ (مشكوة المصابيح ص ٤٣٣ باب الغضب والكبر الفصل الاول)

حضرت حارثہ بن وہب سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو جنت والوں کی خبر نہ دوں وہ ضعیف ہیں جن کو لوگ ضعیف و حقیر جانتے ہیں (مگر ہے یہ کہ) اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کر دے اور کیا جہنم والوں کی خبر نہ دوں وہ سخت گو اور سخت خو تکبر کرنے والے ہیں۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٣)

٢٤١٠: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ. (مشكوة المصابيح ص ٤٣٣ باب الغضب والكبر الفصل الاول)

حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کے دل میں رائی برابر ایمان ہو گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس کسی کے دل میں رائی برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٣)

٢٤١١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ. (مشكوة المصابيح ص ٤٣٣ باب الغضب والكبر الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ تعالیٰ کلام کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۱) بوڑھا زناکار (۲) بادشاہ کذاب (۳) اور محتاج متکبر (بہارشریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ.

(مشكوة المصابيح ص ۴۳۳ باب الغضب والكبر الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبریا اور عظمت میری صفتیں ہیں جو شخص ان میں سے کسی ایک میں مجھ سے منازعت کرے گا اسے جہنم میں ڈالدونگا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۳: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰی يُكْتَبَ فِی الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ .

(مشكوة المصابيح ص ۴۳۳ باب الغضب والكبر (الفصل الثانی)

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو (اپنے مرتبہ سے اونچے مرتبہ کی طرف) لے جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جبارین میں لکھدیا جاتا ہے پھر جوانہیں پہنچے اسے بھی پہنچے گا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۴: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰی سِجْنٍ فِیْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰی بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ. (مشكوة المصابيح ص ۴۳۳، ۴۳۴ باب الغضب والكبر الفصل الثانی)

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا متکبرین کا حشر قیامت کے دن چیونٹیوں کے برابر جسموں میں ہوگا اوران کی صورتیں آدمیوں کی ہوں گی ہر طرف سے ان پر ذلت چھائے ہوئے ہوگی ان کو کھینچ کر جہنم کے قید خانہ کی طرف لے جائیں

گے جس کا نام بولس ہے ان کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی جہنمیوں کا نچوڑ انہیں پلایا جائے گا جس کو طینۃ الخبال کہتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۵: عَنْ عُمَرَ قَالَ: وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَاضَعُوْا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَ فِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيْرٍ. (مشکوة المصابیح ص ٤٣٤ باب الغضب والكبر الفصل الثالث)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے منبر پر ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ کے لیے تواضع کرو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ جو اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے وہ اپنے نفس میں چھوٹا مگر لوگوں کی نظر میں بڑا ہے اور جو بڑائی کرتا ہے اللہ اس کو پست کرتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں ذلیل ہے اور اپنے نفس میں بڑا ہے وہ لوگوں کے نزدیک کتے یا سوئر سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۶: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ. (مشکوة المصابیح ص ٤٣٤ باب الغضب والكبر الفصل الثالث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی ہیں نجات والی چیزیں یہ ہیں (۱) پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ سے تقوی (۲) خوشی اور ناخوشی میں حق بات بولنا (۳) مالداری اور احتیاج کی حالت میں درمیانی چال چلنا۔ ہلاک کرنے والی یہ ہیں: (۱) خواہش نفسانی کی پیروی کرنا (۲) اور بخل کی اطاعت اور اپنے نفس کے ساتھ گھمنڈ کرنا یہ سب میں سخت ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۶۳ تا ۱۶۴)

ہجر اور قطع تعلق کی ممانعت

احادیث

٢٤١٧ : عَنْ اَبِی اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ . (الصحیح لمسلم ج ٢ ص ٣١٦ باب تحریم الھجر فوق ثلاثۃ ایام بلا عذر شرعی)

ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کے لیے یہ حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے کہ دونوں ملتے ہیں۔ ایک ادھر مونھ پھیر لیتا ہے اور دوسرا ادھر مونھ پھیر لیتا ہے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو ابتداءً سلام کرے۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٤)

٢٤١٨ : عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : لَا یَکُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَۃٍ فَاِذَا لَقِیَہُ سَلَّمَ عَلَیْہِ ثَلٰثَ مِرَارٍ کُلُّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِہٖ. (السنن لابی داؤد ج٢ ص ٦٧٣ باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلم کے لیے یہ نہیں ہے کہ دوسرے مسلم کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے جب اس سے ملاقات ہو تو تین مرتبہ سلام کرے۔ اگر اس نے جواب نہیں دیا تو اس کا گناہ بھی اسی کے ذمہ ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٤)

٢٤١٩ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلَاثٌ فَلْیَلْقَہُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْھِجْرَۃِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٨ باب ما ینھی من التھاجر)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کے لیے یہ حلال نہیں کہ مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے اگر تین دن گذر گئے ملاقات کرے اور سلام کرے اگر دوسرے نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر جواب نہیں دیا تو گناہ اس کے ذمہ ہے اور یہ شخص چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۴)

۲۴۲۰: عَنْ اَبِیْ خِرَاشِ السُّلَمِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ (ابو داؤد ج۲/۶۷۳ باب فی هجرة الرجل اخاه)

ابو خراش سلمی رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے تو یہ اس کے قتل کی مثل ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۴)

۲۴۲۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ .

(السنن لابی داؤد ج۲ص۶۷۳ باب فی هجرة الرجل اخاه)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے پھر جس نے ایسا کیا اور مر گیا تو جہنم میں گیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۵)

سلوک کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٣٣٩: وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ . (سورة البقرة الآية/٨٣)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد کیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو۔

اور فرماتا ہے:

٣٤٠: قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ. (سورة البقرة آیت/ ٢١٥)

تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے اور جو بھلائی کرو بے شک اللہ جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

٣٤١: وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَّاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا .

(سورة بنی اسرائیل آیت/ ٣٤)

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے

اور عرض کی اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپنے میں پالا۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۲: وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا. (سورۃ عنکبوت آیت/۸)

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۳: وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا.(سورۃ لقمان آیت ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھ ہی تک آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائیں ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح اس کا ساتھ دے۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۴: وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا.

(سورۃ الاحقاف آیت ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۵: اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ

سُوْءَ الْحِسَابِ. (سورۃ الرعد آیت/٢١)
نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اورقول باندھ کر پھرتے نہیں اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

٣٤٦: وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْءُ الدَّارِ . (سورۃ الرعد/٢٥)
اور جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اللہ نے جس کو جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے۔

اور فرماتا ہے:

٣٤٧: وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ .(النساء/١)
اور اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتے سے۔

احادیث

٢٤٢٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ؟ قَالَ : اُمُّكَ قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ؟ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ : ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ . (الصحیح لمسلم کتاب البر والصلۃ ج٢/٣١٢)

٢٤٢٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ : اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوْكَ . (الصحیح لمسلم ج٢/٣١٢)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حسن صحبت یعنی احسان کا مستحق کون ہے؟۔ ارشاد فرمایا تمہاری ماں یعنی ماں کا حق سب سے زیادہ ہے انہوں نے پوچھا پھر کون؟ حضور نے پھر ماں کو بتایا انہوں نے پھر پوچھا کہ پھر کون؟ ارشاد فرمایا تمہارا والد۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٧)

٢٤٢٤: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَبَرُّ قَالَ: اُمَّکَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمَّکَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمَّکَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اَبَاکَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ. (مشکوة المصابیح ص۴۲۰ باب البر والصلة الفصل الثانی)

بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کس کے ساتھ احسان کروں؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا اپنے باپ کے ساتھ پھر اس کے ساتھ جو زیادہ قریب ہو پھر اس کے بعد جو زیادہ قریب ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۷)

٢٤٢٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيْهِ. (الصحیح لمسلم ج۲ ص۳۱۴/باب فضل صلة اصدقاء الاب والام نحوهما)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زیادہ احسان کرنیوالا وہ ہے جو اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں احسان کرے یعنی جب باپ مر گیا یا کہیں چلا گیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۷)

٢٤٢٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. (الصحیح لمسلم ج۲ ص۳۱۴/باب فضل صلة اصدقاء الاب والام نحوهما)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ناک خاک میں ملے (اسکو تین مرتبہ فرمایا) یعنی ذلیل ہو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون یعنی کس کے متعلق ارشاد ہے؟ فرمایا جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا یعنی ان کی خدمت نہ کی کہ جنت میں جاتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۷)

٢٤٢٧: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ صِدِّيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَتْ: قَدِمَتْ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ اِذَا عَاهَدُوا النَّبِيَّ ﷺ مَعَ اَبِيْهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَتْ: اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ

اُمَّکِ. (صحیح البخاری ج۲ص ٨٨٤ باب صلة المرأة امها ولها زوج، مشکوٰة ص ٤١٨)

اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتی ہیں جس زمانہ میں قریش نے حضور سے معاہدہ کیا تھا میری ماں جو مشرکہ تھی میرے پاس آئی میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام کی طرف سے راغب یا وہ اسلام سے اعراض کیئے ہوئے ہے کیا میں اسکے ساتھ سلوک کروں ارشاد فرمایا اس کے ساتھ سلوک کرو (یعنی کافرہ ماں کے ساتھ بھی سلوک کیا جائے گا)۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٧)

٢٤٢٨: عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَهَاتِ وَكُرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ: وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةُ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوٰة المصابیح ص٤١٩ باب البر والصلة)

مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں تم پر حرام کردی ہیں۔(۱) ماؤں کی نافرمانی (۲) اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا (۳) اور دوسروں کو جو اپنے اوپر آتا ہوا سے نہ دینا اور اپنا مانگنا کہ لاؤ۔ اور یہ باتیں تمھارے لیئے مکروہ ہیں۔ قیل وقال یعنی فضول باتیں اور کثرت سوال اور اضاعتِ مال۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٨)

٢٤٢٩: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَاالرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ. (مشکوٰة المصابیح ص٤١٩ باب البر والصلة الفصل الاول)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات کبیرہ گناہوں میں ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے فرمایا ہاں! اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔(۱) (بہار شریعت ١٦/١٦٨)

---

(۱) صحابۂ کرام جنہوں نے عرب کا زمانۂ جاہلیت دیکھا تھا۔ انکی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیونکر گالی دیگا یعنی یہ بات ان کی سمجھ سے باہر تھی حضور نے بتایا کہ مراد دوسرے سے گالی دلوانا ہے اور اب وہ زمانہ آیا کہ بعض لوگ خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں اور کچھ لحاظ نہیں کرتے۔ ۱۲

٢٤٣٠: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا : حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانَ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ .(مشكوة المصابيح ص ٤١٩ باب البر الفصل الثانی)

شعب الایمان میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں گیا اس میں قرآن پڑھنے کی آواز سنی میں نے پوچھا یہ کون پڑھتا ہے؟ فرشتوں نے کہا حارثہ بن نعمان ہیں حضور نے فرمایا یہی حال ہے احسان کا۔ حارثہ اپنی ماں کے ساتھ بہت بھلائی کرتے تھے۔ (بہارشریعت ١٦٨/١٦)

٢٤٣١ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ . رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح باب البر والصلة الفصل الثانی ٤١٩)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پروردگار کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناراضی ہے۔ (بہارشریعت ١٦٨/١٦)

٢٤٣٢ : عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ : اِنَّ لِيْ اِمْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّيْ تَامُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْضَيِّعْ . رواه الترمذی و ابن ماجة (مشكوة المصابيح باب البر والصلة الفصل الثانی ٤١٩، ٤٢٠ والترمذی ج١٢/٢)

روایت ہے ایک شخص ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میری ماں مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے دوں ابودرداء رضی اللہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ والد جنت کے دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے اب تیری خوشی ہے کہ اس دروازہ کی حفاظت کرے یا ضائع کرے۔ (بہارشریعت ١٦٨/١٦)

٢٤٣٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَتْ تَحْتِيْ اِمْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِيْ : طَلِّقْهَا وَاَبَيْتُ فَاَتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ

اللّٰہِ: ﷺ طَلِّقْهَا. رواه الترمذی وابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ٤٢١ باب البر والصلة)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں میں اپنی بیوی سے محبت رکھتا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس عورت سے کراہت کرتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو میں نے نہیں دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۶۹)

٢٤٣٤: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: هُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ. (مشکوۃ المصابیح ص ٤٢١ باب البر والصلة الفصل الثالث)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے فرمایا کہ وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں۔(۲) (بہار شریعت ۱۶/۱۶۹)

٢٤٣٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰهِ فِیْ وَالِدَیْهِ اَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِداً وَمَنْ اَصْبَحَ عَاصِیًا لِلّٰهِ فِیْ وَالِدَیْهِ اَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ اِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِداً قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ: وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ.

(مشکوۃ المصابیح باب نمبر ۳ ص ٤٢١ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا فرمانبردار ہے اس کے لیے صبح ہی کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حالت میں صبح کی کہ والدین کے متعلق خدا کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لیے صبح ہی کو جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے ایک شخص نے کہا اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں فرمایا اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۹)

(۱) علما فرماتے ہیں کہ اگر والدین حق پر ہوں تو طلاق دینا واجب ہے اور اگر بیوی حق پر ہو تو جب بھی والدین کی رضامندی کے لیے طلاق دینا جائز ہے۔

(۲) یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہوں گے۔

۲۴۳۶: عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلّم قَالَ ما مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنظُرُ اِلیٰ وَالِدَیہِ نظرَۃَ رَحْمَۃٍ اِلّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ نظرَۃٍ حَجَّۃً مَّبْرُوْرَۃً قالُوْا وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ. (مشکوۃ المصابیح ج۲ص ۴۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیک اولاد اپنے ماں باپ پر ایک بار رحمت کی نظر ڈالے اس کی ہر نظر کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک حج مبرور لکھتا ہے صحابہ نے عرض کی اگر چہ وہ ہر دن سو بار نظر کرے فرمایا ہاں اللہ بڑا ہے پاکیزہ ہے۔

۲۴۳۷: عَنْ مُعٰوِیَۃَ بْنِ جَاھِمَۃَ اَنَّ جَاھِمَۃَ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِیْرُکَ فَقَالَ : ھَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ ؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ: فَالْزِمْھَا فَاِنَّ الْجَنَّۃَ عِنْدَ رِجْلِھَا (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۱ باب البر والصلۃ الفصل الثالث)

معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ ان کے والد جاہمہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے۔ حضور سے مشورہ لینے کو حاضر ہوا ہوں ارشاد فرمایا تیری ماں ہے؟ عرض کی ہاں اس کی خدمت لازم کرے کہ جنت اس کے قدم کے پاس ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۹، ۱۷۰)

۲۴۳۸: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِنَّ الْعَبْدَ لَیَمُوْتُ وَالِدَاہُ اَوْ اَحَدُھُمَا وَاِنَّہٗ لَھُمَا لَعَاقٌّ فَلَا یَزَالُ یَدْعُوْ لَھُمَا وَیَسْتَغْفِرُ لَھُمَا حَتّٰی یَکْتُبَہُ اللّٰہُ بَارًّا.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۱ باب البر والصلۃ الفصل الثالث)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا اب ان کے لیے ہمیشہ استغفار کرتا رہا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۰)

۲۴۳۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۰ باب البر والصلۃ الفصل الثانی)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

منان یعنی احسان جتانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور شراب نوشی کی مداومت کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۰)

٢٤٤٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : هَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ؟ قَالَ لَا قَالَ : وَهَلْ لَکَ مِنْ خَالَةٍ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : فَبِرَّهَا . (مشکوة المصابيح ص ٤٢٠ باب البر و الصلة الفصل الثانی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ! میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ فرمایا تیری ماں ہے عرض کی نہیں فرمایا کوئی تیری خالہ ہے فرمایا ہاں فرمایا اس کے ساتھ احسان کر۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۰)

٢٤٤١: عَنْ اَبِیْ اُسَيْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْئٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا ؟ قَالَ : نَعَمِ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا .

(مشکوة المصابيح ص ٤٢٠ باب البر و الصلة الفصل الثانی)

ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے بنی سلمہ میں کا ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے والدین مرچکے ہیں اب بھی ان کے ساتھ احسان کا کوئی طریقہ ہے فرمایا ہاں ان کے لیے دعائے استغفار کرنا اور جو انہوں نے عہد کیا ہے اس کا پورا کرنا اور رشتہ والوں کے ساتھ انہیں کی وجہ سے سلوک کیا جاسکتا ہو اس کے ساتھ سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۰)

٢٤٤٢: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰی دَرَجَةً قَالَ : آمِيْنَ، فَلَمَّا ارْتَقَی الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: آمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقَی الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: آمِيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْکَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ ؟ قَالَ : اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِیْ

فَقَالَ : بُعْدَ مَنْ اَدْرَکَ رَمْضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ: آمِیْنَ فَلَمَّا رَقِیْتَ الثَّانِیَةَ قَالَ : بُعْدَ مَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَقُلْتُ : آمِیْنَ فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ : بُعْدَ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْهِ الْکِبَرُ عِنْدَهُ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ : آمِیْنَ .

(الترغیب والترهیب ج۲/۹۲ باب من ادرک رمضان فلم یغفر له)

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ ممبر کے پاس حاضر ہو جاؤ ہم سب حاضر ہوئے جب حضور ممبر کے پہلے درجہ پر چڑھے فرمایا آمین جب دوسرے پر چڑھے فرمایا آمین جب تیسرے پر چڑھے فرمایا آمین جب حضور ممبر سے اترے ہم نے عرض کی حضور سے آج ایسی بات سنی کہ کبھی ایسی بات نہ سنا کرتے تھے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ اسے رحمت الٰہی سے دوری ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ اس پر میں نے آمین کہی جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا اس شخص کے لیے رحمت الٰہی سے دوری ہو جس کے سامنے حضور کا ذکر ہوا اور وہ حضور پر درود نہ پڑھے تو اس پر میں نے کہا آمین جب میں تیسرے زینہ پر چڑھا انہوں نے کہا اس کے لیے دوری ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آیا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا میں نے کہا آمین۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۱)

۲۴۴۳: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰی صَغِیْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ (مشکوۃ المصابیح ۴۲۱ باب البر والصلة الفصل الثالث)

سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ویسا ہی حق ہے جیسا کہ باپ کا حق اولاد پر ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۷۱)

۲۴۴۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَیِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ : مَهْ قَالَتْ : هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَةِ قَالَ : اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ : بَلٰی یَا رَبِّ قَالَ : فَذَاکِ . (مشکوۃ المصابیح ص۴۱۹ باب البر والصلة الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا۔ رشتہ کہ یہ بھی ایک مخلوق ہے کھڑا ہوا اور دربار الوہیت میں استغاثہ کیا، ارشاد الٰہی ہوا کیا ہے؟ رشتہ نے کہا میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاٹنے والوں سے ارشاد ہوا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھے ملائے میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے میں اسے کاٹ دوں گا۔ اس نے کہا ہاں میں راضی ہوں فرمایا تو بس یہی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۱)

٢٤٤٥: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ : مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ . (مشكوة المصابيح ٤١٩ باب البر والصلة الفصل الاول كنز العمال ٧٦/٢ حديث ١٨٥٢)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم (رشتہ) رحمٰن سے مشتق ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۱)

٢٤٤٦: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ. (مشكوة المصابيح ٤١٩ باب البر والصلة الفصل الاول كنز العمال ج٢ ص١٧٦ حديث ١٨٥١)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ عرش الٰہی سے لپٹ کر یہ کہتا ہے جو مجھ کو ملائے گا اللہ اس کو ملائے گا جو مجھے کاٹے گا اللہ اسے کاٹے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۱)

٢٤٤٧: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا اِسْمًا مِّنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ . (مشكوة المصابيح ص ٤٢٠ باب البر والصلة الفصل الثانی كنز العمال ج٢/٧٦ حديث ١٨٥٣)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں رحم (یعنی رشتہ کو)

میں نے پیدا کیا اور اس کا نام میں نے اپنے نام سے مشتق کیا لہذا جو اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا جو اسے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۱تا۱۷۲)

۲۴۴۸: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَأَ لَهُ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. (مشكوة المصابيح باب البر والصلة الفصل الاول ٤١٩)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اس کے اثر یعنی عمر میں تاخیر کی جائے تو اپنے رشتہ والوں کے ساتھ سلوک کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

۲۴۴۹: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَدْرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ. رواه ابن ماجة (مشكوة المصابيح باب البر والصلة الفصل الثانى ٤١٩)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تقدیر کو کوئی چیز رد نہیں کرتی مگر دعا اور بر یعنی احسان کرنے سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور آدمی گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

۲۴۵۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِعْرِفُوْا اَنْسَابَكُمْ تَصِلُوْا اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّهُ لَاقُرْبَ بِالرَّحِمِ اِذَا قُطِعَتْ وَاِنْ كَانَتْ قَرِيْبَةً وَلَابُعْدَ بِهَا اِذَا وُصِلَتْ وَاِنْ كَانَتْ بَعِيْدَةً. (كنز العمال ج۲ ص۷٤ باب صلة الرحم حديث ١٨٠٦)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا اپنے نسب پہچانو! تاکہ صلۂ رحم کرو کیوں کہ اگر رشتہ کو کاٹا جائے تو اگر چہ وہ قریب ہے، قریب نہیں اور اگر جوڑا جائے تو دور نہیں اگر چہ دور ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

۲۴۵۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَاتَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ

(۱) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دعا سے بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ یہاں تقدیر سے مراد تقدیر معلق ہے اور زیادتی عمر کا بھی یہی مطلب ہے کہ احسان کرنا درازی عمر کا سبب ہے اور رزق سے ثواب اخروی مراد ہے کہ گناہ اس کی محرومی کا سبب ہے اور ہوسکتا ہے کہ بعض صورتوں میں دنیوی رزق سے بھی محروم ہو جائے۔۱۲

مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثرِ .(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٠ باب الفصل الثانی)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے نسب کو اتنا سیکھو جس سے صلہ رحم کرسکو کیوں کہ صلۂ رحم اپنے لوگوں میں محبت کا سبب ہے۔ اس سے مال میں زیادتی اور اثر یعنی عمر میں تاخیر ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

٢٤٥٢: عَنْ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّمَدَّ لَہٗ فِیْ عُمْرِہٖ وَیُبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُدْفَعَ عَنْہُ مِیْتَۃُ السَّوْءِ وَیُسْتَجَابَ دُعَاءٌ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ .رواہ الحاکم (مشکوٰۃ المصابیح ص ٤٢٠)
مستدرک میں عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو یہ پسند ہو کہ عمر میں درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو اور بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور رشتہ داروں سے سلوک کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

٢٤٥٣: عَنْ عَقِیْلٍ عَنِ ابْنِ شَہَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : اِنَّ جُبَیْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ : لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ.
(الصحیح لمسلم ج٢/٨٨٥ .باب اثم القاطع)
زبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائیگا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

٢٤٥٤: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْہِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ.
(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٠ باب البر والصلۃ الفصل الثانی کنزالعمال ج٢/٧٦)
شعب الایمان میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرماتے سنا کہ جس قوم میں قاطع رحم ہوتا ہے اس پر رحمت الٰہی نہیں اترتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

٢٤٥٥: عَنْ اَبِیْ بُکْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہِ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یُدَّخَرُ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ

الرَّحِم. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۰ باب البر والصلۃ الفصل الثانی)

ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس گناہ کی سزا دنیا میں بھی جلدی ہی دیدی جائے اوراس کے لیئے آخرت میں بھی عذاب کا ذخیرہ رہے گا۔ وہ بغاوت اور قطع رحم سے بڑھ کر نہیں۔

۲۴۵۶: عَنْ اَبِیْ بُکْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : کُلُّ الذُّنُوْبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْھَا مَاشَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیَاۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۱ ابواب البر والصلۃ)

ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جتنے گناہ ہیں ان میں سے جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کردیتا ہے۔ سوائے والدین کی نافرمانی کے کہ اس کی سزا زندگی میں موت سے پہلے دی جاتی ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۷۳)

۲۴۵۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُہٗ وَصَلَھَا.. (الصحیح للبخاری ج ۲/۸۸۶ باب لیس الواصل بالمکافی مشکوۃ المصابیح باب البر والصلۃ الفصل الاول ص ۴۱۹)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صلۂ رحمی کا نام نہیں کہ بدلہ دیا جائے یعنی اس نے اسکے ساتھ احسان کیا اس نے اس کے ساتھ کردیا بلکہ صلۂ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ ادھر سے کاٹا جاتا ہے اور یہ جوڑتا ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۷۳)

۲۴۵۸: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِنَّ لِیْ قَرَابَۃً اَصِلُھُمْ وَیَقْطَعُوْنِّیْ وَاُحْسِنُ اِلَیْھِمْ وَیُسِیْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْھُمْ وَیَجْھَلُوْنَ عَلَیَّ فَقَالَ : لَئِنْ کُنْتَ کَمَا قُلْتَ : فَکَاَنَّمَا تُسِفُّھُمُ الْمَلَّ وَلَایَزَالُ مَعَکَ مِنَ اللّٰہِ ظَھِیْرٌ عَلَیْھِمْ مَادُمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ . رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۹ باب البر والصلۃ الفصل الاول)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میری قرابت والے ایسے ہیں کہ انھیں میں ملاتا ہوں اور وہ کاٹتے ہیں میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ حلم سے پیش آتا ہوں اور

وہ مجھ پر جہالت کرتے ہیں ارشا فرمایا اگر ایسا ہی ہے جیسا تم نے بیان کیا تو تم ان کو گرم راکھ چھنکاتے ہو اور ہمیشہ اللہ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک مددگار رہے گا۔ جب تک کہ یہی حالت رہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۳)

۲۴۵۹ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِفَوَاضِلِ الْاَعْمَالِ فَقَالَ : يَاعُقْبَةُ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَ اَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ. وَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ .رواه احمد والحاكم. وزاد. اِلَّاوَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّمَدَّ فِيْ عُمْرِهٖ وَيُبْسَطَ فِيْ رِزْقِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ. (الترغيب ج ۳۴۲/۳ بَابُ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ملاقات کو گیا میں نے جلدی سے حضور کا دست مبارک پکڑ لیا اور حضور نے میرے ہاتھ کو جلدی سے پکڑ لیا۔ پھر فرمایا اے عقبہ دنیا و آخرت کے افضل اخلاق یہ ہیں کہ تم اسکو ملاؤ جو تمھیں جدا کرے اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو۔ اور جو یہ چاہے کہ عمر میں درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۳)

اولاد پر شفقت اور یتیموں پر رحمت

احادیث

۲٤٦۰ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اَوَ اَمْلِکُ لَکَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَةَ؟ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. (مشکوۃ ۴۲۱ باب الشفقة والرحمة علی الخلق، الصحیح للبخاری ۸۸۷/۲ باب رحمة الولد وتقبیله ومعانقته)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں؟ ہم انہیں بوسہ نہیں دیتے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں کیا کروں؟۔

(بہار شریعت ۱۷۵/۱۶)

۲٤٦۱ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَتْنِیْ اِمْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ غَیْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا فَقَسَّمَتْهَا بَیْنَ اِبْنَتَیْهَا وَلَمْ تَأْکُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ : مَنْ اُبْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْئٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ کُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ . متفق علیه (مشکوۃ المصابیح ۴۲۱ باب الشفقة والرحمة علی الخلق الفصل الاول ، صحیح البخاری ۸۸۷/۲ باب رحمة الولد وتقبیله ومعانقته)

۲٤٦۲ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَتْنِیْ مِسْکِیْنَةٌ تَحْمِلُ اِبْنَتَیْنِ لَهَا فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ کُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ اِلٰی فِیْهَا تَمْرَةً لِتَاْکُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا اِبْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ بَیْنَهُمَا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ اَوْجَبَ لَهَا الْجَنَّةَ وَاَعْتَقَهَا مِنَ النَّارِ. (کنزالعمال ج۸/۲۷۷ حدیث ٤٧١٤)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں ایک مسکین عورت دولڑکیوں کو لے کر میرے پاس آئی میں نے اسے تین کھجوریں دیں ایک ایک لڑکیوں کو دیدی اور ایک کو منہ تک کھانے کے لیے لے گئی کہ لڑکیوں نے اس سے مانگی اس نے دوٹکڑے کرکے دونوں کو دیدی جب یہ واقعہ حضور کو سنایا ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت واجب کردی اور جہنم سے آزاد کردیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۶،۱۷۵)

٢٤٦٣ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهُ. رواه مسلم

(مشكوة المصابيح ص ٤٢١ الفصل الاول باب الشفقة والرحمة على الخلق)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی عیال (پرورش) میں دولڑکیاں بلوغ تک رہیں وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ پاس پاس ہونگے اور حضور نے اپنی انگلیاں ملاکر فرمایا اس طرح۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۶)

٢٤٦٤ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اٰوىٰ يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَوْ اِثْنَتَيْنِ قَالَ : اَوْ اِثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوْا : اَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ : وَاحِدَةً وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ ! اللّٰهِ وَمَا كَرِيْمَتَاهُ ؟ قَالَ عَيْنَاهُ رواه فى شرح السنة (مشكوة المصابيح ص ٤٢٣ الفصل الثانى باب الشفقة والرحمة على الخلق)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یتیم کو اپنے کھانے میں شریک کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ضرور جنت واجب کردے گا مگر جبکہ ایسا گناہ کیا ہو جس کی مغفرت نہ ہو اور جو شخص تین لڑکیوں یا اتنی ہی بہنوں کی پرورش کرے ان کو ادب سکھائے ان پر مہربانی کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں بے نیاز کردے (یعنی اب ان کو ضرورت باقی نہ رہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کردے گا کسی نے کہا یا رسول اللہ یعنی دو

کی پرورش میں یہی ثواب ہو جائے یا دو (یعنی ان میں بھی وہی ثواب ہے) اور اگر لوگوں نے ایک کے متعلق کہا ہوتا تو حضور ایک کو بھی فرما دیتے اور جس کی کریمتین کو اللہ نے دور کر دیا اس کے لیے جنت واجب ہے دریافت کیا گیا کریمتین کیا ہیں؟ فرمایا آنکھیں۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۱۶)

۲۴۶۵ :عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوْمَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَابَةِ اِمْرَأَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتَ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْمَاتُوْا. رواه ابوداؤد

(مشکوة المصابیح ص ۴۲۳ الفصل الثانی باب الشفقة الرحمةعلى الخلق)

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں اور وہ عورت جس کے رخسار میلے ہیں دونوں جنت میں اس طرح ہونگے (یعنی جس طرح کلمہ اور بیچ کی انگلیاں پاس پاس ہیں) اس سے مراد وہ عورت ہے جو منصب و جمال والی تھی اور بیوہ ہوگئی اور اس نے یتیموں کی خدمت کی یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائیں۔ (یعنی بڑی ہو جائیں یا مر جائیں)۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۱۶)

۲۴۶۶ :عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ. رواه بن ماجة.

(مشکوة المصابیح ص ۴۲۵ .باب الشفقة والرحزه على الخلق الفصل الثانى)

سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو یہ نہ بتادوں کہ افضل صدقہ کیا ہے؟ وہ اپنی اس لڑکی پر صدقہ کرنا ہے جو تمہاری طرف واپس ہوئی (یعنی اسکا شوہر مر گیا یا اسکو طلاق دیدی اور باپ کے یہاں چلی آئی) تمہارے سوا اس کا کمانے والا کوئی نہیں۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۱۶-۱۷۷)

۲۴۶۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ كَانَتْ لَهُ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا يَعْنِى الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ. رواه ابوداؤد (مشکوة المصابیح ص ۴۲۳ الفصل الثانى /باب الشفقة والرحمة على الخلق)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی لڑکی ہوا سے زندہ در گور نہ کرے اور اسکی توہین نہ کرے اور اولاد ذکور کو اس پر ترجیح نہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۷)

٢٤٦٨ :عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رواه الترمذی

(مشکوة المصابیح ص ٤٢٣ باب الشفقة والرحمة علی الخلق. الفصل الثانی)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب دے وہ اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۷)

٢٤٦٩ :عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلِ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ. رواه الترمذی والبیهقی

(مشکوة المصابیح ص ٤٢٣ باب الشفقة والرحمة علی الخلق. الفصل الثانی)

ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ باپ کا اولاد کو کوئی عطیہ ادب حسن سے بہتر نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۷)

٢٤٧٠ :عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ. (مشکوة المصابیح ص ٤٢٣ باب الشفقة والرحمة علی الخلق. الفصل الثانی)

عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا والد کا اپنی اولاد کو اس سے بڑھکر کوئی عطیہ نہیں کہ اسے اچھے آداب سکھائے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۷۷)

٢٤٧١ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ

(الترغیب والترهیب ٣/٧٢ باب فی تادیب الاولاد)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کا اکرام

کرواور انھیں اچھے آداب سکھاؤ (بہارشریعت ١٦/١٧٧)

٢٤٧٢ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یَلْزَمُ الْوَالِدَ مِنَ الْحُقُوْقِ لِوَلَدِهٖ مَا یَلْزَمُ الْوَلَدَ مِنَ الْحُقُوْقِ لِوَالِدِهٖ . (کنز العمال ٨/٢٧٥ حدیث ٤٦٥٢)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا باپ کے ذمہ بھی اولاد کے حقوق ہیں جس طرح اولاد کے ذمہ باپ کے حقوق ہیں۔(بہارشریعت ١٦/١٧٧)

٢٤٧٣ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاوُوْا بَیْنَ اَوْلَادِكُمْ فِی الْعَطِیَّةِ فَلَوْ كُنْتُ مُفَضِّلًا اَحَدًا لَفَضَّلْتُ النِّسَاءَ .

(کنز العمال ج٨/٢٧٥ الفرع الرابع فی العدل بین العطیة لهم حدیث ٤٦٥٤)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کو برابر دو، اگر میں کسی کو فضیلت دیتا تو لڑکیوں کو فضیلت دیتا۔(بہارشریعت ١٦/١٧٧)

٢٤٧٤ : عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِكُمْ فِی النَّحْلِ كَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّعْدِلُوْا بَیْنَكُمْ فِی الْبِرِّ وَاللُّطْفِ.

(کنزالعمال ٨/٢٧٥ الفرالرابع فی العدل بین العطیة لهم حدیث ٤٦٥٥)

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عطیہ میں اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو جس طرح تم خود چاہتے ہو کہ وہ سب تمہارے احسان ومہربانی میں عدل کریں۔(بہارشریعت ١٦/١٧٧)

٢٤٧٥ : عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُحِبُّ اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِكُمْ حَتّٰی فِی الْقُبَلِ

(کنزالعمال ج٨/٢٧٥ الفرع الرابع فی العدل بین العطیة لهم حدیث نمبر ٤٦٥٨)

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو یہاں تک کہ بوسہ لینے میں۔(بہارشریعت ١٦/١٧٧)

٢٤٧٦ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَكَافِلُ الْیَتِیْمِ لَهٗ وَلِغَیْرِهٖ

فِیْ الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی وَ فَرَّجَ بَیْنَهُمَا شَیْأً. (الجامع الصحیح للبخاری ج٢ص٨٨٨ و مشكوة المصابیح ص٤٢٢ باب الشفقة والرحمة علی الخلق. الفصل الثانی)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یتیم کی کفالت کرے وہ یتیم اسی گھر کا ہو یا غیر کا میں اور وہ دنوں اس طرح جنت میں ہونگے حضور نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کیا۔ (بہار شریعت ١٦/١٧٨)

٢٤٧٧ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : خَیْرُ بَیْتٍ فِیْ الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْهِ وَشَرُّ بَیْتٍ فِیْ الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُسَاءُ اِلَیْهِ. رواه ابن ماجه (ترغیب وترهیب ٣/٣٤٨)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اسکے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اسکے ساتھ برائی کی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٧٨)

٢٤٧٨ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ مَسَحَ رَاسَ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَیْهَا یَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَةٍ اَوْ یَتِیْمٍ عِنْدَهٗ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِیْ الْجَنَّةِ كَهَاتَیْنِ وَقَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ. رواه احمد والترمذی (مشكوة المصابیح ص٤٢٣ باب الشفقة والرحمة علی الخلق. الفصل الثانی)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا گویا کہ اس کے سر پر اللہ تعالیٰ نے ہاتھ پھیرا، ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ گزرے گا ہر بال کے مقابل میں اس کے لیے نیکیاں ہیں جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر احسان کرے میں اور وہ جنت میں (دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا) اسطرح ہوں گے) (بہار شریعت ١٦/١٧٨)

٢٤٧٩ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ قَالَ : اِمْسَحْ رَأْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِیْنَ. رواه احمد (مشكوة المصابیح ص ٤٢٥۔ باب

الشفقة والرحمة على الخلق. الفصل الثالث والترغيب والترهيب ج٣ص٣٤٩)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۷۸)

٢٤٨٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا كَانَ الْغُلَامُ يَتِيْماً فَامْسَحُوْا بِرَاسِهٖ هٰكَذَا اِلٰى قُدَّامٍ وَاِنْ كَانَ لَهُ أَبٌ فَامْسَحُوْا بِرَأْسِهٖ هٰكَذَا اِلٰى خَلْفٍ مِنْ مُقَدَّمِهٖ. (كنزالعمال ج٢/٣٦ باب الرحمة واليتيم. حديث ٨٧٨)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکا یتیم ہوتو اسکے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کو لائے اور بچہ کا باپ ہوتو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لیجائے (بہارشریعت ۱۶/۱۷۸)

پڑوسیوں کے حقوق

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۴۸: وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا. (سورة النساء الآية/۳۶)

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتے داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بیشک اللہ کو پسند نہیں آتا ہے اترانے والا بڑائی مارنے والا۔ (سورہ نساء آیت ۳۶)

احادیث

۲۴۸۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ : مَنْ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : اَلَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ. رواه احمد، والبخاری ومسلم (الترغيب والترهيب ۳۵۲/۳ باب الترهيب من اذى الجار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہیں خدا کہ قسم وہ مومن نہیں خدا کی قسم وہ مومن نہیں عرض کی گئی کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا وہ شخص کہ اس کے پڑوسی اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہو (یعنی جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیفیں دیتا ہے) (بہار شریعت ۱۱۹/۱۶)

۲۴۸۲ : عَنْ اَنَسٍ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهٗ غَوَائِلَهٗ (کنز العمال ۱۳/۵)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ جنت میں نہیں

جائے گا جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے امن میں نہیں ہے۔ (بہار شریعت ۱۷۹/۱۶)

۲۴۸۳ : عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ . (الصحیح للبخاری ج۲ ص۸۸۹ وابن ماجه ج۲ ص۲۶۹)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے یہانتک کہ مجھے گمان ہوا کہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔ (بہار شریعت ۱۷۹/۱۶)

۲۴۸۴ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهٖ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۶ باب ماجاء فی حق الجوار)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں وہ بہتر ہے جو اپنے ساتھی کا خیر خواہ ہو اور پڑوسیوں میں اللہ کے نزدیک وہ بہتر ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۷۹/۱۶)

۲۴۸۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُكْرِمْ جَارَهٗ قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا حَقُّ الْجَارِ عَلَی الْجَارِ قَالَ : اِنْ سَاَلَکَ فَاَعْطِهٖ . (الترغیب والترهیب ج۳ ص۳۵۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسیوں کا اکرام کرے۔

(بہار شریعت ۱۷۹/۱۶)

۲۴۸۶ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : لِلنَّبِیِّ ﷺ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ یَقُوْلُوْنَ : قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ . رواه ابن ماجه. (مشكوة المصابيح باب الشفقة والرحمة على الخلق الفصل الثانى ص ۴۲۴)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں ایک شخص نے حضور کی

خدمت میں عرض کی یارسول اللہ مجھے یہ کیوں کر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا برا کیا؟ فرمایا جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا ہے تو بیشک تم نے اچھا کیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ تم نے بُرا کیا ہے تو بیشک تم نے برا کیا ہے۔(بہارشریعت ۱۸۰/۱۶،۱۷۹)

۲۴۸۷ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم : مَا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی هٰذَا ؟ قَالُوْا : حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ سَرَّهُ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَوْ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَهُ اِذَا حَدَّثَ وَلِیُؤَدِّ اَمَانَتَهُ اِذَائْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ.

(مشکوة المصابیح ص ٤٢٤ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ الفصل الثالث)

عبدالرحمٰن بن ابوقراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا صحابہ کرام نے وضو کا پانی لے کر منہ وغیرہ پر مسح کرنا شروع کردیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چیز تمہیں اس کام پر آمادہ کرتی ہے؟ عرض کی اللہ اور رسول کی محبت حضور نے فرمایا جس کی خوشی یہ ہو کہ اللہ اور رسول سے محبت کرے یا اللہ ورسول اس سے محبت کریں وہ جب بات بولے سچ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت ادا کردے اور جو اس کے جوار میں ہو اس کے ساتھ احسان کرے۔(بہارشریعت ۱۷۹/۱۶)

۲۴۸۸ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : لَیْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ. (الترغیب والترهیب ج٣ص٣٥٨)

شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا مومن وہ نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے (یعنی مومن کامل نہیں)۔(بہارشریعت ۱۸۰/۱۶)

۲۴۸۹ : عَنْ جَابِرٍ اِذَا طَبَخَ اَحَدُکُمْ قِدْرًا فَلْیُکْثِرْ مَرَقَهَا ثُمَّ لِیُنَاوِلْ جَارَهُ مِنْهَا (کنزالعمال ج٥ص١٢ حدیث ٣٥١)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص ہانڈی پکائے تو شوربا زیادہ کرے اور پڑوسی کو بھی اس میں سے کچھ دے۔(بہارشریعت ۱۸۰/۱۶)

۲۴۹۰ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَا عَائِشَةُ اِذَا دَخَلَ عَلَيْکَ صَبِيُّ جَارِکَ فَضَعِيْ فِيْ يَدِهٖ شَيْئًا فَاِنَّ ذٰلِکَ يَجُرُّ مُوَدَّةً. (کنز العمال ج ۵/۱۰ حق الجار)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا اے عائشہ پڑوسی کا بچہ آجائے تو اس کے ہاتھ میں کچھ رکھ دو کہ اس سے محبت بڑھے گی۔ (بہار شریعت ۱۸۰/۱۶)

۲۴۹۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ جَارُهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعُـــــــــهُ .

(جامع الترمذی ج۱ ص ۲۵۱ بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلٰى حَائِطِ جَارِهٖ خَشَبًا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پڑوسی تمہارے دیوار پر کھڑکیاں رکھنا چاہے تو اسے منع نہ کرو (یہ حکم دیانت کا ہے قضاءً اس کو منع کرسکتا ہے)۔ (بہار شریعت ۱۸۰/۱۶)

۲۴۹۲ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ فُلَانَةَ تُكْثِرُ مِنْ صَلَاتِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصِيَامِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ : هِيَ فِي النَّارِ قَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَلَاتِهَا وَاَنَّهَا تَتَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا قَالَ : هِيَ فِي الْجَنَّةِ (الترغیب والترہیب ۳/۳۵۶)

شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ فلانی عورت کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ نماز وروزہ وصدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے فرمایا وہ جہنم میں ہے انہوں نے کہا یارسول اللہ فلانی عورت کی نسبت ذکر کیا جاتا ہے کہ اس کے روزہ اور صدقہ ونماز میں کمی ہے (یعنی نوافل) وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو ایذا نہیں دیتی فرمایا وہ جنت میں ہے۔ (بہار شریعت ۱۸۰،۸۱/۱۶)

۲۴۹۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَسَّمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَّمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ

الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا یُؤْمِنُ حَتّٰی یَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ. (الترغیب والترهیب ج۳/۳۵۴)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مابین اخلاق کی اس طرح تقسیم فرمائی جس طرح رزق کی تقسیم فرمائی اللہ تعالیٰ دنیا اسے بھی دیتا ہے جو اسے محبوب ہو اور اسے بھی جو محبوب نہیں اور دین صرف اسی کو دیتا ہے جو اس کے نزدیک پیارا ہے لہذا جس کو خدا نے دین دیا اسے محبوب بنالیا قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بندہ مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہو (یعنی جب تک دل میں تصدیق اور زبان سے اقرار نہ ہو اور مومن نہیں ہوتا) جب تک اس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے امن میں نہ ہو۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۸۱)

۲۴۹۴ : عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْکَبُ الْهَنِیُٔ وَالْمَسْکَنُ الْوَاسِعُ. رواه احمد ورواته رواة الصحیح (الترغیب والترهیب ج۳ص۳۶۳)

حضرت نافع بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد مسلم کے لیے دنیا میں یہ بات سعادت سے ہے کہ اس کا پڑوسی صالح ہو اور سواری اچھی ہو اور مکان کشادہ ہو۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۸۱)

۲۴۹۵ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ لِیْ جَارَیْنِ فَاِلٰی اَیِّهِمَا اُهْدِیْ قَالَ : اِلٰی اَقْرَبِهِمَا مِنْکِ بَابًا (الصحیح للبخاری ج۲ص۸۹۰ باب حق الجوار فی قرب الابواب)

مستدرک میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں فرمایا جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہو۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۸۱)

۲۴۹۶ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جَارَانِ. رواه احمد (الترغیب والترهیب ۳/۳۵۵)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

قیامت کے دن سب سے پہلے دو شخص اپنا جھگڑا پیش کریں گے وہ دونوں پڑوسی ہوں گے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۸۱)

۲۴۹۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ جَارِهِ مَخَافَةً عَلٰى اَهْلِهِ وَمَالِهِ فَلَيْسَ ذٰلِکَ بِمُؤْمِنٍ وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَمْ يَاْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ اَتَدْرِیْ مَا حَقُّ الْجَارِ اِذَا اسْتَعَانَکَ اَعَنْتَهُ وَاِذَا اسْتَقْرَضَکَ اَقْرَضْتَهُ وَاِذَا افْتَقَرَ مَدَتَّ اِلَيْهِ وَاِذَا مَرِضَ عُدْتَّهُ وَاِذَا اَصَابَهُ خَيْرٌ هَنَّيْتَهُ وَاِذَا اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ عَزَّيْتَهُ وَاِذَا مَاتَ اتَّبَعْتَ جَنَازَتَهُ وَلاَ تَسْتَطِيْلُ عَلَيْهِ بِالْبِنَاءِ تَحْجِبُ عَنْهُ الرِّيْحَ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلاَ تُؤْذِيْهِ بِقُتَارِ قِدْرِکَ اِلَّا اَنْ تَغْرِفَ لَهُ مِنْهَا وَ اِنِ اشْتَرَيْتَ فَاکِهَةً فَاهْدِ لَهُ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَاَدْخِلْهَا سِرًّا وَّلاَ يَخْرُجُ بِهَا وَلَدُکَ لِيَغِيْظَ بِهَا وَلَدَهُ اَتَدْرُوْنَ مَاحَقُّ الْجَارِ؟ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا يَبْلُغُ حَقُّ الْجَارِ اِلَّا قَلِيْلٌ مِمَّنْ رَحِمَ اللّٰهُ فَمَا زَالَ يُوْصِيْهِمْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْجِيْرَانُ ثَلاَثَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ ثَلاَثَةُ حُقُوْقٍ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ حَقَّانِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ حَقٌّ فَاَمَّا الَّذِیْ لَهُ ثَلاَثَةُ حُقُوْقٍ فَالْجَارُ الْمُسْلِمُ الْقَرِيْبُ لَهُ حَقُّ الْجِوَارِ وَحَقُّ الْاِسْلاَمِ وَحَقُّ الْقَرَابَةِ وَاَمَّا الَّذِیْ لَهُ حَقَّانِ فَالْجَارُ الْمُسْلِمُ لَهُ حَقُّ الْجِوَارِ وَحَقُّ الْاِسْلاَمِ وَاَمَّا الَّذِیْ لَهُ حَقٌّ وَّاحِدٌ فَالْجَارُ الْكَافِرُ لَهُ حَقُّ الْجِوَارِ قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَنُطْعِمُهُمْ مِنْ نُسُكِنَا؟ قَالَ : لاَ تُطْعِمُوْا الْمُشْرِكِيْنَ شَيْئًا مِنَ النُّسُکِ.

(کنزالعمال ج۵ص۴۵ باب فی حقوق تتعلق بصحبة الجار حدیث نمبر ۹۷۷)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ کہ جب وہ تم سے مدد مانگے مدد کرو اور جب قرض مانگے قرض دو اور جب محتاج ہو تو اسے دو اور جب بیمار ہو عیادت کرو اور جب اسے خیر پہونچے تو مبارکباد دو اور جب مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو اور مرجائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ اور بغیر اجازت اپنی عمارت بلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو اور اپنی ہانڈی سے اسے ایذا نہ دو مگر اس میں سے کچھ اسے بھی دو اور میوے خرید و تو اس کے پاس بھی ہدیہ کرو اور اگر یہ نہ کرنا ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہوگا تمہیں معلوم ہے

پڑوسی کا کیا حق ہے؟ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پورے طور پر پڑوسی کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں وہی ہیں جن پر اللہ کی مہربانی ہے اور برابر پڑوسی کے متعلق حضور ﷺ وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ پڑوسی کو وارث کردیں گے پھر حضور نے فرمایا کہ پڑوسی تین قسم کے ہیں بعض کے تین حق ہیں بعض کے دو اور بعض کے ایک حق ہے جو پڑوسی مسلم ہو اور رشتہ والا ہو تو اس کے تین حقوق ہیں حق جوار اور حق اسلام اور حق قرابت، پڑوسی مسلم کے دو حق ہیں حق جوار حق اسلام، اور پڑوسی کافر کا صرف ایک حق، حق جوار ہے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ان کو اپنی قربانیوں میں سے دیں فرمایا مشرکین کو قربانیوں میں سے کچھ نہ دو۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۲، ۱۸۱)

مخلوق خدا پر مہربانی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۴۹: وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (سورۃ المائدۃ آیت ۲/)

اور نیکی، پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ ہو۔

احادیث

۲۴۹۸: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۱ باب الشفقة والرحمة على الخلق)

جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۳)

۲۴۹۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ. رواہ احمد وترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۳ باب الشفقة والرحمة على الخلق الفصل الثانی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ رحمت نہیں نکالی جاتی مگر بدبخت سے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۳)

۲۵۰۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ . (جامع الترمذی ج۲ ص ۱۴ ابواب البر والصلة)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے زمین والوں پر رحم کرو تم پر وہ رحم فرمائے گا جس کی حکومت آسمان میں

ہے۔رحم (رشتہ) رحمٰن سے مشتق ہے تو جو اسے ملائے گا اللہ اسے ملائے گا اور جو اسے کاٹے گا اللہ اسے کاٹے گا۔(بہارشریعت ۱۶/۱۸۳)

۲۵۰۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَامُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

(جامع الترمذی ج۲ ص ۱٤ باب ماجاء فی رحمة الصبیان)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی توقیر نہ کرے اور اچھی بات کا حکم نہ کرے اور بری بات سے منع نہ کرے۔(بہارشریعت ۱۶/۱۸۳)

۲۵۰۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ اَجَلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهٗ

(مشکوۃ المصابیح ص۴۲۳ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جوان اگر بوڑھے کا اکرام اس کی عمر کی وجہ سے کرے گا تو اس کی عمر کے وقت میں اللہ تعالیٰ ایسے کو مقرر کردے گا جو اس کا اکرام کرے۔(بہارشریعت ۱۶/۱۸۳)

۲۵۰۳: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِی الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِیْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ. رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ص۴۲۳ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ)

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے کہ بوڑھے مسلمان کا اکرام کیا جائے اور اس حامل قرآن کا اکرام کیا جائے جو نہ غالی ہو نہ جافی۔(۱) (بہارشریعت ۱۶/۱۸۳)

(۱) (یعنی جو غلو کرتے ہیں اور حد سے تجاوز کر جاتے ہیں کہ پڑھنے میں الفاظ کی صحت کا لحاظ نہیں رکھتے یا معنی غلط بیان کرتے ہیں یا ریا کے طور پر تلاوت کرتے ہیں اور جفا یہ ہے کہ اس سے اعراض کرے نہ قرآن کی تلاوت کرے نہ اس کے احکام پر عمل کرے اور بادشاہ کا اکرام کرنا۔

٢٥٠٤ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلاَ خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَأْلَفُ وَلَا یُؤَلِّفُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٥ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن الفت کی جگہ ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ الفت کرے نہ اس سے الفت کی جائے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۸۴)

٢٥٠٥ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ حَاجَةً یُرِیْدُ اَنْ یُّسِرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّةَ۔

(مشکوۃ المصابیح ٤٢٥ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری امت میں کسی کی حاجت پوری کردی اس سے مقصود اس کو خوش کرنا ہے اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۸۴)

٢٥٠٦ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ اَغَاثَ مَلْھُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ ثَلٰثًا وَسَبْعِیْنَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةٌ فِیْھَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَہٗ دَرَجَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (مشکوۃ المصابیح ٤٢٥ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی مظلوم کی فریادرسی کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر مغفرتیں لکھے گا ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہوجائے گی اور قیامت کے دن اس کے بہتر درجے بلند ہوں گے۔

(بہارشریعت ۱۶/۱۸۴)

٢٥٠٧ : عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ ﷺ : اَلْمُسْلِمُوْنَ کَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَکٰی عَیْنَہٗ اِشْتَکٰی رَاسُہٗ اِشْتَکٰی کُلُّہٗ۔

(الصحیح لمسلم ج٢ ص ٣٢١ بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِیْنَ)

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام مؤمنین شخص واحد کی مثل ہیں اگر اس کی آنکھ بیمار ہوئی تو وہ کل بیمار ہے اور سر میں بیماری ہوئی تو کل بیمار ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٨٤)

٢٥٠٨: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ ۔

(الصحیح لمسلم ج٢ ص ٣٢١ بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِیْنَ)

ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن، مومن کے لیے عمارت کی مثل ہے کہ اس کا بعض بعض کو قوت پہنچاتا ہے پھر حضور نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل فرمائیں یعنی جس طرح یہ ملی ہوئی ہیں مسلمانوں کو بھی اسی طرح ہونا چاہئے۔ (بہار شریعت ١٦/١٨٤)

٢٥٠٩: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَنْصُرُہٗ مَظْلُوْمًا فَکَیْفَ اَنْصُرُہٗ ظَالِمًا ؟ قَالَ : تَمْنَعُہٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِکَ نَصْرُکَ اِیَّاہُ. (مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٢ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم ہو تو مدد کروں گا ظالم ہو تو کیونکر مدد کروں؟ فرمایا کہ اس کو ظلم کرنے سے روک دے یہی مدد کرنا ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٨٤)

٢٥١٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَایَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَةً مِّنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ. (مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٢ باب الشفقة والصحیح لمسلم ج٢/٣٢٠)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم مسلم کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کی مدد چھوڑے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں ہو اللہ اس کی حاجت میں ہے اور جو شخص مسلم سے کسی ایک تکلیف کو دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیف میں

سے ایک تکلیف اس کی دور کردے گا اور جو شخص مسلم کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ پوشی کرے گا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۸۵)

۲۵۱۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبُّ لِاَ خِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۲ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۸۵)

۲۵۱۲: عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِکِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِهِمْ. رواہ مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۲، ۴۲۳ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ الفصل الثانی)

تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے اس کو تین مرتبہ فرمایا ہم نے عرض کی کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ و رسول اور اس کی کتاب اور ائمہ مسلمین اور عام مسلمانوں کی۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۸۵)

۲۵۱۳: عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۳ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ)

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔

(بہارشریعت ۱۶/۱۸۵)

۲۵۱۴: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَنْزِلُوْا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ. رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۴ بَابُ الرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو ان کے مرتبہ میں اتاردو۔ (۱) (بہارشریعت ۱۶/۱۸۵)

(۱) یعنی ہر شخص کے ساتھ اس طرح پیش آؤ جو اس کے مرتبہ کے مناسب ہو سب کے ساتھ ایک سا برتاؤ نہ کرو مگر اس میں یہ لحاظ کرنا ضرور کرنا ہوگا کہ دوسرے کی تحقیر و تذلیل نہ ہو۔

٢٥١٥ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَقَفَ عَلٰی نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلاَ اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ قَالَ : فَسَکَتُوْا فَقَالَ : ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰی . یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ : اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ : خَیْرُکُمْ مَنْ یُّرْجٰی خَیْرُہٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّہٗ وَشَرُّکُمْ مَنْ لاَ یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَلاَ یُؤْمَنُ شَرُّہٗ . رواہ الترمذی
(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٥ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کچھ بیٹھے لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے اورارشادفرمایا کہ میں تم سے بھلے بُرے کی خبر نہ دے دوں؟ تو لوگ خاموش رہے سرکارﷺ نے تین مرتبہ ارشادفرمایا تو ایک صاحب نے عرض کی ہاں یارسول اللہ ہمیں بھلے برے کی خبر دیجئے تو ارشادفرمایا تم میں اچھا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید ہو اور جس کی شرارت سے امن ہو اور تم میں برا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور جس کی شرارت سے امن ہو۔ (بہارشریعت ١٨٥/١٦)

٢٥١٦ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَاَلَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ (مشکوۃ المصابیح ص ٤١٩ باب البر والصلة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب میں پیارا وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ احسان کرے۔ (بہارشریعت ١٨٥/١٦)

٢٥١٧ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ. رواہ احمد وترمذی ودارمی (مشکوۃالمصابیح ص ٤٣٢ بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَیَاءِ وَحُسْنَ الْخُلُقِ الفصل الثانی)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاں کہیں رہو خدا سے ڈرتے رہو اور برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کرو یہ نیکی اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ (بہارشریعت ١٨٥/١٦)

نرمی وحیا وخوبی اخلاق کا بیان

احادیث

۲۰۱۸: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لاَ یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لاَ یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ.

رواہ مسلم. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مہربان ہے مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور مہربانی کرنے پر وہ دیتا ہے کہ سختی پر نہیں دیتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۰۱۹: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِعَائِشَةَ عَلَیْکِ بِالرِّفْقِ وَاِیَّاکِ بِالْغَضَبِ وَالْفُحْشِ اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْئٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْئٍ اِلَّا شَانَهُ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحیاء)

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا نرمی کو لازم کرلو اور سختی وفحش سے بچو جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے جدا کر لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۰۲۰: عَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ یُحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ.

(الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۳۲۲ بَابُ تَحْرِیْمِ الْغِیْبَةِ)

حضرت جریر سے مروی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو نرمی سے محروم ہوا وہ خیر سے محروم ہوا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۰۲۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ

حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . رواه فی شرح السنة (مشکوة المصابیح ص ۴۳۱ بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنَ الْخُلُقِ)

حضرت عائشہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کو نرمی سے حصہ ملا اسے دنیا وآخرت کی خیر کا حصہ ملا اور جو شخص نرمی کے حصہ سے محروم ہوا وہ دنیا وآخرت کے خیر سے محروم ہوا۔(شرح سنہ) (بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

۲۰۲۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ؟ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ. رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب .

(مشکوة المصابیح ص ۴۳۲ بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو خبر نہ دوں کہ کون شخص جہنم پر حرام ہے اور جہنم اس پر حرام؟ وہ شخص کہ آسانی کرنے والا نرم قریب سہل ہے۔(بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۰۲۳ : عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اِسْتَنَاخَ. رواه الترمذی مرسلا

(مشکوة المصابیح ص ۴۳۲ الفصل الثانی بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)

حضرت مکحول سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مومن آسانی کرنے والے نرم ہوتے ہیں جیسے نکیل والا اونٹ کہ کھینچا جائے تو کھینچ جاتا ہے اور چٹان پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔(ترمذی) (بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۰۲۴ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُوْلُ : اِنَّكَ لَتَسْتَحْيِيْ حَتّٰى كَاَنَّهُ يَقُوْلُ : قَدْ اَضَرَّبِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعْهُ . فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ (الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ۹۰۳ بَابُ الْحَيَاءِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کررہا تھا کہ اتنی حیا کیوں کرتے ہو؟ گویا وہ کہہ رہا

تھا میں تمہیں ماروں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو یعنی نصیحت نہ کرو کیونکہ حیا ایمان سے ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۵۲۵: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَيَاءُ لَا يَاتِىْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِىْ رِوَايَةِ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ الفصل الاول بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلْقِ)

حضرت عمران بن حصین سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا حیا نہیں لاتی مگر خیر کو، حیا کل ہی خیر ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۵۲۶: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ.

(مشکوۃ المصابیح ۴۳۱ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار ﷺ نے فرمایا یہ اگلے انبیا کا کلام ہے جو لوگوں میں مشہور ہے جب تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کر۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۵۲۷: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِى الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِى النَّارِ. رواه احمد والترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور بیہودہ گوئی جفا ہے جفا جہنم میں ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۵۲۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلْقًا وَخُلْقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ. رواه مالک مرسلاً ورواه ابن ماجه والبيهقى

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۲ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت زید بن طلحہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دین کے لیے ایک خلق ہوتا ہے یعنی عادت وخصلت اور اسلام کا خلق حیا ہے (امام مالک) (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۵۲۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَانَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ

جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الآخَرُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَإِذَا سُلِبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الآخَرُ . رواه البيهقي (مشكوة المصابيح ص ٤٣٢ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت ابن عمران سے مروی نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ایمان وحیا دونوں ساتھی ہیں ایک کو اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔(بیہقی) (بہارشریعت ۱۶/۱۸۷)

٢٥٣٠: عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ٤٣١ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت نواس بن سمعان سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا نیکی اور گناہ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے یہ ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جائے۔ (۱)(بہارشریعت ۱۶/۱۸۷)

٢٥٣١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا. (مشكوة المصابيح ص ٤٣٢ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔(بخاری)

(بہارشریعت ۱۶/۱۸۷)

٢٥٣٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا. رواه البخاری

(مشكوة المصابيح ص ٤٣١ بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔(بہارشریعت ۱۶/۱۸۷)

٢٥٣٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ

(۱) یہ حکم اس کا ہے جس کے سینے کو خدا نے منور فرمایا ہے اور قلب بیدار روشن ہے پھر بھی یہ وہاں ہے کہ دلائل شرعیہ سے اس کی حرمت ثابت نہ ہو اور اگر دلائل حرمت پر ہوں تو نہ کھٹکنے کا لحاظ نہ ہوگا۔

اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا. رواه ابوداؤد والدارمی

(مشكوة المصابيح ص ۴۳۲، ۴۳۳ بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلْقِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان میں زیادہ کامل وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

۲۵۳۴: عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ : قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْاِنْسَانُ؟ قَالَ : اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ. (مشكوة المصابيح ص ۴۳۱ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن خلق سے بہتر انسان کو کوئی چیز نہیں دی گئی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

۲۵۳۵: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ اَثْقَلَ شَيْئٍ يُوْضَعُ فِي مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ يَبْغَضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ

(مشكوة المصابيح ۴۳۱ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مومن کی میزان میں سب سے بھاری جو چیز رکھی جائے گی وہ خلق حسن ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو دوست نہیں رکھتا جو فحش گو بدزبان ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

۲۵۳۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ

(مشكوة المصابيح ص ۴۳۱،۴۳۲ الفصل الاول باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت عائشہ سے مروی سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے قائم اللیل اور صائم النہار کا درجہ پاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷!)

۲۵۳۷: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ. (مشكوة المصابيح ص ۴۳۲ الفصل الاول باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دھوکہ کھا جانے والا ہوتا ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

(۱) یعنی اپنے کرم کی وجہ سے سے دھوکہ کھا جاتا ہے نہ کہ بے عقلی سے اور فاجر دھوکا دینے والا لئیم یعنی بد خلق ہوتا ہے

٢٠٣٨: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ .

(مشکوة المصابیح ص ٤٣٢ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت ابوذر سے مروی رسول اللہ نے فرمایا اللہ سے ڈر جہاں بھی تو ہو اور برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر کہ یہ اس کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو۔ (بہار شریعت ١٦/١٨٧)

٢٠٣٩: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنَفِّذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ وَفِیْ اَیِّ الْحُوْرِ شَاءَ هٰذَا

(جامع الترمذی ج٢ ص ٢٢ باب البر والصلة)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے حالانکہ کر ڈالنے پر قدرت ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سب کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے دے گا کہ ان حوروں میں تو جسے چاہے لے جائے۔ (بہار شریعت ١٦/١٨٧)

٢٠٤٠: عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ . (مشکوة المصابیح ج٢ ص ٤٣٢ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت مالک سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حسن اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

اچھوں کے پاس بیٹھنا بروں سے بچنا

احادیث

۲۰۴۱: عَنْ اَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اِنَّمَا مَثَلُ جَلِیسِ الصَّالِحِ وَجَلِیسِ السُّوءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیحًا طَیِّبًا وَنَافِخُ الْکِیرِ اِمَّا اَنْ یُحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِیحًا خَبِیثَةً. (الصحیح لمسلم ص ۳۳۰ بَابُ اِسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِینَ وَمُجَانَبَةِ قُرَنَاءِ السُّوءِ)

حضرت ابوموسیٰ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھے اور برے ہمنشین کی مثال جیسے مشک کا اٹھانے والا اور بھٹی پھونکنے والا جو مشک لیے ہوئے ہے یا وہ تجھے اس میں سے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے خوشبو پہنچے گی اور بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے بری بو پہنچے گی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۰۴۲: عَنْ اَبِی سَعِیدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِی ﷺ : لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ (کنز العمال ج۵ص۸ کتاب الصحبة باب الترغیب فیها رقم الحدیث ۱۴۸)

حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا مصاحبت نہ کرو مگر مومن کی یعنی صرف مومن کامل کے پاس بیٹھا کرو اور تمہارا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۰۴۳: عَنْ اَبِی جُحَیْفَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : جَالِسُوا الْکُبَرَاءَ وَسَائِلُوا الْعُلَمَاءَ وَخَالِطُوا الْحُکَمَاءَ (کنز العمال ج۵ ص ۳ باب الترغیب فی الصحبة رقم الحدیث ۲۴)

حضرت ابوجحیفہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا بڑوں کے پاس بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکماء سے میل جول رکھو (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۰۴۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی مَا اٰذَاهُمْ خَیْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اٰذَاهُمْ. رواه الطبرانی (کنزالعمال ج۵ص۶ حدیث ۱۰۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو نہیں ملتا جلتا اور ان کی تکلیف دہی پر صبر نہیں کرتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۰۴۵: عَنِ ابْنِ اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کِتَابِ الْاِخْوَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا خَیْرُ الْاَصْحَابِ صَاحِبٌ اِذَا ذَکَّرْتَ اللّٰهَ اَعَانَکَ وَاِذَا نَسِیْتَ ذَکَّرَکَ (کنز العمال ۵/۷)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ سرکار نے فرمایا اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو وہ یاد دلائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۰۴۶: عَنْ عَبْدِ بْنِ حَمِیْدٍ وَالْحَکِیْمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَیْرُ جُلَسَائِکُمْ مَنْ یُذَکِّرُکُمُ اللّٰهَ وَ رُؤْیَتُهٗ وَزَادَ فِیْ عَمَلِکُمْ مَنْطِقُهٗ وَذَکَّرَکُمُ الْآخِرَةَ عَمَلُهٗ (کنزالعمال ج۵ص۷ حدیث نمبر ۱۲۷)

اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۰۴۷: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَا تَصْحَبَنَّ اَحَدًا اِلَّا یَرٰی لَکَ مِنَ الْفَضْلِ کَمِثْلِ مَا تَرٰی لَهٗ. (کنز العمال ج۵ص۸ حدیث نمبر ۱۴۹ الباب الثانی فی اٰداب الصحبة والمصاحب ومحظوراته)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی سرکار نے فرمایا ایسے کے ساتھ نہ رہو جو تمہاری فضیلت کا قائل نہ ہو جیسے تم اس کی فضیلت کے قائل ہو۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۰۴۸: عَنْ عُمَرَ قَالَ : لَا تَعْرِضْ لِمَا لَا یُغْنِیْکَ وَاعْتَزِلْ عَدُوَّکَ وَاحْتَفِظْ مِنْ خَلِیْلِکَ اِلَّا الْاَمِیْنَ فَاِنَّ الْاَمِیْنَ مِنَ الْقَوْمِ لَا یَعْدِلُهٗ شَیْئٌ وَلَا اَمِیْنَ اِلَّا مَنْ خَشِیَ اللّٰهَ وَلَا تَصْحَبِ الْفَاجِرَ لِیُعَلِّمَکَ مِنْ فُجُوْرِهٖ وَلَا تُفْشِ اِلَیْهِ سِرَّکَ وَاسْتَشِرْ فِیْ اَمْرِکَ

(۱) یعنی جو تمہیں نظر حقارت سے دیکھتا ہو اس کے ساتھ نہ رہو یا یہ کہ وہ اپنا حق تمہارے ذمہ جانتا ہو اور تمہارے حق کا قائل نہ ہو۔

الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ . (كنز العمال ج٥ص ٤٢،٤١ باب آداب الصحبة)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لیے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو مگر جب کہ وہ امین ہو کہ امین کے برابر کوئی نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ سے ڈرے اور فاجر کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فجور سکھائے گا اور اس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں ان سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔(بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۰۴۹: قَالَ عَلِيُّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ: لاَ تُوَاخِ الْفَاجِرَ فَاِنَّهُ يُزَيِّنُ لَکَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ لَوْ اَنَّکَ مِثْلُهُ وَيُزَيِّنُ لَکَ اَسْوَءَ خِصَالِهٖ وَمَدْخَلُهُ عَلَيْکَ وَمَخْرَجُهُ مِنْ عِنْدِکَ شَيْنٌ وَعَارٌ وَلاَ الْاَحْمَقَ فَاِنَّهُ يَجْهَدُ نَفْسَهُ لَکَ وَلاَ يَنْفَعُکَ وَرُبَّمَا اَرَادَ اَنْ يَّنْفَعَکَ فَيَضُرَّکَ فَسُکُوْتُهُ خَيْرٌ مِّنْ نُطْقِهٖ وَبُعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهٖ وَمَوْتُهُ خَيْرٌ مِّنْ حَيَاتِهٖ وَلاَ الْکَذَّابُ فَاِنَّهُ لاَ يَنْفَعُکَ مَعَهُ عَيْشٌ يَنْقُلُ حَدِيْثَکَ وَيَنْقُلُ الْحَدِيْثَ اِلَيْکَ وَ اِنْ تُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا يَصْدُقُ. (كنز العمال ج٥/٤٢)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا فاجر سے بھائی بندی نہ کرو کہ وہ اپنے فعل کو تیرے لیے مزین کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس جیسا ہو جائے اور اپنی بدترین خصلت کو اچھا کر کے دکھائے گا تیرے پاس اس کا آنا جانا عیب اور ننگ ہے۔ اور احمق سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ اپنے کو مشقت میں ڈال دے گا اور تجھے کچھ نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہوگا کہ تجھے نفع پہنچانا چاہے گا مگر ہوگا یہ کہ نقصان پہنچا دے گا اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے اور موت زندگی سے بہتر ہے اور کذاب سے بھائی چارہ نہ کر کہ اس کے ساتھ معاشرت تجھے نفع نہ دے گی تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تو سچ بولے گا جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸،۱۸۹)

اللہ کے لیے دوستی و دشمنی کا بیان

٢٥٥٠: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ ۔

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٥ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول)

حضرت عائشہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روحوں کا لشکر مجتمع تھا جن میں وہاں تعارف تھا دنیا میں الفت ہوئی اور وہاں نا آشنائی رہی تو یہاں اختلاف ہوا۔ (بہار شریعت ١٨٩/١٦)

٢٥٥١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ : اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیَ الْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ

(مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول ٤٢٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے تھے۔ آج میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا آج میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ (بہار شریعت ١٨٩/١٦)

٢٥٥٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ : اَیْنَ تُرِیْدُ ؟ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ : هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا ؟ قَالَ : لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰہِ قَالَ : فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ ۔

(مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول ٤٢٥، ٤٢٦)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے دوسرے قریہ میں گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ پر ایک فرشتہ بٹھا دیا جب وہ فرشتہ کے پاس آیا اس نے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا اس قریہ میں میرا بھائی ہے اس سے ملنے جاتا ہوں فرشتہ نے کہا کیا اس پر تیرا کوئی احسان ہے جسے لینے کو جاتا ہے؟ اس نے کہا نہیں صرف

یہ بات ہے کہ میں اسے اللہ کے لیے دوست رکھتا ہوں فرشتہ نے کہا مجھے اللہ نے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تجھے یہ خبر دوں کہ اللہ نے تجھے دوست رکھا کہ تو نے اللہ کے لیے اس سے محبت کی۔

(بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۵۵۳: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ : اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

(مشكوة المصابيح ص٤٢٦ باب الحب في الله ومن الله الفصل الاول)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے اور ان کے ساتھ ملا نہیں (یعنی ان کی صحبت حاصل نہ ہوئی یا اس نے ان جیسے اعمال نہیں کیے) ارشاد فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے اسے محبت ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۹۰/۱۶)

۲۵۵۴: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَتٰى اَلسَّاعَةُ ؟ قَالَ : وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ : مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ : فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْئٍ بَعْدَ اِلْاِسْلَامِ فَرْحَهُمْ بِهَا.

(مشكوة المصابيح باب الحب فى الله ومن الله الفصل الاول ص ٤٢٦)

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ فرمایا تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی اس کے لیے میں نے کوئی تیاری نہیں کی صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ و رسول سے محبت رکھتا ہوں ارشاد فرمایا تو ان کے ساتھ ہے جن سے تجھے محبت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اسلام کے بعد مسلمانوں کو جتنی اس کلمہ سے خوشی ہوئی ایسی خوشی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ (بہار شریعت ۱۹۰/۱۶)

۲۵۵۵: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ (مشكوة المصابيح باب الحب فى الله الفصل الثانى ٤٢٦)

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھوں سے محبت اچھا بنا دیتی ہے اور اس کا حشر اچھوں کے ساتھ ہوگا اور بدوں کی محبت برا بنا دیتی ہے اور اس کا حشر ان کے ساتھ ہوگا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جولوگ میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں ان سے میری محبت واجب ہوگئی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰)

٢٠٥٦: قَالَ : يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ (مشكوة المصابيح ٤٢٦ باب الحب فى الله ومن الله الفصل الثانى)

سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جولوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لیے نور کے منبر ہونگے انبیا وشہدا ان پر غبطہ کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰)

٢٠٥٧: عَنْ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَاهُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَاشُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ ؟ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ. (مشكوة المصابيح ص٤٢٦ باب الحب فى الله ومن الله)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ وہ نہ انبیا ہیں نہ شہدا اور خدا کے نزدیک ان کا ایسا مرتبہ ہوگا کہ قیامت کے دن انبیا اور شہدا ان پر غبطہ کریں گے لوگوں۔ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایئے یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو محض رحمت الٰہی کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں نہ ان کے آپس میں رشتہ ہے نہ مال کا لینا دینا ہے خدا کی قسم وہ چہرے نور ہیں اور وہ خود پر نور ہیں انکو خوف نہیں جب کہ لوگ خوف میں ہونگے اور نہ وہ غمگین ہونگے جب دوسرے غم میں ہونگے اور حضور نے یہ آیت پڑھی "الا ان اولیاء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون" اللہ کے اولیاء پر نہ خوف ہے نہ وہ غم کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰)

٢٠٥٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِاَبِيْ ذَرٍّ : يَا اَبَا ذَرٍّ ! اَىُّ

عُرَى الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ قَالَ : اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ : اَلْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ . (مشکوۃ المصابیح ۴۲۶ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الثانی)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر سے ارشادفرمایا: اے ابوذر ایمان کے شعبوں میں سب سے مضبوط کون سا شعبہ ہے ابوذر نے عرض کیا اللہ اوراس کے رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے ارشادفرمایا ایمان کی چیزوں میں سب سے مضبوط اللہ کے بارے میں موالاۃ اور اللہ کے لیے محبت کرنا، بغض رکھنا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۰)

۲۵۵۹ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ : اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَقَالَ قَائِلٌ : اَلْجِھَادُ قَالَ : النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۷ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الثالث)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسند کونسا عمل ہے کسی نے کہا نماز وزکوۃ اور کسی نے کہا جہاد حضور نے فرمایا سب سے زیادہ اللہ کو پیارا اللہ کے لیے دوستی اور بغض رکھنا ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۰،۱۹۱)

۲۵۶۰ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰہِ اِلَّا اَکْرَمَ رَبَّہٗ عَزَّوَجَلَّ (مشکوۃ المصابیح ۴۲۷ باب الحب فی اللہ الفصل الثالث)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی نے کسی سے اللہ کے لیے محبت کی تو اس نے رب عزوجل کا اکرام کیا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۱)

۲۵۶۱ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ: ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۷ باب ما ینھی عنہ من التھاجر والتقاطع واتباع العورات الفصل الثالث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوشخصوں نے اللہ کے لیے باہم محبت کی اور ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں قیامت کے دن

اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کردے گا اور فرمائے گا یہی وہ ہے جس سے تو نے میرے لیے محبت کی تھی۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۱)

۲۵۶۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِنَّ فِیْ الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِّنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ تُضِیْءُ كَمَا یُضِیْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَنْ یَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِیْ اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِیْ اللّٰهِ . (مشکوۃ المصابیح ص٤٢٧ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الثالث)

جنت میں یاقوت کے ستون ہیں ان پر زبرجد کے بالاخانے ہیں وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ان میں کون رہے گا؟ فرمایا وہ لوگ جو اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں ایک جگہ بیٹھتے ہیں آپس میں ملتے ہیں۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۱)

۲۵۶۳: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ اللّٰهِ عَلٰی كَرَاسِیَّ مِنْ یَاقُوْتٍ حَوْلَ الْعَرْشِ.

(کنزالعمال ٥/٢ باب الترغیب فی الصحبة حدیث ٣)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے لیے محبت رکھنے والے عرش کے گرد یاقوت کی کرسی پر ہوں گے۔

(بہارشریعت ۱۶/۱۹۱)

۲۵۶٤: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰی لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِیْمَانَ

(کنزالعمال ٥/٣ باب الترغیب فی الصحبة حدیث ٤٠)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی سے اللہ کے لیے محبت رکھے اللہ کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے منع کرے اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۱)

۲۵۶۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَا تَوَادَّ اِثْنَانِ فِیْ الْاِسْلَامِ فَیُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا اِلَّا مِنْ ذَنْبٍ یُحَدِّثُهُ اَحَدُهُمَا (کنزالعمال ٥/١٢ حدیث ٢٤١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص جب اللہ کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں ان کے درمیان میں جدائی اس وقت ہوتی ہے کہ ان میں سے ایک نے کوئی گناہ کیا۔(۱)(بہار شریعت ۱۹۱/۱۶)

۲۵۶۶ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَنْ قُلْ لِفُلَانِ الْعَابِدِ اَمَّا زُهْدُكَ فِي الدُّنْيَا فَتَعَجَّلْتَ رَاحَةَ نَفْسِكَ وَاَمَّا انْقِطَاعُكَ اِلَيَّ فَتَعَزَّزْتَ بِيْ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا لِيْ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : يَا رَبِّ وَمَا ذٰلِكَ؟ قَالَ : هَلْ عَادَيْتَ فِيَّ عَدُوًّا اَوْهَلْ وَالَيْتَ فِيَّ وَلِيًّا .

(کنز العمال ۳،۲/۵ حدیث ۲۱ باب فی ترغیب الصحبة)

اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں زاہد سے کہہ دو کہ تمہارا زہد اور دنیا میں بے رغبتی اپنے نفس کی راحت ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تعلق رکھنا یہ تمہاری عزت ہے جو کچھ تم پر میرا حق ہے اس کے مقابل کیا عمل کیا؟ عرض کرے گا اے رب وہ کونسا عمل ہے ارشاد ہوگا کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور میرے بارے میں کسی ولی سے دوستی کی ہے۔(بہار شریعت ۱۹۱/۱۶)

۲۵۶۷ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ . رواه احمد والترمذی (مشکوة المصابیح ۴۲۶،۲۷ باب الحب فی الله الفصل الثانی و کنز العمال ۵ ص ۶ حدیث ۹۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اعظم ﷺ فرماتے ہیں آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔(بہار شریعت ۱۹۱/۱۶)

۲۵۶۸ : عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نَعَامَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنْ اِسْمِهٖ وَاِسْمِ أَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ. رواه الترمذی

(مشکوة المصابیح باب الحب فی الله الفصل الثانی ۴۲۷ و کنز العمال ۷/۵)

حضرت یزید بن نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا جب

(۱) یعنی اللہ کے لیے جو محبت ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اگر ایک نے گناہ کیا تو دوسرا اس سے جدا ہو جائے۔

ایک شخص دوسرے شخص سے بھائی چارہ کرے تو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام پوچھ لے اور یہ کہ وہ کس قبیلے سے ہے کہ اس سے محبت زیادہ پائیدار ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

۲۵٦۹: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ اَنَّهُ يُحِبُّهُ . رواه ابو داؤد والترمذی(مشکوۃ المصابیح باب الحب فی الله الفصل الثانی ٤٢٦)

حضرت مقدام بن معدیکرب سے مروی سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک شخص دوسرے سے محبت رکھے تو اسے خبر کردے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

۲۵۷۰: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعِنْدَهُ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ : مِمَّنْ عِنْدَهُ اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْلَمْتَهُ؟ قَالَ : لَا قَالَ : قُمْ اِلَيْهِ فَاَعْلِمْهُ فَقَامَ اِلَيْهِ فَاَعْلَمَهُ فَقَالَ : اَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهُ قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم :اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ. رواه البيهقی

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٦ باب الحب فی الله الفصل الثانی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا تو ایک شخص نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میں اس شخص سے اللہ کے واسطے محبت رکھتا ہوں ارشاد فرمایا تم نے اس کو اطلاع دے دی ہے؟ عرض کی نہیں ارشاد فرمایا اٹھو اس کی اس اطلاع دیدو اس نے جا کر خبردار کیا اس نے کہا جس کے لیے تو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ تجھے محبوب بنالے واپس آیا حضور نے ارشاد فرمایا اس نے کیا کہا تو اس نے جو کہا کہہ سنایا فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی اور تیرے لیے وہ ہے جو تو نے قصد کیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱،۱۹۲)

۲۵۷۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا (کنز العمال ٦/٥ باب آداب الصحبة حديث ١٠٥)

حضرت ابوہریرہ سے مروی سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوست سے تھوڑی دوستی کر عجب نہیں کہ کسی دن وہ تیرا دشمن ہو جائے اور دشمن سے دشمنی تھوڑی کر دور نہیں کہ وہ کسی روز تیرا دوست ہو جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۲)

حجامت بنوانا

۲۵۷۲: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : خَمْسٌ اَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ.

(صحیح البخاری ج۲ص ۸۷۵ باب تقلیم الاظفار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں یعنی انبیائے سابقین علیہم السلام کی سنت سے ہیں ختنہ کرانا اور موئے زیر ناف مونڈنا اور مونچھیں کم کرنا اور ناخن ترشوانا اور بغل کے بال اکھیڑنا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۲)

۲۵۷۳: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : جَزُّوْا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوْا اللُّحٰی وَخَالِفُوْا الْمَجُوْسَ

(کنزالعمال ج۳ص ۳۲۸ باب الحلق والقص والتقصیر حدیث ۵۴۲۴)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مونچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں لٹکاؤ مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۲)

۲۵۷۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : خَالِفُوْا الْمُشْرِكِیْنَ وَفِّرُوْا اللُّحٰی وَاَحْفُوْا الشَّوَارِبَ . (صحیح البخاری ج۲ص ۸۷۵)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو زیادہ کرو اور مونچھوں کو خوب کم کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۲)

۲۵۷۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُصُّ اَوْ یَاخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ اِبْرَاهِیْمُ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ صَلٰوٰتُ الرَّحْمٰنِ عَلَیْهِ یَفْعَلُهٗ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح باب الترجل ۳۸۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مونچھ کو کم کرتے تھے اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ الصلوۃ والسلام بھی یہی کرتے تھے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۲)

۲۵۷۶ : عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ لَّمْ یَاخُذْ مِنْ شَارِبِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا (کنزالعمال ۳/۳۲۹ باب الحلق والقص حدیث ۵۴۴۳)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مونچھ سے نہیں لے گا وہ ہم میں سے نہیں یعنی ہمارے طریقے کے خلاف ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۲ تا ۱۹۳)

۲۵۷۷ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ لَّمْ یَحْلِقْ عَانَتَہٗ وَیُقَلِّمْ اَظْفَارَہٗ وَیَجُزَّ شَارِبَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا ۔

(کنزالعمال ج۳ ص۳۲۸ باب الخلق والقص حدیث ۵۴۲۱)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو موئے زیر ناف کو نہ مونڈے اور ناخن نہ تراشے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۷۸ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَاخُذُ مِنْ لِحْیَتِہٖ مِنْ عَرْضِھَا وَطُوْلِھَا (مشکوۃ المصابیح ج۲ ص ۳۸۱ باب الترجل)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ داڑھی کی چوڑائی اور لمبائی سے کچھ لیا کرتے تھے (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۷۹ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : لَنَا وُقِّتَ فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَۃِ اَنْ لَّا نَتْرُکَ اَکْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ۔ (مشکوۃ المصابیح ج۲ ص ۳۸۰ باب الترجل)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بال اکھاڑنے اور موئے زیر ناف مونڈنے میں ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں یعنی چالیس دن کے اندر ان کاموں کو ضرور کرلیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۰ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : لَا تَنْتِفُوا الشَّیْبَ فَاِنَّہٗ نُوْرٌ فِی الْاِسْلَامِ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّشِیْبُ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ (کنزالعمال ۳/۳۳۰ باب محظورات الحلق حدیث ۵۴۷۸)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفید بال نہ اکھاڑو کیونکہ وہ مسلم کا نور ہے جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے

لیے نیکی لکھے گا اور خطا مٹا دے گا اور درجہ بلند کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۱: عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه الترمذى والنسائى

(مشكوة المصابيح ج۲ ص ۳۸۲ باب الترجل)

کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اسلام میں بوڑھا ہوا یہ بوڑھاپا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۲: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: كَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ: يَا رَبِّ! مَا هٰذَا؟ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ: رَبِّ! زِدْنِيْ وَقَارًا. رواه مالك (مشكوة المصابيح ج۲ ص ۳۸۵ باب الترجل)

سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ الصلوۃ والسلام نے سب سے پہلے مہمانوں کی ضیافت کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید بال دیکھا عرض کی اے رب یہ کیا ہے؟ پروردگار تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم یہ وقار ہے عرض کی اے میرے رب میرا وقار زیادہ کر۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ نَتَفَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ مُتَعَمِّدًا صَارَتْ رُمْحًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُطْعَنُ بِهَا.

(كنز العمال ج۳ ص ۳۳۰ باب محظورات الحلق حديث ۵۴۸۱)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قصدا سفید بال اکھاڑے گا قیامت کے دن وہ نیزہ ہو جائے گا جس سے اس کو گھونپا جائے گا۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۴: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَلْقِ الْقَفَا اِلَّا عِنْدَ الْحَجَامَةِ (كنز العمال ۳/۳۳۰ باب محظورات الحلق حديث ۵۴۷۲)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کے

سوا گردن کے بال مونڈانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳،۱۹۴)

۲۰۸۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: وَمَا الْقَزَعُ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَاسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ.

(الصحیح لمسلم ج۲ ص۲۰۳ باب کراهة القزع والصحیح للبخاری ۲/۸۷۷)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا نافع سے پوچھا گیا قزع کیا چیز ہے؟ نافع نے کہا بچہ کا سر کچھ مونڈ دیا جائے کچھ متعدد جگہ چھوڑ دیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۴)

۲۰۸۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَاسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: احْلِقُوْا كُلَّهٗ اَوِ اتْرُكُوْا كُلَّهٗ. رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ۳۸۰ باب الترجل)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ کو دیکھا کہ اس کا سر کچھ مونڈا ہوا ہے اور کچھ چھوڑ دیا گیا ہے حضور نے لوگوں کو اس سے منع کیا اور یہ فرمایا کہ کل مونڈ دو یا کل چھوڑ دو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۴)

۲۰۸۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ: اُدْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْئَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرَاخٌ فَقَالَ: اُدْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَهٗ فَحَلَّقَ رُؤُسَنَا. رواه ابوداؤد ونسأى

(مشكوة المصابيح ص۳۸۲ باب الترجل)

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر شہید ہوئے تین دن تک حضور نے ان کی آل سے روک نہیں فرمایا پھر تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ آج کے بعد سے میرے بھائی (جعفر) پر نہ رونا پھر فرمایا کہ میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ کہتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں پیش کیے گئے فرمایا حجام کو بلاؤ حضور نے ہمارے سر مونڈادیئے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۴)

۲۰۸۸: عَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمُ الْاَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهٖ وَاِسْبَالُ اِزَارِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا

فَاَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ اِلٰى اُذُنَيْهِ وَرَفَعَ اِزَارَهُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ. رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۲ باب الترجل)

ابن الحنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خریم اسدی بہت اچھا شخص ہے اگر اس کے سر کے بال بڑے نہ ہوتے اور تہبند نیچا نہ ہوتا جب یہ خبر خریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو چھری لے کر بال کاٹ ڈالے اور کانوں تک کر لیے اور تہبند کو آدھی پنڈلی تک اونچا کرلیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۴)

۲۰۸۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ لِيْ ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ: لِيْ اُمِّيْ لَا اَجُزُّهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمُدُّهَا وَيَاْخُذُهَا. رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۲ باب الترجل)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میرے گیسو تھے میری ماں نے کہا کہ ان کو نہیں کٹواؤں گی کیونکہ رسول اللہ ﷺ انہیں پکڑتے اور کھینچتے تھے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۹۴)

۲۰۹۰: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَاْسَهَا (السنن للنسائی ۲/۲۷۵ باب النهی عن حلق المرأة راسها)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر مونڈانے سے منع فرمایا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۴)

۲۰۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. (الصحیح للبخاری ج ۲ ص ۸۷۷)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ کو جس چیز کے متعلق کوئی حکم نہ ہوتا اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند تھی (کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ جو کچھ کرتے ہوں وہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہو) اور اہل کتاب بال سیدھے رکھتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے لہذا نبی ﷺ نے بال سیدھے رکھے یعنی مانگ نہیں نکالی پھر بعد میں حضور نے مانگ نکالی (اس سے معلوم ہوا کہ حضور کو اس معاملے میں اہل کتاب کی مخالفت کا حکم ہوا)۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۴، ۱۹۵)

(۱) یعنی حضور کا دست اقدس ان بالوں کو لگا ہے اس وجہ سے بقصد تبرک چھوڑ رکھے تھیں کٹواتی نہ تھیں۔

زینت کا بیان

۲۵۹۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا نَجِدُ حَتّٰى أَجِدَ وَبِيْضَ الطِّيْبِ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ. (الصحيح البخاری ۸۷۷/۲ باب الطيب فی الراس واللحية)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں حضور کو میں نہایت عمدہ خوشبو لگاتی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک حضور کے سر مبارک اور داڑھی میں باقی تھی ۔ (بہار شریعت ۲۰۲/۱۶)

۲۵۹۳: عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ بِالْأُلُوَّةِ غَيْرِ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَجْمِرُ .

(مشكوة المصابيح ص ۳۸۱ باب الترجل الفصل الاول)

نافع سے مروی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی خالص عود (اگر) کی دھونی لیتے یعنی اس کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور یہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے ۔ (بہار شریعت ۲۰۲/۱۶)

۲۵۹۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا.

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۵۷۳ باب فی استحباب الطيب)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک قسم کی خوشبو تھی جس کو استعمال فرمایا کرتے تھے ۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۵: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَانَ ثَوْبُهُ ثَوْبَ زَيَّاتٍ . رواه فی شرح السنة

(مشكوة المصابيح ص ۳۸۱ باب الترجل الفصل الثانی)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے سر میں تیل ڈالتے اور داڑھی میں کنگھا کرتے ۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۶: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ لَهٗ

شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ . (السنن لابی داؤد ج۲ ص ۵۷۳ کتاب الترجل)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے بال ہوں ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے تیل لگائے کنگھا کرے۔ (بہارشریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۷ : عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهُ قَالَ : لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ لِیْ جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : نَعَمْ . وَاَكْرِمْهَا قَالَ : فَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِی الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا. رواه مالک

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۴ باب الترجل الفصل الثالث)

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میرے سر پر پورے بال تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی ان کو کنگھا کیا کروں؟ حضور نے فرمایا ہاں اوران کا اکرام کرو لہذا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے فرمانے کی وجہ سے کبھی دن میں دومرتبہ تیل لگایا کرتے۔ (بہارشریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

(السنن لابی داؤد ۵۷۳/۲ باب الترجل)

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روز روز کنگھا کرنے سے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے) اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہیں رہنا چاہئے۔ (بہارشریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۹ : عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاسِ وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَامُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْيَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْتِیَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّاسِ كَاَنَّهٗ شَيْطَانٌ . رواه مالک

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۴ باب الترجل الفصل الثالث)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے حضور نے اس کی طرف اشارہ کیا

گویا بالوں کے درست کرنے کا حکم دیتے ہیں وہ شخص درست کر کے واپس آیا حضور نے فرمایا کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۲۰۳)

٢٦٠٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: اِكْتَحِلُوا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ.

(الترغيب والترهيب ج۱۲۳/۳ باب الترغيب في الكحل بالاثمد)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اثمد پتھر کا سرمہ لگاؤ کہ وہ نگاہ کو جلا دیتا ہے اور پلک کے بال اگاتا ہے اور حضور کے یہاں سرمہ دانی تھی جس سے ہر شب میں سرمہ لگاتے تھے تین سلائیاں اس آنکھ اور تین اس میں۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۳)

٢٦٠١: عَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هُمَامٍ اَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ: لَا بَاسَ بِهٖ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيْبِيْ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكْرَهُ رِيْحَهُ.

(السنن لابي داؤد ج٢ ص٥٧٤ باب في الخضاب النساء)

کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مہندی لگانے کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں لیکن میں خود مہندی لگانے کو ناپسند کرتی ہوں کیوں کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بو ناپسند تھی۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۴)

٢٦٠٢: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُقْبَةَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِيْ قَالَ: لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِيْ كَفَّيْكِ كَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ (السنن لابي داؤد ٥٧٤/٢ باب في الخضاب النساء)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہند بنت عقبہ نے عرض کی یا نبی اللہ مجھے بیعت کر لیجئے فرمایا میں تجھے بیعت نہیں کرونگا جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل دے (یعنی مہندی لگا کر ان کا رنگ نہ بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہو رہے ہیں۔ (یعنی عورتوں کو چاہئے کہ ہاتھوں کو رنگین کر لیا کریں)۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۴)

٢٦٠٣: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَوْ مَاتَ اِمْرَأَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَبَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ : مَا اَدْرِیْ اَيَدُ رَجُلٍ اَمْ يَدُ اِمْرَأَةٍ ؟ قَالَتْ: بَلْ يَدُ اِمْرَأَةٍ قَالَ : لَوْ كُنْتِ اِمْرَأَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ يَعْنِىْ بِالْحِنَّاءِ .

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۵۷۴ باب فی الخضاب للنساء)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ ایک عورت کے ہاتھ میں کتاب تھی اس نے پردہ کے پیچھے سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا یعنی حضور کو دینا چاہا حضور نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور یہ فرمایا کہ معلوم نہیں کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے اس نے کہا عورت کا ہاتھ ہے فرمایا کہ اگر عورت ہوتی تو ناخنوں کو مہندی سے رنگے ہوتی۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۴)

۲۶۰۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا بَالُ هٰذَا ؟ قَالُوْا : يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِیَ اِلَی النَّقِيْعِ فَقِيْلَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ : اِنِّیْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۴ باب الترجل الفصل الثالث)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مخنث لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے ارشاد فرمایا اس کا کیا حال ہے (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے) لوگوں نے عرض کی یہ عورتوں سے تشبیہ کرتا ہے حضور نے حکم فرمایا اس کو شہر بدر کر دیا جائے مدینہ سے نکال کر نقیع کو بھیج دیا گیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۴)

۲۶۰۵ : عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النِّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اَرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تُشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۵ باب الترجل الفصل الثالث)

سعید بن المسیب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اللہ طیب ہے طیب یعنی خوشبو کو دوست رکھتا ہے ستھرا ہے ستھرائی کو دوست رکھتا ہے کریم ہے کرم کو دوست رکھتا ہے سخی ہے سخی کو پسند کرتا ہے لہذا اپنے صحن کو ستھرا رکھو یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۴)

۲۶۰۶ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَلاَ يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ : اِنَّهُ يُعْجِبُنِيْ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَنَعْلِيْ حَسَنًا قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ (جامع الترمذی ج۲ ص ۲۰ باب البر والصلة)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا جنت میں نہیں جائے گا ایک شخص نے عرض کی کہ کسی کو یہ پسند ہوتا ہے کہ کپڑے اچھے ہوں جوتے اچھے ہوں (یعنی یہ بات بھی تکبر ہے یا نہیں) فرمایا اللہ جمیل ہے جمال کو دوست رکھتا ہے تکبر نام ہے حق سے سرکشی کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا۔ (بہار شریعت ۲۰۵/۱۶)

۲۶۰۷ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى لاَ يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ . (السنن لابی داؤد ۵۷۸/۲ باب فی الخضاب)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہود و نصاری خضاب نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو یعنی خضاب کرو (کالے خضاب کے سوا)۔ (بہار شریعت ۲۰۵/۱۶)

۲۶۰۸ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ (وَالِدِ اَبِيْ بَكْرٍ) يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بِيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْئٍ وَاجْتَنِبُوْا السَّوَادَ (ابو داؤد ۵۷۸/۲ باب فی الخضاب)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد) لائے گئے اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ (یہ گھاس ہے) کی طرح سفید تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو کسی چیز سے بدل دو۔ (یعنی خضاب لگاؤ) اور سیاہی سے بچو یعنی سیاہ خضاب نہ لگانا۔ (بہار شریعت ۲۰۵/۱۶)

۲۶۰۹ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضَبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لاَ يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۲ باب الترجل)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ

لوگ ہونگے جو سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کے پوٹے وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۵)

۲۶۱۰ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهٖ هٰذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ. (السنن لابی داؤد ج۲ ص۵۷۸ باب فی الخضاب)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے مہندی یا کتم ہے یعنی مہندی لگایا جائے یا کتم۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۵)

۲۶۱۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ : مَا اَحْسَنَ هٰذَا قَالَ : فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ : هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهٖ.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص۵۷۸ باب فی خضاب الصفرة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص گزرا جس نے مہندی کا خضاب کیا تھا ارشاد فرمایا یہ خوب اچھا ہے پھر ایک دوسرا شخص گزرا جس نے مہندی اور کتم خضاب کیا تھا فرمایا یہ اس سے بھی اچھا ہے پھر ایک تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب کیا تھا فرمایا یہ ان سب سے اچھا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۵)

۲۶۱۲ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَوَّلُ مَنْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ اِبْرَاهِيْمُ وَاَوَّلُ مَنِ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ (رواه ابن النجار)

(کنز العمال ج۳ ص۳۳۲ باب الخضاب من کتاب الزینة حدیث ۵۵۱۴)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے مہندی اور کتم کا خضاب ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے کیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۶)

۲۶۱۳ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلصُّفْرَةُ خِضَابُ الْمُؤْمِنِ وَالْحُمْرَةُ خِضَابُ الْمُسْلِمِ وَالسَّوَادُ خِضَابُ الْكَافِرِ.

رواہ الطبرانی (کنز العمال ۳۳۲/۳ باب الخضاب حدیث ۵۵۱۶)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مومن کا خضاب زردی ہے اور مسلم کا خضاب سرخی ہے اور کافر کا خضاب سیاہی ہے۔ (بہار شریعت ۲۰۶/۱۶)

۲۶۱۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ (الصحیح للبخاری ج۲ص ۸۷۹ بَابُ الْوَصْلِ فِیْ الشَّعْرِ)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی لعنت اس عورت پر جو بال ملائے یا دوسری سے بال ملوائے اور گودنے والی اور گودوانے والی پر۔ (بہار شریعت ۲۰۶/۱۶)

۲۶۱۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَاءَ تْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ : اَنَّهُ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ لَعَنْتَ کَیْتَ وَکَیْتَ فَقَالَ : مَالِیْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ هُوَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ : لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَیْنَ اللَّوْحَیْنِ فَمَا وَجَدْتُّ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ : قَالَ : لَئِنْ کُنْتِ قَرَأْتِیْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّیْهِ اَمَا قَرَأْتِ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ : بَلٰی قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ نَهٰی عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۱ باب الترجل والترغیب والترهیب ۱۲۰/۳ باب ترهیب الواصلة والمستوصلة)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت گودنے والیوں پر اور گودوانے والیوں پر اور بال نوچنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانت ریتنے والیوں پر (یعنی جو عورتیں دانتوں کو ریت کر خوبصورت بناتی ہیں اور اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدل ڈالتی ہیں) ایک عورت نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں قسم کی عورتوں پر لعنت کی ہے انہوں نے فرمایا میں کیوں نہ لعنت کروں ان پر جن پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت کی اور اس پر جو کتاب اللہ میں (ملعون) ہے اس نے کہا میں نے کتاب اللہ پڑھی ہے مجھے تو

اس میں یہ چیز نہیں ملی فرمایا تو (غور سے) پڑھا ہوتا تو ضرور اس کو پایا ہوتا کیا تو نے یہ نہیں پڑھا "ما اتکم الرسول فخذوه ومانهٰکم عنه فانتهو" یعنی رسول اللہ جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے منع کر دیں اس سے باز آجاؤ اس عورت نے کہا ہاں یہ پڑھا ہے عبداللہ بن مسعود نے فرمایا حضور نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (بہار شریعت ۲۰۶/۱۶)

۲۶۱۶ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَنَهٰی عَنِ الْوَشْمِ. رواه البخاری (مشکوٰة المصابیح ص ۳۸۱ الفصل الاول بَابُ التَّرَجُّلِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نظر بد حق ہے (یعنی نظر لگنا صحیح ہے ایسا ہوتا ہے) اور گودنے سے حضور نے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۲۰۷/۱۶)

۲۶۱۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَیْرِ دَاءٍ . رواه ابوداؤد

(الترغیب والترهیب ۱۲۰/۳ بَابُ تَرْهِیْبِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا بال ملانے والی اور ملوانے والی اور ابرو کے بال نوچنے والی اور نوچوانے والی اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت ہے جب کہ بیماری سے یہ نہ کیا ہو۔ (بہار شریعت ۲۰۷/۱۶)

۲۶۱۸ : عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِیَةَ عَامَ حَجٍّ عَلَی الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ کَانَتْ فِیْ یَدِ حَرَسِیٍّ فَقَالَ : یَا اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ ! اَیْنَ عُلَمَاءُ کُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَنْهٰی عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَیَقُوْلُ : اِنَّمَا هَلَکَتْ بَنُوْاِسْرَائِیْلَ حِیْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاءُ هُمْ. (الترغیب والترهیب ۱۲۱/۳)

حضرت حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں حج کیا۔ (مدینہ میں آئے) اور منبر پر چڑھ کر بالوں کا گچھا جو سپاہی کے ہاتھ میں تھا لے کر کہا اے اہل مدینہ! تمہارے علما کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حضور اس سے منع فرماتے تھے یعنی چوٹی پر بال جوڑنے سے اور حضور یہ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کرنا شروع کر دیا۔ (بہار شریعت ۲۰۷/۱۶)

نام رکھنے کا بیان

۳۵۰: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ.

(سورہ حجرات آیت ۱۱)

اے ایمان والو! نہ مرد مردوں کے لیے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلاتا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

احادیث

۲٦۱۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ اَنْ یُّحْسِنَ اِسْمَهٗ وَیُحْسِنَ اَدَبَهٗ (کنزالعمال ج۸ ص۲٦۹ الفصل الاول فی الاسماء والکنی حدیث ٤۵۰۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔ (بہار شریعت ۱٦/۲۰۹)

۲٦۲۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرَادٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اُدْعُوْا اِخْوَانَكُمْ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِمْ وَلَا تَدْعُوْهُمْ بِالْاَلْقَابِ

(کنزالعمال ج۸ ص۲۷۰ الفصل الاول فی الاَسْمَاءِ وَالْكُنٰی حدیث ٤۵۲۷)

عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائیوں کو ان کے اچھے نام سے پکارو بُرے الفاظ سے نہ پکارو۔ (بہار شریعت ۱٦/۲۰۹)

۲٦۲۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ

عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ .(الصحيح لمسلم ج٢ص٢٠٦ باب بيان ما يستحب من الاسماء)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے ناموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیارے نام عبداللہ وعبدالرحمٰن ہیں۔(بہارشریعت ۲۰۹/۱۶)

۲٦۲۲: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ فَحَسِّنُوْا اَسْمَاءَ كُمْ .

(ترغيب والترهيب ج٣ص٦٩ بَابُ التَّرْغِيْبِ فِی الْاَسْمَاءِ الْحَسَنَةِ)

ابوالدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم کوتمہارے نام اورتمہارے باپوں کے نام سے بلایا جائے گالہذا اچھے نام رکھو۔(بہارشریعت ۲۰۹/۱۶)

۲٦۲۳: عَنْ اَبِی وَهَبِ الْجُشَمِیِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَی اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ

(الترغيب والترهيب ج٣ص٦٩، ٧٠ بَابُ التَّرْغِيْبِ فِی الْاَسْمَاءِ الْحَسَنَةِ)

ابی وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انبیا علیہم السلام کے نام پر نام رکھ دو اور اللہ کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارے نام عبد اللہ وعبدالرحمٰن ہیں اور سچے نام حارث وہمام ہیں اورحرب، مرہ بُرے نام ہیں۔(بہارشریعت ۲۰۹/۱۶)

۲٦۲٤: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَسَمَّوْا بِخِيَارِكُمْ وَاطْلُبُوْا حَوَائِجَكُمْ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ (كنز العمال ج٨ص ٢٧٠ حديث ٤٥٣٧)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھوں کے نام پرنام رکھواوراپنی حاجتیں اچھے چہرہ والوں سے طلب کرو۔(بہارشریعت ۲۰۹/۱۶)

۲٦۲٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : تَسَمَّوْا بِاِسْمِی وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِی فَاِنِّی اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِی رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ (الصحيح لمسلم ج ٢ ص ٢٠٦ بَابُ النَّهْیِ عَنِ التَّكَنِّی بِاَبِی الْقَاسِمِ والسنن لابی

داؤد ج٢ ص٦٧٨)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرو کیونکہ میری کنیت ابو القاسم محض اس وجہ سے نہیں کہ میرے صاحبزادے کا نام قاسم تھا بلکہ میں قاسم بنایا گیا ہوں کہ تمہارے مابین تقسیم کرتا ہوں۔ (بہار شریعت ٢٠٩/١٦)

٢٦٢٦: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: نَادیٰ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِیْعِ یَا اَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّی لَمْ اَعْنِکَ اِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَمُّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ. (الصحیح لمسلم ج٢ ص٢٠٦ بَابُ النَّهْیِ عَنِ التَّکَنِّیْ بِاَبِی الْقَاسِمِ وَبَیَانُ مَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ بازار میں تھے ایک شخص نے ابو القاسم کہہ کر پکارا حضور اس کی طرف متوجہ ہوئے اس نے کہا میں نے اس شخص کو پکارا ارشاد فرمایا میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرو۔ (بہار شریعت ٢٠٩/١٦)

٢٦٢٧: قَالَ عَلِیٌّ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ وُلِدَ لِیْ مِنْ بَعْدِکَ وَلَدٌ اُسَمِّیْهِ بِاِسْمِکَ وَاُکَنِّیْهِ بِکُنْیَتِکَ؟ قَالَ: نَعَمْ. (السنن لابی داؤد ج٢ ص٦٧٩ باب فی الرخصة فی الجمع بینهما)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر حضور کے بعد میرے یہاں لڑکا پیدا ہو تو آپ کے نام پر اس کا نام رکھوں اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت کروں؟ فرمایا ہاں۔ (بہار شریعت ٢١٠/١٦)

٢٦٢٨: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وُلِدَ لَهٗ مَوْلُوْدٌ ذَکَرٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا حُبًّا لِّیْ وَتَبَرُّکًا بِاِسْمِیْ کَانَ هُوَ وَ مَوْلُوْدُهٗ فِی الْجَنَّةِ.

(کنز العمال ج٨ ص٢٧٠ بَابٌ فِیْ بِرِّ الْاَوْلَادِ وَحُقُوْقِهِمْ حدیث ٤٥٣١)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کے یہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔ (بہار شریعت ٢١٠/١٦)

٢٦٢٩: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: یُوْقَفُ عَبْدَانِ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَیُؤْمَرُ بِھِمَا اِلَی الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلَانِ: رَبَّنَا! بِمَا اسْتَأْھَلْنَا الْجَنَّۃَ وَلَمْ نَعْمَلْ عَمَلًا نُجَازِیْنَا بِہٖ الْجَنَّۃَ؟ یَقُوْلُ: اُدْخُلَا الْجَنَّۃَ فَاِنِّیْ آلَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ اَنْ لَّا یَدْخُلَ النَّارَ مَنِ اسْمُہٗ اَحْمَدُ وَمُحَمَّدُ ﷺ (المواھب اللدنیۃ ص٣١٦ الشفا للقاضی عیاض علیہ الرحمۃ ج١ ص١٠٥)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص رب العزت کے حضور کھڑے کیے جائیں گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے الٰہی کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا جنت میں جاؤ میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔

(بہار شریعت ١٦/٢١٠)

٢٦٣٠: عَنْ غَیْطِ بْنِ شُرَیْطٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُعَذِّبُ مَنْ تُسَمِّیْ بِاسْمِکَ فِی النَّارِ (ابونعیم)

ابونعیم نے حلیہ میں غیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے عذاب نہ دوں گا۔ (بہار شریعت ١٦/٢١٠)

٢٦٣١: عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ الْعُمَرِیِّ مَا ضَرُّ اَحَدِکُمْ؟ لَوْ کَانَ فِیْ بَیْتِہٖ مُحَمَّدٌ وَمُحَمَّدَانِ وَثَلَاثَۃٌ (کنزالعمال ٨/٢٦٩ باب فی برالاولاد حدیث ٤٥١٣)

ابن سعد طبقات میں عثمان عمری سے مرسلا راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تم میں کسی کا کیا نقصان ہے؟ اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ (بہار شریعت ١٦/٢١٠)

٢٦٣٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ وُلِدَ لَہٗ ثَلَاثَۃُ اَوْلَادٍ فَلَمْ یُسَمِّ اَحَدَھُمْ مُحَمَّدًا فَقَدْ جَھِلَ (کنزالعمال ج٨ ص ٢٦٩ باب فی برالاولاد حدیث ٤٥١٢)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے وہ ضرور جاہل ہے۔

(بہار شریعت ١٦/٢١٠)

۲٦۳۳ : عَنْ عَلِيٍّ إِذَا سَمَّيْتُمُ الْوَلَدَ مُحَمَّدًا فَاَكْرِمُوْهُ وَاَوْسِعُوْا لَهُ فِي الْمَجْلِسِ وَلاَ تَقْبَحُوْا لَهُ وَجْهًا . (كنز العمال ج ۸ ص ۲٦۹ بَابٌ فِي بِرِّ الْاَوْلَادِ وَحُقُوْقِهِمْ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لیے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱٦)

۲٦۳٤ : عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ إِذَا سَمَّيْتُمْ مُحَمَّدًا فَلاَ تَضْرِبُوْهُ وَلاَ تَحْرِمُوْهُ

(كنز العمال ج ۸ ص ۲٦۹ بَابُ بِرِّ الْاَوْلَادِ وَ حُقُوْقِهِمْ حديث ٤٥۰٦)

ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱٦)

۲٦۳٥ : عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لاَ تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ . (كنز العمال ج ۸ / ۲٧۱ وصحيح البخارى ج ۲ ص ۹۱٤ بَابُ اَحَبِّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ والصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۰۸ بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَغْيِيْرِ الْاِسْمِ الْقَبِيْحِ الْحَسَنِ)

زینب ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ (ان کا نام برہ تھا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنا تزکیہ نہ کرو (یعنی اپنی بڑائی اور تعریف نہ کرو) اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں برا اور نیکی والا کون ہے اسکا نام زینب رکھو۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱٦)

۲٦۳٦ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اِسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْمَهَا جُوَيْرِيَّةَ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ : خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ .

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۰۸ باب استحباب تغيير الاسم القبيح الى حسن)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برہ تھا حضور نے یہ بدل کر جویریہ رکھا اور یہ بات حضور کو ناپسند تھی کہ یوں کہا جائے کہ برہ کے پاس سے چلے گئے۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱٦)

۲٦۳٧ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَيَّرَ اِسْمَ عَاصِيَةَ وَ قَالَ : اَنْتِ

جَمِيْلَةً .(الصحيح لمسلم ج۲ ص۲۰۸ باب استحباب تغيير الاسم القبيح الى الحسن)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی کا نام عاصیہ(۱) تھا حضور نے اسکا نام جمیلہ رکھا۔(بہار شریعت)

۲٦۳۸ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ .

(الجامع للترمذی ج۲ ص۱۱۱ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَسْمَاءِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ برے نام کو بدل دیتے تھے۔(بہار شریعت)

۲٦۳۹ : عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَاهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : مَا اسْمُكَ؟ قَالَ : حَزْنٌ قَالَ : اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ : لَا اُغَيِّرُ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: فَمَازَالَتْ اَلْحُزُوْنَةُ فِيْنَا بَعْدُ. (صحيح البخاری ج۲ ص۹۱٤ باب احب اسم الحزن)

سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ میرے دادا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا حزن فرمایا تم سہل ہو یعنی اپنا نام سہل رکھو کہ اسکے معنی ہیں نرم اور حزن سخت کو کہتے ہیں انھوں نے کہا کہ جو نام میرے باپ نے رکھا ہے اسے نہیں بدلوں گا سعید بن المسیب کہتے ہیں اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔(بہار شریعت ۲۱۱/۱٦)

(۱) عاصیہ کا معنی ہے نافرمانی کرنے والی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس معنی پر مشتمل نام کو بدل دیا اس سے معلوم ہوا کہ جس لفظ کا معنی برا ہے وہ کسی کا نام نہ رکھا جائے اور اگر کسی کا نام رکھ دیا گیا ہے تو اچھے معنی والے نام سے بدل دیا جائے یہی سنت ہے۔ ۱۲

مسابقت کا بیان

احادیث

٢٦٤٠: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ : مَرَّ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم : اِرْمُوْا بَنِىْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِىْ فُلَانٍ قَالَ : فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَالَكُمْ لَاتَرْمُوْنَ ؟ قَالُوْا كَيْفَ نَرْمِىْ ؟ وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم : اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ (الجامع الصحيح للبخارى ج١ ص٤٠٦ بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلَى الرَّمْىِ)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کچھ لوگ پیدل تیراندازی کررہے تھے مسابقت کے طور پر ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے بنی اسمٰعیل (یعنی اہل عرب کیونکہ عرب والے حضرت اسمٰعیل علیہ التحیۃ والثنا کی اولاد ہیں) تیر بازی کرو کیونکہ تمہارے باپ یعنی اسمٰعیل علیہ السلام تیرانداز تھے اور دونوں فریقوں میں سے ایک کے متعلق فرمایا کہ میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں دوسرے فریق نے ہاتھ روک لیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں تم لوگوں نے ہاتھ روک لیا؟ انہوں نے کہا جب حضور بنی فلاں یعنی ہمارے فریق مقابل کے ساتھ ہو گئے تو اب ہم کیوں کر تیر چلائیں؟ یعنی اب ہمارے جیتنے کی صورت باقی نہیں رہی ارشاد فرمایا تم تیر چلاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (بہار شریعت ١٦/٢١٤، ٢١٥)

٢٦٤١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُسَابِقُ بَيْنَ الْخَيْلِ الْمُضْمَرَةِ مِنَ الْحُفْيَا اِلَى الثَّنِيَّةِ وَالَّتِىْ لَمْ تُضْمِرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ وَاِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا (الدارمى ١٣٢/٢ باب فى السبق حديث ٢٤٣٤)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر گھوڑوں میں حفیا سے دوڑ کرائی اور اس کی انتہائی مسافت ثنیۃ الوداع تھی اور دونوں کے مابین چھ میل مسافت تھی

اور جو گھوڑے مضمر نہ تھے ان کی دوڑ ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک ہوئی ان دونوں میں ایک میل کا فاصلہ تھا۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶)

۲٦٤٢ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَاسَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ (السنن للنسائی ۱۲٥/۲ باب السبق)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسابقت نہیں مگر تیر، اور اونٹ اور گھوڑے میں۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶)

۲٦٤٣ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ فَاِنْ كَانَ یُؤْمِنُ اَنْ یُسْبَقَ فَلَا خَیْرَ فِیْهِ وَاِنْ كَانَ لَا یُؤْمِنُ اَنْ یُسْبَقَ فَلَا بَأْسَ بِهٖ رواه فی شرح السنة . (مشکوة المصابیح ۳۳۷ باب الجهاد الفصل الثانی)

شرح سنہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو گھوڑوں میں ایک اور گھوڑا شامل کرلیا اور معلوم ہے کہ یہ پیچھے رہ جائے گا تو اس میں خیر نہیں اور اگر اندیشہ ہے کہ یہ آگے جاسکتا ہے تو مضائقہ نہیں (یعنی پہلی صورت میں ناجائز ہے اور دوسری صورت میں جائز ہے)۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶)

۲٦٤٤ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ وَهُوَ لَا یَأْمَنُ اَنْ یُسْبَقَ فَلَیْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ وَقَدْ اٰمَنَ اَنْ یُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ (کنز العمال ج ۲ ص ۲٦٦ بَابٌ فِی الْمُسَابَقَةِ حدیث ٥٦٨٤)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو گھوڑوں میں ایک گھوڑا شامل کیا اور اس کے پیچھے ہو جانے کا علم نہیں ہے تو قمار (جوا) نہیں اور معلوم ہے کہ پیچھے رہ جائے گا تو جوا ہے۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶)

۲٦٤٥ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَیْسَ مِنَّا .

(کنز العمال ج ۲ ص ۲٦٦ باب فی المسابقة حدیث ٥٦٨٦)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

جلب وجنب نہیں ہیں (یعنی گھوڑ دوڑ میں یہ جائز نہیں کہ کوئی دوسرا شخص اس کے گھوڑے کو ڈانٹے اور مارے کہ یہ تیز دوڑنے لگے اور نہ یہ کہ سوار اپنے ساتھ کوتل گھوڑا رکھے کہ جب پہلا گھوڑا تھک جائے تو دوسرے پر سوار ہو جائے اور کوئی چیز لوٹ کر لے وہ ہم میں سے نہیں۔(بہار شریعت ۲۱۵/۱۶،۲۱۶)

٢٦٤٦: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَىَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِىْ قَالَ: هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ. رواه ابوداؤد (مشكوة المصابيح ص ٢٨١ باب عشرة النساء الفصل الثانى)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ یہ سفر میں تھیں کہتی ہیں میں نے حضور سے پیدل مسابقت کی اور میں آگے ہوئی پھر جب میرے جسم میں گوشت زیادہ ہو گیا یعنی پہلے سے کچھ موٹی ہو گئی میں نے حضور کے ساتھ دوڑ کی اس مرتبہ حضور آگے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ یہ اس کا بدلہ ہو گیا۔(بہار شریعت ۲۱۶/۱۶)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۵۱: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (سورہ آل عمران آیت ۱۰۴)

اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

اور فرماتا ہے:

۳۵۲: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ. (سورہ آل عمران آیت ۱۱۰)

تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳۵۳: يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ. (سورہ لقمٰن آیت ۱۷)

اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔

احادیث

۲۶۴۷: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ. رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۶ و کنز العمال ج ۲ ص ۱۶ حدیث ۳۹۸)

تم میں جو شخص بری بات دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے بدلے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے یعنی اسے دل سے برا جانے اور یہ کمزور ایمان والا ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۴۸: عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مِثْلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ فَاَخَذَ فَاسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا: مَالَكَ؟ قَالَ : تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ. رواه البخاری (مشكوة المصابيح ٤٣٦ وكنز العمال ١٧/٢)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حدود اللہ میں مداہنت کرنے والا (یعنی خلاف شرع چیز دیکھے اور باوجود قدرت منع نہ کرے اس کی) اور حدود اللہ میں واقع ہونے والے کی مثال یہ ہے کہ ایک قوم نے جہاز کے بارے میں قرعہ ڈالا بعض اوپر کے حصہ میں رہے بعض نیچے کے حصہ میں نیچے والے نے کلہاڑی لے کر نیچے کا تختہ کاٹنا شروع کیا اوپر والوں نے دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے کہ تختہ توڑ رہے ہو؟ اس نے کہا میں پانی لینے جاتا ہوں تو تم کو تکلیف ہوتی ہے اور پانی لینا مجھے ضروری ہے (لہذا میں تختہ توڑ کر یہیں سے پانی لونگا اور تم لوگوں کو تکلیف نہ دونگا) پس اس صورت میں اگر اوپر والوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کھودنے سے روک دیا تو اسے بھی نجات دیں گے اور اپنے کو بھی اور اگر چھوڑ دیا تو اسے بھی ہلاک کیا اور اپنے کو بھی۔ (بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۴۹: عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ. رواه الترمذی (مشكوة المصابيح ص ٤٣٦ وكنز العمال ج٢ ص١٨ باب الامر بالمعروف حديث ٤٣٦)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے

ہاتھ میں میری جان ہے یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے یا اللہ تم پر جلد عذاب بھیجے گا پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی ۔ (بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۵۰ : عَنْ عُرْسِ ابْنِ عَمِيْرَةَ الْكِنْدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا وَكَرِهَهَا وَقَالَ : مَرَّةً اَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا (السنن لابی داؤد ج۲ ص ۵۹۷ الترغیب والترھیب ج۳ ص ۲۳۲ وکنز العمال ۱۷/۲ حدیث ۴۱۱)

حضرت عرس بن عمیر کندی سے مروی سرکار نے فرمایا جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہے مگر اسے برا جانتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو وہاں نہیں ہے اور جو وہاں نہیں ہے مگر اس پر راضی ہے وہ اس کی مثل ہے جو وہاں حاضر ہے ۔ (بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۵۱ : عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ : اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖ. رواہ ابو داؤد (الترغیب والترھیب ۲۲۹/۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو "يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا هْتَدَيْتُمْ" (پارہ ۷ رکوع ۴) اے ایمان والو! اپنے نفس کو لازم پکڑ لو گمراہ تم کو ضرر نہیں پہنچائے گا جب کہ تم خود ہدایت پر ہو (یعنی تم اس آیت سے یہ سمجھتے ہو گے کہ جب ہم خود ہدایت پر ہیں تو گمراہ کی گمراہی ہمارے لیے مضر نہیں ہم کو منع کرنے کی ضرورت نہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ اگر بری بات دیکھیں اور اس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عذاب بھیجے گا جو سب کو گھیر لے گا ۔ (بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۵۲ : عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشَكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۶، ۴۳۷ وکنز العمال ج۲ ص ۱۹ حدیث ۴۷۰)

حضرت ابو بکر سے مروی سرکار نے فرمایا جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور وہ لوگ بدلنے پر قادر ہوں پھر نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پر عذاب بھیجے۔

(بہار شریعت ۱۶/۲۲۰)

۲۶۵۳: عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَقَالَ : اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : بَلْ اِئْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰی اِذَا رَأَیْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًی مُتَّبَعًا وَدُنْیَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ کُلِّ ذِیْ رَایٍٔ بِرَایِهٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَا بُدَّ لَکَ مِنْهُ فَعَلَیْکَ نَفْسَکَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَ کُمْ اَیَّامُ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِیْهِنَّ قَبَضَ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْهُمْ؟ قَالَ : اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْکُمْ . رواه الترمذی وابن ماجة (مشکوة المصابیح ۴۳۷ وکنز العمال ۲/۱۷)

حضرت ابو ثعلبہ سے ارشاد الٰہی "علیکم انفسکم لایضرکم الخ" کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو ارشاد فرمایا اچھی بات کا حکم کرو اور بری بات سے منع کرو یہاں تک کہ جب تم یہ دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے اور خواہش نفسانی کی پیروی کی جاتی ہے اور دنیا کو دین پر ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص اپنے سائے پر گھمنڈ کرتا ہے اور ایسا امر دیکھو کہ تمہیں اس سے چارہ نہ ہو تو اپنے نفس کو لازم کر لو یعنی خود کو بری چیزوں سے بچاؤ اور عوام کے معاملہ کو چھوڑ دو (یعنی ایسے وقت میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر ضروری نہیں) تمہارے آگے صبر کے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے مٹھی میں انگارا لینا عمل کرنے والے کے لیے اس زمانہ میں پچاس عمل کرنے والوں کا اجر ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ان میں سے پچاس کا اجر اس ایک کو ملے گا؟ فرمایا کہ تم میں سے پچاس کے برابر اجر ملے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۲۱)

۲۶۵۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَکُمْ مَخَافَةُ النَّاسِ اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِالْحَقِّ اِذَا عَلِمَهٗ. رواه ابن النجار

(کنز العمال ج۲ ص۱۸ باب الامر بالمعروف حدیث ۴۴۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں کسی کو لوگوں کی ہیبت بولنے سے نہ روکے جب معلوم ہو تو کہہ دے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۲۱)

۲۶۵۵: عَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرِ الْکِنْدِیِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَوْلٰی لَنَا اَنَّهُ سَمِعَ جَدِّیْ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰی یَرَوُا الْمُنْکَرَ بَیْنَ ظَهْرَانِیْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّنْکِرُوْهُ فَلَا یُنْکِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ. رواه فی شرح السنة

(مشکوۃ المصابیح ۴۳۸ و کنز العمال ۲/۱۶۱)

حضرت عدی بن عمیر کندی رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے راوی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ چند مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ سے اللہ تعالی سب لوگوں کو عذاب نہیں کرے گا مگر جب کہ وہاں بری بات کی جائے اور وہ لوگ منع کرنے پر قادر ہوں اور منع نہ کریں تو عام وخاص سب کو عذاب ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۲)

۲۶۵۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْاِسْرَائِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ نَهَتْهُمْ عُلَمَائُهُمْ فَلَمْ یَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِیْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰکَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ، قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ: لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ حَتّٰی تَاطِرُوْهُمْ اَطْرًا. رواه الترمذی و ابوداؤد وفی روایته قال: کَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰی یَدَیِ الظَّالِمِ وَلَتَاطُرُنَّهُ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَیَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ثُمَّ لَیَلْعَنَنَّکُمْ کَمَا لَعَنَهُمْ.

(مشکوۃ المصابیح ص۴۳۸ باب الامر بالمعروف)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل نے جب گناہ کیے ان کے علما نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر علما ان کی مجلسوں میں بیٹھنے لگے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے خدا نے علما کے دل بھی انہیں جیسے کر دیئے اور داؤد و عیسی بن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان سب پر لعنت کی یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے

تجاوز کرتے تھے اس کے بعد حضور نے فرمایا خدا کی قسم تم یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے روکو گے اور ظالم کے ہاتھ پکڑ لو گے اور ان کو حق پر روکو گے اور حق پر ٹھہراؤ گے یا اللہ تعالیٰ تم سب کے دل ایک طرح کے کر دے گا پھر تم سب پر لعنت کر دے گا جس طرح ان سب پر لعنت کی۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

٢٦٥٧ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ ! قَالَ : هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ رواه فی شرح السنة والبيهقی فی شعب الايمان وفی رواية قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَؤُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ. (مشكوة المصابيح ص٤٣٨)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے شب معراج میں دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں میں نے پوچھا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ آپ کی امت کے واعظ ہیں جو لوگوں کو اچھی بات کا حکم کرتے ہیں اور اپنے کو بھولے ہوئے تھے اور ایک روایت ہے کہ یہ آپ کی امت کے واعظ ہیں جو ایسی بات بولتے تھے کہ خود نہیں کرتے تھے اور اللہ کی کتاب پڑھتے اور عمل نہیں کرتے تھے۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

٢٦٥٨ : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ اَوْ اَمِيْرٍ جَائِرٍ . (الجامع للترمذی ٤٠/٢ باب افضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان او اميرجائر والترغيب والترهيب ٢٢٥/٣ وكنز العمال ١٦/٢ حديث ٣٨٦)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بادشاہ ظالم کے پاس حق بات بولنا افضل جہاد ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

٢٦٥٩ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِیَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ قَالُوْا : اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ : قَالَ : لَا مَا صَلُّوْا لَا مَا صَلُّوْا اَیْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهٖ. رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص٣١٩ وكنز العمال ١٦/٢ حديث نمبر ٤٠٠)

حضرت ام سلمہ سے مروی سرکار اقدس نے فرمایا میرے بعد میں امراء ہونگے جن کی بعض باتیں اچھی ہونگی اور بعض بُری جس نے بُری بات سے کراہت کی وہ بَری ہے اور جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا لیکن جو راضی ہوا اور پیروی کی وہ ہلاک ہوا۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۶۰: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ. رواه مسلم

(الترغيب والترهيب ۲۲۶/۳ وكنز العمال ۱۷/۲ حديث ۴۰۶)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے پہلے جس نبی کو خدا نے کسی امت میں مبعوث کیا اس کے لیے امت سے حواریین اور اصحاب ہوئے جو نبی کی سنت لیتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوئے کہ کہتے وہ جو کرتے نہیں اور کرتے وہ جس کا دوسروں کو حکم نہ دیتے جس نے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے زبان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے دل سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانہ برابر ایمان نہیں۔ (بہار شریعت ۲۲۲/۱۶)

علم و تعلیم کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳٥٤: اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا . (سورہ فاطر الآیۃ/۲٤)

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

(کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۳٥٥: یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط (سورۃ مجادلہ آیات/۱۱،۲)

ترجمہ: اللہ تمہارے ایمان کے اوران کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

اور فرماتا ہے:

۳٥٦: فَلَوْ لَانَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِنْھُمْ طَائِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ . (آیت/۱۲۲ سورۃ توبہ)

ترجمہ: تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں، اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں۔ اس امید پر کہ وہ بچیں۔

اور فرماتا ہے:

۳٥۷: قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُوْلُوا الْاَلْبَابِ .

(سورۃ زمر آیت/۹)

کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا، کہ تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

احادیث

۲۶۶۱ : عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ . (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۳ باب العلم وصحیح البخاری ج۱ ص۱٦)

حضرت ابن عباس سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالی بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کا فقیہ بناتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں اللہ دیتا ہے۔

(بہارشریعت ۲۲۵/۱۶)

۲۶۶۲ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلنَّـاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا . رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۲ باب کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کی طرح آدمیوں کی کانیں ہیں جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے اسلام میں بھی اچھے ہیں جبکہ علم حاصل کریں۔ (بہارشریعت ۲۲۵/۱۶)

۲۶۶۳ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۲ کتاب العلم الفصل الاول)

انسان جب مرجاتا ہے اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں (مرنے کے بعد بھی یہ عمل ختم نہیں ہوتے اس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں) صدقۂ جاریہ اور علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو اور اولاد صالح جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔ (بہارشریعت ۲۲۵/۱۶)

۲۶۶٤ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِىْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ

(مشکوۃ المصابیح ج۱ ص ۳۲، ۳۳ کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی راستے پر علم کی طلب میں چلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردے گا۔ کوئی قوم خانہ خدا میں مجتمع ہوکر کتاب اللہ کی تلاوت کرے اور اس کو پڑھائے تو اس پر سکینہ اترتا ہے اور رحمت ڈھانک لیتی ہے اور ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اس کے مقرب ہیں اور جس کے عمل نے سستی کی تو اس کا نسب تیز رفتار نہیں کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۲۵)

۲۶۶۵: عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ! اِنِّي آتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِي عَنْكَ اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فَمَاجَاءَ بِكَ تِجَارَةٌ قَالَ: لَا . قَالَ : وَلَا بُغَاءَ لَكَ غَيْرُهُ ؟ قَالَ : لَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ بِهٖ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى الْحِيْتَانِ فِي الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ النُّجُوْمِ اِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِهٖ اَخَذَ بِحَظِّهٖ اَوْ بِحَظٍّ وَافِرٍ .(سنن الدارمی ج ۱/ص۸۳ باب فی فضل العلم و العالم)

حضرت کثیر بن قیس سے مروی کہ حضرت ابو دردا کے ساتھ مسجد دمشق میں بیٹھا تھا مسجد دمشق میں ایک شخص ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں مدینہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کے پاس ایک حدیث سننے آیا ہوں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اسے بیان کرتے ہیں کسی اور کام کے لیے نہیں آیا ہوں حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالب علم کی خوشنودی کے لیے فرشتے اپنے بازو کو بچھا دیتے ہیں اور علم کے لیے آسمان اور زمین کے بسنے والے اور پانی کے اندر رہنے والے یہ سب استغفار کرتے ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر اور بے شک علما وارث انبیا ہیں انبیا نے اشرفی اور روپیہ کا وارث نہیں کیا انھوں نے علم کا وارث کیا پس جس نے

علم کولیا اس نے پورا پورا حصہ لیا۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۶۶: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ وَاَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِیْنَ حَتّٰی النَّمْلَةِ فِیْ جُحْرِهَا وَحَتَّی الْحُوْتِ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ. (كنز العمال ج۵/۲۰۳ حديث ۴۱۳۳)

حضرت ابوامامہ سے مروی نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ویسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنی پر اس کے بعد پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمان و زمیں والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی اسکی بھلائی کے خواہاں ہیں جو لوگوں کو اچھی چیز کی تعلیم دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۶۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ . (كنز العمال ج۵ ص ۲۰۵ حديث ۴۱۸۶ بَابُ الْعِلْمِ)

حضرت ابن عباس سے مروی کہ نبی کریم ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۶۸: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَّوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ (كنز العمال ج۵ ص ۲۰۰ باب العلم حديث ۴۰۳۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل کے پاس رکھنے والا ایسا ہے جیسے سوئر کے گلے میں جواہر اور موتی اور سونے کا ہار ڈالنے والا۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۶۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰی يَرْجِعَ (ترمذی ۹۳/۲ باب العلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص طلب علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو اللہ کی راہ میں ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۷۰ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ. (جامع الترمذی ج۲ ص۹۸ ابواب الاستیذان والادب)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کبھی خیر (علم) سے آسودہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا منتہیٰ جنت ہوتا ہے۔ (بہارشریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۷۱ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : نَضَّرَ اللّٰہُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰی یُبْلِغَهٗ غَیْرَهٗ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰی مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَیْسَ بِفَقِیْهٍ .

(جامع الترمذی ج۲ ص ۹٤ ابواب العلم)

اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جس نے میری بات سنی اور یاد کرلی اور محفوظ رکھی اوردوسرے کو پہنچادی کیونکہ بہت سے علم کے حامل فقیہ نہیں اور بہت سے علم کے حامل اس تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہیں۔ (بہارشریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۷۲ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا مَا نَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَکَهٗ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَیْتًا لِاِبْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَیَاتِهٖ تَلْحَقُهٗ لَهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ .

(کنزالعمال ۱۷۱/۸ الفصل فی الباقیات الصالحات حدیث ۲۹۵٤)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو اس کے عمل اور نیکیوں سے مرنے کے بعد بھی یہ چیزیں پہنچتی رہتی ہیں علم جس کی اس نے تعلیم دی اور اشاعت کی اور اولاد صالح جسے چھوڑ مرا ہے یا مصحف جسے میراث میں چھوڑا یا مسجد بنائی یا مسافر کے لیے مکان بنادیا یا نہر جاری کردی یا اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال میں سے صدقہ نکال دیا جو اس کو مرنے کے بعد ملے گا۔ (بہارشریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۷۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ : طَلَبُ الْعِلْمِ سَاعَةً خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ لَیْلَةٍ وَطَلَبُ الْعِلْمِ یَوْمًا خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ ثَلٰثَةِ اَشْهُرٍ .

(کنزالعمال ج۵ ص ۲۰۰ حدیث۲۹۰۳۹ باب العلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا ساری رات عبادت سے افضل ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۲۲۶)

۲۶۷۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ : كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَ اَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ وَالْعِلْمَ يُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ . رواه الدارمی

(مشکوۃ ۳۶ کتاب العلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے وہاں دو مجلسیں تھیں فرمایا کہ دونوں مجلسیں اچھی ہیں اور ایک دوسری سے افضل ہے یہ لوگ اللہ سے دعا کرتے ہیں اور اس طرف رغبت کرتے ہیں وہ چاہے تو ان کو دے اور چاہے تو منع کردے اور یہ دوسری مجلس والے علم سیکھتے ہیں اور جاہل کو سکھاتے ہیں یہ افضل ہیں میں معلم بنا کر بھیجا گیا اور اسی مجلس میں حضور بیٹھ گئے۔(بہار شریعت ۱۶/۲۲۷)

۲۶۷۵: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاحَدُّ الْعِلْمِ الَّذِیْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَ كُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا شَهِيْدًا (مشکوۃ المصابیح ۳۶ باب العلم)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے؟ کہ آدمی کو حاصل ہو جائے تو فقیہ ہو جائے ارشاد فرمایا جس نے میری امت کے دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرلیں اس کو اللہ تعالیٰ فقیہ اٹھائے گا اور میں اس کا شافع وشہید ہوں گا۔(بہار شریعت ۱۶/۲۲۷)

۲۶۷۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا. روى البيهقى

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷ کتاب العلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو حریص

آسودہ نہیں ہوتے ایک علم کا حریص کہ علم سے کبھی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا اور ایک دنیا کا لالچی کہ یہ کبھی آسودہ نہیں ہوگا۔ (بہارشریعت ١٦/٢٢٧)

٢٦٧٧: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضىً لِلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادىٰ فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ (كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى) وَقَالَ الْآخِرُ : (اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) (سنن الدارمي ج١ باب في فضل العلم والعالم ص٨١)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو حریص آسودہ نہیں ہوتے ایک صاحب علم دوسرا صاحب دنیا مگر یہ دونوں برابر نہیں صاحب علم اللہ کی خوشنودی حاصل کرتا رہتا ہے اور صاحب دنیا سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے اس کے بعد حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی "كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى" اور دوسرے کے لیے فرمایا "اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ"۔ (بہارشریعت ١٦/٢٢٧)

٢٦٧٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ : رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. رواه احمد والدارمی

(مشكوة المصابيح ص٣٨ كتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے وہ اس خزانہ کے مثل ہے جس میں سے راہ خدا میں خرچ نہیں کیا جاتا۔ (بہارشریعت ١٦/٢٢٧)

٢٦٧٩: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اَمْكَنَهُ طَلَبُ الْعِلْمِ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَطْلُبْهُ وَرَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَانْتَفَعَ بِهٖ مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ دُوْنَهُ . (كنزالعمال ص٢٠١٥ حديث ٤٠٧٩ كتاب العلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ حسرت قیامت کے دن اس کو ہوگی جسے دنیا میں طلب علم کا موقع ملا مگر اس نے طلب نہیں کی اور اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور اس سے سن کر دوسروں نے نفع نہ اٹھایا یا خود اس

نے نفع نہیں اٹھایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۲۷)

۲۶۸۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : وُزِنَ حِبْرُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّهَدَاءِ فَرَجَحَ عَلَيْهِ (کنز العمال ج٥ ص٢٠٢ حديث ٤١٠٧ باب العلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا علما کی سیاہی شہید کے خون سے تولی جائے گی اور اس پر غالب ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۲۷)

۲۶۸۱: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : اِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ يُهْتَدٰى بِهَا فِیْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَاِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ اَوْشَكَ اَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ . (کنز العمال ج٥ ص٢٠٤ حديث ٤١٦٢ باب العلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار نے فرمایا علما کی مثال یہ ہے جیسے آسمان میں ستارے جن سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ کا پتا چلتا ہے اور اگر ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۲۷)

۲۶۸۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ سِوَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ .

(رواه ابوداؤد وابن ماجة مشكوة المصابيح ص ٣٥ كتاب العلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم تین ہیں آیت محکمہ یا سنت قائمہ یا فریضہ عادلہ اور ان کے سوا جو کچھ ہے وہ زائد ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۲۷)

۲۶۸۳: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِی الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ .

(رواه الدارمی مشكوة المصابيح ص٣٧ كتاب العلم)

حضرت حسن بصری نے فرمایا علم دو ہیں ایک وہ کہ قلب میں ہو یہ علم نافع ہے دوسرا وہ کہ زبان پر ہو یہ ابن آدم پر اللہ کی حجت ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۲۷)

۲۶۸۴: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ . رواه

الدارمی (مشکوۃ المصابیح ص٣٦ کتاب العلم)

حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے علم طلب کیا اور حاصل کرلیا اس کے لیے دو چند اجر ہے اور حاصل نہ ہوا تو ایک اجر۔ (بہار شریعت ١٦/٢٢٧)

٢٦٨٥: عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. رواه الدارمی. (مشکوۃ المصابیح ص٣٦ کتاب العلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو موت آگئی اور وہ علم کو اس لیے طلب کررہا تھا کہ اسلام کا احیا کرے اس کے اور انبیا کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (بہار شریعت ١٦/٢٢٧)

٢٦٨٦: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ اِنْ احْتِيْجَ اِلَيْهِ انْتَفَعَ بِهٖ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهُ (کنز العمال ج٥ ص٢١٠ کتاب العلم حدیث ٤٢٩٩)

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اچھا شخص وہ عالم دین کہ اگر اس کی طرف احتیاج لائی جائے تو نفع پہنچاتا ہے اور اگر اس سے مستغنی ہوں وہ اپنے کو بے پرواہ رکھتا ہے۔ (بہار شریعت ١٦/٢٢٨)

٢٦٨٧: عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ عِلْمًا فَلْيَقُلْ: بِهٖ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ قَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ الْعَالِمَ اِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ قَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ "قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ" (سنن الدارمی ١/٥٦ باب الفتیا وما فیه الشدة)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو کوئی بات معلوم ہے تو کہے اور اگر نہ معلوم ہو تو یہ کہہ دے کہ اَللّٰهُ اَعْلَمُ کیوں کہ عالم کی شان یہ ہے کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو اس کے متعلق یہ کہہ دے اَللّٰهُ اَعْلَمُ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا "قل ما اسئلکم علیه من أجر وما أنا من المتکلفین" میں تم سے اس پر اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والا ہوں یعنی جو بات معلوم نہ ہو اس کے متعلق بولنا تکلف ہے۔ (بہار شریعت ١٦/٢٢٨)

٢٦٨٨: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَخَصَ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ

زِيَادُ بْنُ لَبِيدِ الْاَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا؟ وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَأَنَّهُ وَلَنُقْرِأَنَّهُ نِسَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ نَا قَالَ : ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هٰذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارىٰ فَمَاذَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ .

(الجامع للترمذی ٢/٩٤ باب العلم)

زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چیز ذکر کر کے فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگی جب علم جاتا رہے گا میں نے کہا یا رسول اللہ کیونکر جائے گا؟ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی بیویوں اور بیٹوں کو پڑھاتے ہیں وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے اسی طرح قیامت تک سلسلہ جاری رہے گا حضور نے فرمایا زیاد تجھے تیری ماں روئے میں خیال کرتا تھا کہ تو مدینہ میں فقیہ شخص ہے کیا یہ یہود ونصاری توریت وانجیل نہیں پڑھتے مگر یہ ہے کہ جو کچھ ان میں ہے اس پر عمل نہیں کرتے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۲۸)

٢٦٨٩ : عَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِكَعْبٍ : مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ ؟ قَالَ : اَلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ : فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ : اَلطَّمَعُ . رواه الدارمی (مشکوۃ المصابیح ص٣٧ کتاب العلم)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا ارباب علم کون ہیں کہا جو وہ جانتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں فرمایا کس چیز نے علما کے قلب سے علم کو نکال دیا کہا طمع نے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۲۸)

٢٦٩٠ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اِنَّ اُنَاسًا سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَأْتِي الْاُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا الْخَطَايَا

(کنز العمال ٥/٢١٣ حدیث ٤٣٧٩ باب العلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے اور یہ کہیں گے کہ امرا کے پاس جا کر وہاں سے دنیا حاصل کر لیں اور اپنے دین کو ان سے بچائے رکھیں گے مگر ایسا نہیں ہوگا جس طرح قتاد (ایک کانٹے والا

درخت ہے) سے نہیں لیا جاتا مگر کانٹا اسی طرح امرا کے قرب سے سوا خطا کے کچھ حاصل نہیں۔

(بہار شریعت ۲۲۸/۱٦)

٢٦٩١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی الَّذِیْنَ یَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ. (کنز العمال ج٥ ص ٢٣٤ حدیث ٤٨١٤ مشکوۃ المصابیح ٣٨ باب العلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکار نے فرمایا خدا کے نزدیک بہت سے مبغوض قراء (علماء) ہیں جو امرا کی ملاقات کو جاتے ہیں (بہار شریعت ۲۲۸/۱٦)

٢٦٩٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوْا الْعِلْمَ وَ وَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْیَا لِیَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْیَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَیْهِمْ سَمِعْتُ نَبِیَّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْیَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰهُ فِیْ اَیِّ اَوْدِیَتِهَا هَلَكَ. رواه ابن ماجة (مشکوۃ المصابیح ص ٣٧ کتاب العلم)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر اہل علم علم کی حفاظت کریں اور اس کو اہل کے پاس رکھیں تو اس کی وجہ سے اہل زمانہ کے سردار ہو جائیں مگر انہوں نے علم کو دنیا والوں کے لیے خرچ کیا تاکہ ان سے دنیا حاصل کریں لہذا ان کے سامنے ذلیل ہو گئے میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس نے تمام فکروں کو ایک فکر آخرت کی فکر کر دیا اللہ تعالیٰ فکر دنیا سے اس کی کفایت فرمائے گا اور جس کے لیے احوال دنیا کی فکریں متفرق ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا۔ (بہار شریعت ۲۲۸/۱٦)

٢٦٩٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ (جامع الترمذی ج٢ ص ٩٣ باب العلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے نہیں بتائی اس کے منہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام لگا دی جائے گی۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱٦)

٢٦٩٤ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِیُبَاهِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْیَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَیْهِ فَهُوَ فِی النَّارِ.

(جامع الترمذی ج۲ص ۹۴ وکنز العمال ۲۱٦/۵ باب العلم حدیث ٤٤٥٥)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے علم کو اس لیے طلب کیا کہ علما سے مقابلہ کرے گا جاہلوں سے جھگڑا کرے گا اس لیے کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کردے گا۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱٦)

٢٦٩٥ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا یَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ لاَ یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عُرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. (کنز العمال ۲۱٤/۵ ب حدیث ٤٤١٢ باب العلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا جو علم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہے یعنی علم دین اس کو جو شخص اس لیے حاصل کرے کہ متاع دنیا مل جائے اس کو قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں ملے گی۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱٦)

٢٦٩٦ : عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ : لاَ یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْمَامُوْرٌ اَوْ مُتَكَلِّفٌ (کنز العمال ج۵ص ۲۱۹ کتاب العلم حدیث ٤٥١٦)

حضرت عوف بن مالک نے فرمایا رسول اللہ نے فرمایا وعظ نہیں کہتا مگر امیر یا مامور یا متکبر یعنی وعظ کہنا امیر کا کام ہے یا وہ کسی کو حکم کردے وہ کہے اور ان کے سوا جو کوئی کہتا ہے وہ جاہ وطلب دنیا کے لیے ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱٦)

٢٦٩٧ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْهِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ (کنز العمال ۲۱٤/۵ حدیث ٤٤٠٩ ومشکوۃ المصابیح ص ۳۸ باب العلم)

حضرت ابوہریرہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو بغیر علم فتویٰ دیا گیا تو اس کا

گناہ اس فتوی دینے والے پر ہے اور جس نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا اور یہ جانتا ہے بھلائی اس کے غیر میں ہے اس نے خیانت کی۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

٢٦٩٨: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ : هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لاَ يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْئٍ. رواه الترمذی . (مشكوة المصابيح ص ٣٥ كتاب العلم)

حضرت ابودرداء سے مروی انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی پھر یہ فرمایا کہ یہ وہ وقت ہے کہ لوگوں سے جدا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ علم کی بات پر قادر نہیں ہوں گے۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

٢٦٩٩: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لاَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يُقْبِضُ الْعِلْمُ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُتْرَكْ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالاً فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا (جامع الترمذی ج٢ ص ٩٤/٩٣ ابواب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں قبض کرے گا کہ لوگوں کے سینوں سے جدا کرے بلکہ علم کا قبض کرنا علما کے قبض کرنے سے ہوگا جب عالم باقی نہ رہیں گے جاہلوں کو لوگ سردار بنالیں گے وہ بغیر علم فتوی دیں گے خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

٢٧٠٠: عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ : لاَ تَسْأَلُوْنِىْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِىْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا : ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ : اَلاَ اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ . رواه الدارمی

(مشكو ﷺ المصابيح كتاب العلم ص ٣٧)

حضرت ابوالاحوص سے مروی رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے بد کے بارے میں

پوچھا سرکار نے فرمایا مجھ سے بد کے بارے میں نہ پوچھو خیر کے بارے میں پوچھو یہ تین بار فرماتے رہے پھر فرمایا بدتر سے بدتر برے علما ہیں اور بہتر سے بہتر اچھے علما ہیں۔(بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

۲۷۰۱ : عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَاِضَاعَتُهُ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ . رواه الدارمی مرسلا (مشکوۃ المصابیح ص۳۷ کتاب العلم)

علم کی آفت نسیان ہے اور نا اہل سے علم کی بات کہنا علم کو ضائع کرنا ہے۔

(بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

۲۷۰۲ : عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ : اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ . رواه مسلم . (مشکوۃ شریف کتاب العلم ص ۳۷)

ابن سیرین نے فرمایا یہ علم دین ہے تمہیں دیکھنا چاہئے کہ کس سے اپنا دین لیتے ہو۔(بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

﴿ریا وسمعہ کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

۳۵۸: يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ە كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاءَ النَّاسِ. (البقرۃ آیت ۲٦٤)

اے ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کرو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالی فرماتا ہے:

۳۵۹: فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا (کھف آیت ۱۱۰)

تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۳٦۰: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ . (الماعون آیت ٤،٥،٦،٧)

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگتے نہیں دیتے۔ (کنز الایمان)

۳٦۱: فَاعْبُدِاللّٰهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّيْنَ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (الزمر آیت ۲)

تو اللہ کو پوجو نرے اس کے بندے ہو کر ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۳۶۲: وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیْطَانُ لَہٗ قَرِیْنًا فَسَاءَ قَرِیْنًا (النساء آیت ۳۸)

اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا تو کتنا بڑا مصاحب ہے۔ (کنزالایمان)

احادیث

۲۷۰۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا ھُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ؟ فَقُلْنَا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: اَلشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ یَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ فَیُزَیِّنُ صَلٰوتَہٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ. رواہ ابن ماجۃ (مشکوۃ المصابیح ص۴۵۶ باب الریاء والسمعۃ)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مسیح دجال سے بھی زیادہ میرے نزدیک تم پر خوف ہے ہم نے کہا ہاں یارسول اللہ ارشاد فرمایا وہ شرک خفی ہے آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور اس وجہ سے زیادہ کرتا ہے کہ یہ دیکھتا ہے کہ دوسرا شخص اسے نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔ (بہارشریعت ۲۳۳/۱۶، ۲۳۴)

۲۷۰۴: عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ؟ قَالَ: اَلرِّیَاءُ. رَوَاہُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ یَقُوْلُ اللّٰہُ لَھُمْ یَوْمَ یُجَازِی الْعِبَادُ بِاَعْمَالِھِمْ اِذْھَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُرَاؤُنَ فِی الدُّنْیَا فَانْظُرُوْا ھَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَھُمْ جَزَاءً وَخَیْرًا (مشکوۃ المصابیح ص۴۵۶ باب البکاء والخوف)

محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس چیز

کا تم پر زیادہ خوف ہے وہ شرک اصغر ہے لوگوں نے عرض کی شرک اصغر کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ریا ہے (بیہقی نے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا کہ جس دن بندوں کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ریا کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کے پاس جاؤ جن کے دکھاوے کے لیے کام کرتے تھے جا کر دیکھو کہ وہاں تمہیں کوئی بدلہ اور خیر ملتا ہے)۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳۴)

۲۷۰۵ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فُضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْهِ نَادیٰ مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٥٤ باب الریاء والسمعة)

ابو سعید ابن ابی فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ تمام اولین وآخرین کو اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں تو ایک منادی ندا کرے گا جس نے کوئی کام اللہ کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کر لیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳۴)

۲۷۰۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُهٗ وَشِرْکَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ هُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَهٗ . رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ٤٥٤ باب الریاء والسمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمام شرکا میں شرکت سے بے نیاز ہوں جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کیا میں اس کو شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا (یعنی اس کا کچھ ثواب نہ دوں گا) اور ایک روایت میں ہے کہ فرماتا ہے میں اس سے بری ہوں وہ اسی کے لیے ہے جس کے لیے عمل کیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳۴)

۲۷۰۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ . رواه لمسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٥٤ باب الریاء والسمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نظر نہیں فرماتا وہ تمہارے دل اور تمہارے اعمال کی طرف نظر کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳۴)

۲۷۰۸ : عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِيْ اللّٰهُ بِهٖ . (مشكوة المصابيح ص ٤٥٤ باب الرياء والسمعة)

جندب (یعنی ابوذر) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سنانے کے لیے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سنائے گا یعنی اس کی سزا دے گا۔

(بہار شریعت ۱۶/۲۳۴)

۲۷۰۹ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَاَحَبَّ الْعُبَيْدِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَخْفِيَاءُ الْاَخْضِيَاءُ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِذَا شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا اُوْلٰئِكَ اَئِمَّةُ الْهُدٰى وَمَصَابِيْحُ الْعِلْمِ رواه الطبرانی (كنز العمال ج٢ ص٩٦ باب الريا حديث ٢٣٤٧)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ریا کا ادنی مرتبہ بھی شرک ہے اور تمام بندوں میں خدا کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہیں جو پرہیزگار ہیں جو چھپے ہوئے ہیں اگر وہ غائب ہوں تو کوئی انہیں تلاش نہ کرے اور گواہی دیں تو پہچانے نہ جائیں وہ لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳۴، ۲۳۵)

۲۷۱۰ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِيْ فَقَالَ : مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ : يُبْكِيْنِيْ شَيْئٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُتَفَقَّدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ (رواه ابن ماجه و البيهقی فی شعب الايمان)

مشكوة ص ٤٥٥ باب الرياء والسمعة .

روایت ہے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے معاذ رضی اللہ تعالیٰ کو قبر نبی ﷺ کے پاس روتا ہوا پایا حضرت عمر نے فرمایا کیوں روتے ہو حضرت معاذ نے کہا ایک بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی وہ مجھے رُلاتی ہے میں نے حضور کو یہ فرماتے سنا کہ تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے اور جو شخص اللہ کے ولی سے دشمنی کرے وہ اللہ سے لڑائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ نیکوں پرہیزگاروں چھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے وہ کہ غائب ہوں ڈھونڈے نہ جائیں گے چراغ ہیں ہر غبار آلود تاریک سے نکل جاتے ہیں (یعنی مشکلات اور بلاؤں سے۔(بہار شریعت ١٦ر ص٢٣٥)

٢٧١١: عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ قَالَ : شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَ اَصْحَابَهُ وَ جُنْدَبٌ يُوْصِيهِمْ فَقَالُوْا : هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا ؟ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا: اَوْصِنَا فَقَالَ : اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَاكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَحُوْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْاءُ كَفٍّ مِنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ

رواه البخاری . (مشکوة المصابيح ص ٤٥٥ الفصل الثالث باب الرياء والسمعة)

ابو تمیمہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ صفوان اور ان کے ساتھیوں کے پاس میں حاضر تھا جندب ان کو نصیحت کر رہے تھے انھوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جو سنانے کیلئے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سنائے گا یعنی سزا دے گا اور جو مشقت ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر مشقت ڈالیگا انھوں نے کہا ہمیں وصیت کیجئے فرمایا سب سے پہلے انسان کا پیٹ سڑے گا لہذا جس سے ہو سکے کہ پاکیزہ مال کے سوا کچھ نہ کھائے وہ یہی کرے اور جس سے ہو سکے کہ اسکے اور جنت کے درمیان چلو بھر خون حائل نہ ہو وہ یہ کرے یعنی ناحق قتل نہ کرے۔(بہار شریعت ١٦ر ص٢٣٥)

٢٧١٢ : عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ صَلّٰى يُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ .

(مشكوة المصابيح ٤٥٥ باب الرياء والسمعة)

شداد بن اوس سے روایت ہے کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے ریا کے ساتھ نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ (بہار شریعت ۱۶/ص ۲۳۵)

۲۷۱۳: عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّهُ بَكٰى فَقِيْلَ لَهُ :مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ : شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : فَذَكَرْتُهُ فَاَبْكَانِىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِىْ الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ : قَالَ : نَعَمْ . اَمَا اَنَّهُمْ لاَ يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَلاَ قَمَرًا وَلاَ حَجَرًا وَلاَ وَثَنًا لٰكِنْ يُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضَ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهْوَاتِهٖ فَيَتْرُكَ صَوْمَهُ (مشكوة المصابيح ص ٤٥٥،٤٥٦ باب الرياء والسمعه)

شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ روئے کسی نے پوچھا کیوں روتے ہیں کہا کہ ایک بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی وہ یاد آ گئی اس نے مجھے رلا دیا حضور کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ میں اپنی امت پر شرک اور شہوت خفیہ کا اندیشہ کرتا ہوں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ فرمایا ہاں مگر وہ لوگ آفتاب و ماہتاب اور پتھر اور بت کو نہیں پوجیں گے بلکہ اپنے اعمال میں ریا کریں گے اور شہوت خفیہ یہ کہ صبح کو روزہ رکھے گا پھر کسی خواہش سے روزہ توڑ دیگا۔ (بہار شریعت ۱۶/ص ۲۳۵،۲۳۶)

۲۷۱۴: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ : قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اُسْتُشْهِدْتُ قَالَ : كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ هُوَ جَرِىٌّ فَقَدْ قِيْلَ : ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ : تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَ عَلَّمْتُهُ وَ قَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ : كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ عَالِمٌ : وَ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ : هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ : ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَ

فَهَا قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ : مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ : كَذِبْتَ وَ لٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ : هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ: ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِيْ النَّارِ (الترغيب و الترهيب ج ٦٢،٦١/١ باب الترهيب من الرياء)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کے پہلے قیامت کے دن ایک شخص کا فیصلہ ہوگا جو شہید ہوا ہے وہ حاضر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں دریافت کریگا وہ نعمتوں کو پہچانے گا یعنی اقرار کرے گا ارشاد فرمائے گا کہ ان نعمتوں کے مقابل میں تو نے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا ہے یہاں تک کہ شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لیے قتال کیا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں تو کہہ لیا گیا حکم ہوگا اس کو جہنم میں گھسیٹ کر ڈال دیا جائے گا اور ایک وہ شخص جس نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا وہ حاضر کیا جائیگا اس سے نعمتوں کو دریافت کرے گا وہ نعمتوں کو پہچانے گا فرمائے گا ان نعمتوں کے مقابل میں تو نے کیا عمل کیا ہے؟ کہے گا میں نے تیرے لیے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے علم اس لیے پڑھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے تو تجھے کہہ لیا گیا حکم ہوگا منھ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا پھر ایک تیسرے شخص کو بلایا جائے گا جس کو خدا نے وسعت دی ہے اور ہر قسم کا مال دیا ہے اس سے اپنی نعمتیں دریافت فرمائے گا وہ نعمتوں کو پہچانے گا فرمائے گا تو نے ان کے مقابل کیا کیا؟ عرض کرے گا میں نے کوئی راستہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں خرچ کرنا تجھے محبوب ہے مگر میں نے اس میں تیرے لیے خرچ کیا فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لیے خرچ کیا کہ سخی کہا جائے تو کہہ لیا گیا اس کے متعلق بھی حکم ہوگا موںھوں کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالدیا جائیگا۔ (بہار شریعت ۱۶/ص ۲۳۶)

۲۷۱۵ : رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَاجُبُّ الْحُزْنِ؟ قَالَ : وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ : يا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَنْ يَّدْخُلُهُ قَالَ: اُعِدَّ لِلْقراء الْمُرَائِيْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ

الْجَوْرَۃَ . (الترغیب والترھیب ج٤ص٤٦٨،٤٦٩ باب تعوذوا بالله من جب الحزن)

تاریخ میں اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی پناہ مانگو جب الحزن (۱) سے صحابۂ کرام نے عرض کیا: جب الحزن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا یہ جہنم میں ایک وادی ہے کہ جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتا ہے پھر صحابہ کرام نے پوچھا اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اس میں قاری داخل ہونگے جو اپنے اعمال میں ریا کرتے ہیں اور خدا کے بہت زیادہ مبغوض وہ قاری ہیں جو امرا کی ملاقات کو جاتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶ر ص ۲۳۶)

۲۷۱۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ تَزَیَّنَ بِعَمَلِ الْاٰخِرَۃِ وَھُوَ لَا یُرِیْدُ ھَا وَلَا یَطْلُبُھَا لُعِنَ فِی السَّمٰوٰاتِ وَفِی الْاَرْضِ رواہ الطبرانی فی الاوسط

(کنز العمال ج۲/۹۷ باب الریا حدیث ٢٣٦٤)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص آخرت کے عمل سے آراستہ ہو اور وہ نہ آخرت کا ارادہ کرتا ہے نہ آخرت کا طالب ہے اس پر آسمان وزمین میں لعنت ہے۔ (بہار شریعت ۱۶ر ص ۲۳۶۔۲۳۷)

۲۷۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلشِّرْکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ عَلَی الصَّفَا. رواہ الحکیم

(کنز العمال ج۲ص۹۷ باب الریاء حدیث ۲۳۷۰)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ خفی ہے جو چکنے پتھر پر چلتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶ر ص ۲۳۷)

۲۷۱۸: عَنْ اَبِیْ عَلِیٍّ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ کَاهِلٍ قَالَ خَطَبَنَا اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ فَقَالَ: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا ھٰذَا الشِّرْکَ فَاِنَّهُ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ فَقَامَ اِلَیْهِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ حَزَنٍ وَ قَیْسُ بْنُ الْمُضَارِبِ فَقَالَا: وَاللّٰہِ لَتَخْرُجَنَّ مِمَّا قُلْتَ اَوْ لَنَاتِیَنَّ عُمَرَ مَاذُوْنًا لَنَا اَوْ غَیْرَ مَا ذُوْنٍ فَقَالَ: بَلْ اَخْرُجُ مِمَّا قُلْتُ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

(۱) جبّ۔ کنواں، حزن، غلیظ جگہ ۱۲

ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ : یَا اَیُّهَا النَّاسُ ! اتَّقُوْا هٰذَا الشِّرْکَ فَاِنَّهُ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ فَقَالَ: لَهُ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّقُوْلَ : وَکَیْفَ نَتَّقِیْهِ وَهُوَ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ یَا رَسُوْلَ اللّٰه قَالَ قُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا نَعْلَمُهُ ، وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ ، رواه احمد والطبرانی وَرِوَایَتُهُ اِلٰی اَبِیْ عَلِیٍّ مُحْتَجٍّ بِهِمْ فِی الصَّحِیْحِ اَبُوْ عَلِیٍّ وَ ثِّقَهُ اِبْنُ حِبَّانِ ، وَلَمْ اَرٰی اَحَدًا جَرَّحَهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی بِنَحْوِهٖ مِنْ حَدِیْثِ حُذَیْفَةَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ : فِیْهِ یَقُوْلُ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

(ترغیب ج ۱ ص ۷۶ باب الشرک اخفی من دبیب النمل)

ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! شرک سے بچو کیونکہ وہ چیونٹی کی چال سے بھی پوشیدہ ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ کس طرح شرک سے بچیں ارشاد فرمایا کہ یہ دعا پڑھو۔ ''اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا نَعْلَمُهُ وَ نَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ ''۔ الٰہی ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اس سے استغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے ۔(بہار شریعت ج ۱۶ ر)

۲۷۱۹ : رُوِیَ عَنْ عَدِیْ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یُؤْمَرُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِنَاسٍ مِنَ النَّاسِ اِلَی الْجَنَّةِ حَتّٰی اِذَا دَنَوا مِنْهَا وَاسْتَنْشَقُوْا رِیْحَهَا وَنَظَرُوْا اِلٰی قُصُوْرِهَا وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا نُوْدُوْا اَنْ اَصْرِفُوْهُمْ عَنْهَا لَا نَصِیْبَ لَهُمْ فِیْهَا فَیَرْجِعُوْنَ بِحَسْرَةٍ مَّا رَجَعَ الْاَوَّلُوْنَ بِمِثْلِهَا فَیَقُوْلُوْنَ : رَبَّنَا لَوْ اَدْ خَلْتَنَا النَّارَ قَبْلَ اَنْ تُرِیَنَا مَا اَرَیْتَنَا مِنْ ثَوَابِکَ وَمَا اَعْدَدْتَّ فِیْهَا لِاَوْلِیَائِکَ کَانَ اَهْوَنَ عَلَیْنَا قَالَ: ذَاکَ اَرَدْتُّ بِکُمْ کُنْتُمْ اِذَا خَلَوْتُمْ بَارَزْتُمُوْنِیْ بِالْعَظَائِمِ وَاِذَا لَقِیْتُمُ النَّاسَ لَقِیْتُمُوْهُمْ مُخْبِتِیْنَ تُرَاءُ وْنَ النَّاسَ بِخِلَافِ مَا تُعْطُوْنِیْ مِنْ قُلُوْبِکُمْ هِبْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تَهَابُوْنِیْ وَاَجْلَلْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تُجِلُّوْنِیْ وَتَرَکْتُمْ لِلنَّاسِ وَلَمْ تَتْرُکُوْنِیْ الْیَوْمَ اُذِیْقُکُمْ اَلِیْمَ الْعَذَابِ مَعَ مَا حُرِمْتُمْ مِنَ الثَّوَابِ.

(الترغیب والترهیب ج ۱/ ۷۲ باب لا یقبل الله عملا فیه مثقال حبة من خردل من ریاء)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ لوگوں

کو جنت کا حکم ہوگا جب جنت کے قریب پہونچ جائیں گے اور اس کی خوشبوں سونگھیں گے اور محل اور جو کچھ جنت میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لیے سامان تیار کر رکھا ہے دیکھیں گے پکارا جائیگا انہیں واپس کردو جنت سے ان کے لیے کوئی حصہ نہیں یہ لوگ حسرت کیساتھ واپس ہوں گے کہ ایسی حسرت کسی کو نہیں ہوئی ہوگی اور یہ لوگ کہیں گے کہ اے رب اگر تو نے ہمیں پہلے ہی جہنم میں داخل کر دیا ہوتا ہمیں تو نے ثواب اور جو کچھ اپنے اولیاء کے لیے مہیا کیا ہے نہ دکھایا ہوتا تو یہ ہم پر آسان ہوتا ارشاد ہوگا ہمارا مقصد ہی یہی تھا اے بدبختو! جب تم تنہا ہوتے تو بڑے بڑے گناہوں سے میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تھے خشوع اور خضوع کیساتھ ملتے جو کچھ دل میں میری تعظیم کرتے اس کے خلاف لوگوں پر ظاہر کرتے لوگوں سے تم ڈرے اور مجھ سے تم نہ ڈرے لوگوں کی تم نے تعظیم کی اور میری نہ کی لوگوں کے لیے تم نے گناہ چھوڑے اور میرے لیے تم نے نہ چھوڑے لہذا تم کو آج عذاب چکھاونگا اور ثواب سے محروم رکھوں گا۔ (بہار شریعت ج۱۶/۲۳۷)

۲۷۲۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہُ طَلَبَ الْاٰخِرَۃِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہُ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰہُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَشَتَّتَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَلَا یَاْتِیْہِ مِنْھَا اِلَّا مَاکُتِبَ لَہٗ.

(رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابان عن زید بن ثابت

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٥٤ باب الریاء والسمعۃ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نیت طلب آخرت ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کردے گا اور اسکی حاجتیں جمع کردیگا اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئیگی اور طلب دنیا جس کی نیت ہو اللہ تعالی فقر ومحتاجی اس کی آنکھوں کے سامنے کردیگا اور اسکے کاموں کو متفرق کردے گا اور ملے گا وہی جو اسکے لیے لکھا جا چکا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳۷،۲۳۸)

۲۷۲۱: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَیْرِ وَیَحْمَدُہُ النَّاسُ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَیُحِبُّہُ النَّاسُ عَلَیْہِ قَالَ: تِلْکَ عَاجِلُ

بُشْرَی الْمُؤْمِنِ. رواہ المسلم (مشکوۃ المصابیح ص ٤٥٤ .باب الریاء والسمعة)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ یہ فرمائیے کہ آدمی اچھا کام کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں (یہ ریا ہے یا نہیں) فرمایا یہ مومن کے لیے جلد دنیا میں بشارت ہے۔ (بہار شریعت ۲۳۸/۱۶)

۲۷۲۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ: بَیْنَا اَنَا فِیْ بَیْتِیْ فِیْ مُصَلَّایَ اِذْ دَخَلَ عَلَیَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِی الْحَالُ الَّتِیْ رَاٰنِیْ عَلَیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: رَحِمَکَ اللّٰہُ یَا اَبَاهُرَیْرَةَ لَکَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَةِ. رواہ الترمذی. (مشکوۃ المصابیح ص ٤٥٤ .باب الریاء والسمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ اپنے مکان کے اندر نماز کی جگہ میں تھا ایک شخص آگیا اور یہ بات مجھے سے پسند آئی کہ اس نے مجھے اس حال میں دیکھا (یہ ریا ہوا یا نہیں) ارشاد فرمایا ابو ہریرہ تمہارے لیے دو ثواب ہیں پوشیدہ عبادت کرنے کا اور علانیہ کا بھی۔ (۱) (بہار شریعت ۲۳۸/۱۶)

۲۷۲۳: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یُّشَارَ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا اِلَّامَنْ عَصِمَهُ اللّٰہُ. (مشکوۃ شریف ٤٥٥/ .باب الریاء والسمعة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کی برائی کے لیے یہ کافی ہے کہ دین و دنیا میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے۔ (۲) (بہار شریعت ۲۳۸/۱۶)

---

(۱) یہ اس صورت میں ہے کہ عبادت اس لیے نہیں کی کہ لوگوں پر ظاہر ہو اور لوگ عابد سمجھیں عبادت خالصاً اللہ کیلئے ہے عبادت کے بعد اگر لوگوں پر ظاہر ہوگئی اور طبعاً یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے نے اچھی حالت پر پایا اس طبعی مسرت سے ریا نہیں۔

(۲) یعنی جسے لوگ اچھا سمجھتے ہوں اس کو ریا و عجب سے بچنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر خدا کی خاص مہربانی جس پر ہو وہی بچتا ہے۔

زیارت قبور کا بیان

احادیث

۲۷۲۴ : عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَنَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَابَدَالَکُمْ وَنَھَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَةِ کُلِّھَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا ۔ رواہ مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۵٤ باب زیارۃ القبور)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو اور میں نے تم کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی تھی اب جب تک تمہاری سمجھ میں آئے رکھ سکتے ہو۔ (بہار شریعت ۲۴۱/۱۶)

۲۷۲۵ : عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ ۔

(السنن لابن ماجہ ج۱ ص ۱۱٤ باب زیارۃ القبور)

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخرت یاد دلاتی ہے۔ (بہار شریعت ۲۴۱/۱۶)

۲۷۲۶ : عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعَلِّمُھُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ فَکَانَ قَائِلُھُمْ یَقُوْلُ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَکْرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ وَ فِیْ رِوَایَةِ زُھَیْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

(الصحيح لمسلم ج ١ ص ٣١٤ فصل فى الذهاب الى زيارة القبور)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو تعلیم دیتے تھے کہ جب قبروں کے پاس جائیں یہ کہیں " اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ"۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۴۱)

۲۷۲۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ. رواه الترمذى وقال هٰذا حديث حسن غريب (مشكوة المصابيح ص ١٥٤ باب زيارة القبور)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں قبور کے پاس گذرے تو ادھر کو منھ کرلیا اور فرمایا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ"۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۴۱)

۲۷۲۸: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَاتُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. (الصحيح لمسلم ج١ ص٣١٣ كتاب الجنائز)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں کہ جب میری باری کی رات ہوتی حضور آخر شب میں بقیع کو جاتے اور یہ فرماتے السلام عليكم دار قوم مؤمنين واتاكم ما توعدون غدا مؤجلون وانا انشاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقيع الغرقد۔ (بہار شریعت ۱۶/)

۲۷۲۹: عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا . رواه البيهقى فى شعب الايمان مرسلا (مشكوة المصابيح ص ١٥٤ باب زيارة القبور)

شعب الایمان میں محمد بن نعمان سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جو اپنے والدین کی یا ان میں سے ایک کی ہر جمعہ زیارت کرے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی اور نیکوکار لکھا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶ر)

۲۷۳۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ یَعْرِفُهُ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ وَعَرَفَهُ وَاِذَا مَرَّ بِقَبْرٍ لَا یَعْرِفُهُ فَسَلَّمَ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ .

(کنزالعمال ج۸ص ۱۲۶ باب الزیارة و آدابها)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص ایسے کی قبر پر گذرے جسے دنیا میں پہچانتا تھا اور اس پر سلام کرے تو وہ مردہ اسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

۲۷۳۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : کُنْتُ اَدْخُلُ بَیْتَ الَّذِیْ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّیْ وَاضِعٌ ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ : اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِنْ عُمَرَ. رواه احمد

(مشکوة المصابیح ص ۱۵٤ باب زیارة القبور الفصل الثانی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں اپنے گھر میں جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں (یعنی روضۂ اطہر میں) داخل ہوتی تو اپنے کپڑے اتار دیتی (یعنی زائد کپڑے جو غیروں کے سامنے ہوتے ہیں ستر پوشی کے لیے ضروری ہیں) اور اپنے دل میں یہ کہتی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والد ہیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں مدفون ہوئے تو حضرت عمر کی حیا کی وجہ سے خدا کی قسم میں وہاں نہیں گئی مگر اچھی طرح سے اپنے اوپر کپڑوں کو لپیٹ کر۔ (بہار شریعت ۱۶ص ۲۴۲)

آداب سفر کا بیان

احادیث

۲۷۳۲: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ. رواه البخاری

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۸ باب آداب السفر)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ تبوک کو پنجشنبہ کے روز روانہ ہوئے اور پنجشنبہ کے دن روانہ ہونا حضور کو پسند تھا۔ (بہارشریعت ج۱۶/۲۴۹)

۲۷۳۳: عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهٗ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهٗ. رواه الترمذی وابو داؤد والدارمی (مشکوٰۃ المصابیح ص۳۳۹ باب آداب السفر)

صخر بن وداعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میری امت کے لیے صبح میں برکت دے اور جب سریہ یا لشکر بھیجتے تو صبح کے وقت میں بھیجتے اور صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجر تھے یہ اپنی تجارت کا مال صبح کو بھیجتے یہ صاحب ثروت ہو گیے اوران کا مال زیادہ ہو گیا۔ (بہارشریعت ۱۶اص۲۴۹)

۲۷۳٤: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَاسَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهٗ. رواه البخاری

(مشکوٰۃ المصابیح ص۳۳۸ باب آداب السفر)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تنہائی کی خرابیوں کو جو کچھ میں جانتا ہوں اگر دوسرے لوگ جانتے تو کوئی سوار رات میں تنہا نہ

جاتا۔(بہارشریعت ۱۶)

۲۷۳۵ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ . رواه مالك والترمذی وابو داؤد والنسائی (مشكوة المصابيح ص ۳۳۹ باب اٰداب السفر)

امام مالک وترمذی وابوداؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک سوار شیطان ہے اوردوسرا دوشیطان اور تین جماعت ہے۔ (بہارشریعت ۱۶ص ۲۴۹)

۲۷۳۶ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا كَانَ ثَلٰثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ . رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح ص ۳۳۹ باب اٰداب السفر)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک کو اسیر یعنی اپنا سردار بنالیں۔(بہارشریعت ۱۶ص ۲۴۹)

۲۷۳۷ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ. رواه البيهقی فی شعب الايمان . (مشكوة المصابيح ۳۴۰ باب اٰداب السفر)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں قوم کا سردار وہ ہے جو ان کی خدمت کرے جو شخص خدمت میں سبقت لے جائے گا تو شہادت کے سوا کسی عمل سے دوسرے لوگ اس پر سبقت نہیں لے جاسکتے۔ (بہارشریعت ۱۶ص ۲۴۹)

۲۷۳۸ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشكوة المصابيح ص ۳۳۹ باب اٰداب السفر الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر عذاب کا ٹکڑا ہے سونا اور کھانا پینا سب کو روک دیتا ہے لہذا جب کام پورا کرلے جلدی گھر کو واپس ہو۔ (بہارشریعت ۱۶)

۲۷۳۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوْا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَیْهَا السَّیْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّیْلِ فَاجْتَنِبُوْا الطَّرِیْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوٰی الْهَوَامِ بِاللَّیْلِ.

(مشکوۃ المصابیح ۳۳۸/ باب اٰداب السفر)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رات میں منزل پر اترو تو راستہ سے بچ کر ٹھہرو کہ وہ جانوروں کا راستہ ہے اور زہریلے جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/ص ۲۴۹، ۲۴۰)

۲۷۴۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّکُمْ مَنَابِرَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَکُمْ لِتُبَلِّغَکُمْ اِلٰی بَلَدٍ لَمْ تَکُوْنُوْا بَالِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فَعَلَیْهَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِکُمْ. رواہ ابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۴۰ باب اٰداب السفر الفصل الثانی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانوروں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ یعنی جب سواری رکی ہوئی ہو تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر باتیں نہ کرو کیوں کہ اللہ نے سواریوں کو تمہارے لیے اس لیے مسخر کیا ہے کہ تم ان کے ذریعہ سے ایسے شہروں کو پہونچو جہاں بغیر مشقت نفس نہیں پہنچ سکتے تھے اور تمہارے لیے زمین کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس پر اپنی حاجتیں پوری کرو یعنی باتیں کرنی ہو تو زمین پر اتر کر کرو۔ (بہارشریعت ۱۶/ص ۲۵۰)

۲۷۴۱: عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ : کَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِی الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ تَفَرُّقَکُمْ فِیْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَةِ اِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلَمْ یَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِکَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ حَتّٰی یُقَالَ : لَوْ بُسِطَ عَلَیْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ. رواہ ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹ باب اٰداب السفر)

ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب منزل میں اترتے تو متفرق ٹھہرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا متفرق ہو کر ٹھہرنا شیطان کی جانب سے ہے اس کے بعد صحابہ جب کسی منزل پر اترتے تو مل کر ٹھہرتے۔ (بہارشریعت ۱۶/ص ۲۵۰)

۲۷۴۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ. رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح ص ۳۳۹ باب اٰداب السفر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات میں چلنے کو لازم کرلو (یعنی فقط دن ہی میں نہیں بلکہ رات کے کچھ حصہ میں بھی چلا کرو) کیوں کہ رات میں زمین لپیٹ دی جاتی ہے یعنی رات میں چلنے سے راستہ جلد طے ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶ص۲۵۰)

۲۷۴۳: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ. رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح ۳۴۰ باب اٰداب السفر الفصل الثانى)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جب ہم منزل میں اترتے تو جب تک کجاوے کھول نہ لیتے نماز نہیں پڑھتے۔ (بہار شریعت ۱۶ص۲۵۰)

۲۷۴۴: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِىْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِرْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِىْ قَالَ: جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ. رواه الترمذى وابو داؤد (مشكوة المصابيح ص ۳۴۰ الفصل الثانى باب آداب السفر)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیدل تشریف لیجارہے تھے ایک شخص گدھے پر سوار آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ سوار ہوجایئے اور خود پیچھے سرکا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوں نہیں جانور کی صدر جگہ بیٹھنے میں تمھارا حق ہے مگر جب کہ یہ حق تم مجھے دیدو انھوں نے کہا میں نے حضور کو دیا حضور سوار ہو گئے۔ (بہار شریعت ۲۵۰/۱۶)

۲۷۴۵: رَوَى اِبْنُ عَسَاكِرَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا قَدِمَ اَحَدُكُمْ مِنْ سَفَرٍ فَلْيَقْدَمْ مَعَهُ بِهَدِيَّةٍ وَلَوْ يُلْقِىْ فِىْ مِخْلَاتِهِ حَجَرًا.

(كنزالعمال ج۳ص ۳۴۰ حديث ۵۷۰۷)

ابن عساکر نے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لیے کچھ ہدیہ لائے اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔ (بہار شریعت ۲۵۰/۱۶)

۲۷۴۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَطْرُقُ اَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ لَايَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً وَعَشِيَّةً. رواه البخاری ومسلم. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹. باب آداب السفر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے پاس سفر سے رات میں تشریف نہ لاتے صبح کو آتے یا شام کو۔ (بہار شریعت ۱۶)

۲۷۴۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ : اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَاتَدْخُلْ اَهْلَكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ مُتَّفَقٌ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَجَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً . رواه البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹. باب آداب السفر)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کے غائب ہونے کا زمانہ طویل ہو جائے یعنی بہت دنوں کے بعد مکان پر آئے تو زوجہ کے پاس رات میں نہ آئے دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے ان سے فرمایا اگر رات میں مدینہ میں ہوئے تو بی بی کے پاس نہ جانا جب تک وہ بناؤ سنگار کر کے آراستہ نہ ہو جائے۔ (بہار شریعت ۱۶)

۲۷۴۸: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَايَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹. باب آداب السفر)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کے لیے مسجد میں ہی بیٹھ جاتے۔ (بہار شریعت ۱۶/

۲۷۴۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ : لِيْ اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ. رواه البخاری

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹. باب آداب السفر)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا جب ہم مدینہ آگئے تو حضور نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔ (بہار شریعت ۱۶)

احیائے موات کا بیان

احادیث

۲۷۵۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ. قَالَ عُرْوَةُ: قَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهٖ. رواه البخاری

(مشکوة المصابیح باب احیاء الاموات الفصل الاول ص۲۵۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس زمین کو آباد کیا جو کسی کی ملک نہ ہو۔ تو وہی حقدار ہے۔ عروہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں یہی فیصلہ کیا تھا۔ (بہار شریعت ۱۷/۳،۴)

۲۷۵۱: عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ. رواه ابوداؤد (مشکوة المصابیح ص۲۵۹ باب احیاء الاموات الفصل الثانی)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے زمین پر دیوار بنالی یعنی احاطہ کرلیا وہ اسی کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۴)

۲۷۵۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰى فَرَسَهٗ حَتّٰى قَامَ ثُمَّ رَمٰى بِسَوْطِهٖ فَقَالَ: اَعْطُوْهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ.

(مشکوة المصابیح باب احیاء الامواب الفصل الثالث ص ۲۵۹)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جاگیر دی جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑ کر جائے زبیر نے اپنا گھوڑا دوڑایا۔ جب وہ کھڑا ہو گیا۔ تو انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا حضور نے فرمایا جہاں ان کا کوڑا گرا ہے وہاں تک جاگیر میں دے دو۔ (بہار شریعت ۱۷/۴)

۲۷۵۳: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْطَعَهٗ اَرْضًا

بِحَضرَمَوتَ قَالَ: فَاَرسَلَ مَعِیَ مُعَاوِیَۃَ قَالَ : اَعطِھَا اِیَّاہُ . رواہ الترمذی والداری

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۹ باب احیاء الاموات الفصل الثانی)

وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حضرموت میں زمین جاگیردی۔اور معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کوان کے ساتھ بھیجا کہ ان کو دے آؤ۔ (بہارشریعت ۱۷/۴)

۲۷۵۴ : عَنْ طَاؤُسٍ مُرسَلًا اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : مَنْ اَحیٰی مَوَاتًا مِّنَ الْاَرْضِ فَھُوَ لَہُ وَعَادِیُّ الْاَرْضِ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ مِنِّیْ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۹ باب احیاء الموات الفصل الثانی)

امام شافعی نے طاؤس سے مرسلاً روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مردہ زمین زندہ کی وہ اسی کے لیے ہے۔اور پرانی زمین (یعنی جس کا مالک معلوم نہ ہو) اللہ ورسول کی ہے۔پھر میری جانب سے تمہارے لیے ہے۔(بہارشریعت ۱۷/۴)

۲۷۵۵ : عَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ : اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَبَایَعْتُہُ فَقَالَ : مَنْ سَبَقَ اِلٰی مَاءٍ لَمْ یَسْبِقْہُ اِلَیْہِ مُسْلِمٌ فَھُوَ لَہُ. رواہ ابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح باب احیاء الموات الفصل الثانی ۲۵۹)

اسمر بن مضرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت کی پھر حضور نے فرمایا جو شخص اس چیز کی طرف سبقت کرے جس کی طرف کسی مسلم نے سبقت نہیں کی ہے تو وہ اسی کی ہے۔اس کو سن کر لوگ دوڑے کہ خط کھینچ کر نشان بنالیں۔(بہارشریعت ۱۷/۴)

شرب کا بیان

۲۷۵۶: عَنْ عُروَةَ قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِرَاجٍ مِنَ الْحُرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِسْقِ يَا زُبَيْرُ: ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: اِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اِحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ. متفق عليه

(مشکوۃ المصابیح باب احیاء الموات الفصل الاول ۲۵۹)

عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ایک انصاری سے حرہ کی نالیوں کے متعلق جھگڑا ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے زبیر سے فرمایا کہ بقدر ضرورت پانی لے لو۔ پھر اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو۔ اس انصاری نے کہا یہ فیصلہ اسی لیے کیا کہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں یہ سن کر حضور کا چہرہ متغیر ہوگیا اور فرمایا اے زبیر اپنے باغ کو پانی دو پھر روک لو یہاں تک کہ مینڈھ تک پانی پہونچ جائے پھر اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو اس انصاری نے ناراض کردیا لہذا حضور نے صاف حکم میں زبیر کا پورا حق دلوایا اور پہلے ایسی بات فرمادی تھی جس میں دونوں کے لئے گنجائش تھی۔ (بہار شریعت ۶/۱۷)

۲۷۵۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِيْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ. (مشکوۃ المصابیح باب احیاء الاموات الفصل الاول ۲۵۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں کہ

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہ فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا ایک وہ شخص جس نے کسی بیچنے کی چیز کے متعلق یہ قسم کھائی کہ جو کچھ اس کے دام مل رہے ہیں اس سے زیادہ ملتے تھے (اور نہیں بیچا) حالانکہ یہ اپنی قسم میں جھوٹا ہے۔ دوسرا شخص کہ عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی تا کہ کسی مرد مسلم کا مال لے لے۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے بچے ہوئے پانی کو روکا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں اپنا فضل تجھ سے روکتا ہوں جس طرح تو نے بچے ہوئے پانی کو روکا جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔ (بہار شریعت ۶/۱۷)

۲۷۵۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْـــرَةَ قَـــالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاتَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْكَلَاءِ. (مشکوۃ المصابیح باب احیاء الموات الفصل الاول ۲۵۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچے ہوئے پانی سے منع نہ کرو کہ اس کی وجہ سے بچی ہوئی گھاس کو منع کرو گے۔ (بہار شریعت ۶/۱۷)

۲۷۵۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِی الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ. رواہ ابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح باب احیاء الموات الفصل الثانی ۲۵۹)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی اور گھاس اور آگ۔ (بہار شریعت ۶/۱۷)

۲۷۶۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ. رواہ مسلم

(مشکوۃ المصابیح باب المنہی عنہا من البیوع الفصل الاول ص ۲۴۸)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے بچے ہوئے پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۶/۱۷)

۲۷۶۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح باب المنہی عنہا من البیوع ص ۲۴۸ الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچا ہوا پانی نہ بیچا جائے کہ اس کی وجہ سے گھاس کی بیع ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۶/۱۷، ۷)

اشربہ کا بیان

احادیث

۲۷۶۲ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنَّا نُنبِّذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَىٰ اَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نُنبِّذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشَاءً وَنُنبِّذُهُ عشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

(كتاب الاشربة الصحيح لمسلم ج ۲ ص۱٦۸)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں ہم نبیذ بناتے صبح کو بناتے تو عشاء تک پیتے اور عشاء کو بناتے تو صبح تک پیتے۔ یہ گرمی کے زمانے میں ہوتا تھا۔ (بہارشریعت ۱۰/۱۷)

۲۷٦۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَبِذُ لَهُ فِيْ سِقَاءٍ قَالَ : شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْئٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْصَبَّهُ. (الصحيح لمسلم ج۲ ص۱٦۸)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اول شب میں نبیذ بنائی جاتی صبح کے وقت اسے پیتے دن میں اور رات میں پھر دوسرے روز دن اور رات میں تیسرے دن عصر تک پھر اگر بچی رہتی تو خادم کو پلا دیتے یا گرادی جاتی۔ (یہ جاڑے کے زمانے میں ہوتا) (بہارشریعت ۱۰/۱۷)

۲۷٦٤ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ. (الصحيح لمسلم ج۲ ص۱٦٦ كتاب الاشربة)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے مشک میں نبیذ بنائی جاتی مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں بنائی جاتی۔ (بہارشریعت ۱۰/۱۷)

٢٧٦٥: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : دَعَا اَبُوْ اُسَيْدِ نِ السَّاعِدِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُرْسِهٖ وَكَانَتْ اِمْرَأَتُهٗ يَوْمَئِذٍ خَادِمَتَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوْسُ قَالَ سَهْلٌ : تَدْرُوْنَ مَا سَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَعَتْ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ.

(الصحیح للبخاری ج٢ ص٧٧٨ باب حق إجابة الوليمة والدعوة)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو اسید ساعدی حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور حضور کو اپنی شادی کی دعوت دی۔ جب حضور تشریف لائے تو ان کی زوجہ جو دلھن تھیں وہی خادم کا کام انجام دے رہی تھیں۔ انہوں نے حضور کے لئے پانی میں کھجوریں رات میں ڈال دی تھیں وہی پانی حضور ﷺ کو پلایا۔ (بہار شریعت ١٧/١٠)

٢٧٦٦: عَنِ الْبُخَارِيِّ رَأَى عُمَرُ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَاَبُوْ جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اِشْرَبِ الْعَصِيْرَ مَادَامَ طَرِيًّا وَقَالَ عُمَرُ : وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ رِيْحَ شَرَابٍ وَاَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهٗ (الصحیح للبخاری ج٨٣٨/٢ باب الباذق)

امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے حضرت عمر اور ابو عبیدہ اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مثلث کے پینے کو جائز فرمایا ہے۔ اور براء بن عازب و ابو جحیفہ تعالیٰ عنہما نے نصف حصہ پکا دینے کے بعد انگور کا شیرہ پیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ انگور کا رس جب تک تازہ ہے پیو۔ (بہار شریعت ١٧/١٠، ١١)

٢٧٦٧: عَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ : سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذِقِ فَقَالَ : سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذِقَ فَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ : اَلشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ قَالَ : لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ اِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيْثُ. (الصحیح للبخاری ج٨٣٨/٢ كتاب الشربة باب الباذق)

ابو جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے باذق (ایک قسم کی شراب ہے) کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ محمد ﷺ باذق سے پہلے گزر چکے ہیں۔ لہذا جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔ اور فرمایا کہ پینے کی چیزیں حلال وطیب ہیں

اور حلال وطیب کے علاوہ حرام وخبیث ہیں۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۱)

۲۷۶۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ بِاِیْلِیَاءَ بِقَدَحَیْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَیْهِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِیْلُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاکَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُکَ .

(الصحیح للبخاری ج۲/۸۳٦ کتاب الاشربة)

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ بیشک معراج کی رات ایلیا (بیت المقدس) میں حضور کے سامنے دو پیالے پیش کئے گئے ایک شراب کا دوسرا دودھ کا حضور نے دونوں کو دیکھ کر دودھ کا پیالہ لے لیا۔ جبریل نے کہا الحمد للہ خدا تعالیٰ نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۱)

۲۷٦۹ : عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَشْرَبَنَّ بِیْ مِنْ اُنَاسِ اُمَّتِیْ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا . رواه الامام احمد وابو داؤد (کنز العمال ج۳ ص۷۲ حدیث ۱۳۵۳)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ خمر (شراب) پئیں گے اور اس کا نام کچھ دوسرا رکھ لیں گے۔

(بہار شریعت ۱۷/۱۱)

شکار کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

٣٦٣: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ. اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ. (سورۂ مائدہ آیت/١)

اے ایمان والو! اپنے قول پورے کرو تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو۔

اور فرماتا ہے:

٣٦٤: وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا (سورہ مائدہ آیت/٢)

اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

٣٦٥: يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ. (سورہ مائدہ آیت ۴)

اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا؟ تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لئے انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم خدا نے تمہیں دیا اس سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لئے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔ (کنز الایمان)

اور اللہ ارشاد فرماتا ہے:

٣٦٦: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ (سورہ مائدہ آیت/٩٥)

اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو۔ (کنز الایمان)

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٣٦٧: اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ

صَیۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا . (سورہ مائدہ آیت ۹۶)

حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو۔ (کنز الایمان)

احادیث

٢٧٧٠ : عَنۡ سَمُرَةَ بۡنِ جُنۡدُبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ : اُحِلَّهُ يَعۡنِيۡ الصَّيۡدَ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدۡ اَحَلَّهُ نِعۡمَ الۡعَمَلُ وَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِالۡعُذۡرِ قَدۡ كَانَتۡ قَبۡلِيۡ لِلّٰهِ رُسُلٌ كُلُّهُمۡ يَصۡطَادُ اَوۡ يَطۡلُبُ الصَّيۡدَ وَيَكۡفِيۡكَ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيۡ جَمَاعَةٍ اِذَا غِبۡتَ عَنۡهَا فِيۡ طَلَبِ الرِّزۡقِ حُبُّكَ الۡجَمَاعَةَ وَاَهۡلَهَا وَحُبُّكَ ذِكۡرَ اللّٰهِ وَاَهۡلَهُ وَابۡتَغِ عَلٰى نَفۡسِكَ وَعَيَالِكَ حَلَالًا فَاِنَّ ذَالِكَ جِهَادٌ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَاعۡلَمۡ اَنَّ عَوۡنَ اللّٰهِ فِيۡ صَالِحِ التُّجَّارِ.

(كنز العمال ج٥/٥٩ حديث ١١٩٤ كتاب الصيد من قسم الافعال)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شکار کو حلال جانو اس لیے کہ اللہ عزوجل نے اس کو حلال فرمایا۔ مجھ سے پہلے اللہ کے بہت سے رسول تھے وہ سب شکار کیا کرتے تھے اپنے لئے اور اپنے بال بچوں کے لیے حلال رزق تلاش کرو اس لیے کہ یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ کی طرح ہے اور جان لو کہ اللہ صالح تجار کا مددگار ہے۔ (بہار شریعت ۱۴/۱۷)

٢٧٧١ : عَنۡ عَدِيِّ بۡنِ حَاتِمٍ قَالَ : قَالَ لِيۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَرۡسَلۡتَ كَلۡبَكَ فَاذۡكُرِ اسۡمَ اللّٰهِ فَاِنۡ اَمۡسَكَ عَلَيۡكَ فَاَدۡرَكۡتَهُ حَيًّا فَاذۡبَحۡهُ وَاِنۡ اَدۡرَكۡتَهُ قَدۡ قُتِلَ وَلَمۡ يَاكُلۡ مِنۡهُ فَكُلۡهُ وَاِنۡ اَكَلَ فَلَا تَاكُلۡ فَاِنَّمَا اَمۡسَكَ عَلٰى نَفۡسِهِ فَاِنۡ وَجَدۡتَّ مَعَ كَلۡبِكَ كَلۡبًا غَيۡرَهُ وَقَدۡ قُتِلَ فَلَا تَاكُلۡ فَاِنَّكَ لَا تَدۡرِيۡ اَيُّهُمَا قَتَلَ وَاِذَا رَمَيۡتَ بِسَهۡمِكَ فَاذۡكُرِ اسۡمَ اللّٰهِ فَاِنۡ غَابَ عَنۡكَ يَوۡمًا فَلَمۡ تَجِدۡ فِيۡهِ اِلَّا اَثَرَ سَهۡمِكَ فَكُلۡ اِنۡ شِئۡتَ وَاِنۡ وَجَدۡتَّهُ غَرِيۡقًا فِيۡ الۡمَاءِ فَلَا تَاكُلۡ مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ.

(مشكوة المصابيح ص٣٥٧ كتاب الصيد والذبائح الفصل الاول وكنز العمال

ج ٥/٥٨ حديث ١١٨٠ والجامع الصحيح للبخاری ج٢ ص ٨٢٣ کتاب الذبائح والصيد)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اپنا کتا چھوڑ و تو بسم اللہ کہو اگر اس نے پکڑ لیا اور تم نے جانور کو زندہ پالیا تو ذبح کرلو اور اگر کتے نے مار ڈالا ہے اور اس میں سے کچھ کھایا نہیں تو کھاؤ اور اگر کھالیا تو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لئے شکار پکڑا اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شریک ہوگیا اور جانور مر گیا تو نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں یہ نہیں معلوم کہ کس نے قتل کیا اور جب شکار پر تیر چھوڑ و تو بسم اللہ کہہ لو اور اگر شکار غائب ہوگیا اور ایک دن تک نہ ملا اور اس میں تمہارے تیر کے سوا کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو اگر چاہو کھا سکتے ہو اور اگر شکار پانی میں ڈوبا ہوا ملا تو نہ کھاؤ۔ (بہار شریعت ١٧/١٤، ١٥)

٢٧٧٢ : عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ : كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ : فَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ : وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ : اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ : كُلْ مَاخَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ .

(الصحيح للبخاری کتاب الذبائح والصيد والتسمية ج٢ ص ٨٢٣)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ہم سکھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑتے ہیں فرمایا کہ جو تمہارے لیے اس نے پکڑا ہے اسے کھاؤ میں نے عرض کی اگر چہ مار ڈالے فرمایا اگر چہ مار ڈالے میں نے عرض کی ہم تیر سے شکار کرتے ہیں فرمایا تیر نے جسے چھید دیا اسے کھاؤ اور پٹ تیر شکار کو لگے اور مر جائے تو نہ کھاؤ کیونکہ دب کر مرا ہے۔ (بہار شریعت ١٧/١٥)

٢٧٧٣ : عَنْ عَطَّارٍ اِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ .

(الصحيح البخاری ٨٢٤/٢ باب اذا اكل الكلب)

امام بخاری نے عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اگر کتے نے شکار کا خون پی لیا اور گوشت نہ کھایا تو اس جانور کو کھا سکتے ہو۔ (بہار شریعت ١٧/١٥)

٢٧٧٤ : عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ : قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ! اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ اَفَنَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَبِكَلْبِيَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ

وَبِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلَحُ لِي قَالَ : اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَيْرَهَا فَلَا تَاكُلُوْ فِيْهَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوْ فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَ مَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ. (الصحيح للبخاری باب الصید ج۲ ص۸۲۳)

ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں کیا ان کے برتن میں کھا سکتے ہیں؟ اور شکار کی زمین میں رہتے ہیں اور میں کمان سے شکار کرتا ہوں اور ایسے کتے سے شکار کرتا ہوں جو معلم نہیں ہے اور معلم کتے سے بھی شکار کرتا ہوں اس میں کیا چیز میرے لئے درست ہے؟ ارشاد فرمایا وہ جو تم نے اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا اس کا یہ حکم ہے کہ اگر تمہیں دوسرا برتن ملے تو اس میں نہ کھاؤ اور دوسرا برتن نہ ملے تو اسے دھولو پھر کھاؤ اور کمان سے جو تم نے شکار کیا اور بسم اللہ کہہ لی تو کھاؤ اور معلم کتے سے جو شکار کیا اور بسم اللہ کہہ لی تو کھاؤ اور غیر معلم سے جو شکار کیا ہے اور اسے ذبح کرلیا تو کھاؤ۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۷)

۲۷۷۵: عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ. (الصحیح لمسلم ج ۱۴۶/۲ باب الصید والذبائح ومایوکل من الحیوان)

ابوثعلبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تیر سے شکار مارو غائب ہوجائے پھر مل جائے تو کھالو جب کہ بدبودار نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۷)

۲۷۷۶: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ اَوْ بَازٍ ثُمَّ اَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ: وَاِنْ قَتَلَ قَالَ : اِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَاكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلَيْكَ . (السنن لابی داؤد ۳۹۴/۲ کتاب الضحایا)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کتے یا باز کو اگر تم نے سکھالیا ہے پھر اسے شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ کہہ لی ہے تو کھاؤ جو تمہارے لئے پکڑے میں نے کہا اگرچہ مارڈالے فرمایا اگر مارڈالے اور اس میں سے نہ کھائے تو تمہارے لیے پکڑا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷)

۲۷۷۷: عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاَكَلَ الصَّيْدَ فَلَا تَاكُلْ فَإِنَّمَا اَمْسَكَ عَلىٰ نَفْسِهٖ وَاِنْ اَرْسَلْتَهُ فَقَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَإِنَّمَا اَمْسَكَ عَلىٰ صَاحِبِهٖ . (کنزالعمال ج۵ ص۵۸ کتاب الصید)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے کتے نے جس چیز کو تمہارے لیے پکڑا اسے کھاؤ اگر وہ سیکھا ہو پھر اگر اس کتے نے اس سے کچھ کھالیا تو نہ کھاؤ اس لیے کہ اس نے اپنے ہی لیے پکڑا ہے۔ (بہار شریعت ج۱۷ص۱۶)

۲۷۷۸: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرْمِيْ الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ : إِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ . رواه ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح ص۳۵۸ کتاب الصید والذبائح الفصل الثانی)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور دوسرے دن اپنا تیر اس میں پاتا ہوں فرمایا جب تمہیں معلوم ہو کہ تمہارے تیر نے اسے مارا ہے اور اس میں کسی درندہ کا نشان نہ دیکھو تو کھالو۔ (بہار شریعت ج۱۷/۱۶)

۲۷۷۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : كُلْ مَا اَمْسَكَتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَيَدُكَ ذَكِيٌّ وَغَيْرُ ذَكِيٍّ وَاِنْ تَغِيْبُ عَنْكَ مَالَمْ تَصِلْ اَوْ تَجِدْ فِيْهِ اَثَرَ غَيْرِ سَهْمِكَ. (کنز العمال ۵/۵۸ حدیث ۱۱۹۰ کتاب الصید)

امام احمد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا ایسی چیز کو کھاؤ جس کو تمہاری کمان یا تمہارے ہاتھ نے شکار کیا ہو ذبح کیا ہو یا نہ کیا ہو اگرچہ وہ آنکھوں سے غائب ہو جائے جب تک اس میں تمہارے تیر کے سوا دوسرا نشان نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷)

۲۷۸۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ . رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص۳۵۸ کتاب الصید والذباح الفصل الثانی)

ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں مجوسی کے کتے نے جو شکار کیا ہے اس کی ہمیں ممانعت ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷)

۲۷۸۱: قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ الْمَقْتُوْلَةِ بِالْبُنْدُوْقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوْذَةُ. (الصحیح للبخاری ج۲ ص۸۲۳ باب صید المعراض)

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ غلہ مارنے سے جو جانور مر گیا وہ موقوذہ ہے یعنی اس کا کھانا حرام ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٧)

٢٧٨٢ : قَالَ : الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ اِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ اَوْ رِجْلٌ فَلاَ يَاكُلُ الَّذِىْ بَانَ وَيَاكُلُ سَائِرَهُ وَقَالَ : اِبْرَاهِيْمُ النَّخْعِىُّ اِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ اَوْ وَسْطَهُ فَكُلْهُ.

(الصحيح للبخاری ج٢ ص ٨٢٣ باب صيد القوس)

حضرت حسن بصری اور ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ جب شکار کو مارا جائے اور اس کا ہاتھ یا پیر کٹ کر الگ ہو جائے تو الگ ہونے والے کو نہ کھایا جایا اور باقی کو کھا سکتا ہے ابراہیم نخعی فرماتے کہ جب گردن یا وسط جسم میں مارو تو کھا سکتے ہو (یعنی گردن جدا ہو جائے یا وسط سے کٹ جائے تو اس ٹکڑے کو بھی کھایا جائے گا۔

(بہار شریعت ١٦/١٧، ١٧)

٢٧٨٣ : عَنْ رُزَيْنِ بْنِ جَيْشٍ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَاجِرُوْا وَلَاتَهْجُرُوا وَلْيَتَّقِ اَحَدُكُمُ الْاَرْنَبَ اَنْ يَّحْذِفَهَا بِالْعَصَا اَوْ يَرْمِيَهَا بِالْحَجَرِ ثُمَّ يَاكُلُهَا وَلٰكِنْ لِيُذِلَّ لَكُمُ الْاَسَلُ وَالرِّمَاحُ وَالنَّبْلُ . (كنز العمال ج٥ ص ٥٩ كتاب الصيد)

رزین بن جیش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ وہ فرماتے ہیں کہ خرگوش کو لکڑی یا پتھر سے مار کر بغیر ذبح کیے نہ کھاؤ لیکن بھالے اور برچھی اور تیر سے مار کر کھاؤ۔ (بہار شریعت ١٧، ١٧)

٢٧٨٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنِ اقْتَنىٰ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مشكوة المصابيح ص ٣٥٩ الفصل الاول باب ذكر الكلب)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانوروں کی حفاظت اور شکاری کتے کے سوا جس نے اور کتا پالا اس کے عمل سے ہر دن دو قیراط کم ہو جائیں گے۔

(بہار شریعت ١٧/١٧)

﴿رہن (۱) کا بیان﴾

اللہ عزوجل قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

۳۶۸: وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ (سورة البقرة آیت/۲۸۳)

اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا۔

احادیث

۲۷۸۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ (صحیح البخاری ج۱/۳٤۱ باب الرهن عند الیهود وغیرهم)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خریدا تھا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھی تھی۔ (بہار شریعت ۱۷/۳۰)

۲۷۸۶: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ. (السنن الکبریٰ ٦/٣٦ کتاب الرهن باب جواز الرهن)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جب وفات ہوئی اس وقت حضور کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے مقابل میں کردی تھی۔ (بہار شریعت ۱۷/۳۰)

۲۷۸۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعَهُ بِشَعِيْرٍ وَمَشَيْتُ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَا اَصْبَحَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِلَّا صَاعٌ وَلَا اَمْسٰی وَاِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ اَبْيَاتٍ. (الصحیح للبخاری ج۱ص۳٤۱ باب الرهن فی الحضر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جو کے مقابل میں اپنی

---

(۱) رہن کا معنی لغت میں روکنا ہے اور اصطلاح شرع میں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اس لیے روکنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے حق کو کلاً یا جزءً وصول کرنا ممکن ہو، مثلاً کسی کے ذمہ اس کا دین ہے اس مدیون نے اپنی کوئی چیز دائن کے پاس اس لیے رکھ دی ہے کہ اس کو اپنے دین کی وصول پانے کے لیے ذریعہ بنے رہن کو اردو زبان میں گروی رکھنا بولتے ہیں۔ ۱۲

زرہ گروی رکھ دی تھی۔ (بہار شریعت ۱۷/۳۰)

۲۷۸۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلظُّهْرُ یُرْکَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَی الَّذِیْ یَرْکَبُ وَیَشْرَبُ النَّفَقَةُ. (الصحیح للبخاری ج۱ ص ۳٤۱ باب الرهن مرکوب ومحلوب)

ابو ہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانور جب مرہون ہوتو اس پر خرچ کے عوض سوار ہو سکتے ہیں اور دودھ والے جانور کا دودھ بھی نفقہ کے عوض پیا جائے گا اور سوار ہونے والے اور دودھ پینے کا خرچ سوار ہونے والے اور پینے والے پر ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۳۰)

۲۷۸۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ.

(السنن لابن ماجه باب لا یغلق الرهن ص۱۷۸)

ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہن بند نہیں کیا جائے گا (یعنی مرتہن اس کو اپنا کر لے یہ نہیں ہو سکتا۔ (بہار شریعت ۱۷/۳۰، ۳۱)

۲۷۹۰ : عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مُسَیِّبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِیْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَیْهِ غُرْمُهٗ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَرُوِیَ مِثْلُهٗ مُرْسَلًا اَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا یُخَالِفُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مُتَّصِلًا .

(مشکوة المصابیح باب السلم والرهن ص ۲۵۰)

امام شافعی اور حاکم نے مستدرک اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہن مغلق (یعنی مرتہن اپنا کر لے نہیں ہوتا جس نے رہن رکھا ہے اس کے لئے رہن کا فائدہ اور اسی پر اس کا نقصان ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۳۱)

جنایات کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٣٦٩: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ط اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ط فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ م بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۤءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ط ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ط فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ . وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَّا اُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. (سورة البقرة آيت ١٧٨)

اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی۔، تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا، یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت، تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقلمندو کہ تم کہیں بچو۔ (کنزالایمان)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

٣٧٠: وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ . (آيت ٤٥ سورة المائدة)

اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں

میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کروا لے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۳۷۱: مَنْ اَجْلِ ذٰلِکَ کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنَّہٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ط وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ط (سورۃ المائدۃ آیت ۳۱)

اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلا لیا اس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا۔ (کنزالایمان)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۳۷۲: وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً ج وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مُّؤْمِنَۃٍ وَّدِیَۃٌ مُّسَلَّمَۃٌ اِلٰی اَھْلِہٖ اِلَّا اَنْ یَّصَّدَّقُوْا ط فَاِنْ کَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّکُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مُّؤْمِنَۃٍ ط وَاِنْ کَانَ مِنْ قَوْمٍ م بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ فَدِیَۃٌ مُّسَلَّمَۃٌ اِلٰی اَھْلِہٖ وَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مُّؤْمِنَۃٍ ج فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ تَوْبَۃً مِّنَ اللّٰہِ ط وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۔ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُہٗ جَھَنَّمُ خَالِدًا فِیْھَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۹۳)

اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔ (کنزالایمان)

احادیث

٢٧٩١ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ : لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيْهِ شَيْئٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَالْعَفْوُ اَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمَدِ قَالَ: وَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ اَنْ يَطْلُبَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُؤَدِّيَ بِاِحْسَانٍ.

(الجامع الصحيح للبخاری ١٠١٦/٢ باب من قتل له قتيل)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کی بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا اور ان میں دیت نہ تھی تو اللہ تعالی نے اس امت کے لئے فرمایا: ”کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ“ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ عفو یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت قبول کرے اور اتباع بالمعروف کرے اور اتباع بالمعروف یہ ہے کہ بھلائی سے طلب کرے اور قاتل اچھی طرح ادا کرے۔

٢٧٩٢ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ وَالزَّانِيْ وَالْمُفَارِقُ لِدِيْنِهِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج٢ص١٠١٦ باب قول الله ان النفس بالنفس)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان مرد کا جو لا اله الا الله کی گواہی اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے۔ خون صرف تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں حلال ہے۔ (١) نفس کے بدلے میں نفس (٢) ثیب زانی (٣) اور اپنے مذہب سے نکل کر جماعت اہل سنت کو چھوڑ دے (مرتد ہو جائے یا باغی ہو جائے) (بہار شریعت ١٨/١٠، ١٣)

٢٧٩٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهِ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا. (الصحيح البخاری ١٠١٤/٢ باب الديات)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنے دین کے سبب کشادگی میں رہتا ہے جب تک کوئی حرام خون نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۳)

٢٧٩٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اَوَّلَ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِی الدِّمَاءِ (الجامع الصحيح للبخاری ١٠١٤/٢ باب الديات)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون ناحق کے بارے میں لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔

(بہار شریعت ۱۸/۱۳)

٢٧٩٥: اَلْحَسَنُ : حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً لَمْ يَرُحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا. (الجامع الصحيح ج١٠٢١/٢ باب اثم من قتل ذميا بغير جرم)

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی معاہد (ذمی) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور بیشک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک پہنچتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۳)

٢٧٩٦، ٢٧٩٧: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ . رواه الترمذی والنسائی رواه ابن ماجة عن البراء بن عازب. (مشكوة المصابيح ٣٠٠ كتاب القصاص الفصل الثانی)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن ماجہ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک دنیا کا زوال اللہ پر آسان ہے۔ ایک مرد مسلم کے قتل سے۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۱)

٢٧٩٨: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَوْاَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِشْتَرَكُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ . رواه الترمذی

(مشكوة المصابيح ص ٣٠٠ كتاب القصاص الفصل الثانی)

ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اگر آسمان وزمین

والے ایک مرد مومن کے خون میں شریک ہوجائیں تو سب کو اللہ تعالیٰ جہنم میں اوندھا کر کے ڈال دے گا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۸)

۲۷۹۹: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْہُ قَتْلَ غِیْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَیْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِیْعًا . رواه مالک والبخاری عن ابن عمر نحوه

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۲ باب الدیات الفصل الثالث)

امام مالک نے سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ یا سات نفر کو ایک شخص کو دھوکا دے کر قتل کرنے کی وجہ سے قتل کر دیا اور فرمایا کہ اگر صنعا کے سب لوگ اس خون میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس کے مثل ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۳، ۱۴)

۲۸۰۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذْ اَمْسَکَ الرَّجُلُ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ یُقْتَلُ الَّذِیْ قَتَلَ وَیُحْبَسُ الَّذِیْ اَمْسَکَ

(کنز العمال ۲۸٤/۷ باب القصاص حدیث ۳۱۲۸)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک مرد دوسرے کو پکڑ لے کوئی اور آ کر قتل کر دے تو قاتل قتل کر دیا جائے گا اور پکڑنیوالے کو قید کیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۴/۱۸)

۲۸۰۱: عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْکَعْبِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ: اَنْتُمْ یَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِیْلَ مِنْ هُذَیْلٍ وَاَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِیْلاً فَاَهْلُهُ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوْا الْعَقْلَ . رواه الترمذی والشافعی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۰ کتاب القصاص الفصل الاول)

ابی شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر تم نے اے قبیلۂ خزاعہ ہذیل کے آدمی کو قتل کر دیا اب میں اس کی دیت خود دیتا ہوں، اس کے بعد جو کوئی کسی کو قتل کرے تو مقتول کے گھر والے دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کریں اگر پسند کریں تو قتل کریں اور اگر وہ چاہیں تو خون بہا لیں۔ (بہار شریعت ۱۴/۱۸)

۲۸۰۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: کَسَرَتِ الرُّبَیِّعُ وَھِیَ عَمَّۃُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ثَنِیَّۃَ جَارِیَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاتَوُا النَّبِیَّ ﷺ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ: لَا وَاللّٰہِ لَا تُکْسَرُ ثَنِیَّتُھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَا اَنَسُ! کِتَابُ اللّٰہِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ مِنْ عِبَادَ اللّٰہِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۰ کتاب القصاص الفصل الاول)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضرت ربیع نے جو انس بن مالک کی پھوپھی تھیں ایک انصاریہ عورت کے دانت توڑ دیئے تو وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے حضور نے قصاص کا حکم فرمایا حضرت انس کے چچا انس بن نضر نے عرض کی یارسول اللہ قسم اللہ کی ان کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انس اللہ کا حکم قصاص کا ہے اس کے بعد وہ لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے دیت قبول کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۸/۱۱،۱۴)

۲۸۰۳: عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ: سَاَلْتُ عَلِیًّا ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ مِمَّا لَیْسَ فِی الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ مَرَّۃً: مَالَیْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ: وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَءَ النَّسَمَۃَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِی الْقُرْآنِ اِلَّا فَھْمًا یُعْطیٰ رَجُلٌ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا فِی الصَّحِیْفَۃِ قُلْتُ: وَمَا فِی الصَّحِیْفَۃِ قَالَ: اَلْعَقْلُ وَفِکَاکُ الْاَسِیْرِ وَاَلَّا یُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ۔

(الجامع الصحیح ج۲ ص ۱۰۲۰ باب لا یقتل المسلم بالکافر)

ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں جو قرآن میں نہیں تو انہوں نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا فرمایا ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن میں ہے مگر اللہ نے جو قرآن کی سمجھ کسی کو دے دے اور ہمارے پاس وہی ہے جو اس صحیفہ میں ہے میں نے کہا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ تو فرمایا دیت اور اس کا احکام اور قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ کوئی مسلم کسی کافر (حربی) کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۸،۱۴)

۲۸۰٤: عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَؤُ دِمَاؤُهُمْ وَیَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَیَرُدُّ عَلَیْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاءَ هُمْ اَلاَ لاَ یُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ وَلاَ ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ. رواه ابو داؤد والنسائی رواه ابن ماجة عن ابن عباس. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ اوران کے ادنی کے ذمہ پورا کیا جائے گا اور جو دور والوں نے غنیمت حاصل کی ہو وہ سب لشکریوں کو ملے گی اور وہ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں ایک ہیں۔ خبردار کوئی مسلمان کسی کافر (حربی) کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی ذمی جب تک وہ ذمہ میں باقی ہے۔ (بہارشریعت ۱۵،۱۸)

۲۸۰۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لاَ یُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلاَ یُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ. رواه الترمذی والدارمی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حدیں مسجد میں قائم نہ کی جائیں۔ اور اگر باپ نے اپنی اولاد کو قتل کیا ہو تو وہ باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (بہارشریعت ۱۵،۱۸)

۲۸۰٦: عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُقِیْدُ الْاَبُ مِنْ اِبْنِهٖ وَلاَ یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْهِ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور باپ کے قصاص بیٹے کو قتل کرنے اور بیٹے کے قصاص میں باپ کو قتل نہ کرتے اگر بیٹے نے باپ کو قتل کیا تو بیٹے سے قصاص لیتے اور باپ نے بیٹے کو قتل کیا ہو تو باپ سے قصاص نہ لیتے۔ (بہارشریعت ۱۵،۱۸)

۲۸۰۷: عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَ اَبِیْ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا

الَّذِیْ مَعَکَ ؟ قَالَ : اِبْنِیْ اشْهَدْ بِهٖ قَالَ : اَمَّا اَنَّهٗ لَا یَجْنِیْ عَلَیْکَ فَلَا تَجْنِیْ عَلَیْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ میرے والد نے کہا یہ میرا لڑکا ہے آپ اس کے گواہ رہیں۔ حضور نے فرمایا خبردار نہ یہ تمہارے اوپر جنایت کر سکتا ہے اور نہ تم اس کے اوپر جنایت کر سکتے (بلکہ جو جنایت کرے گا وہی ماخوذ ہوگا)

(بہار شریعت ۱۵/۱۸)

۲۸۰۸ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ یَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ : اُنْشِدُکُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ دَمُ اِمْرِیٍٔ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ کُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَ اللّٰهِ مَا زَنَیْتُ فِیْ جَاهِلِیَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُّ مُنْذُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِیْ . رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجة وللدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا جب باغیوں نے محاصرہ کیا تو کھڑکی سے جھانک کر فرمایا کہ میں تم کو خدا کی قسم دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کسی مرد مسلم کا خون حلال نہیں ہے۔ مگر تین وجہوں سے احصان کے بعد زنا سے یا اسلام کے بعد کفر سے یا کسی نفس کو بغیر کسی نفس کے قتل کر دینے سے انہیں وجوہ سے قتل کیا جائے گا۔ قسم خدا کی نہ میں نے زمانۂ کفر میں زنا کیا اور زمانۂ اسلام میں اور جب سے میں نے رسول ﷺ سے بیعت کی مرتد نہیں ہوا اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا قتل نہیں کیا پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟۔ (بہار شریعت ۱۸، ۱۵)

۲۸۰۹ : عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَالَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ . رواہ ابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن تیز رو اور صالح رہتا ہے جب حرام خون نہ کرے اور جب حرام خون کر لیتا ہے تو اب وہ تھک جاتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۸/۱۶)

۲۸۱۰: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَهُ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا اَوْ مَنْ يَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا. رواه ابوداؤد رواه النسائی عن معاوية .(مشكوة المصابيح ص ۳۰۱ كتاب القصاص الفصل الثانی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امید ہے کہ گناہ کو اللہ بخش دے گا مگر اس شخص کو نہ بخشے گا جو مشرک ہی مر جائے یا جس نے کسی مرد مومن کو قصداً ناحق قتل کیا نسائی میں یہ حدیث حضرت معاویہ سے مروی ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۸/۱۶)

۲۸۱۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاؤُا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاؤُا اَخَذُوْا الدِّيَةَ

(مشكوة المصابيح ۳۰۱ كتاب القصاص)

عمرو بن شعیب عن ابیہ جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ناحق جان بوجھ کر قتل کیا وہ اولیائے مقتول کو دے دیا جائے گا۔ پس وہ اگر چاہیں قتل کریں اور اگر چاہیں دیت لیں۔(بہار شریعت ۱۸/۱۶)

۲۸۱۲: عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ فَاِرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَّقْتَصَّ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا . رواه الدارمی

(مشكوة المصابيح ص ۳۰۱ الفصل الثانی كتاب القصاص)

ابن شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو اس بات کے ساتھ مبتلا ہو کہ اس کے یہاں کوئی قتل ہو گیا یا زخمی ہو گیا تو تین چیزوں میں سے ایک اختیار کرے۔ اگر چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو

(۱) مومن کو قصداً ناحق کرنے والا بخشا نہ جائے گا جب کہ اس نے اس فعل حرام کو مباح وحلال جان کر کیا ہو حدیث میں یہی مراد ہے ۱۲

(یعنی روک دو) یہ اختیار ہے کہ قصاص لے یا معاف کرے یا دیت لے پھران تینوں باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کے بعد اگر کوئی زیادتی کرے تو اس کے لیے جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۸)

۲۸۱۳: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا اُعْفِیْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ. رواه ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۲ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابوداؤد حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کو معاف نہیں کروں گا جس نے دیت لینے کے بعد قتل کیا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۸)

۲۸۱٤: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْئٍ فِیْ جَسَدِهٖ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً. رواه الترمذی وابن ماجة (مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۲ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کے جسم میں کوئی زخم لگ جائے پھر وہ اس کا صدقہ کردے (معاف کردے) تو اللہ اس کا ایک درجہ بڑھاتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۸)

۲۸۱۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَیُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْ تَدْعُوا لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ: ثُمَّ اَیُّ قَالَ: اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ: ثُمَّ اَیُّ قَالَ اَنْ تَزْنِیَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الاٰية متفق عليه (مشکوۃ المصابیح ص۱٦ و۱۷ باب الکبائر)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک بڑا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کا کوئی شریک بتائے حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا۔ عرض کی پھر کون سا گناہ؟ فرمایا پھر یہ کہ اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی کہا پھر کونسا؟ فرمایا پھر یہ کہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ پس اللہ نے اس کی تصدیق فرمائی:۔

"وَالَّذِيْنَ لاَ يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلاَ يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلاَّ بِالْحَقِّ وَلاَ يَزْنُوْنَ ط وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِکَ يَلْقَ اَثَامًا. يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا. اِلاَّ مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَاُوْلٰئِکَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. (آیت۷ سورہ فرقان)

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان) (بہار شریعت ۱۸/۱)

٢٨١٦: عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ: اِنِّیْ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَلاَّ نُشْرِکَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلاَ نَزْنِیَ وَلاَ نَسْرِقَ وَلاَنَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَلاَ نَنْتَهِبَ وَلاَ نَعْصِیَ بِالْجَنَّةِ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِکَ فَاِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِکَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِکَ اِلَى اللّٰهِ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ۱۰۱۵ باب قول الله من احیاها)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ان نقبا سے ہوں جنہوں نے (لیلۃ العقبہ میں) رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور زنا نہ کریں گے اور چوری نہ کریں گے اور ایسی جان کو قتل نہ کریں گے جس کو اللہ نے حرام فرمایا اور لوٹ نہ کریں گے اور خدائی نافرمانی نہ کریں گے اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم کو جنت دی جائے گی اور اگر ان میں سے کوئی کام ہم نے کیا تو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۷)

٢٨١٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلاَثَةٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَامِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلاَمِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبٌ دَمَ اِمْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهُ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص۱۰۱٦ باب من طلب دم امرئ بغیر حق)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ مبغوض تین شخص ہیں حرم میں الحاد کرنے والا اور اسلام میں طریقۂ جاہلیت کا طلب کرنے والا اور کسی مسلمان شخص کا ناحق خون طلب کرنے والا تاکہ اسے بہائے۔

(بہار شریعت ۱۸/۱۷)

۲۸۱۸: عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **لَاقَوَدَ اِلَّا بِالسَّیْفِ** (کنز العمال ج۲۸۳/۷ باب فی القصاص حدیث ۳۰۹۷)

امام ابو جعفر طحاوی نے اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قصاص میں قتل تلوار ہی سے ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۷)

وصیت (۱) کا بیان

وصیت کرنا قرآن مجید اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے ثابت ہے رب تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

۳۷۳: یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَۃً فَلَھَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَیْہِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنْ کَانَ لَہٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَہٗ اَبَوٰہُ فَلِاُمِّہِ الثُّلُثُ فَاِنْ کَانَ لَہٗ اِخْوَۃٌ فَلِاُمِّہِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ یُّوْصِیْ بِھَا اَوْ دَیْنٍ ط اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا ط فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۔

(سورہ نساء آیت نمبر ۱۱)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر متعدد لڑکیاں ہو اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے باپ اور تمہارے ۔بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا ، حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

---

(۱) شریعت میں وصیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا (عالمگیری ۹۰/۶) اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہا جائے میں نے وصیت کی فلاں کے لیے اتنے مال کی ۱۲
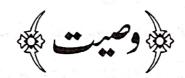
وصیت

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

۳۷٤: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَھَادَۃُ بَیْنِکُمْ اِذَاحَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ حِیْنَ الْوَصِیَّۃِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِکُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْکُمْ مُصِیْبَۃُ الْمَوْتِ . (سورة المائدة آیت ١٠٦)

اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہونچے۔

احادیث

۲۸۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَا حَقُّ اِمْرِئٍ مُسْلِمٍ لَہٗ شَیْئٌ یُوْصِیْ فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ .

(مشکوة المصابیح ص ٢٦٥ باب الوصایا الفصل الاول)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس وصیت کے قابل کوئی شی ہو اور وہ بلا تاخیر اس میں اپنی وصیت تحریر نہ کردے۔ (بہار شریعت ۶/۱۹)

۲۸۲۰: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ : مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَیْتُ عَلَی الْمَوْتِ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَعُوْدُنِیْ فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِنَّ لِیْ مَالًا کَثِیْرًا وَلَیْسَ یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ اَفَاُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّہٖ قَالَ : لَا قُلْتُ فَثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ : لَا قُلْتُ : فَالشَّطْرُ قَالَ : لَا قُلْتُ : فَالثُّلُثُ قَالَ : اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اِنَّکَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ

اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَ هُمْ عَالَةً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّی اللُّقْمَةِ تَرْفَعُهَا اِلٰی فِیْ امْرَاتِکَ. متفق علیه

(مشکوۃ المصابیح ۲۶۵ باب الوصایا الفصل الاول)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی وہ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال اس قدر بیمار ہوا کہ موت کے قریب ہوگیا تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ عیادت فرمانے کے لئے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کثیر مال ہے اور میری بیٹی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں (اصحاب فرائض میں تھے) تو کیا میں کل مال کی وصیت کردوں آپ نے جواب ارشاد فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تو کیا دو ثلث کی وصیت کردوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تو کیا آدھے مال کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا کہ کیا تہائی مال کی وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا تہائی مال اور تہائی مال بہت ہے تیرا اپنے ورثاء کو غنی چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور بلاشبہ تو اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا جوئی کے لئے کچھ خرچ نہیں کرے گا مگر یہ کہ تجھے اس کا اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو اپنی بیوی کے منہ میں اٹھا کر رکھے۔ (بہار شریعت ۶/۱۹)

۲۸۲۱: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ: عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مَرِیْضٌ فَقَالَ: اَوْصَیْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: بِکَمْ قُلْتُ: بِمَالِیْ کُلِّهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ: فَمَا تَرَکْتَ لِوَلَدِکَ قُلْتُ: هُمْ اَغْنِیَاءُ بِخَیْرٍ فَقَالَ: اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهٗ حَتّٰی قَالَ: اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۵ الفصل الثانی)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ میری بیماری میں عیادت کے لئے تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے وصیت کردی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کتنے مال کی وصیت کی؟ میں نے عرض کیا راہ خدا میں اپنے کل مال کی آپ نے فرمایا اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا میں نے عرض کیا وہ لوگ اغنیا یعنی صاحب مال ہیں آپ نے فرمایا دسویں حصہ کی وصیت کرو تو میں برابر کم کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا ثلث مال کی وصیت کرو اور ثلث مال بہت ہے۔ (بہار شریعت ۷/۱۹)

۲۸۲۲ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰی كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلاَ وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وابن ماجة وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ وَيُرْوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ مُنْقَطِعٌ هٰذَا لفظ المصابيح وفی رواية الدار قطنی قَالَ : لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ. (مشكوة المصابيح ۲٦٥ باب الوصايا)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں ارشاد فرماتے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا فرمادیا پس وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں (مشکوۃ ص ۲٦٥) ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ مزید ہیں کہ بچہ عورت کا ہے اور زانی کے کے لئے سنگساری اور ان کا حساب اللہ پر ہے (دار قطنی کی روایت میں ہے) آپ نے فرمایا وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں ہے مگر یہ کہ ورثہ چاہیں۔(بہار شریعت ۱۹/۷)

۲۸۲۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِی الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰی بِهَا اَوْدَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ اِلٰی قَوْلِه تَعَالٰی وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ . رواه احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجة

(مشكوة المصابيح ص ۲٦٥ الفصل الثانی باب الوصايا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مرد وعورت اللہ عزوجل جلالہ کی اطاعت وفرمانبرداری ساٹھ سال (لمبے زمانہ) تک کرتے رہیں پھر ان کا وقت موت قریب آجائے اور وصیت میں ضرور پہنچائیں تو ان کے لئے دوزخ کی آگ واجب ہوجاتی ہے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت تلاوت فرمائی " من بعد وصية يوصىٰ بها او دين غير مضار " اللہ تعالیٰ کے کلام "وذلک الفوز العظيم" (بہار شریعت ۱۹/۷)

۲۸۲۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ عَلٰی وَصِیَّةٍ عَلٰی سَبِیْلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰی تُقًی وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَهٗ. رواه ابن ماجة

(مشكوة المصابيح ص ۲٦٦ باب الوصايا الفصل الثالث)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کی موت وصیت پر ہو جو وصیت کرنے کے بعد انتقال کرے وہ عظیم سنت پر مرا اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اس کی مغفرت ہوگئی۔

(بہار شریعت ۱۹/۷)

۲۸۲۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةَ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ اِبْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِیْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ اِبْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ یُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِیْنَ الْبَاقِیَةَ فَقَالَ: حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَبِیْ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَاِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِیْنَ وَبَقِیَتْ عَلَیْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْتَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ (رواه ابوداؤد)

(مشكوة المصابيح ص ۲٦٦ الفصل الثالث باب الوصايا)

حضرت عمر بن شعیب روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے باپ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کئے جائیں تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کئے پھر اس کے بیٹے عمرو نے چاہا کہ اس کی جانب سے بقایا پچاس غلام آزاد کرے پس اسی نے (اپنے بھائی یا ساتھیوں یا اپنے دل میں) کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرلو پس وہ آئے نبی ﷺ کی خدمت میں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کئے جائیں اور یہ کہ ہشام نے اس کی جانب سے پچاس غلام آزاد کردیئے ہیں اور اس پر پچاس غلام باقی رہ گئے تو کیا میں اس کی طرف سے (اپنے باپ کی طرف سے) یہ پچاس آزاد کردوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس

کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج ادا کرتے اور اس کو یہ پہنچتا۔

(بہار شریعت ۱۹/۷،۸)

۲۸۲۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ . رواه ابن ماجة ورواه بيهقى فى شعب الايمان عن ابى هريرة (مشكوة المصابيح ٢٦٦ الفصل الثالث باب الوصايا)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث کو کاٹے گا۔

(بہار شریعت ۱۹،۸)

آیت قرآنی بسلسلۂ وراثت

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۷۵: يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ط اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا. وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ط وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ط وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ. (سورة النساء الآية ۱۱،۱۲)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگر چہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بھائی بہن ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے ماں باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ اور تمہاری بیویاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر

ان کی اولاد ہوتو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دین نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں میت کی وصیت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔

٢٧٦: يَسۡتَفۡتُوۡنَکَ ط قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِى الۡكَلٰلَةِ ط اِنِ امۡرُؤٌا هَلَكَ لَيۡسَ لَهٗ وَلَـدٌ وَّلَهٗۤ اُخۡتٌ فَلَهَا نِصۡفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهَا وَلَدٌ ط فَاِنۡ كَانَتَا اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ط وَاِنۡ كَانُوۡۤا اِخۡوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ط يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اَنۡ تَضِلُّوۡا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ. (سورة النساء الأية ١٧٦)

اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہوا جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں تو انکا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں تو مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے (کنزالایمان)

احادیث

٢٨٢٧: عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلۡحِقُوا الۡفَرَائِضَ بِاَهۡلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَ وۡلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

(الصحیح البخاری ج٢ ص ٩٩٧ باب میراث ابن الابن اذا لم یکن ابن)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرض حصوں کو فرض حصے والوں کو دے دو اور جو بچ جائے وہ میت کے قریب ترین مرد کو دیدو۔ (بہار شریعت ٨/٢٠)

۲۸۲۸: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ (الصحیح البخاری ج۲ ص۱۰۰۱ باب لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم)

اسامہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافر کا وارث نہ ہوگا اور کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ۲۰/۸)

۲۸۲۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلْقَاتِلُ لَا یَرِثُ .

(جامع الترمذی ج۱/۳۱ باب ماجاء فی ابطال میراث القاتل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاتل وارث نہیں ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۲۰/۸)

۲۸۳۰: عَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَکُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص۲۶۳ اَلفصل الثانی باب الفرائض)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ نے دادی کے لئے چھٹا حصہ مقرر فرمایا جب ماں نہ ہو۔ (بہار شریعت ۲۰/۸)

۲۸۳۱: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : اِنَّکُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَیْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی بِالدَّیْنِ قَبْلَ الْوَصِیَّةِ وَ اِنَّ اَعْیَانَ بَنِی الْاُمِّ یَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ یَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِیْهِ لِاَبِیْهِ رواہ الترمذی وابن ماجة وفی روایة الدارمی قَالَ : اَلْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ یَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ اِلٰی اٰخِرِهٖ (مشکوۃ المصابیح ۲۶۳ الفصل الثانی باب الفرائض)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ وصیت سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا اور حقیقی بہن بھائی وارث ہوں گے نہ علاتی بہن بھائی۔ (بہار شریعت ۲۰/۸)

۲۸۳۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : جَاءَتْ اِمْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ بِابْنَتَیْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَکَ یَوْمَ اُحُدٍ شَهِیْدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ یَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْکَحَانِ اِلَّا وَ لَهُمَا مَالٌ قَالَ : یَقْضِی اللّٰهُ فِیْ ذٰلِکَ فَنَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ فَبَعَثَ

رسول اللہ ﷺ الی عمّها فقال : اعط لابنتی سعد الثلثین واعط امّهما الثمن وما بقی فهو لک رواه احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب . (مشکوة المصابیح ص ٢٦٤ باب الفرائض الفصل الثانی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع کی بیوی سعد سے اپنی دو بیٹیوں کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دونوں سعد کی بیٹیاں ہیں ان کے باپ آپ کے ساتھ احد میں شہید ہو گئے اور ان کے چچا نے کل مال لے لیا ہے ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ اور جب تک ان کے پاس مال نہ ہو ان کی شادی نہیں کی جاسکتی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادے گا۔ تو آیت میراث نازل ہوگئی اور رسول اللہ ﷺ نے ان لڑکیوں کے چچا کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو ثلث (دو تہائی) دے دو اور لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو اور جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔ (بہار شریعت ۸/۲۰)

٢٨٣٣ : عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ : سُئِلَ اَبُوْمُوْسىٰ عَنِ ابْنَةٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَاُخْتٍ فَقَالَ : لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِیْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِیْ مُوْسىٰ فَقَالَ : لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِیْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِیُّ ﷺ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ لِّلثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِیَ فَلِلْاُخْتِ فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسىٰ فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ : لَا تَسْاَلُوْنِیْ مَادَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ . رواه البخاری (مشکوة المصابیح ٢٦٤ باب الفرائض الفصل الثانی)

ہزیل ابن شرحبیل سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ میت کی ایک بیٹی اور ایک ایک پوتی اور ایک بہن کو ترکہ کس طرح تقسیم کیا جائے گا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا۔ بیٹی کا نصف ہے، پوتی کا چھٹا حصہ (تکملۃ للثلثین) اور جو باقی بچا وہ بہن کا ہے۔ (بہار شریعت ۸/۲۰)

٢٨٣٤ : عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ مُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهَا (الْجَدَّةَ السُّدُسَ (مشکوة المصابیح ص ٢٦٤ باب الفرائض الفصل الثانی)

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا حضور نے دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ (بہار شریعت ۹/۲۰)

٢٨٣٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ۔

(السنن للدارمی ٢٨٣/٢ باب میراث الصبی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بچہ زندہ پیدا ہو تو اس پر نماز بھی پڑھی جائے گی اور اس کو وارث بھی بنایا جائے گا۔ (بہار شریعت ۹/۲۰)

٢٨٣٦: عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا: مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْئٌ، وَمَالَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئٌ، فَارْجِعِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرىٰ اِلٰى عُمَرَ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ: هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا. رواه مالک واحمد والترمذی وابوداؤد والدارمی وابن ماجة (مشکوۃ المصابیح ص٢٦٤ باب الفرائض الجامع للترمذی ج٣١/٢)

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دادی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی میراث کے بارے میں سوال کیا تھا۔ تو آپ نے صحابہ کرام سے معلومات کی تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری موجودگی میں دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی فیصلہ کیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی ایک دوسری دادی نے اپنی میراث کا سوال کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا وہی چھٹا حصہ دادیوں کا ہے اگر دو ہوں گی تو دونوں اس میں شریک ہو جائیں گی اور ایک ہوگی تو اسے مل جائے گا۔ (بہار شریعت ۹/۲۰)

٢٨٣٧ : قَالَ عُمَرُ : تَعَلَّمُوْا الْفَرَائِضَ فَإِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ

(السنن للدارمی ج٢٤٧/٢ باب فی تعلیم الفرائض)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ فرائض کو سیکھو اس لیے وہ تمہارے دین میں سے ہے۔ (بہار شریعت ج٢٠ص٩)

٢٨٣٨ : عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : فِيْ زَوْجٍ وَّاَبَوَيْنِ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا يَبْقٰى (السنن للدارمی باب فی زوج وابوین ٢٤٩/٢)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب کسی عورت کے مرنے کے وقت اس کا شوہر اور ماں باپ ہوں تو شوہر کو نصف ملے گا اور ماں کو باقی کا تہائی۔

(بہار شریعت ٢٠/٩)

٢٨٣٩ : عَنْ عُثْمَانَ فِيْ اِمْرَأَةٍ وَّاَبَوَيْنِ لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ .

(السنن للدارمی ٢٤٩/٢ باب فی زوج وابوین وامرأة وابوین)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شوہر کے مرنے کے وقت جب اس کی بیوی اور ماں باپ ہوں تو بیوی کو چوتھائی اور ماں کو باقی کا تہائی۔ (بہار شریعت ٢٠/٩)

٢٨٤٠ : عَنْ اَسْوَدَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : قَضٰى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ فِيْ بِنْتٍ وَّاُخْتٍ فَاَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ وَالْاُخْتَ النِّصْفَ (السنن للدارمی ٢٥٠/٢ باب فی بنت واخت)

اسود ابن یزید سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بیٹی اور ایک بہن وارث ہونے کی صورت میں یہ فیصلہ کیا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا۔ (بہار شریعت ٢٠/١٠)

٢٨٤١ : اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ فِيْ الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ مَا لِلرَّجُلِ، مَا لِلْمَرْأَةِ اَيُّهُمَا يُوَرَّثُ؟ فَقَالَ: مِنْ اَيِّهِمَا بَالَ. (السنن للدارمی ج٢ص ٢٦٤ باب فی میراث الخنثی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خنثیٰ کے بارے میں کہ جب اس میں مرد و عورت دونوں کے اعضاء ہوں تو جس عضو سے پیشاب کرے گا اس کے اعتبار سے ترکہ

دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۲۸۴۲ : حَدَّثَنَا یَحْیَ بْنُ حِسَانِ ابْنِ اَبِیْ الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ کُلُّ قَوْمٍ مُتَوَارِثُوْنَ عَنْ مَوْتِهِمْ فِیْ هَدَمٍ اَوْ غَرَقٍ فَاِنَّهُمْ لَایَتَوَارَثُوْنَ یَرِثُهُمُ الْاَحْیَاءُ. (السنن للدارمی ۲/۲۷۳ باب فی میراث الغرقی)

روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب چند لوگ دیوار گرنے یا ڈوب جانے کی وجہ سے ایک ساتھ مرجائیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے زندہ لوگ ان کے وارث ہوں گے۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۲۸۴۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ .

(السنن للدارمی ج۲ ص ۲۷۴ باب میراث ذوی الارحام)

دارمی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ماموں اس میت کا وارث ہے جن کا کوئی اور وارث نہ ہو۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

☆☆☆☆☆

مثلاً سیرت مصطفیٰ انگلش، حیات انبیاء عربی، اردو، انگلش، تعارف دار العلوم، اسلامک ٹیچنگ، مورل اینڈ اتھکیس اور عنقریب امجد الاحادیث، اول، دوم، دیہات میں جمعہ اور ظہر باجماعت، عصمت انبیاء اور مرسل امام زہری، صحیح الاحناف کی طباعت ہونے والی ہے۔

(۸) شعبۂ دعوت و تبلیغ

ان شعبہ جات کے علاوہ دار العلوم میں ایک عظیم الشان لائبریری بنام "امام احمد رضا" ہے جس میں تقریباً سارے فنون کی ہزاروں کتابیں موجود ہیں۔ اساتذہ، طلبہ، اصحاب تحقیق مکمل استفادہ کرتے ہیں۔

اس میں درج ذیل ممالک کے طلبہ زیر تعلیم ہیں

ساؤتھ افریقہ، لسوتھو، ملاوی، موزمبیق، زامبیا، زمبابوے، بوتسوانہ، تنزانیہ، موریشیش، پاکستان، فجی، آسٹریلیا، ان کی رہائش، تعلیم، تربیت، طعام، معالجہ کا انتظام و انصرام دار العلوم ہی کے ذمہ ہے

نہایت قلیل عرصہ میں دارالعلوم کے اتنے حیرت انگیز کارنامے یقیناً بزرگوں کی کرامت اور بانی ادارہ کی انتھک کوشش، اخلاص کامل، عمل دائم کے واضح ثبوت ہیں۔ پھر ابھی بانی ادارہ کے عزائم انہیں کارناموں پر محدود و مقصور نہیں ہیں بلکہ ان کے افکار و نظریات گویا ہیں۔

میں کہاں رکتا ہوں عرش و فرش کی آواز سے
مجھ کو جانا ہے بہت اونچا حد پرواز سے

انشاءاللہ عنقریب اسلامی بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے جامعۃ البنات قائم کیا جائے گا، یوں ہی شعبۂ کمپیوٹر بھی۔

حاصل یہ ہے کہ دارالعلوم قادریہ اپنے معیار بلند، انتظام و انصرام، نظم و نسق کے اعتبار سے منفرد دینی دانشگاہ ہے اہل سنت و جماعت کا بے مثال علمی گلشن ہے جو اپنی خوشبوئے عطر بیز سے ساؤتھ افریقہ اور اس کے علاوہ دنیا کے اکثر ممالک کو معطر کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم اور بانی و مہتمم صاحب دام ظلہ کو حسد حاسدین اور نظر بد سے محفوظ رکھے، عروج و ارتقاء کی دولت گرانمایہ سے بہرہ ور فرمائے۔

بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم

سید محمد ندیم ظفر قادری
استاذ دارالعلوم قادریہ غریب نواز
لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ